

معارف الصرف

مفصل و جدید اردو شرح

ارشاد الصرف

متن کے ساتھ ساتھ ہر قانون کی تفصیل
باب ضَرَبَ یَضرِبُ کا مکمل ترجمہ و صیغہ جات
احکام و شرائط مع امثلہ احترازیہ و مطابقیہ
مشکل تعلیلات و صیغوں کا حل

تمام تشریحات مستند کتب سے ماخوذ
قوانین کا خلاصہ مع احکام و شرائط
تمام ابواب کی صرف صغیر
مصادر صحیحہ و غیر صحیحہ کا اضافہ

مع تقریضات اکابر علمائے دیوبند

ترجمہ و تشریح
مولانا عبدالقیوم قاسمی صاحب

تحقیق و تصدیق
استاذ العلماء حضرت مولانا مفتی محمد صدیق صاحب

اقبال بک سینٹر
نزد جہانگیر پارک صالح مسجد صدر کراچی 021-32251246

معارف الصرف

مفصّل و جدید

اُردُو شرح

ارشاد الصرف

- ① متن کے ساتھ ساتھ ہر قانون کی تفصیل
- ② تمام تشریحات مستند کتب سے ماخوذ
- ③ باب ضَرَبَ یَضْرِبُ کا مکمل ترجمہ وصیغہ جات
- ④ قوانین کا خلاصہ مع احکام وشرائط
- ⑤ احکام وشرائط مع امثلہ احترازیہ ومطابقیہ
- ⑥ تمام ابواب کی صرفِ صغیر
- ⑦ مشکل تعلیلات وصیغوں کا حل
- ⑧ مصادر صحیحہ وغیرہ صحیحہ کا اضافہ

مع تقریظات اکابر علمائے دیوبند

ترجمہ وتشریح

مولانا عبدالقیوم قاسمی

فاضل جامعہ خیر المدارس ملتان

مہتمم مدرسہ معارف اسلامیہ سعید آباد کراچی

تحقیق وتصدیق

اُستاذ العلماء حضرت مولانا مفتی محمد صدیق صاحب

ناشر

اقبال بُک سینٹر

نزد جہانگیر پارک صالح مسجد صدر کراچی

021-32251246

نام کتاب .... معارف الصرف

مصنف .... مولانا عبدالقیوم قاسمی

باہتمام .... محمد شہباز

قیمت ....

اسٹاکسٹ

مکتبہ عائشہ حق سٹریٹ اُردو بازار لاہور

فون: 042-37360541

مکتبہ طیبہ معراج منزل بنوری ٹاؤن کراچی۔فون: 4915948

ملنے کے پتے

نور محمد کتب خانہ آرام باغ

قدیمی کتب خانہ آرام باغ

دارالاشاعت اردو بازار کراچی

مکتبہ قاسمیہ علامہ بنوری ٹاؤن

علمی کتاب گھر اردو بازار

مکتبہ دارالقرآن اردو بازار کراچی

بیت الکتب گلشن اقبال کراچی

مکتبہ الحسن اردو بازار لاہور

مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور

مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور

ادارہ اسلامیات لاہور

کتب خانہ رشیدیہ راجہ بازار راولپنڈی

یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور

مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ

دارالمطالعہ حاصل پور

انتساب

بندہ اپنی تالیف کو بدر العلماء، شمس الفضلاء، جامع المعقول والمنقول شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا **غلام مصطفیٰ** صاحب دامت برکاتہم العالیہ لودھروی ثم دھانوی خلیفہ مجاز حضرت اقدس حکیم العصر مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب وشیخ الحدیث جامعہ انوار القرآن نارتھ کراچی کے نام منسوب کرتا ہے جن کے فیض ودعا کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے مجھے اس قابل بنایا۔

بندہ عبد القیوم قاسمی غفرلہٗ
مدیر مدرسہ معارف اسلامیہ کراچی

فہرست

	انتساب	۳
۱	حضرت اقدس مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانوی دامت برکاتہم	۱۳
۲	حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب جلال پوری مدظلہ	۱۴
۳	استاذ الاساتذہ حضرت مولانا مفتی محمد صدیق صاحب مدظلہ	۱۶
۴	شیخ الحدیث حضرت مولانا ابوعبید منظور احمد نعمانی صاحب طاہر والی	۱۵
۵	جامع المعقول والمنقول حضرت مولانا منظور احمد نعمانی صاحب ظاہر پیر	۱۷
۶	استاذ الحدیث حضرت مولانا شبیر الحق کشمیری صاحب خیر المدارس ملتان	۱۸
۷	امام الصرف حضرت مولانا ارشاد احمد صاحب دار العلوم کبیر والہ	۱۸
۸	حضرت مولانا مفتی فضل اللہ الحمادی صاحب کراچی	۱۹
۹	تبصرے	۲۰
۱۰	عرض مؤلف	۲۲
۱۱	نام. تعریف علم الصرف	۲۳
۱۲	موضوع علم الصرف. غرض وغایت علم الصرف	۲۴
۱۳	مبادی علم الصرف	۲۵
۱۴	مقام علم الصرف	۲۵
۱۵	علم الصرف کے متعلق اکابر کے ارشادات	۲۶
۱۶	ایک شبہ اور اس کا جواب	۲۶
۱۷	مدون اور واضع علم الصرف	۲۷
۱۸	وجہ تسمیہ کتاب	۲۸
۱۹	مصنف کتاب	۲۸
۲۰	اصطلاحاتِ ضروریہ	۲۸
۲۱	بداں اسعدک اللہ تعالیٰ فی الدارین	۳۰
۲۲	سہ اقسام کا بیان	۳۲

۲۳	اسم کی علامتیں	۳۳
۲۴	فعل کی علامتیں	۳۴
۲۵	عربی زبان کے ترازو کا بیان	۳۶
۲۶	شش اقسام کا بیان	۳۸
۲۷	اوزان اسم جامد ثلاثی مجرد و ثلاثی مزید	۳۸
۲۸	اوزان اسم جامد رباعی مجرد	۳۹
۲۹	ہفت اقسام کا بیان	۴۰
۳۰	اسم جامد اور اسم مصدر کا بیان	۴۴
۳۱	دوازدہ اقسام کا بیان۔ اسم فاعل اور صفت مشبہ میں فرق	۴۵
۳۲	اسم تفضیل اور اسم مبالغہ میں فرق	۴۶
۳۳	باب اول صرف صغیر ثلاثی مجرد صحیح از باب فعل یفعل چوں الضرب الخ	۴۷
۳۴	فعل ماضی کی اقسام کا بیان	۴۹
۳۵	صرف کبیر کو ذہن نشین کرنے کا طریقہ	۵۰
۳۶	اوزان مبالغہ	۷۵
۳۷	اوزان صفت مشبہ	۷۶
۳۸	اوزان اسم مصدر	۷۷
۳۹	شروع ابنائے باب اول فعل ماضی معلوم	۷۹
۴۰	قوانین ارشاد الصرف	۸۱
۴۱	قانون کے لغوی اور اصطلاحی معنی میں مناسبت	۸۱
۴۲	حکم قانون اور شرائط قانون کا مطلب	۸۱
۴۳	ضربت کا قانون۔ اس قانون میں دو حکم ہیں اور ہر حکم کی تین تین شرطیں ہیں	۸۲
۴۴	ضربن کا (۱) قانون۔ اس قانون میں ایک حکم اور تین شرطیں ہیں	۸۴
۴۵	توالی اربع حرکات کا قانون۔ یا ضربن (۲) کا قانون۔ اس قانون میں ایک حکم اور تین شرطیں ہیں	۸۵
۴۶	ضربتم اور انتم کا قانون۔ اس قانون میں ایک حکم اور چھ شرطیں ہیں	۸۷
۴۷	بنائے ماضی مجہول (۱)	۸۹

۴۸	ماضی مجہول کا قانون. اس قانون میں ایک حکم اور دو شرطیں ہیں	۹۱
۴۹	بنائے مضارع معلوم	۹۲
۵۰	بنائے مضارع مجہول	۹۵
۵۱	مضارع مجہول کا قانون. اس قانون میں ایک حکم اور ایک شرط ہے	۹۶
۵۲	بنائے اسم فاعل	۹۶
۵۳	اسم فاعل کا قانون. اس قانون میں دو حکم ہیں اور ہر حکم کی دو دو شرطیں ہیں	۹۷
۵۴	مدہ زائدہ کا قانون. اس قانون میں ایک حکم اور پانچ شرطیں ہیں	۱۰۰
۵۵	بنائے اسم مفعول	۱۰۳
۵۶	اسم مفعول کا قانون	۱۰۳
۵۷	نون تنوین اور اضافت کا قانون. اس قانون میں ایک حکم اور تین کامل شرطیں ہیں	۱۰۴
۵۸	نون تنوین اور نون خفیفہ کا قانون	۱۰۵
۵۹	بنائے فعل جحد معلوم ومجہول	۱۰۶
۶۰	نون اعرابی کا قانون. اس قانون میں ایک حکم اور پانچ کامل شرطیں ہیں	۱۰۶
۶۱	بنائے فعل نفی معلوم ومجہول	۱۰۷
۶۲	حروف یرملون کا قانون. اس قانون میں دو حکم ہیں اور ہر حکم کی دو دو شرطیں ہیں	۱۰۸
۶۳	بائے مطلق کا قانون اس قانون میں تین حکم ہیں اور ہر حکم کی ایک ایک شرط ہے	۱۱۰
۶۴	بنائے امر حاضر معلوم بے لام	۱۱۲
۶۵	امر حاضر کا قانون. اس قانون کے تین حکم ہیں پہلے دو حکموں کی دو دو شرطیں ہیں اور تیسرے حکم کی ایک شرط ہے	۱۱۲
۶۶	بنائے امر حاضر معلوم بانون تاکید ثقیلہ	۱۱۵
۶۷	اضربنان کا قانون. اس قانون میں ایک حکم اور ایک شرط ہے	۱۱۶
۶۸	بنائے فعل امر حاضر معلوم بانون تاکید خفیفہ	۱۱۶
۶۹	بنائے فعل امر حاضر مجہول بلام	۱۱۶
۷۰	بنائے فعل امر غائب معلوم ومجہول بلام	۱۱۷
۷۱	بنائے فعل نہی حاضر معلوم ومجہول	۱۱۷
۷۲	بنائے فعل نہی غائب معلوم ومجہول	۱۱۷

۷۳	بنائے اسم ظرف	۱۱۷
۷۴	اسم ظرف کا قانون. اس قانون کے تین حصے ہیں	۱۱۹
۷۵	بنائے اسم آلہ صغریٰ	۱۲۲
۷۶	بنائے اسم آلہ وسطیٰ	۱۲۲
۷۷	بنائے اسم آلہ کبریٰ	۱۲۳
۷۸	مضاریب کا قانون. اس قانون میں ایک حکم اور تین شرطیں وجودی ہیں	۱۲۴
۷۹	بنائے اسم تفضیل المذکر	[illegible]۵
۸۰	بنائے اسم تفضیل المؤنث	[illegible]
۸۱	الف مقصورہ وممدودہ کا قانون. اس قانون کے دو حصے ہیں	۱۲۶
۸۲	بنائے فعل التعجب	۱۲۸
۸۳	حلقی العین کا قانون. اس قانون میں تین حکم ہیں. پہلے دو حکموں کی دو دو شرطیں ہیں تیسرے حکم کی ایک شرط ہے	۱۳۱
۸۴	تعلم. اعلم. نعلم کا قانون. اس قانون میں ایک حکم اور تین کامل شرطیں ہیں	۱۳۲
۸۵	بنائے صفت مشبہ	۱۳۵
۸۶	الف مفاعل کا قانون. اس قانون میں ایک حکم اور شرائط کے اعتبار سے دو صورتیں ہیں	۱۳۷
۸۷	ابواب وقوانین ثلاثی مزید فیہ	۱۳۹
۸۸	ہمزہ قطعی. وصلی کا قانون. اس قانون کے دو حصے ہیں	۱۴۲
۸۹	پہلے حصے میں ایک حکم اور دو کامل شرطیں ہیں اور دوسرے حصے میں ایک حکم اور ایک شرط ہے	۱۴۶
۹۰	ماضی چار حرفی کا قانون. اس قانون میں ایک حکم اور ایک شرط ہے	۱۴۷
۹۱	ماضی مجہول (۲) کا قانون. اس قانون میں ایک حکم اور دو شرطیں ہیں	۱۴۸
۹۲	یتصرف. تتضارب کا قانون. اس قانون میں دو حکم ہیں اور ہر حکم کی ایک ایک شرط ہے	۱۴۹
۹۳	تتصرف. تتدحرج کا قانون. اس قانون میں ایک حکم اور ایک شرط ہے	۱۴۹
۹۴	ماضی مجہول (۳) کا قانون. اس قانون میں ایک حکم اور دو شرطیں ہیں	۱۵۱
۹۵	اتخذ یتخذ کا قانون. اس قانون میں ایک حکم اور دو شرطیں ہیں	۱۵۲
۹۶	سین شین کا قانون. اس قانون میں ایک حکم اور دو شرطیں ہیں	۱۵۳
۹۷	صاد. ضاد. طا. ظا کا قانون. اس قانون میں چار حکم ہیں اور ہر ایک کی ایک ایک شرط ہے	۱۵۳

۹۸	دال. ذال. زا کا قانون. اس قانون میں چار حکم ہیں اور ہر حکم کی ایک ایک شرط ہے	۱۴۵
۹۹	اثبت کا قانون. اس قانون میں ایک حکم اور ایک شرط ہے	۱۵۵
۱۰۰	عین کلمہ کا قانون، اس قانون میں چار حکم ہیں اور ہر حکم کی ایک ایک شرط ہے	۱۵۶
۱۰۱	حروف شمسی قمری کا قانون. اس قانون میں دو حکم ہیں ہر حکم کی ایک ایک شرط ہے	۱۵۷
۱۰۲	لم یحمر، لم یحمر، لم یحمرر کا قانون، اس قانون میں دو حکم ہیں ہر حکم کی تین تین شرطیں ہیں	۱۵۹
۱۰۳	قوانین وابواب مثال	۱۶۲
۱۰۴	عدۃ کا قانون. اس قانون میں ایک حکم اور پانچ شرطیں ہیں	۱۶۲
۱۰۵	اقامۃ اور استقامۃ کا قانون. اس قانون میں ایک حکم اور دو شرطیں ہیں	۱۶۳
۱۰۶	میعاد کا قانون. اس قانون میں ایک حکم اور پانچ شرطیں ہیں	۱۶۴
۱۰۷	وعدت کا قانون. اس قانون میں دو حکم ہیں پہلے حکم کی تین شرطیں ہیں. دوسرے حکم کی دو شرطیں ہیں	۱۶۴
۱۰۸	اعداشاح کا قانون. اس قانون میں ایک حکم ہے. شرائط کے اعتبار سے دو صورتیں ہیں، پہلی صورت کی تین شرطیں اور دوسری صورت کی پانچ شرطیں ہیں	۱۶۵
۱۰۹	یعد کا قانون. اس قانون میں ایک حکم ہے اور شرائط کے اعتبار سے تین صورتیں ہیں اور ہر صورت کی دو دو شرطیں ہیں	۱۶۷
۱۱۰	اداعد او اصل کا قانون. اس قانون میں ایک حکم اور چار شرطیں ہیں	۱۶۷
۱۱۱	یاجل ییجل کا قانون. اس قانون میں ایک حکم تین شرطیں ہیں	۱۶۸
۱۱۲	یوسر کا قانون. اس قانون میں دو حکم میں اور پہلے حکم کی آٹھ شرطیں ہیں. چار وجودی چار عدمی اور دوسرے حکم کی تین شرطیں کامل ہیں	۱۶۹
۱۱۳	ابواب ثلاثی مزید فیہ مثال واوی	۱۸۴
۱۱۴	ابواب ثلاثی مجرد مثال یائی	۱۸۷
۱۱۵	ابواب ثلاثی مزید فیہ مثال یائی	۱۸۹
۱۱۶	ابواب وقوانین اجوف	۱۹۰
۱۱۷	قال باع کا قانون. اس قانون میں ایک حکم اور اٹھارہ شرطیں ہیں چار وجودی ناقص اور چودہ عدمی	۱۹۲
۱۱۸	التقائے ساکنین کا قانون. اس قانون میں پانچ حکم ہیں پہلا حکم علیٰ حدہ کے متعلق ہے مع تینوں شرائط اور چار حکم علیٰ غیر حدہ کے متعلق ہیں	۱۹۶
۱۱۹	قلن طلن کا قانون. اس قانون میں ایک حکم اور پانچ شرطیں ہیں	۱۹۹

۱۲۰	خفن لعن کا قانون. اس قانون میں ایک حکم اور پانچ شرطیں ہیں	۲۰۰
۱۲۱	یقول بیبع کا قانون. اس قانون میں ایک حکم اور گیارہ شرطیں ہیں. تین وجودی اور آٹھ عدمی ہیں	۲۰۱
۱۲۲	فعل حقیقی وحکمی کا قانون. اس قانون میں دو حکم ہیں اور ہر حکم کی ایک ایک شرط ہے	۲۰۳
۱۲۳	یقال ویباع کا قانون. اس قانون میں دو حکم اور پندرہ شرطیں ہیں، چھ شرطیں وجودی ہیں اور نو شرطیں عدمی ہیں	۲۰۴
۱۲۴	قائل. بائع کا قانون. اس قانون میں ایک حکم اور تین شرطیں ہیں	۲۰۶
۱۲۵	حیاض. ریاض کا قانون. اس قانون میں ایک حکم اور چھ شرطیں ہیں. پانچ وجودی ہیں اور ایک عدمی	۲۰۷
۱۲۶	سید کا قانون. اس قانون میں دو حکم ہیں. پہلے حکم کی پانچ شرطیں اور دوسرے حکم کی تین شرطیں ہیں	۲۰۸
۱۲۷	قولن کا قانون. اس قانون میں ایک حکم اور دو شرطیں ہیں	۲۰۹
۱۲۸	ابواب ثلاثی مزید فیہ اجوف واوی	۲۱۲
۱۲۹	ابواب ثلاثی مجرد اجوف یائی	۲۱۴
۱۳۰	ابواب ثلاثی مزید فیہ اجوف یائی	۲۱۴
۱۳۱	قوانین وابواب ناقص ثلاثی مجرد	۲۱۶
۱۳۲	تعلیلات ماضی معلوم	۲۱۸
۱۳۳	تعلیلات ماضی مجہول	۲۱۸
۱۳۴	تعلیلات مضارع معلوم	۲۱۹
۱۳۵	تعلیلات مضارع مجہول	۲۱۹
۱۳۶	تعلیلات اسم فاعل	۲۱۹
۱۳۷	تعلیلات اسم ظرف	۲۲۰
۱۳۸	تعلیلات اسم آلہ وسطی	۲۲۱
۱۳۹	دعاء کا قانون. اس قانون میں ایک حکم اور تین شرطیں ہیں	۲۲۱
۱۴۰	دعی کا قانون. اس قانون میں ایک حکم اور دو شرطیں ہیں	۲۲۲
۱۴۱	دعا کا قانون. اس قانون میں ایک حکم اور چھ شرطیں ہیں	۲۲۳
۱۴۲	یدعو یرمی کا قانون. اس قانون میں ایک حکم اور چھ شرطیں ہیں. تین وجودی اور تین عدمی	۲۲۴
۱۴۳	یدعی یرضی کا قانون. اس قانون میں ایک حکم اور چار شرطیں وجودی ہیں	۲۲۵
۱۴۴	دعاۃ رماۃ کا قانون. اس قانون میں ایک حکم اور چار شرطیں وجودی ہیں	۲۲۶

۱۴۵ ادل دعی (۱) کا قانون. اس قانون کے دو حصے ہیں پہلے حصے میں ایک حکم اور سات شرطیں ہیں اور دوسرے حصے

۱۴۶ کی مطابقی مثال کے اعتبار سے تین صورتیں ہیں ۲۲۷

۱۴۷ دعی. ادل (۲) یا یا ر مشدد مخفف کا قانون. اس قانون میں دو حکم ہیں اور ہر حکم کی پانچ پانچ شرطیں ہیں ۲۲۸

۱۴۸ لم یدع کا قانون. اس قانون میں ایک حکم اور تین شرطیں ہیں ۲۳۰

۱۴۹ لتدعون. لتدعین کا قانون. اس قانون میں دو حکم ہیں ہر حکم کی تین تین شرطیں ہیں ۲۳۰

۱۵۰ دعیا. فتویٰ. تقوی کا قانون. اس قانون میں دو حکم ہیں اور ہر حکم کی تین تین شرطیں ہیں ۲۳۱

۱۵۱ تعلیلات مشبہ بہ ۲۳۳

۱۵۲ رخایا اداوی کا قانون. اس قانون میں دو حکم ہیں پہلے حکم کی تین شرطیں ہیں اور دوسرے حکم کی چار شرطیں ہیں ۲۳۴

۱۵۳ رخی اور رخیتہ کا قانون. اس قانون میں ایک حکم اور تین وجودی شرطیں ہیں ۲۳۵

۱۵۴ دیا دتی فعلان کا قانون. اس قانون میں دو حکم ہیں اور ہر حکم کی دو دو شرطیں ہیں ۲۳۵

۱۵۵ ابواب ناقص واوی ثلاثی مزید فیہ ۲۳۷

۱۵۶ رضو کا قانون. اس قانون میں ایک حکم اور تین شرطیں ہیں ۲۴۰

۱۵۷ صفت مشبہ کی گردان ۲۴۲

۱۵۸ ابواب ناقص یائی ثلاثی مزید فیہ ۲۴۲

۱۵۹ ابواب لفیف مفروق ۲۴۴

۱۶۰ ابواب لفیف مفروق ثلاثی مزید فیہ ۲۴۶

۱۶۱ ابواب لفیف مقرون ثلاثی مجرد ۲۴۸

۱۶۲ ابواب لفیف مقرون ثلاثی مزید فیہ ۲۴۸

۱۶۳ قوانین مہموز ۲۵۱

۱۶۴ یاخذ کا قانون. اس قانون میں ایک حکم اور ۵ شرطیں ہیں ۲۵۱

۱۶۵ ایمان کا قانون. اس قانون میں دو حکم ہیں پہلے حکم کی پانچ شرطیں ہیں اور دوسرے حکم کی سات شرطیں ہیں ۲۵۲

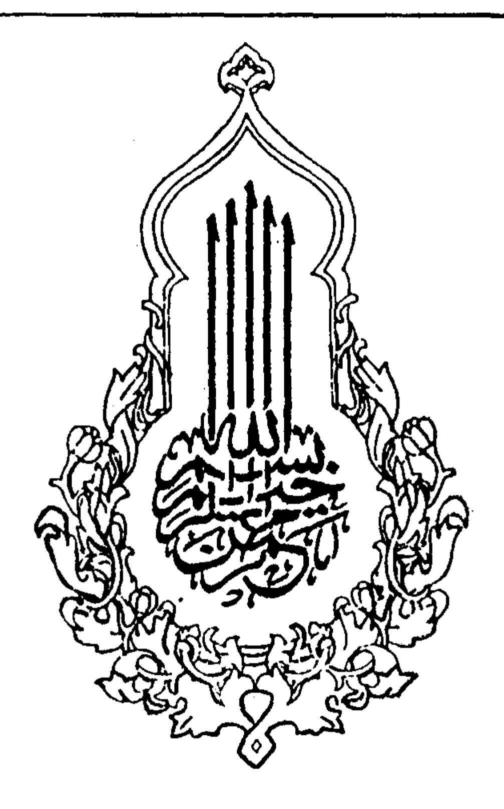
۱۶۶ سوال کا قانون. اس قانون میں ایک حکم اور تین شرطیں ہیں ۲۵۳

۱۶۷ جاری او ادم ائمہ کا قانون. اس قانون میں دو حکم ہیں پہلے حکم کی تین شرطیں ہیں اور دوسرے حکم کی ایک شرط ہے ۲۵۴

۱۶۸ یسئل کا قانون. اس قانون میں ایک حکم اور سات شرطیں ہیں چار شرطیں وجودی اور تین شرطیں عدمی ہیں ۲۵۵

۱۶۹ خطیئۃ اور مقروءۃ کا قانون. اس قانون میں ایک حکم اور تین شرطیں ہیں ۲۵۷

۱۷۰	قری کا قانون. اس قانون میں ایک حکم اور پانچ شرطیں ہیں	۲۵۷
۱۷۱	سال کا قانون. اس قانون میں ایک حکم اور چار شرطیں ہیں	۲۵۸
۱۷۲	سول مستہزیون کا قانون. اس قانون میں دو حکم ہیں ہر حکم کی تین تین شرطیں ہیں	۲۵۹
۱۷۳	احسن کا قانون. اس قانون میں ایک حکم اور تین شرطیں ہیں	۲۵۹
۱۷۴	ادری کا قانون	۲۶۰
۱۷۵	ابواب المہموز	۲۶۱
۱۷۶	قوانین مضاعف	۲۷۱
۱۷۷	مضاعف (۱) کا قانون خلاصہ مع امثلہ	۲۷۱
۱۷۸	مضاعف (۲) کا قانون. اس قانون میں ایک حکم اور پانچ شرائط ہیں	۲۷۲
۱۷۹	مضاعف (۳) کا قانون. اس قانون میں ایک حکم اور نو شرطیں ہیں	۲۷۳
۱۸۰	دینار اور شیراز کا قانون. اس قانون میں ایک حکم اور دو شرطیں ہیں.	۲۷۴
۱۸۱	ابواب المضاعف	۲۷۵
۱۸۲	ابواب مختلطات و مرکبات غیر صحیح	۲۷۸
۱۸۳	علامات الابواب	۲۸۴
۱۸۴	مصادر برائے تصریفات	۲۸۶
۱۸۵	تصریفات برائے مصادر غیر صحیحہ	۲۹۲
۱۸۶	صیغہائے از صحیح	۲۹۵
۱۸۷	صیغہائے از ثلاثی مزید فیہ	۲۹۷
۱۸۸	صیغہائے از مثال	۲۹۸
۱۸۹	صیغہائے از اجوف	۳۰۰
۱۹۰	صیغہائے از ناقص	۳۰۴
۱۹۱	صیغہائے از لفیف	۳۰۶
۱۹۲	صیغہائے از مہموز	۳۰۷
۱۹۳	صیغہائے از مضاعف	۳۰۹
۱۹۴	صیغہائے از مرکبات غیر صحیح	۳۱۰



"الصرف أُمُّ العلوم والنحو أبُوها يقوى فى الدرايات الدارُوها و يطغىٰ فى الروايات العاروها"

ترجمہ: علم صرف تمام علوم کی ماں ہے اور علم نحو باپ ہے اور جو لوگ صرف ونحو کا علم رکھتے ہیں ان کو علوم عقلیہ میں خوب قوت اور استعداد حاصل ہوتی ہے اور جو لوگ صرف ونحو سے عاری یعنی ناواقف ہوتے ہیں وہ علوم نقلیہ میں گمراہ ہو جاتے ہیں اور منزل مقصود کو نہیں پہنچ سکتے۔

محمد یوسف لدھیانوی
جامع مسجد باب الرحمت
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۷۴۴۰۰
فون: ۷۷۸۰۳۳۷

نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
استاذ حدیث جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن
مدیر ماہنامہ "بینات" کراچی،
اسلامی صفحہ اقرأ، آپ کے مسائل اور ان کا حل روزنامہ جنگ کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

دینی مدارس میں علم صرف کے موضوع پر "ارشاد الصرف" کو جو مرتبہ و مقام حاصل ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ یہ کتاب اپنے اختصار کے باوجود قوانین صرف کے لیے جامع ہے۔ اس لیے اس کی تعلیم و تدریس پر بطور خاص توجہ دی جاتی ہے۔ مگر چونکہ اس کی زبان فارسی ہے اور عام طور پر فارسی زبان ابتدائی طلبہ کے لیے مشکل ہوتی ہے۔ اس لیے ابتدائی طلبہ کے لیے دوہری مشکل تھی کہ پہلے فارسی سمجھیں، پھر اس کا مفہوم اور قوانین یاد کریں۔ ضرورت تھی کہ عام فہم زبان میں اس کا ترجمہ و تشریح کی جائے۔ ہمارے فاضل نوجوان عالم دین جناب مولانا عبدالقیوم قاسمی صاحب نے نہایت سہل انداز اور عام فہم زبان میں اس کی شرح لکھی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی خدمت کو قبول فرمائے اور نافع خلائق بنائے۔ آمین

والسلام



حضرت مولانا مفتی سعید احمد جلال پوری صاحب مدظلہ

خلیفہ مجاز حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب شہیدؒ

مدیر ـــــ بینات جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن

نائب شیخ الحدیث جامعۃ الامینیہ للبنات نرسری کراچی

اہل علم کے ہاں مشہور ہے کہ "الصرف ام العلوم والنحو ابوھا"، یعنی علوم عربی میں مہارت حاصل کرنے کے لیے صرف کی وہ حیثیت ہے جو نسل انسانی کی بقا میں ماں کا کردار ہے۔ بلاشبہ اہل علم کی یہ کہاوت صدفی صد صحیح اور درست ہے کہ علم صرف میں مہارت کے بغیر کوئی شخص قرآن وحدیث کیا ادب عربی کی ابجد سے بھی واقف نہیں ہو سکتا۔ اس لیے علماء نے ہمیشہ اس فن کی ترتیب وتسہیل پر خصوصی توجہ دی ہے۔ اور مختلف اندازمیں اکابر اہل علم نے اس عنوان پر کتب ورسائل مرتب ومدون فرمائے۔

علم صرف کی مشہور ومتداول کتاب "ارشاد الصرف"، کو اس کی جامعیت وافادیت کے پیش نظر درس نظامی کی کتابوں میں جو قبول عام حاصل ہوا ہے اس کی مثال نہیں۔ اس کی اہمیت وافادیت اور امتیاز وخصوصیت کے باعث مدارس عربیہ میں اس کی تدریس پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے مگر چونکہ اس کی زبان فارسی ہے اور اختصار میں وہ دریا بکوزہ کی مانند ہے اس لیے اس کی تسہیل اور ترجمہ وتشریح کی ضرورت تھی۔ اس لیے متعدد ماہرین علم صرف نے اس کی شروح وتراجم پر توجہ فرمائی۔

پیش نظر کتاب بھی اس سلسلہ کی ایک کڑی ہے جس کے فاضل مصنف جناب مولانا عبدالقیوم قاسمی زید لطفہ، مہتمم مدرسہ معارف اسلامیہ متصل جامع مسجد غانم بن عبدالرحمن سعید آباد بلدیہ ٹاؤن کراچی نے نہایت سلیقہ اور عرق ریزی سے یہ بہترین اور خوبصورت شرح لکھی ہے۔

کتاب کا یہ دوسرا ایڈیشن ہے۔ پہلا ایڈیشن اہل علم سے دادِ تحسین حاصل کر چکا ہے مگر کتاب کا دوسرا نقش، نقش اول سے کئی اعتبار سے ممتاز ہے۔ کتاب یوں تو ہر اعتبار سے جاذبِ نظر اور باعثِ صد تبریک ہے مگر مصنف موصوف نے اس میں جن خاص امور کا لحاظ رکھا ہے۔ وہ درج ذیل ہیں:۔

الف۔ کتاب کے شروع میں علم صرف سے متعلق بصیرت افروز مقدمہ ہے۔

ب۔ کتاب میں طباعتی اغلاط جو عرصہ سے چلی آرہی تھیں انہیں قدیم ترین نسخوں کی روشنی میں صحیح کر دیا گیا ہے۔

ج. متن میں درج ہر مسئلہ کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔

د. کتاب میں درج تمام تشریحات معتبر و مستند کتب صرف سے ماخوذ ہیں۔

ہ. کتاب کے باب اول کی مکمل صرف صغیر کا اردو ترجمہ کر دیا گیا ہے۔

و. قوانین کا مکمل خلاصہ اور قانون سمجھنے کے لیے موقع ومحل کے مناسب فوائد کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔

ز. ہر قانون کا نام، حکم، اس کی شرائط کی تفصیل، احترازی امثلہ ہے وجوہ احتراز کی وضاحت کر دی گئی ہے۔ نیز وضاحت سے مطابقی مثالوں کو بھی ذکر کر دیا گیا ہے۔

ح. ارشاد الصرف کے تمام ابواب کی مکمل صرف صغیر تحریر کی گئی ہے۔

ط. ابواب کو یاد کرنے کے لیے تمام ابواب کی علامات کو ذکر کر دیا گیا ہے۔

ی. متعلقہ باب کے ہم وزن ابواب کی مصادر کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔

ک. مشکل ابواب کی تعلیلات کا اہتمام کیا گیا ہے۔

۱. مصادر صحیح و غیر صحیح اور مصادر مرکبات کا اضافہ۔

۲. مشکل صیغوں کا حل۔

کتاب کے اس نقش دوم نظر ثانی ہمارے دوست اور رفیق جناب مولانا محمد اعجاز صاحب استاذ حدیث جامعہ امینہ للبنات نے فرمائی ہے۔

اللہ تعالیٰ اس کتاب کو مرتب و مؤلف اور تمام معاونین اور ناشرین کے لیے ذریعہ نجات بنائے اور اسے اپنی بارگاہ عالی میں مقبول فرما کر قبول عام نصیب فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔

خاکپائے حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

سعید احمد جلالپوری

○

تصدیق وتحقیق استاذ الاساتذہ حضرت مولانا مفتی محمد صدیق صاحب دامت برکاتہم

بسم اللہ الفتاح العلیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد :

ارشاد الصرف کی اردو شرح معارف الصرف مطبوعہ کو مؤلف عزیز کی فرمائش پر میں نے دیکھا اور بعض قابل اصلاح چیزوں کی نشاندہی بھی کی، عزیز مؤلف نے اپنی جوانی کے کچھ لمحات صرف کر کے اور متعدد بساتین علوم سے گل چینی کر کے اہل علم کے لیے ایک علمی گلدستہ تیار کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ قبولیت سے نوازے۔

قوانین کی تشریح، امثلہ کا استیعاب اور فوائد کا اضافہ ان تمام چیزوں نے کتاب کو مفید ترین بنا دیا ہے۔

اگر عزیز مؤلف سلمہ اللہ تعالیٰ جوانی کے کچھ مزید اوقات صرف کر کے اس "مطول" کو "مختصر" کر دیں تو ابتدائی درجہ کے طلبہ بھی استفادہ کر سکیں گے۔ موجودہ حجم شاید کہ طبائع پر گرانی کا باعث بنے۔ جب کہ بعض مباحث میں دانستہ طوالت اختیار کی گئی ہے اور بعض غیر متعلقہ مباحث بھی درج کر دیئے گئے ہیں۔

کہنہ مشق اساتذہ کرام کی تصدیقات نے کتاب اور مؤلف کے اعتماد کو مزید تقویت بخشی ہے۔ احقر بھی ان حضرات کی پیروی کو سعادت سمجھتے ہوئے اپنے آپ کو اس پاکیزہ گروہ میں شریک کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

؎ گل و بلبل کی طرح مجھے نسبت ہے تجھ سے
لیتے ہیں میرا نام بھی ترے نام کے ساتھ

محمد صدیق بقلم خود
مہتمم جامعہ امداد العلوم محمود کوٹ شہر تحصیل کوٹ آدو ضلع مظفر گڑھ

نزیل ادارۃ الفرقان محمد علی شہید سوسائٹی کراچی ۴۲
۲۳ شعبان المعظم ۱۴۲۲ھ

نوٹ : حضرت مفتی صاحب مدظلہ کے مشورہ سے طویل مباحث کو کتاب سے خارج کر دیا گیا ہے۔

تاجُ العلماء بدرُ العلماء شمس الفضلاء استاذُ الاساتذہ شیخ الحدیث والتفسیر
حضرت مولانا ابُو عبید منظور احمد نعمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ
فاضل دارُالعلوم دیوبند۔ مدیرِ اعلیٰ جامعہ عربیہ انوریہ حبیب آباد طاہر والی ضلع بہاولپور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت مولانا صاحب....

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کی تصنیف شدہ کتاب معارف الصرف شرح ارشاد الصرف کا مطالعہ کیا۔ ماشاء اللہ آپ کی یہ شرح کثیر فوائد پر مشتمل ہے اور بہت سے قوانین صرفیہ کا حل ہے جس سے سمجھ دار اور ذی فہم حضرات کو کافی فائدہ ہوگا۔ (نیز قوانین کی احترازی قیود کی امثلہ کی بقدرِ ضرورت وضاحت کردی گئی ہے) انشاء اللہ متوسط درجے کے طلبہ کو بھی فائدہ ہوگا۔ آپ کی شرح فوائدِ کثیرہ جلیلہ کی حامل ہے۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ اسے قبول فرمادیں اور طلبہ کو اس سے نفع مند فرمادے۔ آمین

جامع المعقُول والمنقُول حضرت مولانا منظُور احمد نعمانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ
مدیر مدرسہ احیاء العلُوم ظاہر پیر ضلع رحیم یار خان
تقریظ منظوم

معارف دہد معرفت صرف را — کشاید ز ارشاد ہر حرف را
بناء و قوانینش آسان شد — شرائط و احکام تابان شد
زہے قاسمی شیخ تفصیل کرد — بتوفیق رحمان تکمیل کرد
خدایا ایں تالیف منظور کن — دل و جان طلاب مسرور کن

خاکسار منظور احمد نعمانی

مدیر مدرسہ احیاء العلوم ظاہر پیر ضلع رحیم یار خاں

جامع المعقول والمنقول استاذیم حضرت مولانا شبیر الحق کشمیری صاحب دامت برکاتہم العالیہ
استاذ الحدیث جامعہ خیر المدارس ملتان

باسمہ تعالیٰ شانہ

بگرامی خدمت محترم ومکرم ذوالمجد والکرم مولانا عبدالقیوم صاحب زید مجدکم ولازالت شمس مجدکم بازغة

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ. بعد از ادائے سلام مسنون معروض آں کہ تحریر جواب میں غیر معمولی وتوقع تاخیر پر انتہائی ندامت کے ساتھ آپ کی مرسلہ کتاب معارف الصرف شرح ارشاد الصرف کا ابتدائی حصہ پڑھا بہت مفید پایا. دعا ہے کہ حق تعالیٰ شانہ قبولیت عامہ نصیب فرمائے. آمین یارب العالمین.

والسلام نعم الختام محتاج دعا
شبیر الحق کشمیری عفا اللہ عنہ
۶-۷-۱۴۱۸ھ

امام الصرف والنحو حضرت مولانا ارشاد احمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ
استاذ الحدیث دار العلوم عیدگاہ کبیر والا (خانیوال)

امابعد. احقر نے ارشاد الصرف کی اردو شرح معارف الصرف برادرم فاضل حضرت مولانا عبدالقیوم صاحب قاسمی مدظلہ العالی کا مختلف مقامات سے مطالعہ کیا. ارشاد الصرف فن صرف میں مشکل کتاب متصور ہوتی ہے. برادر موصوف نے اس کو نئی زندگی بخشی. اس کے قوانین کی جامع مختصر وضاحت وحل کے سلسلہ میں تقاریر اساتذہ وشروح مختلفہ کے سہارے انتہائی کامیاب کوشش فرمائی.

یہ جامع ومختصر شرح ماشاء اللہ ارشاد الصرف کے حل میں کافی وافی ہے. طلبہ واساتذہ کرام کے لیے گراں قدر ہدیہ ہے. دل کی گہرائیوں سے دعا ہے حق تعالیٰ شانہ اس خدمت کو شرف قبولیت بخشے اور اس نفع کو عام وتام فرمائے.

آمین ثم آمین

احقر العباد ارشاد احمد عفی عنہ

۱۲. جمادی الاولیٰ ــــ بروز سوموار ۱۴۱۸ھ

شیخ التفسیر حضرت مولانا قاری مفتی فضل اللہ الحمادی صاحب مدظلہ

سابق استاذ الحدیث والتفسیر جامعہ اسلامیہ کلفٹن کراچی

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

احقر واضعف نے جناب مولانا عبدالقیوم صاحب قاسمی کی تصنیف معارف الصرف کا کچھ حصہ مختلف مقامات سے پڑھا. جو مولانا کے ذوقِ کمال اور شوقِ لایزال کا شاہکار ہے. الحمدللہ طرزِ تکلم بھی مفید ہے اور کافی حد تک جاندار بھی. کتاب پڑھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ کتاب میں موجود مواد بڑی تگ ودو وجستجوئے طویل کے بعد ہی میسر آیا ہے کتاب شائقین علوم اسلامیہ کے لیے نوید بہار اور بادِ نسیم کا ایک خوشگوار جھونکا ہے. مولانا کی محنت قابل قدر اور لائقِ تحسین ہے. امید کی جاسکتی ہے کہ باذوق اور علمی قدرشناس احباب اس سے ضرور استفادہ کریں گے اور موصوف کی حوصلہ افزائی بھی.

دلی دعا ہے کہ حق سبحانہ' شیخ موصوف کو دارین میں جزائے خیر اور اجرِ عظیم عطا فرمائیں. اور تشنگانِ علوم کو اس بیش بہا نعمت سے زیادہ نفع حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں، آمین

والسلام

بندہ محمد فضل اللہ الحمادی

تبصرہ معارف الصرف ماہنامہ "الفاروق" جامعہ فاروقیہ کراچی

علم الصرف میں اللہ جل شانہ نے "ارشاد الصرف" کو جو مقبولیت عطا فرمائی ہے وہ اہل علم سے مخفی نہیں۔ یہ کتاب ایک طویل عرصے سے داخل درس نظامی ہے کیونکہ اس میں علم الصرف کے اکثر قواعد مؤلف نے اختصار کے ساتھ بیان فرما دیئے ہیں۔ اصل کتاب فارسی میں ہے۔

زیر تبصرہ کتاب اس کی اردو شرح ہے اور ہماری نظر میں یہ اس کی سب سے مبسوط ترین اردو شرح ہے۔ کتاب کی ترتیب یوں ہے کہ اولاً اصل کتاب کی فارسی عبارت ہے۔ پھر اس کا خلاصہ ذکر کیا گیا ہے۔ اس کے بعد متعلقہ قاعدے اور ضابطہ کا نام، حکم، اس کی شرائط کی تفصیل اور احترازی امثلہ ذکر کیے گئے ہیں۔ تمام ابواب کی مکمل صرف صغیر بھی تحریر کی گئی ہے۔ کتاب کی ابتداء میں علم صرف سے متعلق ایک بصیرت افروز مقدمہ بھی شامل کیا گیا ہے اور آخر میں مشکل تعلیلات و صیغوں کے حل اور مصادر صحیحہ اور غیر صحیحہ کا اضافہ بھی شارح نے کر دیا ہے۔ اس طرح یہ ارشاد الصرف کی ایسی شرح تیار ہو گئی ہے جو مبتدی اور منتہی دونوں کے لیے مفید ہے۔

○

تبصرہ معارف الصرف ماہنامہ "لولاک" جمادی الاولیٰ ۱۴۲۲ھ

مولانا عبد القیوم قاسمی ایک فاضل اور ماہر علوم صرف و نحو عالم دین ہیں۔ آپ نے درس نظامی میں شامل کتاب ارشاد الصرف کی شرح پر معارف الصرف نامی ضخیم کتاب لکھی ہے۔ ارشاد الصرف کی شرح پر اتنی جامع کتاب ہے کہ صاحب فن داد دیئے بغیر نہ رہ سکیں گے۔ اتنی عام فہم کہ استاذ و شاگرد سب اس سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ طباعت سے جلد بندی تک کتاب کو خوب سے خوب تر بنا دیا گیا ہے۔

○

اظہارِ تشکّر

معارف الصرف اردو شرح ارشاد الصرف کی تصحیح میں خصوصاً حضرت مولانا محمد اعجاز صاحب دامت برکاتہم العالیہ ۔ استاذ الحدیث جامعہ امینہ للبنات نرسری کراچی کا شکریہ ادا کرنا نہایت ضروری سمجھتا ہوں جنہوں نے اول تا آخر تمام مسودہ کو بنظر غائر ملاحظہ فرمایا ۔ اور اپنے تمام رفقاء کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے کتاب کے مفید سے مفید تر بنانے کا مشورہ دیا ہے ۔

اہلِ علم سے درخواست

اگر آپ اس شرح میں غلطی محسوس کریں اور بغرض اصلاح راقم الحروف کو مطلع فرمائیں آپ کے جذبہ کی قدر کی جائے گی اور آئندہ ایڈیشن میں اصلاح کی کوشش کی جائے گی ۔

راقم الحروف بندہ عبد القیوم قاسمی غفرلہ
مدیر مدرسہ معارفِ اسلامیہ کراچی

عرضِ مؤلف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم. اما بعد: عبد القیوم بن ملک اللہ دتہ مسن لودھروی تشنگان علوم صرف کی خدمت میں عرض رساں ہوں کہ قوانین علم صرف میں "ارشاد الصرف" کو جو افادیت وشہرت ومقبولیت عامہ کا مقام حاصل ہے وہ اظہر من الشمس ہے یہ سب کچھ مصنف رحمۃ اللہ علیہ کے اخلاص کی برکت ہے. اس کے قوانین مختصر اور جامع ہونے کے پیشِ نظر فنِ صرف کے تقریباً تمام قواعد وضوابط پر مشتمل ہیں. اس لیے پاکستان کے تمام مدارس عربیہ میں شاملِ نصاب ہے. یہ کتاب طلبہ کے لیے کافی حد تک مفید ہے. اس کے پڑھنے سے طلبہ اچھی خاصی استعداد کے مالک بن جاتے ہیں. لیکن یہ کتاب مفید ہونے کے ساتھ ساتھ قدر مشکل بھی ہے. اس کے قوانین کو سمجھنے سے قبل کئی فائدوں کا سمجھنا ضروری ہوجاتا ہے ورگرنہ طالب علم اس کی عبارت سمجھنے کی پیچیدگیوں میں الجھ جاتے ہیں. اس مشکل کے پیشِ نظر طلبہ کرام کی سہولت کے لیے ہر قانون کا خلاصہ (اس کو ترجمہ مت سمجھنا) لکھ دیا ہے پھر قانون کے متعلق فوائد. حکم. شرائط احترازی اور مع وجہ احتراز مطابق مثالوں سے مبرہن کر دیا گیا ہے.

راقم الحروف کا ذوق تھا کہ یہ ظلوم وجہول بھی اس کتاب کے خدام کی فہرست میں سعادت شمولیت حاصل کر کے کچھ ذخیرہ آخرت بنالے بس اس مقصد کے پیشِ نظر یہ چند اوراق سپردِ تحریر میں لائے گئے.

اس شرح کا اسم گرامی "معارف الصرف" شرح ارشاد الصرف تجویز کرتا ہوں. اللہ تعالیٰ اپنی خصوصی عنایات اور فضلِ عظیم سے اس حقیر سی خدمت کو شرفِ قبولیت سے نوازے اور اس کو بندہ کے والدین تمام احباب واقارب واساتذہ کرام. عزیز طلبہ اور مستفدین کے لیے ذخیرہ آخرت وذریعہ نجات بنائے. آمین ثم آمین

ماخذِ کتب

تسہیل الارشاد. صرف بہتراں. نوادر الاصول. شرح شافیہ. تحفہ عبد الحیٔ. مصباح اللغات. دستور المبتدی. علم الصیغہ. المقصود. مراح. نغزک. کمال الفرقان شرح جمال القرآن.

نوٹ: معارف الصرف کی فہرست اس اعتبار سے مرتب کی گئی ہے کہ اگر تھوڑی سی محنت سے حصہ قوانین کی فہرست کو زبانی یاد کر لیا جائے تو قوانین کا ضبط کرنا آسان ہوجائے گا.

از مؤلف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ و اصحابہ اجمعین. اما بعد :

میرے عزیز طلبہ کرام ! ہر علم شروع کرنے سے پہلے چند امور کا جاننا ضروری ہے، کیوں کہ ان کے جان لینے کے اس علم کے شروع کرنے میں پوری بصیرت حاصل ہو جاتی ہے.

(۱) نام علم (۲) تعریف علم (۳) موضوع علم (۴) غرض وغایت علم (۵) مبادی علم (۶) مقام علم وارشاداتِ اکابر (۷) اس علم کی وضع وتدوین کرنے والے کا نام (۸) وجہ تسمیہ کتاب (۹) نام مصنف کتاب.

نام علم

اس علم کے پانچ نام ہیں، علم الصرف، علم التصریف، علم الصیغہ، علم الاشتقاق، (تسہیل الارشاد)

سوال. علم الصرف کے ان پانچ ناموں کی وجہ تسمیہ کیا ہے ؟

جواب. علم الصرف اور علم التصریف تو اس لیے کہتے ہیں کہ صرف اور تصریف دونوں لفظوں کے معنی پھیرنے کے آتے ہیں چونکہ اس علم الصرف میں بھی گردانیں پھیری جاتی ہیں. اس لیے اس علم کو علم الصرف وعلم التصریف کہتے ہیں. اور اس علم کو علم المیزان اس لیے کہتے ہیں کہ میزان کے معنی ترازو کے ہیں، جس طرح ترازو سے اشیاء میں کمی وزیادتی کی پہچان حاصل ہوتی ہے اسی طرح اس علم سے بھی کلماتِ عرب میں حروفِ اصلیہ سے زائدہ کی پہچان حاصل ہوتی ہے.

اور اس علم کو علم الصیغہ اس لیے کہتے ہیں کہ صیغہ کے معنی شکل وصورت کے ہیں اور اس علم میں بھی ایک ہی لفظ ومادہ کو جو کئی شکلوں وصورتوں میں تبدیل کیا جاتا ہے. اس کے تبدیل کرنے کے طرق وضوابط بیان کیے جاتے ہیں.

اور اس علم کو علم الاشتقاق اس لیے کہتے ہیں کہ اس علم سے مشتق ومشتق منہ کی پہچان وطریق اشتقاق معلوم ہوتا ہے.

تعریف علم الصرف

صرفی حضرات نے علم صرف کی متعدد تعریفات ذکر کی ہیں، یہاں صرف بطور فائدہ صرف تین تعریفات درج کی جاتی ہیں.

تعریف علم الصرف

① اَلصَّرْفُ عِلْمٌ بِاُصُوْلٍ تُعْرَفُ بِهَا اَحْوَالُ اَبْنِيَةِ الْكَلِمِ الثَّلَاثِ مِنْ حَيْثُ الْاَصْلِ وَالْبِنَاءِ وَالتَّعْلِيْلِ

ترجمہ. علم صرف چند ایسے اصولوں کا نام ہے جن کے ذریعے تین کلموں (یعنی اسم فعل حرف) کے حالات پہچانے جاتے ہیں باعتبار اصل، بناء اور تعلیل کے.

② اَلصَّرْفُ عِلْمٌ بَاحِثٌ عَنْ اَحْوَالِ الْمُفْرَدَاتِ مِنْ حَيْثُ الْهَيْأَةِ. (فاضل عصام)

یعنی علم صرف وہ علم ہے جس میں مفردات کے احوال سے بحیثیت ان کی ہیئت اور شکل کے بحث کی جائے.

③ تَحْوِيْلُ الْاَصْلِ الْوَاحِدِ اِلٰى اَمْثِلَةٍ مُخْتَلِفَةٍ لِمَعَانٍ مَقْصُوْدَةٍ. (زنجانی)

یعنی علم صرف وہ علم ہے جس میں اصل واحد (یعنی مصدر عند البصرین یا عند الکوفیین) کو مختلف امثلہ کی طرف پھیر جاتا ہے معانی مقصودہ حاصل ہو جائیں.

مختلف امثلہ کی طرف پھیرنا جیسے ضَرْبًا سے ضَرَبَ. ضَرَبَ سے یَضْرِبُ. یَضْرِبُ سے ضَارِبٌ. یَضْرِبُ سے مَضْرُوْبٌ الخ

مختلف معانی کی طرف پھیرنا. اس کی مثال جیسے ضَرْبًا مصدر سے ضَرَبَ ماضی کی طرف پھیرنا. تاکہ زمانہ ماضی پر دلالت کرے یا ضَرَبَ ماضی سے یَضْرِبُ مضارع کی طرف پھیرنا تاکہ زمانہ حال و استقبال پر دلالت کرے. یا یَضْرِبُ مضارع سے ضَارِبٌ اسم فاعل کو بنایا تاکہ ضَارِبٌ معنی مقصودی پر دلالت کرے یعنی فاعلیت پر اور معانی مقصودہ سے مراد وہ معانی ہیں جن کے مختلف صیغے وضع ہوتے ہیں. جیسے ماضی سے ماضیت اور مضارع سے مضارعیت اور فاعل سے فاعلیت اور مفعول سے مفعولیت اور ظرف سے ظرفیت کے معانی حاصل ہوتے ہیں.

سوال. تعریف کا جاننا کیوں ضروری ہے؟

جواب. تاکہ طلب مجہول مطلق لازم نہ آئے.

موضوع علم الصرف

اَلْكَلِمَةُ مِنْ حَيْثُ الصِّيْغَةِ وَالْبِنَاءِ. کلمہ باعتبار صیغہ اور بناء کے.

سوال. موضوع کا جاننا کیوں ضروری ہے؟

جواب. تاکہ مقصود اور غیر مقصود میں امتیاز ہو جائے.

غرض و غایت علم الصرف

صِيَانَةُ الذِّهْنِ عَنِ الْخَطَاءِ فِي الصِّيْغَةِ. صیغہ میں غلطی کرنے سے ذہن کو بچانا.

سوال. غرض وغایت کا جاننا کیوں ضروری ہے؟

جواب. تاکہ محنت رائیگاں ہونے سے بچ جائے.

مبادی علم الصرف

اَلْمُقَدِّمَاتُ الْمُسْتَنْبَطَةُ مِنْ تَتَبُّعِ اِسْتِعْمَالِ کَلَامِ الْعَرَبِ.

یعنی علم الصرف کے مبادی وہ مقدمات ہیں جن کو کلام عرب کی استعمال وجستجو سے نکالا گیا ہو.

مقام علم الصرف

یعنی تمام علوم میں علم صرف کو کیا اہمیت حاصل ہے اس کے بارے میں صرفیوں کا یہ مقولہ مشہور ہے کہ :۔

(۱) اَلصَّرْفُ اُمُّ الْعُلُوْمِ وَالنَّحْوُ اَبُوْهَا. کہ علم صرف تمام علوم کے لیے بحیثیت ماں کے ہے اور علم نحو تمام علوم کے لیے بمنزلہ باپ کے ہے جس طرح ماں نسل انسانی کی تولید کا ذریعہ ووسیلہ ہے ایسے علم الصرف بھی تولید کلمات، لغتِ عرب کا ذریعہ ووسیلہ ہے.

(۲) جس طرح اولاً بچہ کی تربیت وپرورش ماں کرتی ہے اسی طرح طالب علم کی علوم عالیہ کے حصول کے لیے اولاً رہنمائی علم الصرف کرتی ہے اور جس طرح باپ بچہ کے احوال واخلاقیات کی نگرانی کرتا ہے ایسے ہی علم النحو کلمات عرب کے احوال وکیفیات یعنی اعراب وبناء وغیرہ کی نگرانی کرتا ہے.

(۳) جس طرح مضامین ام القرآن تمام مضامین قرآن کے لیے مبدء ومادہ کی حیثیت رکھتے ہیں. ایسے ہی علم الصرف میں جن کلمات سے بحث ہوتی ہے وہ کلمات بھی تمام علوم کے لیے مبدء ومادہ کی حیثیت رکھتے ہیں.

مقام علم الصرف کے متعلق مندرجہ ذیل اشعار بھی صرف کی کتب میں مرقوم ہیں :۔

اَلنَّحْوُ فِي الْكَلَامِ كَالْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ ۔۔۔ وَالصَّرْفُ لِلْمَرَامِ كَالْعَيْنِ لِلْاِنَامِ

اَلنَّحْوُ لِلْعُلُوْمِ كَالضَّوْءِ لِلنُّجُوْمِ ۔۔۔ وَالصَّرْفُ فِي الْعُلُوْمِ كَالْبَدْرِ فِي النُّجُوْمِ

علم نحو کا کلام عربی ایسے ضروری ہے جیسا کہ نمک کھانے میں. اور علم صرف مقصود کے لیے ایسے ضروری ہے جیسا کہ آنکھ انسانوں کے لیے. علم نحو تمام علوم کے لیے اس طرح ضروری ہے جیسا کہ روشنی ستاروں کے لیے. اور علم صرف تمام علوم میں اس طرح شان والا ہے جس طرح کہ چودھویں کا چاند ستاروں میں.

علم الصرف کے متعلق اکابر کے ارشادات

○ حضرت مولانا صوفی عبدالحمید صاحب سواتی مدظلہ مفتاح الصرف کی تقریظ میں لکھتے ہیں کہ :-

"علم الصرف یقیناً ان مفید، ضروری اور بنیادی علوم آلیہ میں سے ہے جن کی تحصیل کے بغیر نہ تو فہم قرآن ہو سکتا ہے نہ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شناخت ہو سکتی ہے اور نہ ہی علوم عربیہ اور وہ تمام علوم و فنون جو عربی زبان سے تعلق رکھتے ہیں ان کی افہام و تفہیم ہو سکتی ہے اس لیے اس علم کی تعریف ہی یہ کی گئی ہے۔ اَلصَّرْفُ عِلْمٌ بَاحِثٌ عَنْ اَحْوَالِ الْمُفْرَدَاتِ مِنْ حَیْثُ الْهَیْأَةِ. یعنی جب تک الفاظ اور صیغہ کی پہچان نہ ہو مطالب و معانی کا ادراک بہت مشکل ہے اس لیے اس علم کا جاننا ازحد ضروری ہے۔ تابعینؒ کے زمانہ سے لے کر آج تک ہر دور میں اس فن میں ماہرین فن اور اکابر نے مختصر، متوسط اور طویل کتابیں لکھی ہیں جو بنی نوع انسان کے لیے علمی افادہ کا ذریعہ بنی ہیں"۔

○ حضرت مولانا محمد یوسف بنوری نور اللہ مرقدہ مولانا محمد رفیع عثمانی صاحب کے "اردو علم الصیغہ" کی تقریظ میں لکھتے ہیں کہ

"فہم القرآن کے لیے علومِ عربیت کی حیثیت ریڑھ کی ہڈی جیسی ہے ان علوم میں مہارت کے بغیر فہم القرآن کا دعویٰ مضحکہ خیز ہے ان علومِ عربیت میں علم الصرف بنیادی حیثیت رکھتا ہے"۔

ایک شبہ اور اس کا جواب

ممکن ہے بعض حضرات کے دل میں یہ شبہ گزرے کہ فہم قرآن اور تفسیر قرآن کریم کے لیے جن علوم کے جان لینے اور ان میں ماہر ہونے کی شرط رکھی گئی ہے وہ علوم نزولِ قرآن کے زمانہ میں نہیں تھے۔ بلکہ ان کی تدوین بعد کے زمانہ میں ہوئی ہے۔ مثلاً علم صرف، نحو، لغت، بلاغۃ، علم الحدیث والآثار، علم العقائد والکلام و اصول الفقہ یہ سب نزول قرآن مجید کے بعد مدون ہوئے تو ان علوم کی مہارت فہم قرآن کے لیے کیوں ضروری ہوئی ؟

جواب: وجود علوم اور تدوین علوم میں فرق ہے۔ یہ سب علوم جو عربی زبان سے متعلق ہیں نزولِ قرآن کریم کے وقت بلکہ اس سے پہلے بھی موجود تھے اور عربی زبان سے وابستہ تھے اور بول چال میں ان کو استعمال کیا جاتا تھا۔ اگرچہ ان علوم نے تصنیف و تدوین کی شکل اختیار نہیں کی تھی، مثلاً فاعل کو مرفوع اور مفعول وغیرہ کو منصوب پڑھنا اور عام و خاص، مطلق و مقید کا فرق اسی طرح صرف و نحو کے تغیرات بلاغتی، مواقع استعمال یہ سب امور عربی زبان کے وقت سے موجود تھے اور عرب ان کو استعمال کرتے تھے، اگرچہ تصنیف کے قالب میں بعد کے زمانے میں ڈھالے گئے۔ اگرچہ ان قواعد کی تدوین بعد میں ہوئی لیکن ان قواعد کا وجود نزولِ قرآن سے ہی عرب میں موجود تھا اور عربی بول چال میں ان قواعد کو اہلِ عرب استعمال میں لاتے تھے علم الحدیث اور علم الآثار بحیثیتِ تشریح قرآن، قرآن کے ساتھ ساتھ وجود میں آئے اگرچہ تدوین و تصنیف کی نوبت بعد میں آئی اس لیے ان قواعد کی تصنیفی

صورت مابعد کے زمانے میں ہونے سے ان کے شرف قرآن دانی ہونے پر شبہ نہیں کیا جا سکتا۔ (علوم القرآن علامہ افغانی ص۱۴۸)

مدون اور واضع علم الصرف

مدون اور واضع علم صرف کے بارے میں علماء کرام کی مختلف آراء ہیں :۔

① علم صرف کے موجد اور واضع علامہ معاذ بن مسلم ہروی ہیں، ان سے قبل نحو اور صرف کے مسائل مخلوط تھے۔ چنانچہ کتاب سیبویہ بھی صرف و نحو کے مسائل پر مشتمل تھی۔ پھر علامہ ہروی نے اپنے زمانے میں مسائل صرف کو علیحدہ کر کے ایک مستقل فن کی ترتیب دی، اس کے بعد علماء دقت صرفی مسائل کا استخراج کرتے رہے۔ حتیٰ کہ فن صرف ایک بنیادی علم ہو گیا جو علوم عربیہ کا دروازہ ہے اور ہر عالم اس کا محتاج ہے۔ بیان مذکورہ سے ثابت ہوا کہ علم صرف کے موجد اور واضع اول علامہ ہروی ہیں۔ ان کی تاریخ وفات ۱۹۰ھ یا ۱۸۷ھ ہے۔ گویا علم صرف کی بنیاد ۱۸۷ھ سے پہلے رکھی گئی۔

② اردو علم الصیغہ میں ہے کہ قول مشہور کے مطابق فن صرف کے مدون اول ابوعثمان بکر بن حبیب المازنی (متوفی ۲۴۸ھ یا ۲۴۹ھ) ہیں اور ان سے پہلے یہ الگ فن کی حیثیت سے مدون نہیں تھا بلکہ نحو ہی میں اس کے مسائل حل کردیئے جاتے تھے۔ ابوعثمان المازنی، علوم عربیہ کے ائمہ میں سے ہیں، امام اخفش کے شاگرد ہیں، مگر علوم میں پختگی کا یہ عالم تھا کہ استاد سے مناظرہ کیا کرتے تھے حتیٰ کہ کئی مسائل میں استاد کو لاجواب کر دیا۔ ان کے بارے میں مبرد کا قول ہے کہ سیبویہ کے بعد ابوعثمان سے زیادہ نحو کا کوئی بڑا عالم نہیں یہ قول مشہور تھا جو کشف الظنون جلد ۲ ص۸۵ اور مفتاح السعادۃ ص۱۳۱ تا ص۱۴۱ میں ذکر کردیا گیا ہے۔ مگر مولانا محمد رفیع عثمانی فرماتے ہیں کہ میری تحقیق یہ ہے کہ فن صرف کے مدون اول ابوعثمان المازنی نہیں بلکہ ان سے ایک صدی قبل امام اعظم امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابتؒ (۱۵۰ھ) ہیں جو فقہ کے مدون اول ہونے کے علاوہ فن صرف میں بھی ایک مستقل رسالہ تصنیف فرما چکے ہیں۔ اس رسالہ کا نام "المقصود" ہے جو مصر کے مشہور مکتبہ و مطبعہ مصطفےٰ البابی الحلبی سے ۱۳۵۹ھ مطابق ۱۹۴۰ء میں طبع ہوا ہے۔ مولانا موصوف کو یہ رسالہ مکہ مکرمہ میں ایک کتب فروش سے ۱۳۸۴ھ میں ملا تھا۔ اب یہ رسالہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پاکستان کے ہر بڑے کتب خانہ سے مل سکتا ہے، نہایت جامع مختصر مگر واضح اور منضبط متن ہے۔ اس پر تین شرحیں بھی ساتھ ساتھ چھپی ہوئی ہیں جو درج ذیل ہیں :۔

① **المطلوب**۔ اس کے مؤلف کا نام مذکور نہیں۔

② **امعان الانظار**۔ لذین الدین بن بیر علی محی الدین المعروف برکلی۔

انہوں نے یہ شرح ۹۵۲ھ میں مکمل کی جیسا کہ انہوں نے شرح کے آخر میں خود ہی تحریر کیا ہے۔ ساتھ ہی یہ بات جزم سے فرمائی ہے کہ المقصود کے مصنف امام اعظم ابوحنیفہؒ ہیں۔

③ **روح الشروح**۔ للاستاذ عیسی السیروی "المقصود"، اور یہ تینوں شرحیں جناب احمد سعد علی استاذ جامعہ ازہر کی تصحیح کے بعد

شائع ہوتی ہیں۔ اور پھر امام اعظم ابوحنیفہؒ کی اس تصنیف کا ذکر معجم المطبوعات العربیہ میں بھی مل گیا معجم مذکور میں اس کا ذکر تین جگہ ہے جلد ۲ صفحہ ۳۰۴، جلد ۳ صفحہ ۱۱۶، جلد ۸ صفحہ ۱۴۰۳ اور تینوں جگہ اس کو امام اعظم ابوحنیفہؒ کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ البتہ کشف الظنون میں جلد ۲ صفحہ ۳۴۷ کے حوالہ سے اس کتاب (المقصود) کے مؤلف کے بارے میں اختلاف نقل کیا ہے کہ بعض نے کہا ہے کہ امام اعظم ابوحنیفہؒ ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ کوئی اور ہے۔ معجم المطبوعات العربیہ ہی سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ "المقصود اپنی شرح المطلوب" کے ساتھ مختلف مطابع سے شائع ہو چکی ہے۔ بہرحال اگر اس تصنیف کی نسبت امام اعظمؒ کی طرف صحیح ہے جیسا کہ ظن غالب ہے، تو کتاب المقصود اس بات کا شاہد عدل ہے کہ امام اعظمؒ ہی فن صرف کے مدون اول ہیں۔ واللہ اعلم (شرح علم الصیغہ صفحہ ۱۸)

وجہ تسمیہ کتاب

اس کتاب کا نام ارشاد الصرف ہے۔ اِرْشَاد مصدر از باب افعال بمعنی اسم فاعل "مُرْشِدٌ" کے ہے۔ اَلصَّرْفِ کا مضاف لفظ علم محذوف ہے، تقدیر عبارت یوں ہے۔ مُرْشِدُ عِلْمُ الصَّرْفِ یعنی علم صرف کا راستہ دکھانے والی یا لفظ اہل مضاف محذوف ہے۔ مُرْشِدُ اَھْلِ الصَّرْفِ یعنی صرفیوں کو راستہ دکھانے والی۔

سوال۔ یہ کتاب علم صرف کا راستہ کس طرح دکھاتی ہے؟

جواب۔ یہ کتاب علم صرف کا راستہ ایسے دکھلاتی ہے کہ جس طرح مرشد اپنے مرید کو قرب الٰہی کا راستہ دکھلاتا ہے کہ اس کو ایسی چند ضروری باتیں بتلاتا ہے جس پر وہ عمل کر کے اپنے نیک مقصد میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ اسی طرح یہ کتاب بھی اپنے پڑھنے والوں کو ایسے چند قواعد و ضوابط کی طرف رہنمائی کرتی ہے کہ اگر مبتدی طلبہ محنت سے صیغہ جات پر عملی مشق کر لیں تو عربی جاننے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ لہٰذا یہ کہنا صحیح ہو گیا کہ یہ کتاب علم صرف کا راستہ دکھانے والی ہے۔

مصنّف کتاب

حضرات علمائے کرام کا اس کتاب کے مصنف کے بارے میں اختلاف ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس کتاب کے مصنف کا نام حضرت مولانا خدا بخش صاحب ہیں جو نہایت ہی متقی شخص تھے جنہوں نے اپنا نام تک بھی ظاہر نہ فرمایا اور یہ ان کے اخلاص کی برکت ہے کہ آج تک اس کتاب کی تعلیم و تدریس سے کوئی دینی مدرسہ خالی نہیں ہے۔ واللہ اعلم

اصطلاحاتِ ضروریہ

فائدہ ۱۔ لفظ لغت اور اصطلاح کا لغوی و اصطلاحی فرق۔

لغت کا معنی ہے۔ اَلنُّطْقُ وَ التَّعْبِیْرُ۔ یعنی وہ آوازیں جس سے انسان اپنے اغراض و مقاصد کو تعبیر کرتا ہے اور اصطلاح

میں کسی قوم کی لغت اس قوم کی بولی اور زبان کو کہتے ہیں۔

اور اصطلاح کا لغوی معنی جمع کرنا جیسے کہا جاتا ہے اِصْطَلَحَ الْمَاءُ ای جَمَعَ الْمَاءُ اور اصطلاحی معنی اِتِّفَاقُ قَوْمٍ مَخْصُوْصٍ عَلٰی اَمْرٍ مَخْصُوْصٍ یعنی کسی خاص قوم کا کسی خاص حکم یا کام پر اتفاق کرنا۔

فائدہ ۲: حرکت۔ زبر، زیر اور پیش کو کہتے ہیں متحرک جس حرف پر حرکت ہو ضمہ پیش کو، فتحہ زبر کو اور کسرہ زیر کو کہتے ہیں۔ **مضموم** جس حرف پر پیش ہو۔ **مفتوح** جس حرف پر زبر ہو **مکسور** جس حرف کے نیچے زیر ہو۔

معرب۔ ایسا کلمہ ہے کہ جس کا آخر عامل کے بدلنے سے بدلتا رہے۔ یہی وجہ ہے کہ معرب کے آخر میں عامل کی وجہ سے کبھی رفع آتا ہے اور کبھی نصب اور کبھی جر آتا ہے۔

مبنی۔ وہ کہ جس کا آخری حرف مختلف عاملوں کے داخل ہونے سے نہیں بدلتا۔

معرب۔ اور مبنی کی اس شعر میں یوں وضاحت کی گئی ہے۔

معرب آں باشد کہ گردد بار بار ۔۔۔ مبنی آں باشد کہ ماند برقرار

اعراب۔ مختلف عوامل کے داخل ہونے کی وجہ معرب کے آخر میں جو تبدیلی آتی ہے اس کو اعراب کہتے ہیں جیسے جَاءَ زَیْدٌ وَرَأَیْتُ زَیْدًا وَمَرَرْتُ بِزَیْدٍ۔ جَاءَ عامل ہے زید معرب ہے، اور ضمہ اعراب ہے اور دال محل اعراب ہے۔ اسم کے اعراب رفع، نصب اور جر کہلاتے ہیں اور فعل کے اعراب رفع و نصب و جزم کہلاتے ہیں۔ کیونکہ فعل پر کسرہ اور اسم پر جزم نہیں آتا

فائدہ۔ معرب و مبنی کا مذکورہ معنی معرب و مبنی کی تعریف نہیں بلکہ معرب و مبنی کا حکم اور حال ہے جو طلبہ کی سہولت کے لیے بیان کیا گیا ہے۔ اصل معرب و مبنی کی تعریف کافیہ میں ہے۔

صیغہ۔ صیغہ کا لغوی معنی سونے کو پگھلا کر قالب میں ڈالنا، اصطلاحی معنی وہ شکل جو چند حروف کو حرکات و سکنات کی ترتیب دینے کے بعد حاصل ہو جیسے ض۔ ر۔ ب کو حرکات و سکنات کی ترتیب دینے کے بعد ضَرَبَ ہوا۔

منصرف۔ وہ ہے جس پر تینوں حرکتیں مع تنوین کے داخل ہوں۔

غیر منصرف۔ وہ ہے جس پر کسرہ اور تنوین داخل نہ ہو سکیں۔

صیغہ جات بتانے کا طریقہ

طالب علم کو چاہیے کہ جب استاد کوئی صیغہ دریافت کرے تو جواب میں پہلے صیغہ کا نام، پھر بحث، پھر باب پھر سہ اقسام، پھر شش اقسام، پھر ہفت اقسام ترتیب بیان کر کے خاموش ہونا چاہیے جیسے ضَرَبَ صیغہ واحد مذکر غائب بحث فعل ماضی معلوم از باب ضَرَبَ یَضْرِبُ۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ترجمہ. اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بے حد مہربان اور نہایت رحم والا ہے.

تشریح. مصنف نے اپنی کتاب کو تین وجہ کی بنا پر بسم اللہ سے شروع کیا ہے.

(۱) اللہ تعالیٰ کی کتاب (قرآن) کی اقتداء کرتے ہوئے.

(۲) حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرتے ہوئے, چونکہ حدیث پاک میں آتا ہے. کُلُّ اَمۡرٍ ذِیۡ بَالٍ لَمۡ یُبۡدَأۡ بِبِسۡمِ اللّٰہِ فَھُوَ اَبۡتَرُ یعنی ہر ذی شان کام جو بسم اللہ سے شروع نہ کیا جائے وہ بے برکت ہے.

(۳) سلفِ صالحین کے طریقے پر عمل کرتے ہوئے.

سوال. مصنف نے قرآن کریم کی مکمل اقتداء تو نہیں کی, کیونکہ قرآن کریم کی ترتیب میں بسم اللہ الخ کے بعد الحمد ہے نیز الحمد والی حدیث پر بھی عمل نہ ہوا اور سلفِ صالحین کے طریقے پر بھی عمل نہ ہوا, چونکہ وہ بسم اللہ الخ کے بعد الحمد تحریر کرتے ہیں.

جواب ۱. الحمد سے مراد اللہ کا ذکر ہے اور وہ بسم اللہ میں موجود ہے.

جواب ۲. الحمد سے شروع کرنے کا حکم مستحب کا درجہ رکھتا ہے اور مستحب کے تارک کو گنہگار نہ کہا جائے گا.

جواب ۳. یہ سوال کم علمی پر مبنی ہے. حقیقت یہ ہے کہ مصنف نے ارشاد الصرف کو اس خطبہ (بسم اللہ الرحمٰن الرحیم. الحمد للہ رب العالمین. والعاقبۃ للمتقین. والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمّد وآلہ واصحابہ اجمعین) سے شروع کیا ہے. جو پہلا ایڈیشن مطبع اسلامی واقع لاہور سے طبع ہوا اس میں یہ خطبہ موجود ہے جس کا ایک نسخہ مدرسہ عربیہ اسلامیہ انوار العلوم شکار پور روڈ سکھر کے قدیمی کتب خانہ میں موجود ہے. اس لیے یہ اعتراض نہ کیا جائے کہ مصنف نے ارشاد الصرف کو بغیر حمد وصلوٰۃ کے شروع کیا ہے. بلکہ غلطی قلم ناسخین سے واقع ہوئی ہے.

فائدہ. علامہ انور شاہ کشمیریؒ فرماتے ہیں کہ یہ حضرات مصنفین ابتدا بسملہ والحمدلہ کی روایات میں تطبیق دیتے ہیں کہ ایک جگہ ابتدا حقیقی اور ایک جگہ ابتداء اضافی قرار دیا ہے یہ صحیح نہیں ہے. اس لیے کہ حدیث بسملہ وحمدلہ الگ الگ دو حدیثیں نہیں ہیں. ان دونوں میں تعارض مان کر یہ جواب دیا جائے بلکہ ایک ہی روایت ہے جس کے اندر اضطراب ہے بعض حضرات روایت حمدلہ کو اور بعض روایت بسملہ کو ذکر کرتے ہیں.

بداں اسعدک اللہ تعالیٰ فی الدارین

ترجمہ. جان نیک بخت کرے تجھے اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں

تشریح قولہ بداں. لفظ بداں دانستن مصدر (بمعنی جاننا) سے مشتق ہے. اس کا مضارع داند ہے دال کو گرا دیا تو داں ہوگیا شروع میں با تحسین کلام کے لیے لے آئے تو بداں ہوگیا.

فائدہ. فارسی لغت میں "با" زائدہ کے متعلق ایک قاعدہ یاد رکھیں وہ یہ ہے کہ اگر "با" کے بعد والا حرف مضموم ہے تو "با" کو بھی مضموم پڑھیں گے جیسے گفت سے بگفت. گوید سے بگوید اور اگر "با" کے بعد والا حرف مفتوح یا مکسور ہے تو "با" کو مکسور پڑھیں گے جیسے داں سے بداں اور بیں سے ببیں.

سوال. مصنف نے اپنی کتاب کے شروع میں لفظ بداں کیوں لکھا ہے؟

جواب. مصنفین کی عادت ہے کہ وہ اہم مضمون کے شروع میں ایسا لفظ لکھتے ہیں جس سے غفلت پر تنبیہ ہو اور آنے والے مضمون کی ترغیب کی طرف اشارہ ہو اور لفظ بداں بھی ایسے ہی حروف میں سے ہے اس لیے اس کو ابتداء میں لکھا ہے.

فائدہ. تنبیہ کا مطلب یہ ہے کہ پڑھنے والے کو خبردار کرنا. چوکنا کرنا. اس پر سوال ہوتا ہے کہ بگو اور بشنو بھی تو تنبیہ کے الفاظ میں سے ہیں وہ کیوں نہیں لکھے؟

جواب. بگو کا معنی ہے کہہ. اس کا تعلق زبان سے ہے اور بشنو کا معنی ہے سُن. اس کا تعلق کان سے ہے اور بداں کا معنی ہے جان. اس کا تعلق دل سے ہے مصنف نے لفظ بداں لکھ کر اشارہ کر دیا ہے کہ میری کتاب کو شوق کے ساتھ پڑھ کر دل میں جگہ دے.

سوال. بداں کا معنی جان تو اعلم کا معنی بھی تو جان ہے وہ کیوں لکھا ہے؟

جواب. اعلم عربی زبان کا لفظ ہے کتاب فارسی زبان میں ہے اس لیے فارسی کا لفظ زیادہ موزوں ہے.

سوال. کتاب جب فارسی زبان میں تھی تو دُعا بھی فارسی میں یوں لکھتے، ایزد ترا نیک بخت کند در دو جہاں، تو مصنف نے عربی میں اسعدك الله تعالیٰ فی الدارین کیوں لکھا؟

جواب. اسعدك الله تعالیٰ جملہ دعائیہ عربی زبان میں ہے اور یہ دُعا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول دعاؤں کے ساتھ مشابہ ہونے کی وجہ سے اقرب للاجابت ہے کیوں کہ حدیث پاک میں ہے. اَلدُّعَاءُ بِلِسَانِ الْعَرَبِيَّةِ اَسْرَعُ لِلْاِجَابَةِ یعنی جو دُعا عربی زبان میں ہو وہ جلدی قبول ہوتی ہے.

سوال. اسعد فعل ماضی ہے اور دعا زمانہ حال یا استقبال کے اعتبار سے مانگی جاتی ہے لہٰذا یہاں مضارع کا صیغہ زیادہ مناسب ہے؟

جواب. بعض مقامات ایسے ہیں جہاں ماضی مضارع کے معنی میں مستعمل ہے اور انہی مقامات میں سے ایک مقام دعا بھی ہے جہاں ماضی مضارع کے معنی میں مستعمل ہے.

فائدہ. ایک شاعر نے ان تمام مقامات کو جہاں ماضی مضارع کے معنی میں مستعمل ہے ان اشعار میں یوں بند کیا ہے.

آمدہ ماضی بمعنی مضارع چند جا — عطف ماضی بر مضارع در مقام ابتداء

بعد موصول و ندا و لفظ حیث کلما — در جزا و شرط باشد ہمدر اوقات در دُعا

خلاصہ اشعار

① اگر ماضی کا مضارع پر عطف ہو تو ماضی مضارع کے معنی میں ہوجاتی ہے۔
② ماضی اسم موصول کے بعد واقع ہو تو مضارع کے معنی میں ہوجاتی ہے۔
③ ماضی حرف نداء اور منادی کے بعد جواب نداء کے شروع میں واقع ہو تو مضارع کے معنی میں ہوجاتی ہے۔
④ ماضی لفظ حیث کے بعد واقع ہو تو مضارع کے معنی میں واقع ہوجاتی ہے۔
⑤ ماضی لفظ کلما کے بعد واقع ہو تو مضارع کے معنی میں ہوجاتی ہے۔
⑥ فعل ماضی شرط واقع ہو تو مضارع کے معنی میں واقع ہوجاتی ہے۔
⑦ فعل ماضی جزاء واقع ہو تو مضارع کے معنی میں ہوجاتی ہے۔
⑧ فعل ماضی مقام دعا میں واقع ہو تو مضارع کے معنی میں ہوجاتی ہے۔

کہ کلمات لغت عرب بر سہ قسم است اسم است، وفعل است وحرف است. اسم چوں رَجُلٌ وفَرَسٌ فعل چوں ضَرَبَ ودَحْرَجَ. حرف چوں مِنْ وَاِلیٰ۔

ترجمہ. عربی زبان کے کلمات تین قسم پر ہیں اسم ہے فعل ہے اور حرف ہے. اسم جیسے رَجُلٌ وفَرَسٌ اور فعل جیسے ضَرَبَ ودَحْرَجَ اور حرف جیسے مِنْ واِلیٰ۔

سہ اقسام کا بیان

تشریح. قولہ کلمات. جمع ہے کلمہ کی اور کلمہ وہ لفظ ہے جو ایک معنی کے لیے بنایا گیا ہو جیسے رَجُلٌ بمعنی مرد.
قولہ لغت عرب. یعنی عربی زبان. عربی زبان کے کلمے تین قسم پر ہیں جن کو صرفی حضرات سہ اقسام کے نام سے تعبیر کرتے ہیں.
فائدہ. مصنف نے کلمہ کے تین اقسام تو ذکر فرمائے ہیں مگر دلیل حصر اختصار کی وجہ سے ترک کر دیا ہے وہ دلیل حصر یہ ہے کہ کلمہ دو حال سے خالی نہیں یا اپنے معنی پر خود بخود دلالت کرے گا یا نہیں اگر اپنے معنی پر بذات خود دلالت نہیں کرے گا بلکہ معنی دینے میں دوسرے کلمہ کے ساتھ مل کر معنی دے تو وہ حرف ہے اور اگر اپنے معنی پر خود بخود دلالت کریگا تو وہ پھر دو حال سے خالی نہیں اس کا معنی تین زمانوں میں سے کسی ایک زمانہ کے ساتھ ملا ہوا ہوگا یا نہیں اگر ملا ہوا ہوگا تو وہ فعل ہے اور اگر ملا ہوا نہیں تو وہ اسم ہے اور زمانے تین ہیں. ماضی. حال اور استقبال.
سوال. ہر زبان کے کلمات تین قسم پر ہوتے ہیں یہاں مصنف نے عربی کی قید کیوں لگائی ہے ؟
جواب. یہاں یہ قید مقصود کے اعتبار سے ہے دوسری زبانوں کی نفی کرنا مقصود نہیں. نیز اس فن کی وضع ہی لغت عرب کے

صیغے معلوم کرنے کے لیے ہوتی ہے اس لیے لغت عرب کی قید وتخصیص کی گئی ہے۔ اگرچہ یہ تقسیم ہر زبان کے کلمات میں چلتی ہے۔

قولہ اسم۔ اسم کا لغوی معنی ہے بلندی۔ نحویوں اور صرفیوں کی اصطلاح میں اسم وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی پر خود بخود دلالت کرے اور تین زمانوں میں سے کوئی زمانہ اس میں نہ پایا جائے جیسے رَجُلٌ بمعنی مرد اور فَرَسٌ بمعنی گھوڑا۔ نیز مصنف نے اسم کی دو مثالیں ذکر کرکے اشارہ کردیا ہے کہ اسم دو قسم پر ہے (۱) ذوی العقول (۲) غیر ذوی العقول۔ رَجُلٌ ذوی العقول کی مثال ہے اور فَرَسٌ غیر ذوی العقول کی مثال ہے۔

سوال۔ اسم کو اسم کیوں کہتے ہیں؟

جواب۔ بصریوں کے نزدیک سِمْوٌ (بمعنی بلندی) سے مشتق ہے (واؤ کو حذف کیا اس کے بدلے شروع میں ہمزہ لے آئے اور فا کلمہ کو ساکن کردیا تو اسم ہوگیا) اور چونکہ اسم باقی قسموں یعنی فعل وحرف کے مقابلہ میں فائق اور بلند ہوتا ہے اس لیے اس کو اسم کہتے ہیں۔

اسم کی علامتیں

علامت۔ جو خاصیت ایک چیز کے اندر پائی جائے اور دوسری چیز میں موجود نہ ہو اس کو علامت کہتے ہیں اس کی دو قسمیں ہیں۔ ایک یہ کہ وہ خاصیت ایک حقیقت کے تمام افراد کو شامل ہو جیسے کتابت بالقوۃ کہ تمام افراد انسانی اس سے متصف ہیں خواہ وہ جاہل ہی کیوں نہ ہوں کیونکہ ان میں لکھنے کی قوت تو ضرور موجود ہے اور ایک وہ خاصیت جو تمام افراد میں نہ پائی جائے بلکہ بعض میں پائی جائے جیسے بالفعل لکھنا کہ بہت سے انسان لکھے پڑھے بھی ہوتے ہیں اور بعض اس صفت سے متصف نہیں ہوتے پہلی قسم کو خاصہ شاملہ اور دوسری قسم کو خاصہ غیر شاملہ کہتے ہیں لیکن اس کے باوجود انسان کے سوا کسی اور نوع میں یہ خاصہ نہیں پایا جاسکتا۔ اسم کی علامتیں دو قسم پر ہیں بعض شروع اسم میں پائی جاتی ہیں اور بعض آخر اسم میں پائی جاتی ہیں۔ بعض لفظوں میں ہوں گی اور بعض لفظوں میں تو نہیں ہوں گی۔ لیکن معنی سے مفہوم ومعلوم ہوں گی۔

(۱) شروع میں الف لام ہو جیسے اَلرَّجُلُ۔

فائدہ۔ خلیل نحوی کا مذہب ہے کہ تعریف کے لیے الف ولام دونوں آتے ہیں، یعنی لفظ اَلْ۔ لفظ هَلْ کی طرح ایک ہی کلمہ ہے سیبویہ کہتا ہے کہ اصل حرف تعریف لام ہے، ہمزہ وصلی کو ابتدا بالسکون سے بچنے کے لیے لایا گیا ہے مبرد کہتا ہے کہ اصل میں حرف تعریف ہمزہ ہے اور ہمزہ تعریف اور ہمزہ استفہام میں فرق پیدا کرنے کے لیے لام کا اضافہ کیا گیا ہے، علامہ میر سید شریف جرجانیؒ نے امام خلیلؒ کا مذہب اختیار کیا ہے جیسا کہ نحو میر میں ہے اور ابن حاجبؒ نے مذہب امام سیبویہ کا اختیار کیا ہے جیسے کافیہ اور شرح جامی میں ہے۔

(۲) یا شروع میں حرف جر ہو جیسے بِزَیْدٍ (۳) یا شروع میں میم ہو جیسے مَضْرُوْبٌ (۴) یا آخر میں تنوین ہو جیسے زَیْدٌ۔

فائدہ۔ تنوین اس نون ساکن کو کہتے ہیں جو کلمہ کے آخر میں داخل ہوتا پڑھا جاتا ہے لکھا نہیں جاتا۔ کتابت میں دو پیش

یا دو زبر یا دو زیر کی صورت میں ظاہر کیا جاتا ہے۔
⑤ یا کسی کا نام ہو جیسے زید ⑥ یا اس کے آخر میں یائے نسبت کی ہو (یائے نسبت مشددہ ہوتی ہے اور اس کے ماقبل کے حرف پر کسرہ ہوتا ہے) جیسے بَغْدَادِیٌّ ⑦ یا صیغہ جمع سالم یا جمع مکسر کا ہو جیسے ضَارِبُوْنَ۔ ضَرَبَۃٌ۔ ⑧ یا تثنیہ ہو جیسے ضَارِبَانِ۔
⑨ یا موصوف ہو (یہ اسم کی معنوی علامت ہے) جیسے جَاءَ رَجُلٌ عَالِمٌ ⑩ یا مصغر ہو یعنی تصغیر کا صیغہ ہو جیسے قُرَیْشٌ۔
فائدہ: مصغر وہ اسم ہے جس میں تصغیر کی گئی ہو۔ تصغیر صرفیوں کی اصطلاح میں لفظ میں ایسی تبدیلی کرنے کو کہتے ہیں جو کسی کی حقارت یا عظمت پر دلالت کرے جیسے رُجَیْلٌ حقیر سا آدمی، چھوٹا سا آدمی۔ قُرَیْشٌ۔ بڑی قرش، قرش ایک جانور ہے جو تمام جانوروں کو کھا جاتا ہے اور اس کو کوئی جانور نہیں کھا سکتا چونکہ قریش بھی عرب کے تمام قبائل پر غالب تھے اس لیے ان کو قریش کہتے ہیں۔
قولہ فعل: فعل کا لغوی معنی ہے کام، نحویوں اور صرفیوں کے نزدیک فعل وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی پر خود بخود دلالت کرے اس کے معنی میں تین زمانوں میں سے کوئی ایک زمانہ پایا جائے جیسے ضَرَبَ میں زمانہ ماضی پایا جاتا ہے اور یَضْرِبُ میں حال و استقبال کا زمانہ پایا جاتا ہے۔

فعل کی علامتیں

① حروف اَتَیْنَ میں سے کوئی ایک حرف شروع میں ہو جیسے اَضْرِبُ تَضْرِبُ۔ یَضْرِبُ۔ نَضْرِبُ ② یا شروع میں حرف قد ہو۔ جیسے قَدْ اَفْلَحَ۔
فائدہ: قد ماضی کے شروع میں داخل ہو جائے تو ماضی کو حال کے معنی کے قریب کر دیتا ہے ③ یا شروع میں سین ہو۔ جیسے سَیَعْلَمُوْنَ ④ یا شروع میں سوف ہو جیسے سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ۔
فائدہ: سین اور سوف میں فرق۔ سین جب مضارع پر داخل ہو تو مستقبل قریب کے معنی میں کر دیتا ہے، جیسے سَیَضْرِبُ یعنی عنقریب وہ مارے گا اور جب سوف مضارع پر داخل ہوتا ہے تو مستقبل بعید کے معنی میں کر دیتا ہے جیسے سَوْفَ یَضْرِبُ۔ یعنی مستقبل بعید میں وہ مارے گا ⑤ یا شروع میں حرف جوازم میں سے کوئی ایک ہو۔ حروف جوازم پانچ ہیں۔ اِنْ۔ لَمْ۔ لَمَّا۔ لام امر اور لام نہی، حروف جوازم کی مثالیں جیسے اِنْ تَضْرِبْ۔ لَمْ یَضْرِبْ۔ لَمَّا یَضْرِبْ۔ لِیَضْرِبْ۔ لَا تَضْرِبْ ⑥ یا شروع میں حروف نواصب میں سے کوئی ایک ہو، وہ یہ ہیں اَنْ۔ لَنْ۔ کَیْ۔ اِذَنْ جیسے اَنْ تَقُوْمَ لَنْ یَّضْرِبَ کَیْ یَضْرِبَ، اِذَنْ تَدْخُلَ الْجَنَّۃَ ⑦ یا آخر میں تا ساکن ہو جیسے ضَرَبَتْ ⑧ یا آخر میں تا ضمیر مرفوع متصل بارز ہو جیسے ضَرَبْتُ، ضمیر مرفوع متصل کے علاوہ بقیہ ضمیریں فعل کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ اسماء اور حروف کے ساتھ بھی لاحق ہوتی ہیں۔ جیسے اِنَّکَ وغیرہ ⑨ یا اس کا آخر مبنی بر فتحہ ہو جیسے ضَرَبَ ⑩ یا آخر میں نون خفیفہ یا نون ثقیلہ ہو جیسے اِضْرِبَنْ اور اِضْرِبَنَّ۔
قولہ حرف: حرف کا لغوی معنی ہے کنارہ صرفیوں اور نحویوں کی اصطلاح میں حرف وہ کلمہ ہے کہ جب تک دوسرا کلمہ نہ ملایا جائے

اپنے معنی پر خود بخود دلالت نہ کرے۔ جیسے مِن کا معنی "سے"، الی کا معنی "تک" کے ہیں۔ جب تک اس کے ساتھ دوسرا کلمہ نہیں ملائیں گے معنی سمجھ میں نہیں آئیں گے۔ مثلاً من کے ساتھ البصرۃ کا لفظ اور الی کے ساتھ الکوفۃ کا لفظ اب معنی یوں ہوگا کہ سیر کی میں نے بصرہ سے کوفہ تک۔ اب اس کا معنی پورا سمجھ میں آرہا ہے۔

نوٹ۔ چونکہ حرف کے معنی کو سمجھنے کے لیے ضم ضمیمہ یعنی دوسرے کلمہ کا ملانا ضروری ہوتا ہے اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس کا معنی غیر مستقل ہے جو محتاج الی الغیر ہے بخلاف اسم وفعل کے کہ ان کا معنی مستقل ہے جو محتاج الی الغیر نہیں ہے۔

فائدہ ۱ حرف کی نشانی یہ ہے کہ اس میں اسم اور فعل کی نشانی نہ پائی جائے

فائدہ ۲ مصنف نے حرف کی دو مثالیں بیان کر کے حرف کی دو قسموں کی طرف اشارہ کیا ہے (نیز مصنف نے حرف کی دو مثالیں ذکر کر کے اس بات کی اشارہ کیا ہے کہ فعل و کام مفید تب ہوگا جب کہ اس کی ابتداء و انتہا دونوں صحیح ہوں۔ ابتدا سے نیت اخلاص و رضاء الٰہی کی ہو اور انتہا بھی ایسے ہی شوق و ذوق سے ہو، چنانچہ لفظ من ابتداء پر اور لفظ الیٰ انتہا پر دلالت کرتا ہے) حرف ثنائی یعنی دو حرف والا۔ جیسے مِنْ اور حرف ثلاثی یعنی تین حرف والا۔

فائدہ ۳ حرف کی دو قسمیں ہیں۔ ۱۔ حروف معانی یعنی معنی دار۔ ۲۔ حروف مبانی یعنی بغیر معنی والا یہ محض الفاظ کو جوڑنے کے لیے آتے ہیں جیسے ا۔ب۔ت۔ث۔ج وغیرہ۔ پہلے جو حرف گزر چکے ہیں ان کو حروفِ معانی کہتے ہیں اور آگے جن حروف کا بیان ہے یعنی حروف اصلی اور حروفِ زائدہ ان کو حروفِ مبانی کہتے ہیں۔

واسم بر سہ قسم ست ثلاثی و رباعی و خماسی۔ ثلاثی سہ حرفی را گویند۔ چوں زَیْدٌ۔ رباعی چہار حرفی را گویند۔ چوں جَعْفَرٌ و خماسی پنج حرفی را گویند۔ چوں سَفَرْجَلٌ۔

ترجمہ۔ اور اسم (اسم جامد متمکن) تین قسم پر ہے۔ ثلاثی۔ رباعی۔ خماسی۔ ثلاثی تین حرف والے اسم کو کہتے ہیں جیسے زَیْدٌ اور رباعی چار حرف والے اسم کو کہتے ہیں جیسے جَعْفَرٌ۔ اور خماسی پانچ حرف والے اسم کو کہتے ہیں جیسے سَفَرْجَلٌ۔

تشریح۔ جعفر کے چار معانی آتے ہیں۔ ۱۔ نام آدمی۔ ۲۔ خربوزہ۔ ۳۔ گدھا۔ ۴۔ نہر۔ ان معانی کو ایک شاعر نے عربی میں یوں قلمبند کیا ہے۔ رَأَیْتُ جَعْفَرًا عَلٰی جَعْفَرٍ فِیْ جَعْفَرٍ یَأْکُلُ جَعْفَرًا یعنی میں نے ایک آدمی کو دیکھا نہر میں گدھے پر سوار خربوزہ کھا رہا تھا۔

سوال۔ اسم کی تین قسمیں ذکر کی ہیں چوتھی قسم سداسی ذکر کیوں نہیں کی؟

جواب۔ سداسی میں حروف زیادہ ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے پڑھنا مشکل ہو جاتا ہے اس لیے اس قسم کا اعتبار نہیں کیا گیا۔

وفعل بر دو قسم است ثلاثی و رباعی۔ ثلاثی چوں ضَرَبَ و رباعی چوں دَحْرَجَ۔

ترجمہ. اور فعل (متصرف) دو قسم پر ہے. ۱. ثلاثی. ۲. رباعی. ثلاثی جیسے ضَرَبَ اور رباعی جیسے دَحْرَجَ.

تشریح } سوال. جب اسم کی تین قسمیں ذکر کی گئی ہیں تو فعل کی تیسری قسم کیوں ذکر نہیں کی گئی؟
جواب. فعل کے معنی میں ثقل ہے کہ اس میں تین چیزیں پائی جاتی ہیں. ۱. معنی حدثی (مصدری) ۲. فاعل کی طرف نسبت. ۳. اقتران بالزمان کو فعل کی تیسری قسم بنائی جاتی تو اس میں معنی کے بوجھ کے ساتھ ساتھ لفظی بوجھ بھی آجاتا تو اس لفظی بوجھ سے بچنے کے لیے فعل کی تیسری قسم نہیں بنائی گئی؟

جواب ۲. فعل میں بنسبت اسم کے تصرف و گردانیں زیادہ ہوتی ہیں اور یہ گردانوں کی کثرت، کثرت تصرف خفت کا تقاضا کرتی ہیں اور خفت اسی میں ہے کہ اس کی تیسری قسم نہ بنائی جائے.

فائدہ. فعل سے مراد فعل متصرف ہے یعنی جس کی گردان کی جاسکے. جیسے ماضی مضارع. امر وغیرہ. اور فعل غیر متصرف سے مراد وہ فعل ہے جس سے گردان نہ ہو سکے. حاصل کلام یہ ہے کہ صرفی حضرات فعل متصرف سے بحث کرتے ہیں غیر متصرف سے نہیں.

سوال. جس طرح فعل کی قسمیں ہیں اسی طرح حرف کی بھی قسمیں ہیں (ثنائی اور ثلاثی) ان کو ذکر کیوں نہیں کیا؟

جواب. صرفی حضرات کا مطمح نظر اور مقصود ایسے کلمات سے بحث کرنی ہوتی ہے جن میں تصرف و گردان ہوتی ہے اور حروف میں کیونکہ گردان نہیں ہوتی اس لیے وہ ان سے بحث نہیں کرتے اور یہی وجہ ہے کہ علماء صرفیین اسم غیر متمکن سے بھی بحث نہیں کرتے کیونکہ ان میں بھی تصرف و گردان نہیں ہوتی.

بداں کہ میزان در کلام عرب فا وعین ولام است.

ترجمہ. جان کہ عربی زبان کا ترازو فا، عین اور لام ہے.

عربی زبان کے ترازو کا بیان

تشریح } میزان لغت میں ترازو کو کہتے ہیں اور صرفیوں کی اصطلاح میں میزان ان حروف کو کہتے ہیں جن کے ذریعہ حرف اصلی کی حرف زائدہ سے پہچان ہو بعنوان دیگر. ایک لفظ کو دوسرے لفظ کے برابر کیا جائے حرکات و سکنات اور شدات و مدات میں جس لفظ کا وزن کیا جائے اس کو موزون اور جس سے کیا جائے اس کو وزن کہتے ہیں.

سوال. کلام عرب میں جو حروف استعمال ہوتے ہیں وہ کل اٹھائیس یا انتیس ہیں. وزن کے لیے صرف فا عین اور لام کو کیوں اختیار کیا گیا ہے؟

جواب. مخارج کے اعتبار سے تمام حروف تین قسم پر ہیں. ۱. حروف شفوی. ۲. حروف حلقی. ۳. حروف وسطی. حروف شفوی

وہ ہیں جو ہونٹ سے پڑھے جاتے ہیں۔ اور حروف حلقی وہ ہیں جو حلق سے ادا کیے جاتے ہیں اور حروف وسطی وہ ہیں جو ہونٹ اور حلق کے درمیان سے پڑھے جاتے ہیں۔ صرفیوں نے حروف شفوی سے "فا"، اور حروف حلقی سے "عین" اور حروف وسطی سے "لام" کو اختیار کیا ہے۔

سوال۔ فاعین اور لام کی کیوں تخصیص کی گئی ہے؟

جواب۔ ان مذکورہ حروف میں تمام فعلوں کا معنی پایا جاتا ہے اس وجہ سے ان کی تخصیص کی ہے۔

سوال۔ مذکورہ ترتیب کے عکس کر دیتے؟

جواب۔ مذکورہ ترتیب سے معنی صحیح بنتا ہے وگرنہ معنی صحیح نہ بنتا چونکہ جہاں فعل ہوگا وہاں کوئی نہ کوئی کام ہوگا۔

وحروف بر دو قسم است حرف اصلی وحرف زائدہ، حرف اصلی آن است کہ در مقابلہ فا و عین ولام بود چوں ضَرَبَ بروزن فَعَلَ وحرف زائدہ آن است کہ در مقابلہ ایں حروف نبود۔ چوں اَکْرَمَ بروزن اَفْعَلَ۔

ترجمہ۔ اور حرف دو قسم پر ہے حرف اصلی اور حرف زائدہ، حرف اصلی وہ ہے جو فا عین اور لام کے مقابلہ میں ہو جیسے ضَرَبَ بروزن فَعَلَ اور حرف زائدہ وہ ہے جو فا عین لام کے مقابلہ میں نہ ہو۔ جیسے اَکْرَمَ بروزن اَفْعَلَ۔

تشریح} حروف زائدہ ہمیشہ ان حروف میں سے ہوں گے۔ الف۔ لام۔ یا۔ واؤ۔ میم۔ تا۔ نون۔ سین۔ ہمزہ۔ ہا۔ جن کا مجموعہ اَلْیَوْمَ تَنْسَاهَا ہے۔ لیکن اس کا مطلب یہ بھی نہیں کہ جہاں کہیں بھی ہمیں ان دس حروف میں سے کوئی حرف نظر آجائے تو اس کو زائدہ ٹھہرائیں۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی حرف زائد کرنا ہوا تو ان میں سے کریں گے۔

وحرف اصلی در ثلاثی سہ است فا و عین ویک لام چوں ضَرَبَ بروزن فَعَلَ۔ وحرف اصلی در رباعی چہار است فا و عین و دو لام چوں دَحْرَجَ بروزن فَعْلَلَ۔ وحرف اصلی در خماسی پنج است فا و عین و سہ لام چوں جَحْمَرِشٌ بروزن فَعْلَلِلٌ۔

ترجمہ۔ اور حرف اصلی ثلاثی میں تین ہیں فا عین اور ایک لام۔ جیسے ضَرَبَ بروزن فَعَلَ اور حرف اصلی رباعی میں چار ہیں فا عین اور دو لام جیسے دَحْرَجَ بروزن فَعْلَلَ۔ اور حرف اصلی خماسی میں پانچ ہیں فا عین اور تین لام۔ جیسے جَحْمَرِشٌ بروزن فَعْلَلِلٌ۔

تشریح} سوال۔ ثلاثی مجرد وہ ہے جس میں تین حرف اصلی کے علاوہ کوئی اور چیز (حرف) زائد نہ ہو، حالانکہ یَضْرِبُ میں "یا"، اور ضَارِبٌ میں الف زائدہ ہے ان کو ثلاثی مجرد کیوں کہتے ہیں؟

جواب۔ زیادتی تین قسم پر ہے۔ ۱۔ زائدہ برائے اشتقاق۔ ۲۔ زائدہ برائے نقل باب۔ ۳۔ زائدہ برائے الحاق۔

① زائدہ برائے اشتقاق | کہ ایک کلمہ سے دوسرا کلمہ بنانے کے لیے کوئی حرف زیادہ کیا جائے۔ جیسے ضَرَبَ فعل ماضی سے یَضْرِبُ فعل مضارع کو بنانے کے لیے "یا"، کو زائد کیا گیا۔

② **زائدہ برائے نقل باب** | کہ ایک باب سے دوسرے باب کو بنانے کے لیے کوئی حرف زیادہ کیا جائے. جیسے کَرُمَ مجرد سے اَکْرَمَ مزید بنانے کے لیے شروع میں ہمزہ قطعی کا اضافہ کیا گیا ہے.

③ **زائدہ برائے الحاق** | کہ ایک کلمہ کو دوسرے کلمہ کے ہموزن کرنے کے لیے حرف کا اضافہ کیا جائے جیسے جَلَبَ کو دَحْرَجَ کے ہموزن کرنے کے لیے دوسری "با" کا اضافہ کیا جائے تو جَلَبَ سے جَلْبَبَ، بروزن دَحْرَجَ ہو گیا اور یہاں یَضْرِبُ اور ضَارِبٌ میں زیادتی برائے اشتقاق ہے یہ علامت مشتق (مضارع و اسم فاعل وغیرہ) ہونیکی وجہ سے مستثنیٰ ہے

سوال. رباعی اور خماسی میں لام کو مکرر کیوں لائے "فا"، یا "عین"، کو مکرر کیوں نہیں لائے؟

جواب. زیادتی ہمیشہ آخر میں ہوتی ہے اور لام چونکہ آخر میں تھا اس لیے لام کو آخر میں مکرر لائے.

ثلاثی بر دو قسم است، ثلاثی مجرد و ثلاثی مزید فیہ. ثلاثی مجرد آں ست کہ بر سہ حرف اصلی او چیزے زیادہ نہ بود چوں ضَرَبَ بروزن فَعَلَ. و ثلاثی مزید کہ بر سہ حرف اصلی او چیز زیادہ بود چوں اَکْرَمَ بروزن اَفْعَلَ.

ترجمہ. ثلاثی دو قسم پر ہے. ثلاثی مجرد اور ثلاثی مزید فیہ. ثلاثی مجرد وہ ہے کہ اس میں تین حرف اصلی سے کوئی چیز (حرف) زیادہ نہ ہو جیسے ضَرَبَ بروزن فَعَلَ اور ثلاثی مزید فیہ وہ ہے کہ اس کے تین حرف اصلی سے کوئی چیز (حرف) زیادہ ہو جیسے اَکْرَمَ بروزن اَفْعَلَ.

شش اقسام کا بیان

تشریح } یہاں سے مصنف "ثلاثی"، رباعی اور خماسی کے اقسام بیان کر رہے ہیں جن کو صرفی حضرات صیغے نکالتے وقت شش اقسام سے تعبیر کرتے ہیں.

فائدہ ۱: ثلاثی مجرد کے معلوم کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ اس باب کے پہلے صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم کو دیکھا جائے گا. اگر وہ ثلاثی مجرد ہے تو سارا باب ثلاثی مجرد کا ہوگا. اگر وہ ثلاثی مزید فیہ ہے تو سارا باب ثلاثی مزید فیہ ہوگا اسی طرح رباعی مجرد اور رباعی مزید فیہ کا حال ہوگا.

فائدہ ۲: ثلاثی مجرد کے کل چھ ابواب ہیں جن کو آپ عنقریب پڑھ لیں گے.

اوزان اسم جامد ثلاثی مجرد

اسم جامد ثلاثی مجرد کے اوزان میں عقلی احتمالات بارہ تھے یعنی تین حرکتیں فاکلمہ میں ضمہ. فتحہ. کسرہ. باقی سکون بوجہ ابتداء محال ہے اور عین کلمہ میں چار احتمال ہیں، ضمہ. فتحہ. کسرہ. سکون. لام کلمہ چونکہ محل اعراب ہے لہذا اس کی حرکت کا اعتبار نہیں. تو فاکلمہ کے تین احتمالوں کو عین کلمہ کے چار احتمالوں سے ضرب دینے سے بارہ احتمالات بنتے ہیں مگر استعمال میں دس ہیں. وہ یہ ہیں:

۱. فَرَسٌ بمعنی گھوڑا. ۲. کَتِفٌ بمعنی کندھا. ۳. عَضُدٌ بمعنی بازو. ۴. حِبْرٌ بمعنی دانشمند. ۵. عِنَبٌ بمعنی انگور. ۶. إِبِلٌ بمعنی اونٹ. ۷. قُفْلٌ بمعنی تالا. ۸. صُرَدٌ بمعنی کنجشک یعنی لٹورا. ۹. فَلْسٌ بمعنی پیسہ. عُنُقٌ بمعنی گردن.

دو احتمال بوجہ ثقل کے استعمال نہیں ہوتے وہ یہ ہیں:۔

۱. فُعِلٌ ضمہ فا کسرہ عین. ۲. کسرہ فا ضمہ عین.

اوزان اسم جامد ثلاثی مزید فیہ

اسم جامد ثلاثی مزید فیہ کے اوزان عند المحققین غیر محدود ہیں. امام سیبویہ نے تین سو آٹھ بتلائے ہیں. طوالت کی وجہ سے ترک کر دیئے ہیں.

ورباعی نیز بر دو قسم است رباعی مجرد و رباعی مزید فیہ. رباعی مجرد آن است کہ بر چہار حرف اصلی او چیزے زیادہ نہ بود. چوں دَحْرَجَ بروزن فَعْلَلَ ورباعی مزید فیہ آن ست کہ بر چہار حرف اصلی او چیزے زیادہ بود. چوں تَدَحْرَجَ بروزن تَفَعْلَلَ.

ترجمہ. اور رباعی بھی دو قسم پر ہے. رباعی مجرد اور رباعی مزید فیہ. رباعی مجرد وہ ہے کہ اس کے چار حرف اصلی پر کوئی چیز (حرف) زیادہ نہ ہو جیسے دَحْرَجَ بروزن فَعْلَلَ. اور رباعی مزید فیہ وہ ہے کہ اس کے چار حرف اصلی پر کوئی چیز (حرف) زیادہ ہو جیسے تَدَحْرَجَ بروزن تَفَعْلَلَ.

اوزان اسم جامد رباعی مجرد

اسم جامد رباعی مجرد کے اوزان قیاس کے اعتبار سے اڑتالیس ہیں. اس لیے کہ فا کلمہ کی تین حرکتیں ہیں اور عین فا کی چار حرکتیں ہیں. تین کو چار سے ضرب دینے سے بارہ وزن ہو جاتے ہیں اور پھر لام اول کی چار حرکتیں ہیں. پس بارہ کو چار سے ضرب دینے سے اڑتالیس وزن ہوئے لیکن استعمال میں پانچ وزن ہیں. ۱. فَعْلَلٌ جیسے جَعْفَرٌ بمعنی نام مرد. ۲. فِعْلِلٌ جیسے زِبْرِجٌ بمعنی آرائش. ۳. فُعْلُلٌ جیسے بُرْثُنٌ بمعنی پنجہ شیر. ۴. فِعْلَلٌ جیسے دِرْہَمٌ بمعنی چاندی کا سکہ. فِعَلٌّ جیسے قِمَطْرٌ بمعنی صندوق.

اسم جامد رباعی مزید فیہ کے اوزان کو محققین نے کثرت کی وجہ سے ضبط نہیں کیا.

خماسی نیز بر دو قسم است خماسی مجرد و خماسی مزید فیہ. خماسی مجرد آن است کہ بر پنج حرف اصلی او چیزے زیادہ نہ بود. چوں جَحْمَرِشٌ بروزن فَعْلَلِلٌ. خماسی مزید فیہ آن است کہ بر پنج حرف اصلی او چیزے زیادہ بود. چوں خَنْدَرِیسٌ بروزن فَعْلَلِیلٌ.

ترجمہ. خماسی بھی دو قسم پر ہے. خماسی مجرد اور خماسی مزید فیہ. خماسی مجرد وہ ہے کہ اس کے پانچ حروف اصلی پر کوئی چیز (حرف) زیادہ نہ ہو. جیسے جَحْمَرِشٌ بر وزن فَعْلَلِلٌ. خماسی مزید فیہ وہ ہے کہ اس کے پانچ حروف اصلی پر کوئی چیز (حرف) زیادہ ہو جیسے خَنْدَرِيْسٌ بر وزن فَعْلَلِيْلٌ.

تشریح اوزان خماسی مجرد میں عقلی احتمالات ایک سو بانوے ہیں وہ یوں کہ لام ثانی کے چار احتمالات. رباعی مجرد کے اڑتالیس اوزان سے ضرب دینے سے ایک سو بانوے احتمالات ہو جاتے ہیں. لیکن استعمال میں صرف چار اوزان ہیں. ۱. فَعَلَّلٌ جیسے سَفَرْجَلٌ بمعنی میوہ بہی. ۲. فُعَلِّلٌ جیسے قُذَعْمِلٌ بمعنی شتر قوی. ۳. فَعْلَلِلٌ جیسے جَحْمَرِشٌ بمعنی ناقہ بزرگ و مصیبت ۴. فُعَلَّلٰی جیسے قُبَعْثَرٰی بمعنی بچہ شتر لاغر. ۵. فَعْلَلِيْلٌ جیسے خَنْدَرِيْسٌ بمعنی پرانی شراب.

بدانکہ جملہ اقسام اسم وفعل از ہفت اقسام بیرون نیست. بیت

صحیح است و مثال است و مضاعف لفیف و ناقص و مہموز و اجوف

صحیح آن است کہ مقابلہ فا و عین و لام اسم یا فعل حرف علت و ہمزہ و تضعیف نبود. چوں ضَرْبٌ و ضَرَبَ بر وزن فَعْلٌ و فَعَلَ. و حرف علت سہ است واؤ، الف، یا، چوں جمع کنی وائے شود.

ترجمہ. جان کہ اسم (متمکن) اور فعل (متصرف) کے جملہ اقسام سات قسموں سے خالی نہیں. وہ اس شعر میں بند ہیں:

صحیح است و مثال است و مضاعف لفیف و ناقص و مہموز و اجوف

صحیح کی تعریف صحیح وہ اسم یا فعل ہے جس کے فا، عین اور لام کلمہ کے مقابلہ میں حرف علت اور ہمزہ اور دو حرف ایک جنس کے نہ ہوں. جیسے ضَرْبٌ و ضَرَبَ بر وزن فَعْلٌ و فَعَلَ اور حرف علت تین ہیں. واؤ، الف، یا. جب جمع کرے گا تو وائے ہو جائے گا.

ہفت اقسام کا بیان

تشریح یہاں سے مصنف اسمائے متمکنہ اور افعال متصرفہ کے اقسام کو بیان فرما رہے ہیں جن کو صرفی حضرات ہفت اقسام سے تعبیر کرتے ہیں. اس مقام پر صرفیوں کی چند آراء ہیں. ۱. علامہ ابن حاجب کے نزدیک اسم وفعل کی حروف کی صحت وسقم کے اعتبار سے کل دو قسمیں ہیں. ۱. صحیح ۲. معتل. صحیح میں مہموز و مضاعف کی دونوں قسمیں داخل ہیں اور معتل میں چار. مثال، اجوف، ناقص، اور لفیف کی قسمیں داخل ہیں. ۲. صاحب علم الصیغہ. صاحب دستور المبتدی اور علامہ زرادی نے اسم وفعل کی حروف کی صحت وسقم کے اعتبار سے کل چار قسمیں بنائی ہیں. ۱. صحیح ۲. مہموز ۳. معتل ۴. مضاعف. اور اصول کے اعتبار سے بھی کل یہی چار قسمیں بنتی ہیں. اور فروع کے اعتبار سے دس قسمیں بنتی ہیں. ۱. مہموز الفاء ۲. مہموز العین ۳. مہموز اللام ۴. مثال

۵۔اجوف۔ ۶۔ ناقص۔ ۷۔ مضاعف ثلاثی۔ ۸۔ مضاعف رباعی۔ ۹۔ لفیف مفروق۔ ۱۰۔ لفیف مقرون۔ اور صاحب کتاب الصرف نے صحیح کو بھی شامل کرکے کل گیارہ قسمیں بنائی ہیں۔ اور صاحب ارشاد الصرف نے مصنف مراح الارواح و دیگر اکثر صرفیوں کی طرح خیر الامور اوسطها کا راستہ اختیار کرتے ہوئے سات قسمیں بنائی ہیں جن کا اوپر اجمالاً ذکر ہو چکا ہے۔

سوال۔ مصنف نے نہ صرف اصول کا لحاظ کیا ہے اور نہ صرف فروع کا لحاظ کیا ہے؟

جواب۔ مصنف نے اصول کا بھی لحاظ کیا ہے اور فروع کا بھی۔ چونکہ فروع استعمال میں اصول کے ہم مثل تھے۔ اس لیے فروع کو بھی اصول کا درجہ دے دیا ہے۔

صحیح کی وجہ تسمیہ | صحیح کو صحیح اس لیے کہتے ہیں کہ صحیح کا معنی ہے تندرست۔ چونکہ یہ کلمہ حرف علت ہمزہ وغیرہ کی بیماریوں سے صحیح سالم رہتا ہے۔

فائدہ۔ قَلِقَ اور سَلْسَلَ بھی صحیح کی تعریف میں شامل ہیں۔ نغزک میں شافیہ کے حوالے سے لکھا ہے اس قسم کے کلمات کو مضاعف نہیں کہتے۔ بلکہ ان پر صحیح کی تعریف صادق آتی ہے۔ کیونکہ صاحب شافیہ کے نزدیک صحیح کی تعریف یہ ہے کہ جس کے لام کلمہ کے مقابلہ میں حرف علت نہ ہو تو صحیح ہے اور انہوں نے مہموز اور مضاعف کو بھی صحیح کی تعریف میں داخل کیا ہے (شرح شافیہ شرح اول، للسید عبداللہ بن محمد الحسینی)

مہموز آن است کہ در وے ہمزہ مقابل فا یا عین یا لام اسم یا فعل بود. و آن بر سہ قسم است مہموز الفا و مہموز العین و مہموز اللام. مہموز الفاء آن ست کہ در مقابلہ فا کلمہ، اسم یا فعل ہمزہ بود. چون اَمْرٌ و اَمَرَ بر وزن فَعْلٌ و فَعَلَ و مہموز العین آن ست کہ در مقابلہ عین کلمہ و اسم یا فعل ہمزہ بود. چون سَأْلٌ و سَأَلَ بر وزن فَعْلٌ و فَعَلَ. و مہموز اللام آن ست کہ در مقابلہ لام کلمہ اسم یا فعل ہمزہ بود. چون قَرْءٌ و قَرَءَ بر وزن فَعْلٌ و فَعَلَ.

ترجمہ۔ مہموز وہ اسم یا فعل ہے جس کے فا یا عین یا لام کلمہ کے مقابلہ میں ہمزہ ہو اور وہ تین قسم پر ہے۔ مہموز الفا، مہموز العین، مہموز اللام۔ مہموز الفاء وہ اسم یا فعل ہے جس کے فا کلمہ کے مقابلہ میں ہمزہ ہو جیسے اَمْرٌ و اَمَرَ بر وزن فَعْلٌ و فَعَلَ اور مہموز العین وہ اسم یا فعل ہے جس کے عین کلمہ کے مقابلہ میں ہمزہ ہو جیسے سَئْلٌ و سَئَلَ۔ بر وزن فَعْلٌ و فَعَلَ، مہموز اللام وہ اسم یا فعل ہے جس کے لام کلمہ کے مقابلہ میں ہمزہ ہو جیسے قَرْءٌ و قَرَءَ بر وزن فَعْلٌ و فَعَلَ۔

تشریح | وجہ تسمیہ۔ مہموز کو مہموز اس لیے کہتے ہیں کہ مہموز کا معنی ہمزہ دیا ہوا۔ چونکہ اس کے فا، عین، لام کلمہ کے مقابلہ میں ہمزہ ہوتا ہے نیز مہموز کا معنی کوز پشت ہے چونکہ جس کلمہ میں ہمزہ ہوتا ہے اس کی ادائیگی میں کمر ٹیڑھی ہو جاتی ہے۔

فائدہ۔ الف اور ہمزہ کا فرق۔ الف ہمیشہ ساکن ہوتا ہے اور بغیر جھٹکے کے ادا ہوتا ہے جیسے ضَارِبٌ اور ہمزہ تینوں حرکتوں و سکون کو قبول کرتا ہے اور جب ساکن ہوتا ہے تو جھٹکے کے ساتھ ادا ہوتا ہے جیسے بَأْسٌ بُؤْسٌ بِئْسَ

ومضاعف آن ست کہ دو حرف اصلی وازیک جنس بود ومضاعف بر دو قسم است "مضاعف ثلاثی، مضاعف رباعی"، مضاعف ثلاثی آن است کہ درمقابلہ عین ولام اسم یا فعل دو حرف ازیک جنس بود. چوں مَدٌّ ومَدَّ بروزن فَعْلٌ وفَعَلَ کہ دراصل مَدْدٌ ومَدَدَ بود. ومضاعف رباعی آن است کہ درمقابلہ فا ولام اول" عین ولام ثانی" اسم یا فعل دو حرف ازیک جنس بود. چوں زَلْزَلَ وزِلْزَالًا بروزن فَعْلَلَ وفِعْلَالًا.

ترجمہ. اور مضاعف وہ اسم یا فعل ہے جس کے دو حرف اصلی اس کے ایک جنس سے ہوں مضاعف دو قسم پر ہے مضاعف ثلاثی اور مضاعف رباعی. مضاعف ثلاثی وہ اسم یا فعل ہے جس کے عین اور لام کے مقابلہ میں دو حرف ایک جنس سے ہوں جیسے مَدٌّ ومَدَّ بروزن فَعْلٌ وفَعَلَ جو اصل میں مَدْدٌ ومَدَدَ تھا. اور مضاعف رباعی وہ اسم یا فعل ہے جس کے فاء لام اول اور عین ولام ثانی کے مقابلہ میں دو حرف ایک جنس سے ہوں جیسے زَلْزَلَ وزِلْزَالًا بروزن فَعْلَلَ وفِعْلَالًا.

تشریح وجہ تسمیہ. مضاعف کو مضاعف اس لیے کہتے ہیں کہ اس کا معنی ہے دوگنا. چونکہ اس میں بھی دو حرف ایک جنس کے ہوتے ہیں. اس لیے اس کو مضاعف کہتے ہیں.

فائدہ. کبھی دو حرف ایک جنس کے فا اور عین کلمہ کے مقابلہ میں بھی ہوتے ہیں جیسے دَدَنٌ، تتر کبھی تینوں کے مقابلہ میں ہوتے ہیں. جیسے قَقَقَ لیکن مصنف نے صرف کثیر الاستعمال صورت کو اختیار کیا ہے اور باقی صورتیں قلیل الاستعمال ہونے کی وجہ سے ترک فرما دی ہیں.

ومثال آن است کہ درمقابلہ فا کلمہ، اسم یا فعل حرف علت بود. چوں وَعْدٌ ووَعَدَ بروزن فَعْلٌ وفَعَلَ

ترجمہ. اور مثال وہ اسم یا فعل ہے جس کے فا کلمہ کے مقابلہ میں حرف علت ہو جیسے وَعْدٌ ووَعَدَ بروزن فَعْلٌ وفَعَلَ.

تشریح مثال یائی کی مثال. جیسے یُسْرٌ ویَسَرَ بروزن فُعْلٌ وفَعَلَ.

وجہ تسمیہ مثال. مثال کو مثال اس لیے کہتے ہیں کہ مثال کے معنی ہم مثل، ہم شکل کے ہوتے ہیں چونکہ مثال کی ماضی صحیح کی ماضی کے ہم مثل وہم شکل ہوتی ہے جس طرح کہ صحیح کی ماضی پر قانون جاری نہیں ہوتا اسی طرح مثال کی ماضی پر بھی قانون جاری نہیں ہوتا. اس لیے کہ اس کو مثال کہتے ہیں. نیز مثال کو معتل الفا بھی کہتے ہیں.

سوال. مثال الفی کو ذکر کیوں نہیں کیا؟

جواب. الف ہمیشہ ساکن ہوتا ہے اور ابتداء بالسکون محال ہے اس لیے مثال الفی کو ذکر نہیں کیا.

واجوف آن ست کہ درمقابلہ عین کلمہ اسم یا فعل حرف علت بود. چوں قَوْلٌ وقَالَ بروزن فَعْلٌ وفَعَلَ.

ترجمہ. اور اجوف وہ اسم یا فعل ہے جس کے عین کلمہ کے مقابلہ میں حرف علت ہو جیسے قَوْلٌ وقَالَ بروزن فَعْلٌ وفَعَلَ

تشریح } اجوف یائی کی مثال جیسے بَیْعٌ دَ بَیَعَ بروزن فَعْلٌ وفَعَلَ.
وجہ تسمیہ اجوف. اجوف کو اجوف اس لیے کہتے ہیں کہ اجوف جوف سے ہے اور جوف کا معنی جس کا اندر خالی ہو. چونکہ اس کا بھی عین کلمہ اکثر تعلیل سے گرجاتا ہے الغرض عین کلمہ نہیں رہتا. اس وجہ سے اس کو اجوف کہتے ہیں.

وناقص آن است کہ در مقابلہ لام کلمہ اسم یا فعل حرف علت بود. چوں رَمْیٌ ورَمیٰ بروزن فَعْلٌ وفَعَلَ.

ترجمہ. اور ناقص وہ اسم یا فعل ہے جس کے لام کلمہ کے مقابلہ میں حرف علت ہو جیسے رَمْیٌ ورَمیٰ بروزن فَعْلٌ وفَعَلَ.

تشریح } ناقص واوی کی مثال. جیسے کہ دَعْوٌ ودَعَوَ بروزن فَعْلٌ وفَعَلَ.
وجہ تسمیہ ناقص. ناقص کو ناقص اس لیے کہتے ہیں کہ ناقص کے معنی نقص وکمی کے آتے ہیں اور چونکہ اس کے لام کے مقابلہ میں حرف علت ہوتا ہے جو کہ تعلیل سے گرجاتا ہے یا تبدیل ہوجاتا ہے تو کلمہ میں نقص پیدا ہوجاتا ہے اس وجہ سے اسے ناقص کہتے ہیں.

سوال. اجوف الفی اور ناقص الفی کا ذکر کیوں نہیں کیا جب کہ الف بھی حرف علت ہے؟
جواب. دستور المبتدی میں لکھا ہے کہ افعال متصرفہ اور اسماء متمکنہ میں الف اصلی کبھی نہیں ہوتا. بلکہ واؤ یا یا سے تبدیل شدہ ہوتا ہے اس وجہ سے اجوف الفی اور ناقص الفی کو ذکر ہی نہیں کیا.

ولفیف آن است کہ دو حرف اصلی او حرف علت باشد ولفیف بر دو قسم است. لفیف مقرون، لفیف مفروق.
لفیف مقرون آن است کہ در مقابلہ عین ولام اسم یا فعل حرف علت بود. چوں طَیٌّ وطَوٰی بروزن فَعْلٌ وفَعَلَ
ولفیف مفروق آن است کہ در مقابلہ فا ولام کلمہ حرف علت بود. چوں وَشْیٌ ووَشیٰ بروزن فَعْلٌ وفَعَلَ.

ترجمہ. اور لفیف وہ ہے کہ اس کے دو حرف اصلی حرف علت کے ہوں. اور لفیف دو قسم پر ہے. لفیف مقرون اور لفیف مفروق.
لفیف مقرون وہ اسم یا فعل ہے جس کے عین اور لام کلمہ کے مقابلہ میں حرف علت ہو جیسے طَیٌّ وطَوٰی بروزن فَعْلٌ وفَعَلَ.
لفیف مفروق وہ اسم یا فعل ہے جس کے فا اور لام کلمہ کے مقابلہ میں حرف علت ہو جیسے وَشْیٌ ووَشیٰ بروزن فَعْلٌ وفَعَلَ.

تشریح } وجہ تسمیہ لفیف. لفیف کو لفیف اس لیے کہتے ہیں کہ لفیف کا معنی ہے لپٹا ہوا. چونکہ دو حرف علت کے لپٹے ہوئے ہوتے ہیں اس لیے اس کو لفیف کہتے ہیں.

وجہ تسمیہ مقرون. مقرون کو مقرون اس لیے کہتے ہیں کہ مقرون کا معنی ہے ملا ہوا. چونکہ اس میں بھی عین اور لام کلمہ کے مقابلہ میں دو حرف علت کے ملے ہوئے ہوتے ہیں اس لیے اس کو لفیف مقرون کہتے ہیں.
وجہ تسمیہ مفروق. مفروق کو مفروق اس لیے کہتے ہیں کہ مفروق کا معنی ہے جدا کیا ہوا. چونکہ اس میں بھی دو حرف علت کے

جدا جدا ہوتے ہیں۔ اس لیے اس کو لفیف مفروق کہتے ہیں۔

فائدہ۔ شرح شافیہ میں ہے کہ لفیف مقرون کی کلی تعریف جو لفیف مقرون کی تمام مثالوں پر صادق آتی ہے۔ یوں ذکر کی گئی ہے کہ جس کے دو حرف اصلی حرف علت کے ہوں۔ ان کے درمیان کسی اور حرف کا فاصلہ نہ ہو۔ پھر وہ عام ہے فاعین کے مقابلہ میں ہوں جیسے وَیْلٌ، یَوْمٌ، یا عین لام کے مقابلہ میں ہوں جیسے یُوْیٌ بروزن فُعْلٌ۔

باز اسم بر دو قسم است اسم جامد و اسم مصدر۔ اسم جامد آن است کہ از وے چیزے اشتقاق کردہ نشود، چوں رَجُلٌ و فَرَسٌ۔ و اسم مصدر آن است کہ از وے چیزے اشتقاق کردہ شود، در آخر معنی پارسی آن دال، و نون یا، تا و نون باشد، چوں اَلضَّرْبُ زدن وَالْقَتْلُ کشتن۔

ترجمہ۔ پھر اسم دو قسم پر ہے۔ اسم جامد، اسم مصدر۔ اسم جامد وہ ہے کہ اس سے کوئی چیز نہ بنائی گئی ہو جیسے رَجُلٌ و فَرَسٌ اور اسم مصدر وہ ہے کہ اس سے کوئی چیز بنائی گئی ہو اور اس کے فارسی والے معنی کے آخر میں دال اور نون یا تا اور نون ہو جیسے اَلضَّرْبُ زدن یعنی مارنا، والقتل کشتن یعنی قتل کرنا۔

اسم جامد اور اسم مصدر کا بیان

تشریح۔ یہاں سے اسم کی تیسری تقسیم مشتق اور غیر مشتق کے اعتبار سے شروع ہو رہی ہے۔ مصنف نے کوفیوں کے مذہب کو اختیار کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ اسم دو قسم پر ہے۔ اسم جامد اور اسم مصدر۔ بصریوں کے نزدیک اسم تین قسم پر ہے ۱۔ اسم جامد، ۲۔ اسم مصدر، ۳۔ اسم مشتق۔

وجہ تسمیہ جامد۔ جامد کو جامد اس لیے کہتے ہیں کہ جامد کا معنی ہے جما ہوا جس طرح پتھر سے کوئی چیز نہیں نکلتی اسی طرح اسم جامد سے بھی کوئی چیز نہیں نکلتی۔

وجہ تسمیہ مصدر۔ مصدر کو مصدر اس لیے کہتے ہیں کہ مصدر کا معنی ہے نکلنے کی جگہ۔ جیسا کہ حضرت مولانا خیر محمد جالندھری صاحب تسہیل المبتدی میں لکھتے ہیں کہ مصدر سب فعلوں کی جڑ ہے کہ اس سے صیغے نکلتے ہیں اس لیے اس کو مصدر کہتے ہیں۔

فائدہ ۱۔ اسم جامد اور اسم مصدر کی تعریف متن میں گزر چکی ہے اور اسم مشتق کی تعریف یہ ہے کہ اسم مشتق جو مصدر سے بنایا گیا ہو، مصدر اور اس کا معنی ایک ہو، اور حروف اصلی اس میں باقی رہیں۔ جیسے ضَرْبٌ مصدر سے ضَارِبٌ اسم فاعل بنا ہے اور اس میں مصدر کے تمام حروف اصلی اور معنی باقی ہے اور ضَارِبٌ کا معنی ہے مارنے والا۔

فائدہ ۲۔ اشتقاق تین قسم پر ہے۔ اول اشتقاق صغیر کہ جس میں مشتق منہ اور مشتق کے درمیان تمام حروف اصلیہ کا اشتراک و انحفاظ ترکیب کے ساتھ پایا جائے جیسے ضَرْبٌ سے ضَرَبَ۔ دوم اشتقاق کبیر کہ جس میں مشتق منہ اور مشتق کے درمیان تمام

حروف اصلیہ کا اشتراک بغیر الحفاظ ترتیب کے ہو، جیسے جذب سے جبذ سوم اشتقاق اکبر کہ جس میں مشتق منہ اور مشتق کے درمیان اکثر حروف میں اشتراک کے ساتھ ساتھ بعض کا بعض کے ساتھ مخرج میں اتحاد ہو جیسے نَہِقَ سے نَعِقَ اور یہاں اشتقاق سے اشتقاق صغیر مراد ہے۔

فائدہ ۳: اگر مصدر کا معنی اردو میں کیا جائے تو اس کے آخر میں حرف (نا) ہوتا ہے جیسے اَلضَّرْبُ (مارنا) اور اَلْقَتْلُ (قتل کرنا)

بدانکہ عرب از ہر مصدر دوازدہ چیز را اشتقاق میکنند، ماضی ومضارع واسم فاعل واسم مفعول وجحد ونفی وامر ونہی، اسم زمان واسم مکان واسم آلہ واسم تفضیل، ماضی زمانہ گذشتہ را گویند، مضارع زمانہ آیندہ را گویند، اسم فاعل نام کنندہ کار را گویند، اسم مفعول نام کردہ شدہ را گویند، جحد، انکار ماضی نفی انکار مستقبل امر فرمودن کارے، نہی باز داشتن از کارے، اسم زمان نام وقت کردن کارے، اسم مکان، جائے کردن کارے، اسم آلہ آنچہ کارے بوے کنند، اسم تفضیل نام ہنر کار کنندہ را گویند۔

دوازدہ اقسام کا بیان

ترجمہ وتشریح } اہل عرب ہر مصدر سے بارہ چیزیں نکالتے ہیں، ۱۔ ماضی، ۲۔ مضارع، ۳۔ اسم فاعل، ۴۔ اسم مفعول، ۵۔ فعل جحد، ۶۔ فعل نفی، ۷۔ فعل امر، ۸۔ فعل نہی، ۹۔ اسم زمان، ۱۰۔ اسم مکان، ۱۱۔ اسم آلہ، ۱۲۔ اسم تفضیل

فعل ماضی، وہ فعل ہے جس سے گزرے ہوئے زمانے میں کسی فعل کے واقع ہونے کا معنی سمجھا جائے جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ یعنی زید نے مارا گزرے ہوئے زمانہ میں۔

فعل مضارع، وہ فعل ہے جس سے زمانہ موجودہ یا آئندہ میں کسی فعل کے واقع ہونے کا معنی سمجھا جائے جیسے یَضْرِبُ یعنی مارتا ہے یا مارے گا وہ ایک مرد زمانہ موجودہ یا آئندہ میں۔

اسم فاعل، وہ اسم مشتق ہے جو معنی مصدری پر دلالت کرے اور وہ فعل جس شخص سے صادر ہوا ہے یا جس کے ساتھ قائم ہے اس کا پتہ دے جیسے ضَارِبٌ یعنی مارنے والا ایک مرد، نیز یہاں صفت مشبہ کی تعریف بھی معلوم کرلیں وہ یہ ہے کہ جس کو فعل لازمی سے بنایا جائے اور اس میں معنی مصدری دائمی طور پر (ہمیشہ سے) پایا جائے جیسے جمیل معنی خوبصورت۔

اسم فاعل اور صفت مشبہ میں فرق

اسم فاعل اور صفت مشبہ میں چند فرق ہیں، ۱۔ صفت مشبہ میں معنی مصدری بطور ثبوت اور دوام یعنی ہمیشہ کے لیے ہوتا ہے جیسے زَیْدٌ حَسِیْنٌ، کہ زید خوبصورت ہے۔ اور اسم فاعل میں مصدری معنی بطور حدث یعنی عارضی ہوتا ہے جیسے زَیْدٌ ضَارِبٌ یعنی زید مارنے والا ہے۔ ۲۔ اسم فاعل لازم اور متعدی دونوں طرح سے آتا ہے صفت مشبہ صرف لازم باب سے آئے گی۔

۳. اسم فاعل کے صیغے قیاسی ہیں اور صفت مشبہ کے صیغے سماعی ہیں۔ ۴۔ صفت مشبہ صرف ثلاثی مجرد سے آئے گی اور اسم فاعل ثلاثی مجرد مزید رباعی مجرد و مزید ہر ایک سے آتا ہے۔ ۵۔ اسم فاعل پر "ال" اسمی داخل ہوتا ہے اور صفت مشبہ پر نہیں ہوتا۔

اسم مفعول۔ وہ اسم ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہو، جیسے مَضْرُوْبٌ مارا ہوا ایک مرد۔

فعل جحد۔ وہ فعل ہے جس سے گذرے ہوئے زمانہ میں کسی فعل کے نہ ہونے کا معنی سمجھا جائے۔ جیسے لَمْ یَضْرِبْ یعنی نہیں مارا اس ایک مرد نے گذرے ہوئے زمانہ میں۔

فعل نفی۔ وہ فعل ہے جس سے زمانہ موجودہ یا آئندہ میں کسی فعل کے واقع نہ ہونے کا معنی سمجھا جائے جیسے لَا یَضْرِبُ، نہیں مارتا ہے یا نہیں مارے گا وہ ایک مرد زمانہ موجودہ یا آئندہ میں۔

نفی تاکید بلن ناصبہ۔ وہ فعل ہے جس سے زمانہ آئندہ میں کسی فعل کے نہ ہونے کا معنی تاکیداً سمجھا جائے جیسے لَنْ یَّضْرِبَ، ہرگز نہیں مارے گا وہ ایک مرد زمانہ آئندہ میں۔

فعل امر۔ وہ فعل ہے جس کے ذریعہ سے کسی کام کا حکم دیا جائے جیسے اِضْرِبْ۔ مار تو ایک مرد۔

فعل نہی۔ وہ فعل ہے جس کے ذریعہ کسی کام سے روکا جائے جیسے لَا تَضْرِبْ، تو مت مار ایک مرد۔

اسم ظرف۔ وہ اسم ہے جو فعل کے صادر ہونے کا وقت یا جگہ بتاتے۔ جیسے مَضْرِبٌ، ایک وقت یا ایک جگہ مارنے کی۔ نیز اسم زمان اور اسم مکان دونوں اسم ظرف کی قسمیں ہیں، جس میں وقت کے معنی پائے جائیں اس کو اسم ظرف زمان کہتے ہیں، اور جس میں جگہ کے معنی پائے جائیں اس کو اسم ظرف مکان کہتے ہیں۔

اسم آلہ۔ وہ اسم ہے جس کے ذریعہ سے فعل واقع ہو جیسے مِضْرَبٌ یعنی مارنے کا ایک آلہ۔

اسم تفضیل، وہ اسم ہے جس میں زیادتی یا بہتری والا معنی پایا جائے جیسے اَضْرَبُ یعنی زیادہ مارنے والا بنسبت اسم فاعل کے

اسم تفضیل اور اسم مبالغہ میں فرق

اسم تفضیل اور اسم مبالغہ میں فرق یہ ہے کہ اسم تفضیل میں زیادتی بنسبت غیر کے ہوتی ہے جیسے اَضْرَبُ مِنْ زَیْدٍ یعنی زید سے زیادہ مارنے والا اور مبالغہ میں زیادتی فی نفسہٖ ہوتی ہے، جیسے ضَرَّابٌ یعنی زیادہ مارنے والا۔

فائدہ۔ مصنف فرماتے ہیں کہ اہل عرب ہر مصدر سے بارہ چیزیں نکالتے ہیں جیسا کہ اوپر گزرا ہے۔ یہ صرف مبتدی طلبہ کی سہولت کے پیش نظر کہا ہے ورنہ حقیقت میں اہل عرب ثلاثی مجرد سے آٹھ چیزیں تین فعل (یعنی ماضی، مضارع، امر) اور پانچ اسماء (یعنی اسم فاعل، اسم مفعول، اسم ظرف، اسم آلہ، اسم تفضیل) اور غیر ثلاثی مجرد سے چھ چیزیں تین فعل (ماضی، مضارع، امر) اور تین اسم (یعنی اسم فاعل، اسم مفعول، اسم ظرف) نکالتے ہیں۔

سوال۔ مصنف نے فعل تعجب کو ذکر کیوں نہیں کیا؟

جواب ۱: فعل تعجب غیر متصرف ہے یعنی اس کی گردانیں نہیں ہوتیں اس وجہ سے چھوڑ دیا ہے۔

جواب ۲: القلیل کالمعدوم کے پیش نظر فعل تعجب کو حصر میں نہیں لایا باقی فعل تعجب کو صرف صغیر اور صرف کبیر میں ذکر کر دیا گیا ہے

سوال۔ دوازدہ اقسام کی حصر میں صفت مشبہ کو ذکر کیوں نہیں کیا؟

جواب۔ دوازدہ اقسام کی حصر عقلی اور استقرائی کے تحت نہیں بلکہ یہ اکثریت اور اشہریت پر محمول ہے۔

سوال۔ مذکورہ بالا اشیاء (یعنی ماضی مضارع۔ اسم فاعل، اسم مفعول الخ) کو ایک دوسرے پر کیوں مقدم کیا ہے؟

جواب۔ ماضی کو مضارع پر اس لیے مقدم کیا ہے کہ یہ بنسبت مضارع کے اصل ہے کہ مضارع ماضی سے بنتا ہے اور حروف اتین کی زیادتی سے بنتا ہے اور "اصل" تقدیم میں اولیٰ ہوتا ہے، مضارع کو اسم فاعل پر اس لیے مقدم کیا کہ مضارع باعتبار عمل کے اسم فاعل سے اصل ہے۔ اسم فاعل کو اسم مفعول پر اس لیے مقدم کیا کہ فاعل کلام میں عمدہ ہوتا ہے اور مفعول فضلہ۔ لہٰذا عمدہ چیز کو مقدم کیا ہے۔ اسم مفعول کو جحد پر اس لیے مقدم کیا ہے کہ اس کو اسم فاعل سے نسبت ہے۔ جحد کو "نفی" پر اس لیے مقدم کیا کہ جحد انکار ماضی ہے اور نفی انکار مستقبل اور اس میں شک نہیں کہ ماضی مستقبل پر مقدم ہوتی ہے۔ امر کو نہی پر اس لیے مقدم کیا کہ امر بنسبت نہی کے کثیر الاستعمال ہے اور اس کے ساتھ موجود بھی ہے۔

نہی کو ظرف پر اس لیے مقدم کیا کہ "نہی" امر کے مقابلہ میں ہے اور مقابل کو مقابل کے متصل لانا اولیٰ ہے۔ ظرف کو آلہ پر اس لیے مقدم کیا کہ اسم زمان میں زمانہ فعل کے معنی کا جزء ہوتا ہے اور مکان کو زمان سے مناسبت ہے۔

اسم آلہ کو اسم تفضیل سے اس لیے مقدم کیا کہ اس کو ظرف سے صورۃً مناسبت ہے اور کثیر الوقوع بھی۔ باقی اسم تفضیل تو صرف ثلاثی مجرد سے آتا ہے اور ثلاثی مزید سے تاویلاً۔

بابِ اوّل صرف صغیر ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعِلُ چوں اَلضَّرْبُ زدن (یعنی مارنا)

ضَرَبَ یَضْرِبُ ضَرْبًا فَهُوَ ضَارِبٌ وَضُرِبَ یُضْرَبُ ضَرْبًا فَذَاكَ مَضْرُوْبٌ لَمْ یَضْرِبْ، لَمْ یُضْرَبْ، لَا یَضْرِبُ، لَا یُضْرَبُ، لَنْ یَضْرِبَ، لَنْ یُضْرَبَ. الامر منه اِضْرِبْ، لِتُضْرَبْ، لِیَضْرِبْ، لِیُضْرَبْ. والنهی عنه. لَا تَضْرِبْ، لَا تُضْرَبْ، لَا یَضْرِبْ، لَا یُضْرَبْ. الظرف منه مَضْرِبٌ، مَضْرِبَانِ، مَضَارِبُ، مُضَیْرِبٌ. والآلة منه. مِضْرَبٌ، مِضْرَبَانِ، مَضَارِبُ، مُضَیْرِبٌ. مِضْرَبَةٌ، مِضْرَبَتَانِ، مَضَارِبُ، وَمُضَیْرِبَةٌ، مِضْرَابٌ، مِضْرَابَانِ مَضَارِیْبُ، وَمُضَیْرِیْبٌ اور بعض اہل فن کے نزدیک مُضَیْرِیْبَةٌ وافعل التفضیل المذکر منه. اَضْرَبُ، اَضْرَبَانِ، اَضْرَبُوْنَ، اَضَارِبُ، وَاُضَیْرِبٌ. والمؤنث منه. ضُرْبیٰ، ضُرْبَیَانِ، ضُرْبَیَاتٌ، ضُرَبٌ، وَضُرَیْبیٰ. وفعل التعجب منه. مَا اَضْرَبَهٗ وَاَضْرِبْ بِهٖ

تشریح } قولہ باب. باب کا لغوی معنی دروازہ. اصطلاحی معنی گروہ الفاظ. جس طرح دنیا میں کسی خاص گروہ پر جن کا آپس میں تعلق ہو ان پر خاندان اور قوم کا اطلاق ہوتا ہے اسی طرح علم صرف میں وہ کلمات جو ایک ماخذ سے مشتق ہوں اور ان کی آپس میں لفظی اور معنوی مناسبت بھی ہو تو ان پر لفظ باب کا اطلاق ہوتا ہے.

نور محمد مدقق کے نزدیک جو مباحث گردان سے تعلق پکڑیں انہیں باب کہتے ہیں. کیونکہ یہ مباحث گردان کے لیے بمنزل مدخل اور دروازے کے ہوتی ہیں.

قولہ اول. ثلاثی مجرد میں اولیت کسی باب کی خاصیت نہیں بلکہ جو باب صحیح میں زیادہ مستعمل ہے اس کو پہلا باب کہا گیا ہے جو مثال میں زیادہ مستعمل تھا تو اس کو وہاں پہلا باب کہا گیا ہے.

قولہ صرف. بمعنی گردان پھر یہ دو قسم پر ہے. ۱. صرف صغیر ۲. صرف کبیر. صرف صغیر وہ گردان ہے کہ جس میں ایک صیغہ معلوم کا ہو اور ایک صیغہ مجہول کا ہو. صرف کبیر وہ گردان ہے کہ جس میں ہر قسم (یعنی واحد. تثنیہ. جمع) کے تمام الفاظ سے گردان کی جائے.

سوال. ابھی یہ کہا گیا ہے کہ صرف صغیر وہ گردان ہے کہ جس میں ایک صیغہ معلوم کا ہو اور ایک صیغہ مجہول کا ہو تو پھر ضَرْبًا (مصدر) دو دفعہ کیوں ذکر کیا ہے؟

جواب. ضَرْبًا (مصدر) کو دو دفعہ ذکر کر کے اس طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ مصدر بھی معلوم اور مجہول ہوتا ہے پہلے ضَرْبًا کا معنی مارنا اور دوسرے ضَرْبًا کا معنی ہے مارا جانا. اس وجہ سے دو دفعہ ذکر کیا ہے.

بعنوان دیگر. صرف صغیر وہ گردان ہے کہ جس میں تمام فعلوں اور بعضے اسموں کا ایک ایک یعنی پہلا صیغہ گردان میں ذکر کیا جائے. اور صرف کبیر وہ گردان ہے کہ جس میں ہر گردان کے پورے پورے صیغے مسلسل ذکر کیے جائیں.

قولہ فھو. اس میں فا تعقیب کے لیے ہے یا جزاء کے لیے بتقدیر اذا کان کذالك فھو ضارب.

سوال. اسم فاعل کے ساتھ "ھو" اور اسم مفعول کے ساتھ فذاک ذکر کرنے کی کیا ضرورت ہے؟

جواب. اسم فاعل اور اسم مفعول اسم کے اقسام میں سے ہیں اور مستحق للاعراب ہیں انہیں سے پہلے مبتدا. لاکر ان کو خبر مرفوع والا اعراب دیا گیا ہے.

سوال. اس کے برعکس کہنے سے کیا فرق پڑتا ہے؟

جواب. اسناد دو قسم پر ہے. ۱. قریبی جو نسبت فاعل کی طرف ہو. ۲. اسناد بعیدی جو نسبت مفعول کی طرف ہو اور اسناد قریبی کے لیے ھو اور اسناد بعیدی کے لیے ذاک کا لفظ مختص ہے. اس لیے اسم فاعل کے ساتھ ھو اور اسم مفعول کو ذاک اسم اشارہ غیر قریبی کے ساتھ خاص کیا ہے.

سوال. ذاک اسم اشارہ متوسط کے لیے آتا ہے تو اس سے اشارہ بعید کیسے ہوا؟

جواب۔ "ذا" کی نسبت "ذاک" پر اشارہ بعیدی کی کے لیے اطلاق ہوتا ہے ورنہ "ذا" قریب کے لیے "ذاک" متوسط کے لیے اور "ذالک" بعید کے لیے آتا ہے۔

بعنوان دیگر فیض عثمانی شرح فصول اکبری میں ہے کہ "اسم فاعل" کو بلفظ فهو ضَارِبٌ اور "اسم مفعول" کو بلفظ فذاک مَضْرُوبٌ اور "امر" وغیرہ میں لفظ مِنْهُ کو ذکر کرتے ہیں یہ اس لیے کہ ربط معنوی قائم رہے گویا کہ کہنے والا خبر دے رہا ہے کہ اس مرد نے مارا اور مارتا ہے پس وہ ضَارِبٌ ہے، اسی طرح آخر گردان تک ربط دے دیں۔

فعل ماضی کی اقسام کا بیان

ماضی چھ قسم پر ہے۔ ۱۔ ماضی مطلق ۲۔ ماضی قریب ۳۔ ماضی بعید ۴۔ ماضی استمراری ۵۔ ماضی احتمالی ۶۔ ماضی تمنائی

فائدہ۔ میرے عزیز طلبہ کرام فعل ماضی کی ان تمام اقسام میں سے ہر ایک کی مثبت و منفی اور معروف و مجہول کے لحاظ سے چار اقسام ہیں اور ہر ایک قسم سے فعل سے چودہ چودہ صیغے آتے ہیں۔ اس اعتبار سے ان کے کل صیغے تین سو چھتیس بنتے ہیں۔ ان کی گردانوں کو اور ترجمہ کو خوب یاد کرلیں۔ انشاء اللہ عربی عبارت کے حل اور ترجمہ کرنے میں مدد ملے گی۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔

○

بابِ اوّل صرفِ کبیر فعل ماضی مطلق مثبت معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعِلُ

ضَرَبَ	مارا اس ایک مرد نے	زمانہ گذشتہ میں	صیغہ واحد مذکر غائب	بحث فعل ماضی مطلق مثبت معلوم
ضَرَبَا	مارا ان دو مردوں نے	״	صیغہ تثنیہ مذکر غائب	״
ضَرَبُوْا	مارا ان سب مردوں نے	״	صیغہ جمع مذکر غائب	״
ضَرَبَتْ	مارا اس ایک عورت نے	״	صیغہ واحد مؤنث غائب	״
ضَرَبَتَا	مارا ان دو عورتوں نے	״	صیغہ تثنیہ مؤنث غائب	״
ضَرَبْنَ	مارا ان سب عورتوں نے	״	صیغہ جمع مؤنث غائب	״
ضَرَبْتَ	مارا تو ایک مرد نے	״	صیغہ واحد مذکر حاضر	״
ضَرَبْتُمَا	مارا تم دو مردوں نے	״	صیغہ تثنیہ مذکر حاضر	״
ضَرَبْتُمْ	مارا تم سب مردوں نے	״	صیغہ جمع مذکر حاضر	״
ضَرَبْتِ	مارا تو ایک عورت نے	״	صیغہ واحد مؤنث حاضر	״
ضَرَبْتُمَا	مارا تم دو عورتوں نے	״	صیغہ تثنیہ مؤنث حاضر	״
ضَرَبْتُنَّ	مارا تم سب عورتوں نے	״	صیغہ جمع مؤنث حاضر	״
ضَرَبْتُ	مارا میں ایک مرد یا ایک عورت نے	״	صیغہ واحد متکلم مشترک	״
ضَرَبْنَا	مارا ہم دو مردوں یا دو عورتوں یا سب مردوں یا سب عورتوں نے	״	صیغہ جمع متکلم مع الغیر مشترک	״

صرفِ کبیر کو ذہن نشین کرنے کا طریقہ

تشریح ۱. پہلے صرف کبیر اچھی طرح یاد کرلیں۔

۲. یہ کل چودہ صیغے ہیں۔ ان میں چھ غائب کے اور چھ حاضر کے اور دو متکلم کے اور چھ غائب میں سے تین مذکر کے اور تین مؤنث کے ہیں اور دو متکلم کے جن میں ایک واحد متکلم کا جو واحد مذکر اور واحد مؤنث دونوں میں مشترک ہے اور دوسرا جمع متکلم کا جو تثنیہ مذکر اور تثنیہ مؤنث اور جمع مذکر و مؤنث دونوں میں مشترک ہے " اور یہی طریقہ " ماضی کے دوسرے اقسام میں اور مضارع میں بھی استعمال کریں۔

باب اوّل صرف کبیر فعل ماضی مطلق مثبت مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعِلُ

صیغہ	معنی	زمانہ	صیغہ کی قسم	بحث
ضُرِبَ	مارا گیا وہ ایک مرد	زمانہ گذشتہ میں	صیغہ واحد مذکر غائب	بحث فعل ماضی مجہول
ضُرِبَا	مارے گئے وہ دو مرد	"	صیغہ تثنیہ مذکر غائب	"
ضُرِبُوْا	مارے گئے وہ سب مرد	"	صیغہ جمع مذکر غائب	"
ضُرِبَتْ	ماری گئی وہ ایک عورت	"	صیغہ واحد مؤنث غائب	"
ضُرِبَتَا	ماری گئیں وہ دو عورتیں	"	صیغہ تثنیہ مؤنث غائب	"
ضُرِبْنَ	ماری گئیں وہ سب عورتیں	"	صیغہ جمع مؤنث غائب	"
ضُرِبْتَ	مارا گیا تو ایک مرد	"	صیغہ واحد مذکر حاضر	"
ضُرِبْتُمَا	مارے گئے تم دو مرد	"	صیغہ تثنیہ مذکر حاضر	"
ضُرِبْتُمْ	مارے گئے تم سب مرد	"	صیغہ جمع مذکر حاضر	"
ضُرِبْتِ	ماری گئی تو ایک عورت	"	صیغہ واحد مؤنث حاضر	"
ضُرِبْتُمَا	ماری گئیں تم دو عورتیں	"	صیغہ تثنیہ مؤنث حاضر	"
ضُرِبْتُنَّ	ماری گئیں تم سب عورتیں	"	صیغہ جمع مؤنث حاضر	"
ضُرِبْتُ	مارا گیا میں ایک مرد یا ایک عورت	"	صیغہ واحد متکلم مشترک	"
ضُرِبْنَا	مارے گئے ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں	"	صیغہ جمع متکلم مع الغیر مشترک	"

فعل ماضی مطلق منفی معروف و مجہول بنانے کا طریقہ

لغت میں "ما" اور "لا" کے معنی نہیں کے ہیں. اب اگر ماضی کے کسی صیغے پر ما داخل کر دیں تو اس سے کام کا نہ کرنا معلوم ہوگا مثلاً مَا ضَرَبَ (نہیں مارا اس ایک مرد نے) اسی کو ماضی منفی کہتے ہیں اور زیادہ تر ماضی پر "ما" داخل کرنے سے ماضی منفی بنائی جاتی ہے. "لا" داخل کرنے کی صورت میں اس کو مکرر لانا ہوتا ہے جیسے لَا کَتَبَ وَلَا قَرَءَ (نہ اس نے لکھا نہ پڑھا)

③ فعل ماضی مطلق منفی معروف | مَا ضَرَبَ (نہیں مارا اس ایک مرد نے) مَا ضَرَبَا، مَا ضَرَبُوْا، مَا ضَرَبَتْ، مَا ضَرَبَتَا، مَا ضَرَبْنَ الخ

④ فعل ماضی مطلق منفی مجہول | مَا ضُرِبَ مَا ضُرِبَا مَا ضُرِبُوْا مَا ضُرِبَتْ مَا ضُرِبَتَا مَا ضُرِبْنَ الخ

فعل ماضی قریب کی تعریف بنانے کا طریقہ

۲. ماضی قریب وہ ہے جس سے تھوڑی دیر کا کیا ہوا کام معلوم ہو. ماضی قریب بنتی ہے ماضی مطلق پر لفظ "قد" داخل کرنے سے جیسے قَدْ ضَرَبَ (بے شک مارا ہے اس ایک مرد نے)

① ماضی قریب مثبت معروف قَدْ ضَرَبَ، قَدْ ضَرَبَا، قَدْ ضَرَبُوْا، قَدْ ضَرَبَتْ، قَدْ ضَرَبَتَا، قَدْ ضَرَبْنَ الخ

② ماضی قریب مثبت مجہول قَدْ ضُرِبَ (بے شک مارا گیا وہ ایک مرد) قَدْ ضُرِبَا، قَدْ ضُرِبُوْا، قَدْ ضُرِبَتْ، قَدْ ضُرِبَتَا، قَدْ ضُرِبْنَ الخ

③ ماضی قریب منفی معروف قَدْ مَا ضَرَبَ (بے شک نہیں مارا اس ایک شخص نے) قَدْ مَا ضَرَبَا، قَدْ مَا ضَرَبُوْا، قَدْ مَا ضَرَبَتْ، قَدْ مَا ضَرَبَتَا، قَدْ مَا ضَرَبْنَ الخ

④ ماضی قریب منفی مجہول قَدْ مَا ضُرِبَ (بے شک وہ ایک مرد نہیں مارا گیا) قَدْ مَا ضُرِبَا، قَدْ مَا ضُرِبُوْا، قَدْ مَا ضُرِبَتْ، قَدْ مَا ضُرِبَتَا، قَدْ مَا ضُرِبْنَ الخ

ماضی بعید کی تعریف اور بنانے کا طریقہ

۳. ماضی بعید وہ ہے جس سے بہت مدت کا کیا ہوا کام معلوم ہو ماضی بعید بنتی ہے. ماضی مطلق پر لفظ "کان" داخل کرنے سے جیسے کَانَ ضَرَبَ (مارا تھا اس ایک مرد نے)

① ماضی بعید مثبت معروف کَانَ ضَرَبَ، کَانَا ضَرَبَا، کَانُوْا ضَرَبُوْا، کَانَتْ ضَرَبَتْ، کَانَتَا ضَرَبَتَا، کُنَّ ضَرَبْنَ، کُنْتَ ضَرَبْتَ، کُنْتُمَا ضَرَبْتُمَا، کُنْتُمْ ضَرَبْتُمْ، کُنْتِ ضَرَبْتِ، کُنْتُمَا ضَرَبْتُمَا، کُنْتُنَّ ضَرَبْتُنَّ، کُنْتُ ضَرَبْتُ، کُنَّا ضَرَبْنَا،

② ماضی بعید مثبت مجہول کَانَ ضُرِبَ (مارا گیا تھا وہ ایک مرد) کَانَا ضُرِبَا، کَانُوْا ضُرِبُوْا، کَانَتْ ضُرِبَتْ، کَانَتَا ضُرِبَتَا، کُنَّ ضُرِبْنَ الخ

③ ماضی بعید منفی معروف مَا کَانَ ضَرَبَ (نہیں مارا تھا اس ایک مرد نے) مَا کَانَا ضَرَبَا، مَا کَانُوْا ضَرَبُوْا، مَا کَانَتْ ضَرَبَتْ، مَا کَانَتَا ضَرَبَتَا، مَا کُنَّ ضَرَبْنَ الخ

④ ماضی بعید منفی مجہول مَا کَانَ ضُرِبَ (نہیں مارا گیا تھا وہ ایک مرد) مَا کَانَا ضُرِبَا، مَا کَانُوْا ضُرِبُوْا، مَا کَانَتْ ضُرِبَتْ، مَا کَانَتَا ضُرِبَتَا، مَا کُنَّ ضُرِبْنَ الخ

ماضی استمراری کی تعریف اور بنانے کا طریقہ

ماضی استمراری وہ ہے جس سے گزرے ہوئے زمانہ میں کسی کام کا تکرار اور تسلسل معلوم ہو یعنی علی سبیل الدوام یعنی استمراری بنتی ہے مضارع پر لفظ کَانَ داخل کرنے سے جیسے کَانَ یَضْرِبُ (ہمیشہ سے مارتا رہا ہے وہ ایک مرد)

① ماضی استمراری مثبت معروف: کَانَ یَضْرِبُ، کَانَا یَضْرِبَانِ، کَانُوْا یَضْرِبُوْنَ، کَانَتْ تَضْرِبُ، کَانَتَا تَضْرِبَانِ، کُنَّ یَضْرِبْنَ، کُنْتَ تَضْرِبُ، کُنْتُمَا تَضْرِبَانِ، کُنْتُمْ تَضْرِبُوْنَ، کُنْتِ تَضْرِبِیْنَ، کُنْتُمَا تَضْرِبَانِ، کُنْتُنَّ تَضْرِبْنَ، کُنْتُ اَضْرِبُ، کُنَّا نَضْرِبُ۔

② ماضی استمراری مثبت مجہول: کَانَ یُضْرَبُ (ہمیشہ سے مارا جاتا رہا ہے وہ ایک مرد) کَانَا یُضْرَبَانِ، کَانُوْا یُضْرَبُوْنَ، کَانَتْ تُضْرَبُ، کَانَتَا تُضْرَبَانِ، کُنَّ یُضْرَبْنَ الخ

③ ماضی استمراری منفی معروف: مَا کَانَ یَضْرِبُ (ہمیشہ سے نہیں مارتا رہا ہے وہ ایک مرد) مَا کَانَا یَضْرِبَانِ، مَا کَانُوْا یَضْرِبُوْنَ، مَا کَانَتْ تَضْرِبُ، مَا کَانَتَا تَضْرِبَانِ، مَا کُنَّ یَضْرِبْنَ الخ

④ ماضی استمراری منفی مجہول: مَا کَانَ یُضْرَبُ (ہمیشہ سے نہیں مارا جاتا رہا ہے وہ ایک مرد) مَا کَانَا یُضْرَبَانِ، مَا کَانُوْا یُضْرَبُوْنَ، مَا کَانَتْ تُضْرَبُ، مَا کَانَتَا تُضْرَبَانِ، مَا کُنَّ یُضْرَبْنَ الخ

ماضی احتمالی کی تعریف اور بنانے کا طریقہ

۵۔ ماضی احتمالی وہ ہے جس سے کیے ہوئے کام میں شک معلوم ہو۔ ماضی احتمالی بنتی ہے ماضی مطلق پر لَعَلَّمَا داخل کرنے سے جیسے لَعَلَّمَا ضَرَبَ (شاید مارا ہو اس ایک مرد نے)

① ماضی احتمالی مثبت معروف: لَعَلَّمَا ضَرَبَ، لَعَلَّمَا ضَرَبَا، لَعَلَّمَا ضَرَبُوْا، لَعَلَّمَا ضَرَبَتْ، لَعَلَّمَا ضَرَبَتَا، لَعَلَّمَا ضَرَبْنَ، لَعَلَّمَا ضَرَبْتَ، لَعَلَّمَا ضَرَبْتُمَا، لَعَلَّمَا ضَرَبْتُمْ، لَعَلَّمَا ضَرَبْتِ، لَعَلَّمَا ضَرَبْتُمَا، لَعَلَّمَا ضَرَبْتُنَّ، لَعَلَّمَا ضَرَبْتُ، لَعَلَّمَا ضَرَبْنَا۔

② ماضی احتمالی مثبت مجہول: لَعَلَّمَا ضُرِبَ (شاید کہ مارا گیا ہو وہ ایک مرد) لَعَلَّمَا ضُرِبَا، لَعَلَّمَا ضُرِبُوْا، لَعَلَّمَا ضُرِبَتْ، لَعَلَّمَا ضُرِبَتَا، لَعَلَّمَا ضُرِبْنَ الخ

③ ماضی احتمالی منفی معروف: لَعَلَّمَا مَا ضَرَبَ (شاید کہ نہ مارا ہو اس ایک مرد نے) لَعَلَّمَا مَا ضَرَبَا، لَعَلَّمَا مَا ضَرَبُوْا، لَعَلَّمَا مَا ضَرَبَتْ، لَعَلَّمَا مَا ضَرَبَتَا، لَعَلَّمَا مَا ضَرَبْنَ الخ

④ ماضی احتمالی منفی مجہول: لَعَلَّمَا مَا ضُرِبَ (شاید کہ نہ مارا گیا ہو وہ ایک مرد) لَعَلَّمَا مَا ضُرِبَا، لَعَلَّمَا مَا ضُرِبُوْا، لَعَلَّمَا مَا ضُرِبَتْ، لَعَلَّمَا مَا ضُرِبَتَا، لَعَلَّمَا مَا ضُرِبْنَ الخ

ماضی تمنائی کی تعریف اور بنانے کا طریقہ

ماضی تمنائی وہ ہے جس سے گزرے ہوئے زمانہ میں فعل کے واقع ہونے کی آرزو ظاہر کی گئی ہو ماضی تمنائی بنتی ہے۔ ماضی مطلق پر لَیْتَمَا داخل کرنے سے جیسے لَیْتَمَا ضَرَبَ (کاش کہ مارتا وہ ایک مرد)

① **ماضی تمنائی مثبت معروف**: لَیْتَمَا ضَرَبَ، لَیْتَمَا ضَرَبَا، لَیْتَمَا ضَرَبُوْا، لَیْتَمَا ضَرَبَتْ، لَیْتَمَا ضَرَبَتَا، لَیْتَمَا ضَرَبْنَ الخ

② **ماضی تمنائی مثبت مجہول**: لَیْتَمَا ضُرِبَ (کاش کہ مارا جاتا وہ ایک مرد) لَیْتَمَا ضُرِبَا، لَیْتَمَا ضُرِبُوْا، لَیْتَمَا ضُرِبَتْ، لَیْتَمَا ضُرِبَتَا، لَیْتَمَا ضُرِبْنَ الخ

③ **ماضی تمنائی منفی معروف**: لَیْتَمَا مَا ضَرَبَ (کاش کہ مارتا وہ ایک مرد) لَیْتَمَا مَا ضَرَبَا، لَیْتَمَا مَا ضَرَبُوْا، لَیْتَمَا مَا ضَرَبَتْ، لَیْتَمَا مَا ضَرَبَتَا، لَیْتَمَا مَا ضَرَبْنَ الخ

④ **ماضی تمنائی منفی مجہول**: لَیْتَمَا مَا ضُرِبَ (کاش کہ نہ مارا جاتا وہ ایک مرد) لَیْتَمَا مَا ضُرِبَا، لَیْتَمَا مَا ضُرِبُوْا الخ

باب اوّل صرف کبیر فعل مضارع معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعِلُ

یَضْرِبُ	مارتا ہے یا مارے گا وہ ایک مرد	زمانہ حال یا استقبال میں	صیغہ واحد مذکر غائب	بحث فعل مضارع معلوم
یَضْرِبَانِ	مارتے ہیں یا ماریں گے وہ دو مرد	〃	صیغہ تثنیہ مذکر غائب	〃
یَضْرِبُوْنَ	مارتے ہیں یا ماریں گے وہ سب مرد	〃	صیغہ جمع مذکر غائب	〃
تَضْرِبُ	مارتی ہے یا مارے گی وہ ایک عورت	〃	صیغہ واحد مؤنث غائب	〃
تَضْرِبَانِ	مارتی ہیں یا ماریں گی وہ دو عورتیں	〃	صیغہ تثنیہ مؤنث غائب	〃
یَضْرِبْنَ	مارتی ہیں یا ماریں گی وہ سب عورتیں	〃	صیغہ جمع مؤنث غائب	〃
تَضْرِبُ	مارتا ہے یا مارے گا تو ایک مرد	〃	صیغہ واحد مذکر حاضر	〃
تَضْرِبَانِ	مارتے ہو یا مارو گے تم دو مرد	〃	صیغہ تثنیہ مذکر حاضر	〃
تَضْرِبُوْنَ	مارتے ہو یا مارو گے تم سب مرد	〃	صیغہ جمع مذکر حاضر	〃
تَضْرِبِیْنَ	مارتی ہے یا مارے گی تو ایک عورت	〃	صیغہ واحد مؤنث حاضر	〃
تَضْرِبَانِ	مارتی ہو یا مارو گی تم دو عورتیں	〃	صیغہ تثنیہ مؤنث حاضر	〃

تَضْرِبْنَ	مارتی ہو یا مارو گی تم سب عورتیں	زمانہ حال یا استقبال میں	صیغہ جمع مؤنث حاضر	بحث فعل مضارع معلوم
اَضْرِبُ	مارتا ہوں یا ماروں گا میں ایک مرد یا ایک عورت	″	صیغہ واحد متکلم مشترک	″
نَضْرِبُ	مارتے ہیں یا ماریں گے ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں	″	صیغہ جمع متکلم مع الغیر مشترک	″

تشریح فائدہ ۱ فعل مضارع کی علامت حروف اتین ہیں اور وہ چار حروف یعنی الف، تا، یا، نون ہیں۔ "یا" چار صیغوں کے شروع میں آتی ہے تین مذکر غائب کے اور ایک جمع مؤنث غائب کا۔ "تا" آٹھ صیغوں کے شروع میں آتی ہے ایک واحد مؤنث غائب کا اور ایک تثنیہ مؤنث غائب اور چھ مخاطب کے اور الف صرف ایک صیغہ واحد متکلم کی شروع میں اور نون بھی صرف ایک صیغہ جمع متکلم کے شروع میں آتا ہے۔

فائدہ ۲ فعل مضارع کے پانچ صیغوں کے آخر میں ضمہ آتا ہے۔ ۱. واحد مذکر غائب۔ ۲. واحد مؤنث غائب۔ ۳. واحد مذکر حاضر۔ ۴. واحد متکلم۔ ۵. جمع متکلم۔ اور سات صیغوں کے آخر میں نون اعرابی ہوتا ہے چار تثنیہ کے اور دو جمع مذکر کے اور ایک واحد مؤنث مخاطب کا البتہ تثنیہ کے چار صیغوں میں نون اعرابی مکسور ہوتا ہے اور تین صیغوں میں نون اعرابی مفتوح ہوتا ہے اور فعل مضارع کے دو صیغے جمع مؤنث غائب اور جمع مؤنث مخاطب کے آخر میں وہی فعل ماضی والا نون ہوتا ہے۔

فائدہ ۳ مضارع کے صیغوں میں کبھی حال کا ترجمہ ہوتا ہے اور کبھی مستقبل کا۔ چنانچہ کہا جاتا ہے۔ یفعل الآن یعنی اب کرتا ہے وہ۔ یفعل غدا یعنی آئندہ کرے گا وہ۔ پھر اس میں اختلاف ہے کہ فعل مضارع حال و استقبال کے دونوں معنوں میں مشترک ہے یا ایک میں حقیقت ہے اور دوسرے میں مجاز ہے جمہور علماء مشترک مانتے ہیں، اور بعض علماء معنی حال میں حقیقت اور معنی استقبال میں مجاز کہتے ہیں، کیونکہ قرائن میں خالی ہونے کی صورت میں مضارع کا صیغہ حال میں راجح ہے۔ اور بعض علماء مضارع کو معنی استقبال میں حقیقت کہتے ہیں کیونکہ حال کے وجود میں اختلاف ہے۔ حکماء زمانہ حال کے موجود نہ ہونے کے قائل ہیں، اس وجہ سے حال کے معنی میں فعل مضارع حقیقت نہیں ہو سکتا۔

سوال۔ مضارع کو مضارع کیوں کہتے ہیں؟

جواب۔ لفظ مضارع مشابہ کے معنی میں ہے اور مختلف وجوہات سے اسم کے مشابہ ہے اس لیے مضارع کو مضارع کہتے ہیں۔ وجہ مشابہت۔ ۱. مثلاً حرکات و سکنات اور تعداد حروف میں "فعل مضارع" اسم کے مشابہ ہے چنانچہ ضَارِبٌ، یَضْرِبُ کی مانند ہے۔ جس طرح مضارع میں چار حرف ہیں اسی طرح اسم فاعل میں بھی چار حروف ہیں اور جس طرح ضَارِبٌ میں بھی پہلا حرف متحرک اور دوسرا ساکن۔ پھر دو حرف متحرک ہیں۔ اسی طرح یَضْرِبُ میں بھی پہلا حرف متحرک اور دوسرا ساکن، پھر دو حرف متحرک ہیں۔
۲. بصریوں کے نزدیک جس طرح اسم پر لام تاکید داخل ہوتا ہے اسی طرح فعل مضارع پر بھی لام تاکید داخل ہوتا ہے جیسے لَیَخْرُجُ۔

۴. اسم جس طرح اولاً مبہم ہوتا ہے پھر بعد میں متعین کیا جاتا ہے اسی طرح فعل مضارع بھی اولاً مبہم پھر متعین ہوتا ہے جیسے لفظ رَجُلٌ مرد مبہم یعنی غیر معین پر دال ہے. پھر الف لام کے داخل ہونے کے بعد مرد معین پر دلالت کرتا ہے. اسی طرح فعل مضارع قرائن سے خالی ہونے کے وقت حال واستقبال کے معنی میں مبہم ہے اور علامت استقبال سین اور سوف وغیرہ داخل ہونے کے بعد معنی استقبال میں سین استقبال قریب کے لیے ہے اور سوف استقبال بعید کے لیے ہے جیسے سَیَنْصُرُ قریب زمانہ میں مدد کرے گا سَوْفَ یَنْصُرُ آئندہ زمانہ بعید میں مدد کرے گا اور لام ابتداء داخل ہونے کے بعد معنی حال میں متعین ہو جاتا ہے جیسے لَیَاْکُلُ البتہ وہ کھاتا ہے (زنجانی) اور فعل مضارع اسم فاعل کے مانند صفت کے موقع میں مستعمل ہوتا ہے جیسے مَرَرْتُ بِرَجُلٍ ضَارِبٍ کے مانند مَرَرْتُ بِرَجُلٍ یَضْرِبُ بھی کہا جاتا ہے.

باب اوّل صرف کبیر فعل مضارع مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ

یُضْرَبُ	مارا جاتا ہے یا مارا جائے گا وہ ایک مرد	زمانہ حال یا استقبال میں	صیغہ واحد مذکر غائب	بحث فعل مضارع مجہول
یُضْرَبَانِ	مارے جاتے ہیں یا مارے جائیں گے وہ دو مرد	"	صیغہ تثنیہ مذکر غائب	"
یُضْرَبُوْنَ	مارے جاتے ہیں یا مارے جائیں گے وہ سب مرد	"	صیغہ جمع مذکر غائب	"
تُضْرَبُ	ماری جاتی ہے یا ماری جائے گی وہ ایک عورت	"	صیغہ واحد مؤنث غائب	"
تُضْرَبَانِ	ماری جاتی ہیں یا ماری جائیں گی وہ دو عورتیں	"	صیغہ تثنیہ مؤنث غائب	"
یُضْرَبْنَ	ماری جاتی ہیں یا ماری جائیں گی وہ سب عورتیں	"	صیغہ جمع مؤنث غائب	"
تُضْرَبُ	مارا جاتا ہے یا مارا جائے گا تو ایک مرد	"	صیغہ واحد مذکر حاضر	"
تُضْرَبَانِ	مارے جاتے ہو یا مارے جاؤ گے تم دو مرد	"	صیغہ تثنیہ مذکر حاضر	"
تُضْرَبُوْنَ	مارے جاتے ہو یا مارے جاؤ گے تم سب مرد	"	صیغہ جمع مذکر حاضر	"
تُضْرَبِیْنَ	ماری جاتی ہے یا ماری جائے گی تو ایک عورت	"	صیغہ واحد مؤنث حاضر	"
تُضْرَبَانِ	ماری جاتی ہو یا ماری جاؤ گی تم دو عورتیں	"	صیغہ تثنیہ مؤنث حاضر	"
تُضْرَبْنَ	ماری جاتی ہو یا ماری جاؤ گی تم سب عورتیں	"	صیغہ جمع مؤنث حاضر	"
اُضْرَبُ	مارا جاتا ہوں یا مارا جاؤں گا میں ایک مرد یا ایک عورت	"	صیغہ واحد متکلم مشترک	"
نُضْرَبُ	مارے جاتے ہیں یا مارے جائیں گے ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں	"	صیغہ جمع متکلم مشترک مع الغیر	"

بابِ اوّل صرفِ کبیر اسم فاعل ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعِلُ

ضَارِبٌ	مارنے والا ایک مرد	صیغہ واحد مذکر اسم فاعل
ضَارِبَانِ	مارنے والے دو مرد	صیغہ تثنیہ مذکر اسم فاعل
ضَارِبُوْنَ	مارنے والے سب مرد	صیغہ جمع مذکر سالم اسم فاعل
ضَرَبَةٌ	مارنے والے سب مرد	صیغہ جمع مذکر مکسر اسم فاعل
ضُرَّابٌ	مارنے والے سب مرد	صیغہ جمع مذکر مکسر اسم فاعل
ضُرَّبٌ	مارنے والے سب مرد	صیغہ جمع مذکر مکسر اسم فاعل
ضَرْبٌ	مارنے والے سب مرد	صیغہ جمع مذکر مکسر اسم فاعل
ضُرُوْبٌ	مارنے والے سب مرد	صیغہ جمع مذکر مکسر اسم فاعل
ضُرَبَاءُ	مارنے والے سب مرد	صیغہ جمع مذکر مکسر اسم فاعل
ضُرْبَانٌ	مارنے والے سب مرد	صیغہ جمع مذکر مکسر اسم فاعل
ضِرَابٌ	مارنے والے سب مرد	صیغہ جمع مذکر مکسر اسم فاعل
ضُرُوْبٌ	مارنے والے سب مرد	صیغہ جمع مذکر مکسر اسم فاعل
اَضْرَابٌ	مارنے والے سب مرد	صیغہ جمع مذکر مکسر اسم فاعل
ضَارِبَةٌ	مارنے والی ایک عورت	صیغہ واحد مؤنث اسم فاعل
ضَارِبَتَانِ	مارنے والی دو عورتیں	صیغہ تثنیہ مؤنث اسم فاعل
ضَارِبَاتٌ	مارنے والی سب عورتیں	صیغہ جمع مؤنث سالم اسم فاعل
ضَوَارِبُ	مارنے والی سب عورتیں	صیغہ جمع مؤنث مکسر اسم فاعل
ضُوَيْرِبٌ	تھوڑا مارنے والا ایک مرد	صیغہ واحد مذکر مصغر اسم فاعل
ضُوَيْرِبَةٌ	تھوڑا مارنے والی ایک عورت	صیغہ واحد مؤنث مصغر اسم فاعل

فائدہ۔ اسمائے مشتقہ یعنی اسم فاعل واسم مفعول وغیرہما کے کل چھ صیغے ہیں تین مذکر کے لیے اور تین مؤنث کے لیے۔ اسم فاعل واسم مفعول میں غائب، مخاطب، متکلم پر دلالت نہیں ہوتی۔ کیونکہ صیغہ صفت کا ذات مبہم پر دلالت کرتا ہے اور غائب وغیرہ ذات معین پر دلالت کرتے ہیں، جب اسم فاعل اسم مفعول سے یہ معنی ادا کرنا مقصود ہوں تو ابتدا میں ضمیر منفصل لگا دیا جاتا ہے۔ جیسے

هُوَ ضَارِبٌ، اَنْتَ ضَارِبٌ، اَنَا ضَارِبٌ وغیرہ۔ باقی مکسر اور تصغیر کے صیغے سماع پر موقوف ہیں ان کے لیے کوئی قاعدہ نہیں۔

سوال. مَضَارِبُ میں اسم کی علامت تنوین کو کیوں حذف کیا ہے؟

جواب. مَضَارِبُ جمع منتہی الجموع کے وزن پر ہے اور جمع منتہی الجموع حقیقۃً یا حکماً دو مرتبہ جمع بنائی ہوئی ہوتی ہے تو یہ بھی دو سببوں کے قائم مقام ہوئی۔ ۱. جمع ۔ ۲. تکرار جمع ۔ الغرض غیر منصرف ہونے کی وجہ سے تنوین کو حذف کیا ہے۔

باب اوّل صرف کبیر اسم مفعول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ يَفْعِلُ

مَضْرُوْبٌ	مارا ہوا ایک مرد	صیغہ واحد مذکر اسم مفعول
مَضْرُوْبَانِ	مارے ہوئے دو مرد	صیغہ تثنیہ مذکر اسم مفعول
مَضْرُوْبُوْنَ	مارے ہوئے سب مرد	صیغہ جمع مذکر سالم اسم مفعول
مَضْرُوْبَةٌ	ماری ہوئی ایک عورت	صیغہ واحد مؤنث اسم مفعول
مَضْرُوْبَتَانِ	ماری ہوئی دو عورتیں	صیغہ تثنیہ مؤنث اسم مفعول
مَضْرُوْبَاتٌ	ماری ہوئیں سب عورتیں	صیغہ جمع مؤنث سالم اسم مفعول
مَضَارِيْبُ	ماری ہوئیں سب عورتیں	صیغہ جمع مؤنث مکسر اسم مفعول
مُضَيْرِيْبٌ	تھوڑا مارا ہوا ایک مرد	صیغہ واحد مذکر مصغر اسم مفعول
وَمُضَيْرِيْبَةٌ	تھوڑی ماری ہوئی ایک عورت	صیغہ واحد مؤنث مصغر اسم مفعول

ف. کبھی وزن فعیل اور وزن افعل بھی اسم مفعول کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں جیسے قتیل و ذبیح بمعنی مقتول و مذبوح اور اشہر اور اعذار بمعنی مشہور و معذور کے۔

اسم مبالغہ ثلاثی مجرد صحیح

فَعَّالٌ	غَفَّارٌ	فُعُّوْلٌ	قُدُّوْسٌ
فَعُوْلٌ	غَفُوْرٌ	فَعُوْلٌ	صَبُوْرٌ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ
فَعَّالَةٌ	عَلَّامَةٌ	فَعِيْلٌ	رَحِيْمٌ
فَعْلَانٌ	رَحْمَانٌ		

بدانکہ اکثر در صیغہ مبالغہ مذکر و مؤنث یکساں آید چنانچہ علامۃ برائے مذکر و مؤنث یکساں آید۔ جان! کہ اکثر اسم مبالغہ میں مذکر و مؤنث کے صیغے ایک جیسے آتے ہیں. جیسے علامۃ مذکر و مؤنث دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

صفت مشبہ ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعُلَ یَفْعُلُ چوں اَلشَّرَفُ بزرگ شدن (باعزّت ہونا)

صیغہ	معنی	بیان
شَرِیْفٌ	ایک مرد باعزت	واحد مذکر صفت مشبہ
شَرِیْفَانِ	دو مرد باعزت	تثنیہ مذکر صفت مشبہ
شَرِیْفُوْنَ	سب مرد باعزت	جمع مذکر سالم صفت مشبہ
شُرَفَاءُ	سب مرد باعزت	جمع مذکر مکسر صفت مشبہ
شُرْفَانٌ	سب مرد باعزت	جمع مذکر مکسر صفت مشبہ
شِرْفَانٌ	سب مرد باعزت	جمع مذکر مکسر صفت مشبہ
شِرَافٌ	سب مرد باعزت	جمع مذکر مکسر صفت مشبہ
شُرُوْفٌ	سب مرد باعزت	جمع مذکر مکسر صفت مشبہ
اَشْرَافٌ	سب مرد باعزت	جمع مذکر مکسر صفت مشبہ
اَشْرِفَاءُ	سب مرد باعزت	جمع مذکر مکسر صفت مشبہ
اَشْرِفَةٌ	سب مرد باعزت	جمع مذکر مکسر صفت مشبہ
شَرِیْفَةٌ	ایک عورت باعزت	واحد مؤنث صفت مشبہ
شَرِیْفَتَانِ	دو عورتیں باعزت	تثنیہ مؤنث صفت مشبہ
شَرِیْفَاتٌ	سب عورتیں باعزت	جمع مؤنث سالم صفت مشبہ
شَرَائِفُ	سب عورتیں باعزت	جمع مؤنث مکسر صفت مشبہ
شُرَیِّفٌ	ایک مرد تھوڑی عزت والا	واحد مذکر مصغر صفت مشبہ
شُرَیِّفَةٌ	ایک عورت تھوڑی عزت والی	واحد مؤنث مصغر صفت مشبہ

فعل مضارع کے تغیّرات

جو حروف فعل مضارع کے لفظاً اور معنی دونوں میں تغیر کرتے ہیں وہ تین قسم پر ہیں ۱۔ نون تاکید ۲۔ حروف جوازم یعنی جزم دینے والے حرف ۳۔ حروف نواصب یعنی نصب دینے والے حرف۔ یہاں سے لام تاکید اور با نون تاکید کو بیان کیا جاتا ہے بقیہ انشاء اللہ آئندہ بیان ہوں گے۔ فعل مضارع کے شروع میں لام تاکید اور آخر میں نون تاکید لگاتے ہیں جو معنی میں تاکید پیدا کرنے کے لیے آتا ہے اور لام تاکید ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے اور اسی لام کو لام ابتدائیہ بھی کہتے ہیں جس کا معنی ہوتا ہے البتہ

اور نون تاکید دو قسم پر ہے. ۱ ثقیلہ ۲ خفیفہ. نون ثقیلہ معنی میں تاکید پیدا کرتا ہے اور زمانہ مستقبل کے ساتھ خاص کر دیتا ہے جیسے لَیَضْرِبَنَّ (البتہ ضرور مارے گا وہ ایک مرد)

اور سات صیغوں کے آخر میں نون اعرابی گر جاتا ہے. جمع مذکر غائب وجمع مذکر حاضر کے صیغوں سے واو اور واحد مؤنث حاضر کے صیغہ سے یا گر جاتا ہے اور جمع مؤنث غائب، جمع مؤنث حاضر میں «نون ضمیر» کے بعد الف فاصل (علیحدہ کرنے والا) لایا جاتا ہے تاکہ نون ضمیر اور نون ثقیلہ کے ایک جگہ جمع ہونے سے ثقل نہ پیدا ہو جائے کیونکہ اس صورت میں تین نون اکٹھے جمع ہو جاتے ہیں.

فائدہ ۱: نون ثقیلہ اگر الف کے بعد واقع ہو تو مکسور ہوگا ورنہ مفتوح.

فائدہ ۲: نون خفیفہ یہ صرف ان صیغوں میں آتا ہے جن میں نون ثقیلہ سے پہلے الف نہ ہو اور وہ صیغے یہ ہیں. چاروں تثنیہ وجمع مؤنث غائب وجمع مؤنث حاضر اور نون خفیفہ سے پہلے والے حرف کا اعراب وہی ہوگا جو نون ثقیلہ کا ہے اور دونوں کے معنی میں تاکید پائی جاتی ہے.

باب اوّل صرف کبیر فعل مستقبل معلوم بلام تاکید و نون ثقیلہ ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعِلُ

صیغہ	معنی	زمانہ	صیغہ کا نام
لَیَضْرِبَنَّ	البتہ ضرور مارے گا وہ ایک مرد	زمانہ آئندہ میں	واحد مذکر غائب فعل مستقبل معلوم
لَیَضْرِبَانِّ	البتہ ضرور ماریں گے وہ دو مرد	〃	تثنیہ مذکر غائب 〃
لَیَضْرِبُنَّ	البتہ ضرور ماریں گے وہ سب مرد	〃	جمع مذکر غائب 〃
لَتَضْرِبَنَّ	البتہ ضرور مارے گی وہ ایک عورت	〃	واحد مؤنث غائب 〃
لَتَضْرِبَانِّ	البتہ ضرور ماریں گی وہ دو عورتیں	〃	تثنیہ مؤنث غائب 〃
لَیَضْرِبْنَانِّ	البتہ ضرور ماریں گی وہ سب عورتیں	〃	جمع مؤنث غائب 〃
لَتَضْرِبَنَّ	البتہ ضرور مارے گا تو ایک مرد	〃	واحد مذکر حاضر 〃
لَتَضْرِبَانِّ	البتہ ضرور مارو گے تم دو مرد	〃	تثنیہ مذکر حاضر 〃
لَتَضْرِبُنَّ	البتہ ضرور مارو گے تم سب مرد	〃	جمع مذکر حاضر 〃
لَتَضْرِبِنَّ	البتہ ضرور مارے گی تو ایک عورت	〃	واحد مؤنث حاضر 〃
لَتَضْرِبَانِّ	البتہ ضرور مارو گی تم دو عورتیں	〃	تثنیہ مؤنث حاضر 〃
لَتَضْرِبْنَانِّ	البتہ ضرور مارو گی تم سب عورتیں	〃	جمع مؤنث حاضر 〃
لَأَضْرِبَنَّ	البتہ ضرور ماروں گا میں ایک مرد یا ایک عورت	〃	واحد متکلم مشترک 〃
لَنَضْرِبَنَّ	البتہ ضرور ماریں گے ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں	〃	جمع متکلم مع الغیر مشترک 〃

باب اوّل صرف کبیر فعل مستقبل مجہول بلام تاکید دنون ثقیلہ ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعِلُ

لَیُضْرَبَنَّ	البتہ ضرور مارا جائے گا وہ ایک مرد	زمانہ آئندہ میں	واحد مذکر غائب فعل مستقبل مجہول
لَیُضْرَبَانِّ	البتہ ضرور مارے جائیں گے وہ دو مرد	״	تثنیہ مذکر غائب ״
لَیُضْرَبُنَّ	البتہ ضرور مارے جائیں گے وہ سب مرد	״	جمع مذکر غائب ״
لَتُضْرَبَنَّ	البتہ ضرور ماری جائے گی وہ ایک عورت	״	واحد مؤنث غائب ״
لَتُضْرَبَانِّ	البتہ ضرور ماری جائیں گی وہ دو عورتیں	״	تثنیہ مؤنث غائب ״
لَیُضْرَبْنَانِّ	البتہ ضرور ماری جائیں گی وہ سب عورتیں	״	جمع مؤنث غائب ״
لَتُضْرَبَنَّ	البتہ ضرور مارا جائے گا تو ایک مرد	״	واحد مذکر حاضر ״
لَتُضْرَبَانِّ	البتہ ضرور مارے جاؤ گے تم دو مرد	״	تثنیہ مذکر حاضر ״
لَتُضْرَبُنَّ	البتہ ضرور مارے جاؤ گے تم سب مرد	״	جمع مذکر حاضر ״
لَتُضْرَبِنَّ	البتہ ضرور ماری جائے گی تو ایک عورت	״	واحد مؤنث حاضر ״
لَتُضْرَبَانِّ	البتہ ضرور ماری جاؤ گی تم دو عورتیں	״	تثنیہ مؤنث حاضر ״
لَتُضْرَبْنَانِّ	البتہ ضرور ماری جاؤ گی تم سب عورتیں	״	جمع مؤنث حاضر ״
لَأُضْرَبَنَّ	البتہ ضرور مارا جاؤں گا میں ایک مرد یا ایک عورت	״	واحد متکلم مع الغیر مشترک ״
لَنُضْرَبَنَّ	البتہ ضرور مارے جائیں گے ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں	״	جمع متکلم مع الغیر مشترک ״

باب اوّل صرف کبیر فعل جحد معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فعل یفعل

لَمْ یَضْرِبْ	نہیں مارا اس ایک مرد نے	زمانہ گذشتہ میں	صیغہ واحد مذکر غائب فعل جحد معلوم
لَمْ یَضْرِبَا	نہیں مارا ان دو مردوں نے	״	صیغہ تثنیہ مذکر غائب ״
لَمْ یَضْرِبُوْا	نہیں مارا ان سب مردوں نے	״	صیغہ جمع مذکر غائب ״
لَمْ تَضْرِبْ	نہیں مارا اس ایک عورت نے	״	صیغہ واحد مؤنث غائب ״
لَمْ تَضْرِبَا	نہیں مارا ان دو عورتوں نے	״	صیغہ تثنیہ مؤنث غائب ״
لَمْ یَضْرِبْنَ	نہیں مارا ان سب عورتوں نے	״	صیغہ جمع مؤنث غائب ״
لَمْ تَضْرِبْ	نہیں مارا تو ایک مرد نے	״	صیغہ واحد مذکر حاضر ״

لَمْ تَضْرِبَا	نہیں مارا تم دو مردوں نے	زمانہ گذشتہ میں	صیغہ تثنیہ مذکر حاضر فعل جحد معلوم
لَمْ تَضْرِبُوْا	نہیں مارا تم سب مردوں نے	"	صیغہ جمع مذکر حاضر "
لَمْ تَضْرِبِیْ	نہیں مارا تو ایک عورت نے	"	صیغہ واحد مؤنث حاضر "
لَمْ تَضْرِبَا	نہیں مارا تم دو عورتوں نے	"	صیغہ تثنیہ مؤنث حاضر "
لَمْ تَضْرِبْنَ	نہیں مارا تم سب عورتوں نے	"	صیغہ جمع مؤنث حاضر "
لَمْ اَضْرِبْ	نہیں مارا میں ایک مرد یا ایک عورت نے	"	صیغہ واحد متکلم مشترک "
لَمْ نَضْرِبْ	نہیں مارا ہم دو مرد یا دو عورتوں نے یا سب مردوں یا سب عورتوں نے	"	صیغہ جمع متکلم مشترک مع الغیر "

فائدہ: حروف جوازم پانچ ہیں جو فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں اِنْ، لَمْ، لَمَّا، لام امر، لا نہی۔ یہاں صرف لَمْ کا بیان ہے۔ باقی آپ انشاء اللہ کتب نحو میں پڑھیں گے۔ لفظ لَمْ فعل مضارع میں دو عمل کرتا ہے۔ ۱۔ لفظی ۲۔ معنوی

فعل مضارع کے لفظوں میں تو یہ عمل کرتا ہے کہ پانچ صیغوں کے آخر کو جزم دیتا ہے اور سات صیغوں کے آخر میں نون اعرابی گراتا ہے اور دو صیغوں کے آخر میں کوئی عمل نہیں کرتا۔ کیونکہ وہ مبنی ہیں اور پانچ صیغے جن کے آخر میں جزم دیتا ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں۔ لَمْ یَضْرِبْ۔ لَمْ تَضْرِبْ۔ لَمْ تَضْرِبْ۔ لَمْ اَضْرِبْ۔ لَمْ نَضْرِبْ۔

اور سات صیغے جن کے آخر میں نون اعرابی گراتا ہے۔ وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

لَمْ یَضْرِبَا۔ لَمْ یَضْرِبُوْا۔ لَمْ تَضْرِبَا۔ لَمْ تَضْرِبَا۔ لَمْ تَضْرِبُوْا۔ لَمْ تَضْرِبِیْ۔ لَمْ تَضْرِبَا اور دو صیغہ مبنی ہیں یعنی لَمْ یَضْرِبْنَ اور لَمْ تَضْرِبْنَ۔

اور لَمْ معنوی عمل یہ کرتا ہے کہ مضارع کو حال و استقبال کے زمانہ سے نکال کر ماضی منفی کے معنی میں کر دیتا ہے۔ جیسے لَمْ یَضْرِبْ (نہیں مارا اس ایک مرد نے زمانہ گذشتہ میں)

باب اوّل صرف کبیر فعل جحد مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعِلُ

لَمْ یُضْرَبْ	نہیں مارا گیا وہ ایک مرد	زمانہ گذشتہ میں	صیغہ واحد مذکر غائب فعل جحد مجہول
لَمْ یُضْرَبَا	نہیں مارے گئے وہ دو مرد	"	صیغہ تثنیہ مذکر غائب "
لَمْ یُضْرَبُوْا	نہیں مارے گئے وہ سب مرد	"	صیغہ جمع مذکر غائب "
لَمْ تُضْرَبْ	نہیں ماری گئی وہ ایک عورت	"	صیغہ واحد مؤنث غائب "
لَمْ تُضْرَبَا	نہیں ماری گئیں وہ دو عورتیں	"	صیغہ تثنیہ مؤنث غائب "
لَمْ یُضْرَبْنَ	نہیں ماری گئیں وہ سب عورتیں	"	صیغہ جمع مؤنث غائب "

صیغہ	معنی	زمانہ	صیغہ کی نوعیت
لَمْ تُضْرَبْ	نہیں مارا گیا تو ایک مرد	زمانہ گذشتہ میں	صیغہ واحد مذکر حاضر فعل جحد معلوم
لَمْ تُضْرَبَا	نہیں مارے گئے تم دو مرد	"	صیغہ تثنیہ مذکر حاضر "
لَمْ تُضْرَبُوْا	نہیں مارے گئے تم سب مرد	"	صیغہ جمع مذکر حاضر "
لَمْ تُضْرَبِيْ	نہیں ماری گئی تو ایک عورت	"	صیغہ واحد مؤنث حاضر "
لَمْ تُضْرَبَا	نہیں ماری گئیں تم دو عورتیں	"	صیغہ تثنیہ مؤنث حاضر "
لَمْ تُضْرَبْنَ	نہیں ماری گئیں تم سب عورتیں	"	صیغہ جمع مؤنث حاضر "
لَمْ اُضْرَبْ	نہیں مارا گیا میں ایک مرد یا ایک عورت	"	صیغہ واحد متکلم مشترک "
لَمْ نُضْرَبْ	نہیں مارے گئے ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں	"	صیغہ جمع متکلم مع الغیر مشترک "

باب اوّل صرف کبیر فعل نفی معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ يَفْعِلُ

صیغہ	معنی	زمانہ	صیغہ کی نوعیت
لَا يَضْرِبُ	نہیں مارتا ہے یا نہیں مارے گا وہ ایک مرد	زمانہ حال یا استقبال میں	صیغہ واحد مذکر غائب فعل نفی معلوم
لَا يَضْرِبَانِ	نہیں مارتے ہیں یا نہیں ماریں گے وہ دو مرد	"	صیغہ تثنیہ مذکر غائب "
لَا يَضْرِبُوْنَ	نہیں مارتے ہیں یا نہیں ماریں گے وہ سب مرد	"	صیغہ جمع مذکر غائب "
لَا تَضْرِبُ	نہیں مارتی ہے یا نہیں مارے گی وہ ایک عورت	"	صیغہ واحد مؤنث غائب "
لَا تَضْرِبَانِ	نہیں مارتی ہیں یا نہیں ماریں گی وہ دو عورتیں	"	صیغہ تثنیہ مؤنث غائب "
لَا يَضْرِبْنَ	نہیں مارتی ہیں یا نہیں ماریں گی وہ سب عورتیں	"	صیغہ جمع مؤنث غائب "
لَا تَضْرِبُ	نہیں مارتا ہے یا نہیں مارے گا تو ایک مرد	"	صیغہ واحد مذکر حاضر "
لَا تَضْرِبَانِ	نہیں مارتے ہو یا نہیں مارو گے تم دو مرد	"	صیغہ تثنیہ مذکر حاضر "
لَا تَضْرِبُوْنَ	نہیں مارتے ہو یا نہیں مارو گے تم سب مرد	"	صیغہ جمع مذکر حاضر "
لَا تَضْرِبِيْنَ	نہیں مارتی ہے یا نہیں مارے گی تو ایک عورت	"	صیغہ واحد مؤنث حاضر "
لَا تَضْرِبَانِ	نہیں مارتی ہو یا نہیں مارو گی تم دو عورتیں	"	صیغہ تثنیہ مؤنث حاضر "
لَا تَضْرِبْنَ	نہیں مارتی ہو یا نہیں مارو گی تم سب عورتیں	"	صیغہ جمع مؤنث حاضر "
لَا اَضْرِبُ	نہیں مارتا ہوں یا نہیں ماروں گا میں ایک مرد یا ایک عورت	"	صیغہ واحد متکلم مشترک
لَا نَضْرِبُ	نہیں مارتے ہیں یا نہیں ماریں گے ہم دو مرد یا دو عورتیں	"	صیغہ جمع متکلم مع الغیر مشترک "
	یا سب مرد یا سب عورتیں	"	

فائدہ ۱: جب مضارع پر "لا" نفی کا داخل ہو جائے تو اس کے ذریعہ سے معنی حال و استقبال کی نفی عام ہوتی ہے اور "ما" کے ذریعہ صرف زمانہ حال کی نفی ہوتی ہے استقبال کی نہیں، اور قسم کے موقعہ پر لا زائدہ بھی ہوتا ہے جیسے لَا أُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ میں لا زائدہ ہے۔

فائدہ ۲: لا نفی اور لا نہی میں فرق۔ لا نفی صرف معنی مثبت کو منفی میں کر دیتا ہے اور لفظوں میں کوئی عمل نہیں کرتا۔ اور "لا" نہی معنی مثبت کو منفی میں کرنے کے ساتھ ساتھ پانچ صیغوں کے آخر میں جزم دیتا ہے اور سات صیغوں کے آخر میں نون اعرابی گراتا ہے۔ اور دو صیغوں میں کوئی عمل نہیں کرتا، کیونکہ وہ مبنی ہیں۔

باب اوّل صرف کبیر فعل نفی مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ يَفْعِلُ

لَا يُضْرَبُ	نہیں مارا جاتا ہے یا نہیں مارا جائے گا وہ ایک مرد	زمانہ حال یا استقبال میں	صیغہ واحد مذکر غائب فعل نفی مجہول
لَا يُضْرَبَانِ	نہیں مارے جاتے ہیں یا نہیں مارے جائیں گے وہ دو مرد	"	صیغہ تثنیہ مذکر غائب "
لَا يُضْرَبُوْنَ	نہیں مارے جاتے ہیں یا نہیں مارے جائیں گے وہ سب مرد	"	صیغہ جمع مذکر غائب "
لَا تُضْرَبُ	نہیں ماری جاتی ہے یا نہیں ماری جائے گی وہ ایک عورت	"	صیغہ واحد مؤنث غائب "
لَا تُضْرَبَانِ	نہیں ماری جاتی ہیں یا نہیں ماری جائیں گی وہ دو عورتیں	"	صیغہ تثنیہ مؤنث غائب "
لَا يُضْرَبْنَ	نہیں ماری جاتی ہیں یا نہیں ماری جائیں گی وہ سب عورتیں	"	صیغہ جمع مؤنث غائب "
لَا تُضْرَبُ	نہیں مارا جاتا ہے یا نہیں مارا جائے گا تو ایک مرد	"	صیغہ واحد مذکر حاضر "
لَا تُضْرَبَانِ	نہیں مارے جاتے ہو یا نہیں مارے جاؤ گے تم دو مرد	"	صیغہ تثنیہ مذکر حاضر "
لَا تُضْرَبُوْنَ	نہیں مارے جاتے ہو یا نہیں مارے جاؤ گے تم سب مرد	"	صیغہ جمع مذکر حاضر "
لَا تُضْرَبِيْنَ	نہیں ماری جاتی ہے یا نہیں ماری جائے گی تو ایک عورت	"	صیغہ واحد مؤنث حاضر "
لَا تُضْرَبَانِ	نہیں ماری جاتی ہو یا نہیں ماری جاؤ گی تم دو عورتیں	"	صیغہ تثنیہ مؤنث حاضر "
لَا تُضْرَبْنَ	نہیں ماری جاتی ہو یا نہیں ماری جاؤ گی تم سب عورتیں	"	صیغہ جمع مؤنث حاضر "
لَا أُضْرَبُ	نہیں مارا جاتا ہوں یا نہیں مارا جاؤں گا میں ایک مرد یا ایک عورت	"	صیغہ واحد متکلم مشترک "
لَا نُضْرَبُ	نہیں مارے جاتے ہیں یا نہیں مارے جائیں گے ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں	"	صیغہ جمع متکلم مع الغیر مشترک

باب اوّل صرف کبیر فعل نفی معلوم مؤکد بلن ناصبہ ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعِلُ

لَنْ یَّضْرِبَ	ہرگز نہیں مارے گا وہ ایک مرد	زمانہ استقبال میں	صیغہ واحد مذکر غائب	فعل نفی مؤکد بلن ناصبہ معلوم
لَنْ یَّضْرِبَا	ہرگز نہیں ماریں گے وہ دو مرد	〃	صیغہ تثنیہ مذکر غائب	〃
لَنْ یَّضْرِبُوْا	ہرگز نہیں ماریں گے وہ سب مرد	〃	صیغہ جمع مذکر غائب	〃
لَنْ تَضْرِبَ	ہرگز نہیں مارے گی وہ ایک عورت	〃	صیغہ واحد مؤنث غائب	〃
لَنْ تَضْرِبَا	ہرگز نہیں ماریں گی وہ دو عورتیں	〃	صیغہ تثنیہ مؤنث غائب	〃
لَنْ یَّضْرِبْنَ	ہرگز نہیں ماریں گی وہ سب عورتیں	〃	صیغہ جمع مؤنث غائب	〃
لَنْ تَضْرِبَ	ہرگز نہیں مارے گا تو ایک مرد	〃	صیغہ واحد مذکر حاضر	〃
لَنْ تَضْرِبَا	ہرگز نہیں مارو گے تم دو مرد	〃	صیغہ تثنیہ مذکر حاضر	〃
لَنْ تَضْرِبُوْا	ہرگز نہیں مارو گے تم سب مرد	〃	صیغہ جمع مذکر حاضر	〃
لَنْ تَضْرِبِیْ	ہرگز نہیں مارے گی تو ایک عورت	〃	صیغہ واحد مؤنث حاضر	〃
لَنْ تَضْرِبَا	ہرگز نہیں مارو گی تم دو عورتیں	〃	صیغہ تثنیہ مؤنث حاضر	〃
لَنْ تَضْرِبْنَ	ہرگز نہیں مارو گی تم سب عورتیں	〃	صیغہ جمع مؤنث حاضر	〃
لَنْ اَضْرِبَ	ہرگز نہیں ماروں گا میں ایک مرد یا ایک عورت	〃	صیغہ واحد متکلم مشترک	〃
لَنْ نَضْرِبَ	ہرگز نہیں ماریں گے ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں	〃	صیغہ جمع متکلم مع الغیر مشترک	〃

تشریح فعل مضارع کو نصب دینے والے چار حروف ہیں۔ ۱. اَنْ. ۲. لَنْ. ۳. کَیْ. ۴. اِذَنْ.
یہاں صرف "لَنْ" کو بیان کرنا ہے. لفظ لَنْ فعل مضارع میں دو عمل کرتا ہے. ۱. لفظی. ۲. معنوی.

لفظی یہ عمل کرتا ہے کہ فعل مضارع کے پانچ صیغوں کے آخر میں نصب دیتا ہے اور سات صیغوں کے آخر میں نون اعرابی گراتا ہے اور دو صیغوں کے آخر میں کوئی عمل نہیں کرتا کیونکہ وہ مبنی ہیں. اور معنوی یہ عمل کرتا ہے کہ فعل مضارع کو زمانہ حال سے نکال کر زمانہ مستقبل کے ساتھ مخصوص کر دیتا ہے۔

فائدہ: امام فراء کے نزدیک "لن" اصل میں "لا" تھا. الف کو خلاف قیاس نون سے تبدیل کیا، اور خلیل نحوی کے نزدیک "لَنْ" اصل میں "لَا اَنْ" تھا، تخفیف کے لیے ہمزہ کو حذف کر دینے کے بعد التقائے ساکنین کی وجہ سے الف حذف ہوگیا. اور امام

سیبویہ کے نزدیک "لن" ایک مستقل حرف ہے اس میں کسی قسم کی تعلیل و تغیر نہیں ہوا نیز لن کے معنی میں اختلاف ہے۔

(١) جمہور علماء نفی تاکیدی کے معنی میں کہتے ہیں۔ پس لَنْ یَّفْعَلَ کے معنی ہرگز نہیں کرے گا وہ ایک مرد۔

(٢) بعض علماء نفی تابیدی کے معنی میں کہتے ہیں چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بَعْدَ اِیْمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوْا کُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ میں نفی ابدی مراد ہے۔ ترجمہ۔ جو لوگ ایمان لانے کے بعد مرتد ہو گئے پھر کفر میں بڑھتے ہی رہے ان کی توبہ ہرگز ہرگز قبول نہیں کی جائے گی جمہور علماء کہتے ہیں کہ ارشاد باری تعالیٰ لَنْ تَرَانِیْ میں ابدی نفی مراد نہیں ہو سکتی، کیونکہ جنت میں مومنین کو دیدار خداوندی نصیب ہو گا، چنانچہ آیات و احادیث کثیرہ اس پر دال ہیں اور لَنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ میں نفی ابدی کا مقید لفظ لن نہیں بلکہ وہ آیات و احادیث ہیں جن سے کفار کا ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہنا معلوم ہوتا ہے۔

باب اوّل صرف کبیر فعل نفی مجہول مؤکد بلن ناصبہ ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعِلُ

لَنْ یُّضْرَبَ	ہرگز نہیں مارا جائے گا وہ ایک مرد	زمانہ استقبال میں	صیغہ واحد مذکر غائب	فعل نفی مؤکد بلن ناصبہ مجہول
لَنْ یُّضْرَبَا	ہرگز نہیں مارے جائیں گے وہ دو مرد		صیغہ تثنیہ مذکر غائب	
لَنْ یُّضْرَبُوْا	ہرگز نہیں مارے جائیں گے وہ سب مرد	〃	صیغہ جمع مذکر غائب	〃
لَنْ تُضْرَبَ	ہرگز نہیں ماری جائے گی وہ ایک عورت	〃	صیغہ واحد مؤنث غائب	〃
لَنْ تُضْرَبَا	ہرگز نہیں ماری جائیں گی وہ دو عورتیں	〃	صیغہ تثنیہ مؤنث غائب	〃
لَنْ یُّضْرَبْنَ	ہرگز نہیں ماری جائیں گی وہ سب عورتیں	〃	صیغہ جمع مؤنث غائب	〃
لَنْ تُضْرَبَ	ہرگز نہیں مارا جائے گا تو ایک مرد	〃	صیغہ واحد مذکر حاضر	〃
لَنْ تُضْرَبَا	ہرگز نہیں مارے جاؤ گے تم دو مرد	〃	صیغہ تثنیہ مذکر حاضر	〃
لَنْ تُضْرَبُوْا	ہرگز نہیں مارے جاؤ گے تم سب مرد	〃	صیغہ جمع مذکر حاضر	〃
لَنْ تُضْرَبِیْ	ہرگز نہیں ماری جائے گی تو ایک عورت	〃	صیغہ واحد مؤنث حاضر	〃
لَنْ تُضْرَبَا	ہرگز نہیں ماری جاؤ گی تم دو عورتیں	〃	صیغہ تثنیہ مؤنث حاضر	〃
لَنْ تُضْرَبْنَ	ہرگز نہیں ماری جاؤ گی تم سب عورتیں	〃	صیغہ جمع مؤنث حاضر	〃
لَنْ اُضْرَبَ	ہرگز نہیں مارا جاؤں گا میں ایک مرد یا ایک عورت	〃	صیغہ واحد متکلم مشترک	〃
لَنْ نُّضْرَبَ	ہرگز نہیں مارے جائیں گے ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں	،	صیغہ جمع متکلم مع الغیر مشترک	

باب اوّل صرف کبیر فعل امر حاضر معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعِلُ

اِضْرِبْ	مار تو ایک مرد	زمانہ حال میں	صیغہ واحد مذکر حاضر فعل امر حاضر معلوم
اِضْرِبَا	مارو تم دو مرد	″	صیغہ تثنیہ مذکر حاضر ″
اِضْرِبُوا	مارو تم سب مرد	″	صیغہ جمع مذکر حاضر ″
اِضْرِبِي	مار تو ایک عورت	″	صیغہ واحد مؤنث حاضر ″
اِضْرِبَا	مارو تم دو عورتیں	″	صیغہ تثنیہ مؤنث حاضر ″
اِضْرِبْنَ	مارو تم سب عورتیں	″	صیغہ جمع مؤنث حاضر ″

امر حاضر معلوم با نون تاکید ثقیلہ

اِضْرِبَنَّ	ضرور مار تو ایک مرد	زمانہ حال میں	صیغہ واحد مذکر حاضر امر حاضر معلوم با نون تاکید ثقیلہ
اِضْرِبَانِّ	ضرور مارو تم دو مرد	″	صیغہ تثنیہ مذکر حاضر ″
اِضْرِبُنَّ	ضرور مارو تم سب مرد	″	صیغہ جمع مذکر حاضر ″
اِضْرِبِنَّ	ضرور مار تو ایک عورت	″	صیغہ واحد مؤنث حاضر ″
اِضْرِبَانِّ	ضرور مارو تم دو عورتیں	″	صیغہ تثنیہ مؤنث حاضر ″
اِضْرِبْنَانِّ	ضرور مارو تم سب عورتیں	″	صیغہ جمع مؤنث حاضر ″

امر حاضر معلوم با نون تاکید خفیفہ

اِضْرِبَنْ	ضرور مار تو ایک مرد	زمانہ حال میں	صیغہ واحد مذکر حاضر امر حاضر معلوم با نون تاکید خفیفہ
اِضْرِبُنْ	ضرور مارو تم سب مرد	″	صیغہ جمع مذکر حاضر ″
اِضْرِبِنْ	ضرور مار تو ایک عورت	″	صیغہ واحد مؤنث حاضر ″

باب اوّل صرف کبیر فعل امر حاضر مجہول با لام ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعِلُ

لِتُضْرَبْ	چاہیے کہ مارا جائے تو ایک مرد	زمانہ استقبال میں	صیغہ واحد مذکر حاضر فعل امر حاضر مجہول باللام
لِتُضْرَبَا	چاہیے کہ مارے جاؤ تم دو مرد	″	صیغہ تثنیہ مذکر حاضر ″

لِتُضْرَبُوْا	چاہیے کہ مارے جاؤ تم سب مرد	زمانہ استقبال میں	صیغہ جمع مذکر حاضر فعل امر حاضر مجہول
لِتُضْرَبِيْ	چاہیے کہ ماری جائے تو ایک عورت	"	صیغہ واحد مؤنث حاضر "
لِتُضْرَبَا	چاہیے کہ ماری جاؤ تم دو عورتیں	"	صیغہ تثنیہ مؤنث حاضر "
لِتُضْرَبْنَ	چاہیے کہ ماری جاؤ تم سب عورتیں	"	صیغہ جمع مؤنث حاضر "

باب اوّل صرف کبیر فعل امر حاضر مجہول بانون تاکید ثقیلہ

لِتُضْرَبَنَّ	چاہیے کہ ضرور مارا جائے تو ایک مرد	زمانہ استقبال میں	صیغہ واحد مذکر حاضر مجہول بانون تاکید ثقیلہ
لِتُضْرَبَانِّ	چاہیے کہ ضرور مارے جاؤ تم دو مرد	"	صیغہ تثنیہ مذکر حاضر "
لِتُضْرَبُنَّ	چاہیے کہ ضرور مارے جاؤ تم سب مرد	"	صیغہ جمع مذکر حاضر "
لِتُضْرَبِنَّ	چاہیے کہ ضرور ماری جائے تو ایک عورت	"	صیغہ واحد مؤنث حاضر "
لِتُضْرَبَانِّ	چاہیے کہ ضرور ماری جاؤ تم دو عورتیں	"	صیغہ تثنیہ مؤنث حاضر "
لِتُضْرَبْنَانِّ	چاہیے کہ ضرور ماری جاؤ تم سب عورتیں	"	صیغہ جمع مؤنث حاضر "

صرف کبیر فعل امر حاضر مجہول بانون تاکید خفیفہ

لِتُضْرَبَنْ	چاہیے کہ ضرور مارا جائے تو ایک مرد	زمانہ استقبال میں	صیغہ واحد مذکر حاضر فعل امر حاضر مجہول بانون تاکید خفیفہ
لِتُضْرَبُنْ	چاہیے کہ ضرور مارے جاؤ تم سب مرد	"	صیغہ جمع مذکر حاضر "
لِتُضْرَبِنْ	چاہیے کہ ضرور ماری جائے تو ایک عورت	"	صیغہ واحد مؤنث حاضر "

باب اوّل صرف کبیر فعل امر غائب و متکلم معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ يَفْعِلُ

لِيَضْرِبْ	چاہیے کہ مارے وہ ایک مرد	زمانہ استقبال میں	صیغہ واحد مذکر غائب فعل امر غائب و متکلم معلوم
لِيَضْرِبَا	چاہیے کہ ماریں وہ دو مرد	"	صیغہ تثنیہ مذکر غائب "
لِيَضْرِبُوْا	چاہیے کہ ماریں وہ سب مرد	"	صیغہ جمع مذکر غائب "
لِتَضْرِبْ	چاہیے کہ مارے وہ ایک عورت	"	صیغہ واحد مؤنث غائب "
لِتَضْرِبَا	چاہیے کہ ماریں وہ دو عورتیں	"	صیغہ تثنیہ مؤنث غائب "
لِيَضْرِبْنَ	چاہیے کہ ماریں وہ سب عورتیں	"	صیغہ جمع مؤنث غائب "

لِاَضْرِبْ	چاہیئے کہ ماروں میں ایک مرد یا ایک عورت	زمانہ استقبال میں	صیغہ واحد متکلم مشترک فعل امر غائب و متکلم معلوم
لِنَضْرِبْ	چاہیئے کہ ماریں ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں	″	صیغہ جمع متکلم غیر مشترک ″

بانون تاکید ثقیلہ	بانون تاکید خفیفہ	فعل امر غائب و متکلم معلوم بانون ثقیلہ و خفیفہ		
لِيَضْرِبَنَّ	لِيَضْرِبَنْ	چاہیئے کہ ضرور مارے وہ ایک مرد	زمانہ استقبال میں	صیغہ واحد مذکر غائب امر غائب مجہول بانون ثقیلہ و خفیفہ
لِيَضْرِبَانِّ		چاہیئے کہ ضرور ماریں وہ دو مرد	″	صیغہ تثنیہ مذکر غائب ″
لِيَضْرِبُنَّ	لِيَضْرِبُنْ	چاہیئے کہ ضرور ماریں وہ سب مرد	″	صیغہ جمع مذکر غائب ″
لِتَضْرِبَنَّ	لِتَضْرِبَنْ	چاہیئے کہ ضرور مارے وہ ایک عورت	″	صیغہ واحد مؤنث غائب ″
لِتَضْرِبَانِّ		چاہیئے کہ ضرور ماریں وہ دو عورتیں	″	صیغہ تثنیہ مؤنث غائب ″
لِيَضْرِبْنَانِّ		چاہیئے کہ ضرور ماریں وہ سب عورتیں	″	صیغہ جمع مؤنث غائب ″
لِاَضْرِبَنَّ	لِاَضْرِبَنْ	چاہیئے کہ ضرور ماروں میں ایک مرد یا ایک عورت	″	صیغہ واحد متکلم مشترک ″
لِنَضْرِبَنَّ	لِنَضْرِبَنْ	چاہیئے کہ ضرور ماریں ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں	″ ″	صیغہ جمع متکلم غیر مشترک

باب اوّل صرف کبیر فعل امر غائب و متکلم مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ يَفْعِلُ

لِيُضْرَبْ	چاہیئے کہ مارا جائے وہ ایک مرد	زمانہ استقبال میں	صیغہ واحد مذکر غائب فعل امر غائب مجہول
لِيُضْرَبَا	چاہیئے کہ مارے جائیں وہ دو مرد	″	صیغہ تثنیہ مذکر غائب ″
لِيُضْرَبُوْا	چاہیئے کہ مارے جائیں وہ سب مرد	″	صیغہ جمع مذکر غائب ″
لِتُضْرَبْ	چاہیئے کہ ماری جائے وہ ایک عورت	″	صیغہ واحد مؤنث غائب ″
لِتُضْرَبَا	چاہیئے کہ ماری جائیں وہ دو عورتیں	″	صیغہ تثنیہ مؤنث غائب ″
لِيُضْرَبْنَ	چاہیئے کہ ماری جائیں وہ سب عورتیں	″	صیغہ جمع مؤنث غائب ″
لِاُضْرَبْ	چاہیئے کہ مارا جاؤں میں ایک مرد یا ایک عورت	″	صیغہ واحد متکلم مشترک ″
لِنُضْرَبْ	چاہیئے کہ مارے جائیں ہم سب مرد یا سب عورتیں	″ ″	صیغہ جمع متکلم غیر مشترک

فعل امر غائب و متکلم مجہول بانون تاکید ثقیلہ وخفیفہ

بانون تاکید ثقیلہ	بانون تاکید خفیفہ			
لِيُضْرَبَنَّ	لِيُضْرَبَنْ	چاہیئے کہ ضرور مارا جائے وہ ایک مرد	زمانہ استقبال میں	صیغہ واحد مذکر غائب امر غائب مجہول بانون ثقیلہ وخفیفہ
لِيُضْرَبَانِّ		چاہیئے کہ ضرور مارے جائیں وہ دو مرد	//	صیغہ تثنیہ مذکر غائب
لِيُضْرَبُنَّ	لِيُضْرَبُنْ	چاہیئے کہ ضرور مارے جائیں وہ سب مرد	//	صیغہ جمع مذکر غائب
لِتُضْرَبَنَّ	لِتُضْرَبَنْ	چاہیئے کہ ضرور ماری جائے وہ ایک عورت	//	صیغہ واحد مؤنث غائب
لِتُضْرَبَانِّ		چاہیئے کہ ضرور ماری جائیں وہ دو عورتیں	//	صیغہ تثنیہ مؤنث غائب
لِيُضْرَبْنَانِّ		چاہیئے کہ ضرور ماری جائیں وہ سب عورتیں	//	صیغہ جمع مؤنث غائب
لِأُضْرَبَنَّ	لِأُضْرَبَنْ	چاہیئے کہ ضرور مارا جاؤں میں ایک مرد یا ایک عورت	//	صیغہ واحد متکلم مشترک
لِنُضْرَبَنَّ	لِنُضْرَبَنْ	چاہیئے کہ ضرور مارے جائیں ہم سب مرد یا ہم سب عورتیں	//	صیغہ جمع متکلم غیر مشترک

باب اول صرف کبیر فعل نہی حاضر معلوم صحیح از باب فَعَلَ يَفْعِلُ

لَا تَضْرِبْ	نہ مار تو ایک مرد	زمانہ حال میں	صیغہ واحد مذکر حاضر نہی حاضر معلوم	
لَا تَضْرِبَا	نہ مارو تم دو مرد	//	صیغہ تثنیہ مذکر حاضر	//
لَا تَضْرِبُوا	نہ مارو تم سب مرد	//	صیغہ جمع مذکر حاضر	//
لَا تَضْرِبِي	نہ مار تو ایک عورت	//	صیغہ واحد مؤنث	//
لَا تَضْرِبَا	نہ مارو تم دو عورتیں	//	صیغہ تثنیہ مؤنث	//
لَا تَضْرِبْنَ	نہ مارو تم سب عورتیں	//	صیغہ جمع مؤنث	//

فعل نہی حاضر معلوم بانون تاکید ثقیلہ

لَا تَضْرِبَنَّ	ہرگز نہ مار تو ایک مرد	زمانہ حال میں	صیغہ واحد مذکر حاضر نہی حاضر معلوم	
لَا تَضْرِبَانِّ	ہرگز نہ مارو تم دو مرد	//	صیغہ تثنیہ مذکر حاضر	//
لَا تَضْرِبُنَّ	ہرگز نہ مارو تم سب مرد	//	صیغہ جمع مذکر حاضر	//
لَا تَضْرِبِنَّ	ہرگز نہ مار تو ایک عورت	//	صیغہ واحد مؤنث حاضر	//
لَا تَضْرِبَانِّ	ہرگز نہ مارو تم دو عورتیں	//	صیغہ تثنیہ مؤنث حاضر	//
لَا تَضْرِبْنَانِّ	ہرگز نہ مارو تم سب عورتیں	//	صیغہ جمع مؤنث حاضر	//

فعل نہی حاضر معلوم بانون تاکید خفیفہ

لَا تَضْرِبَنْ	ہرگز نہ مار تو ایک مرد	زمانہ حال میں	صیغہ واحد مذکر حاضر نہی حاضر معلوم
لَا تَضْرِبُنْ	ہرگز نہ مارو تم سب مرد	״	صیغہ جمع مذکر حاضر ״
لَا تَضْرِبِنْ	ہرگز نہ مار تو ایک عورت	״	صیغہ واحد مؤنث حاضر ״

باب اوّل صرف کبیر فعل نہی حاضر مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعِلُ

لَا تُضْرَبْ	نہ مارا جائے تو ایک مرد	زمانہ استقبال میں	صیغہ واحد مذکر حاضر نہی حاضر مجہول
لَا تُضْرَبَا	نہ مارے جاؤ تم دو مرد	״	صیغہ تثنیہ مذکر حاضر ״
لَا تُضْرَبُوْا	نہ مارے جاؤ تم سب مرد	״	صیغہ جمع مذکر حاضر ״
لَا تُضْرَبِیْ	نہ ماری جائے تو ایک عورت	״	صیغہ واحد مؤنث حاضر ״
لَا تُضْرَبَا	نہ ماری جاؤ تم دو عورتیں	״	صیغہ تثنیہ مؤنث حاضر ״
لَا تُضْرَبْنَ	نہ ماری جاؤ تم سب عورتیں	״	صیغہ جمع مؤنث حاضر ״

فعل نہی حاضر مجہول بانون تاکید ثقیلہ

لَا تُضْرَبَنَّ	ہرگز نہ مارا جائے تو ایک مرد	زمانہ استقبال میں	صیغہ واحد مذکر حاضر نہی حاضر مجہول
لَا تُضْرَبَانِّ	ہرگز نہ مارے جاؤ تم دو مرد	״	صیغہ تثنیہ مذکر حاضر ״
لَا تُضْرَبُنَّ	ہرگز نہ مارے جاؤ تم سب مرد	״	صیغہ جمع مذکر حاضر ״
لَا تُضْرَبِنَّ	ہرگز نہ ماری جائے تو ایک عورت	״	صیغہ واحد مؤنث حاضر ״
لَا تُضْرَبَانِّ	ہرگز نہ ماری جاؤ تم دو عورتیں	״	صیغہ تثنیہ مؤنث حاضر ״
لَا تُضْرَبْنَانِّ	ہرگز نہ ماری جاؤ تم سب عورتیں	״	صیغہ جمع مؤنث حاضر ״

فعل نہی حاضر مجہول بانون تاکید خفیفہ

لَا تُضْرَبَنْ	ہرگز نہ مارا جائے تو ایک مرد	زمانہ استقبال میں	صیغہ واحد مذکر حاضر نہی حاضر مجہول
لَا تُضْرَبُنْ	ہرگز نہ مارے جاؤ تم سب مرد	״	صیغہ جمع مذکر حاضر ״
لَا تُضْرَبِنْ	ہرگز نہ ماری جائے تو ایک عورت	״	صیغہ واحد مؤنث حاضر ״

باب اوّل صرف کبیر فعل نہی غائب و متکلم معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعِلُ

لَا یَضْرِبْ		نہ مارے وہ ایک مرد	زمانہ استقبال میں	صیغہ واحد مذکر غائب فعل نہی غائب معلوم
لَا یَضْرِبَا		نہ ماریں وہ دو مرد	〃	صیغہ تثنیہ مذکر 〃
لَا یَضْرِبُوْا		نہ ماریں وہ سب مرد	〃	صیغہ جمع مذکر 〃
لَا تَضْرِبْ		نہ مارے وہ ایک عورت	〃	صیغہ واحد مؤنث 〃
لَا تَضْرِبَا		نہ ماریں وہ دو عورتیں	〃	صیغہ تثنیہ مؤنث 〃
لَا یَضْرِبْنَ		نہ ماریں وہ سب عورتیں	〃	صیغہ جمع مؤنث 〃
لَا اَضْرِبْ		نہ ماروں میں ایک مرد یا ایک عورت	〃	صیغہ واحد متکلم مشترک 〃
لَا نَضْرِبْ		نہ ماریں ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں	〃	صیغہ جمع متکلم غیر مشترک 〃

بانون تاکید ثقیلہ	بانون تاکید خفیفہ	فعل نہی غائب و متکلم معلوم بانون تاکید ثقیلہ وخفیفہ		
لَا یَضْرِبَنَّ	لَا یَضْرِبَنْ	ہرگز نہ مارے وہ ایک مرد	زمانہ استقبال میں	صیغہ واحد مذکر غائب فعل نہی غائب معلوم
لَا یَضْرِبَانِّ		ہرگز نہ ماریں وہ دو مرد	〃	صیغہ تثنیہ مذکر 〃
لَا یَضْرِبُنَّ	لَا یَضْرِبُنْ	ہرگز نہ ماریں وہ سب مرد	〃	صیغہ جمع مذکر 〃
لَا تَضْرِبَنَّ	لَا تَضْرِبَنْ	ہرگز نہ مارے وہ ایک عورت	〃	صیغہ واحد مؤنث 〃
لَا تَضْرِبَانِّ		ہرگز نہ ماریں وہ دو عورتیں	〃	صیغہ تثنیہ مؤنث 〃
لَا یَضْرِبْنَانِّ		ہرگز نہ ماریں وہ سب عورتیں	〃	صیغہ جمع مؤنث 〃
لَا اَضْرِبَنَّ	لَا اَضْرِبَنْ	ہرگز نہ ماروں میں ایک مرد یا ایک عورت	〃	صیغہ واحد متکلم مشترک 〃
لَا نَضْرِبَنَّ	لَا نَضْرِبَنْ	ہرگز نہ ماریں ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں		صیغہ جمع متکلم غیر مشترک 〃

باب اوّل صرف کبیر فعل نہی غائب و متکلم مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعِلُ

لَا یُضْرَبْ		نہ مارا جائے وہ ایک مرد	زمانہ استقبال میں	صیغہ واحد مذکر غائب فعل نہی غائب مجہول
لَا یُضْرَبَا		نہ مارے جائیں وہ دو مرد	〃	صیغہ تثنیہ مذکر 〃
لَا یُضْرَبُوْا		نہ مارے جائیں وہ سب مرد	〃	صیغہ جمع مذکر 〃

لَا تُضْرَبْ		نہ ماری جائے وہ ایک عورت	زمانہ استقبال میں	صیغہ واحد مؤنث غائب فعل نہی غائب مجہول
لَا تُضْرَبَا		نہ ماری جائیں وہ دو عورتیں	//	صیغہ تثنیہ مؤنث //
لَا يُضْرَبْنَ		نہ ماری جائیں وہ سب عورتیں	//	صیغہ جمع مؤنث //
لَا أُضْرَبْ		نہ مارا جاؤں میں ایک مرد یا ایک عورت	//	صیغہ واحد متکلم مشترک //
لَا نُضْرَبْ		نہ مارے جائیں ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں		صیغہ جمع متکلم غیر مشترک

فعل نہی غائب و متکلم مجہول بانون تاکید ثقیلہ و خفیفہ

بانون تاکید ثقیلہ	بانون تاکید خفیفہ			
لَا يُضْرَبَنَّ	لَا يُضْرَبَنْ	ہرگز نہ مارا جائے وہ ایک مرد	زمانہ استقبال میں	صیغہ واحد مذکر غائب فعل نہی غائب مجہول
لَا يُضْرَبَانِّ		ہرگز نہ مارے جائیں وہ دو مرد		صیغہ تثنیہ مذکر //
لَا يُضْرَبُنَّ	لَا يُضْرَبُنْ	ہرگز نہ مارے جائیں وہ سب مرد		صیغہ جمع مذکر //
لَا تُضْرَبَنَّ	لَا تُضْرَبَنْ	ہرگز نہ ماری جائے وہ ایک عورت		صیغہ واحد مؤنث //
لَا تُضْرَبَانِّ		ہرگز نہ ماری جائیں وہ دو عورتیں		صیغہ تثنیہ مؤنث //
لَا يُضْرَبْنَانِّ		ہرگز نہ ماری جائیں وہ سب عورتیں		صیغہ جمع مؤنث //
لَا أُضْرَبَنَّ	لَا أُضْرَبَنْ	ہرگز نہ مارا جاؤں میں ایک مرد یا ایک عورت		صیغہ واحد متکلم مشترک //
لَا نُضْرَبَنَّ	لَا نُضْرَبَنْ	ہرگز نہ مارے جائیں ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں		صیغہ جمع متکلم غیر مشترک //

اسم ظرف ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ يَفْعِلُ

مَضْرِبٌ	ایک جگہ یا ایک وقت پکارنے کا	صیغہ واحد اسم ظرف
مَضْرِبَانِ	دو جگہ یا دو وقت مارنے کے	صیغہ تثنیہ اسم ظرف
مَضَارِبُ	سب جگہ یا سب وقت مارنے کے	صیغہ جمع مکسر اسم ظرف
مُضَيْرِبٌ	تھوڑا وقت یا تھوڑی جگہ مارنے کی	صیغہ واحد مصغر اسم ظرف

صرف کبیر اسم آلہ صغریٰ ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ يَفْعِلُ

مِضْرَبٌ	ایک چھوٹا آلہ مارنے کا	صیغہ واحد اسم آلہ صغریٰ
مِضْرَبَانِ	دو چھوٹے آلے مارنے کے	صیغہ تثنیہ اسم آلہ //

مَضَارِبُ	سب چھوٹے آلے مارنے کے	صیغہ جمع مکسر اسم آلہ
مُضَيْرِبُ	ایک چھوٹا آلہ تھوڑا مارنے کا	صیغہ واحد مصغر ″

اسم آلہ وسطیٰ ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ يَفْعِلُ

مِضْرَبَةٌ	ایک درمیانہ آلہ مارنے کا	صیغہ واحد اسم آلہ وسطیٰ
مِضْرَبَتَانِ	دو درمیانہ آلے مارنے کے	صیغہ تثنیہ ″
مَضَارِبُ	سب درمیانے آلے مارنے کے	صیغہ جمع مکسر ″
مُضَيْرِبَةٌ	ایک درمیانہ آلہ تھوڑا مارنے کا	صیغہ واحد مصغر ″

اسم آلہ کبریٰ ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ يَفْعِلُ

مِضْرَابٌ	ایک بڑا آلہ مارنے کا	صیغہ واحد اسم آلہ کبریٰ
مِضْرَابَانِ	دو بڑے آلے مارنے کے	صیغہ تثنیہ ″
مَضَارِيْبُ	سب بڑے آلے مارنے کے	صیغہ جمع ″
مُضَيْرِيْبُ	ایک بڑا آلہ تھوڑا مارنے کا	صیغہ واحد مصغر ″

فائدہ۔ اسم آلہ میں تذکیر و تانیث نہیں پائی جاتی کیونکہ تذکیر و تانیث فاعل پر موقوف ہے اور اسم آلہ فاعل کو نہیں چاہتا۔ اسی طرح اسم ظرف پر بھی تذکیر و تانیث کا اطلاق نہیں ہوتا۔

اسم تفضیل المذکر ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ يَفْعِلُ

أَضْرَبُ	زیادہ مارنے والا ایک مرد	صیغہ واحد مذکر اسم تفضیل
أَضْرَبَانِ	زیادہ مارنے والے دو مرد	صیغہ تثنیہ مذکر ″
أَضْرَبُوْنَ	زیادہ مارنے والے سب مرد	صیغہ جمع مذکر سالم ″
أَضَارِبُ	زیادہ مارنے والے سب مرد	صیغہ جمع مذکر مکسر ″
أُضَيْرِبُ	تھوڑا سا زیادہ مارنے والا ایک مرد	صیغہ واحد مذکر مصغر ″

اسم تفضیل المؤنث ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعِلُ

ضُرْبٰی	زیادہ مارنے والی ایک عورت	صیغہ واحد مؤنث اسم تفضیل المؤنث
ضُرْبَیَانِ	زیادہ مارنے والی دو عورتیں	صیغہ تثنیہ مؤنث "
ضُرْبَیَاتٌ	زیادہ مارنے والی سب عورتیں	صیغہ جمع " "
ضُرَبٌ	زیادہ مارنے والی سب عورتیں	صیغہ جمع " مکسر "
ضُرَیْبٰی	تھوڑا سا زیادہ مارنے والی ایک عورت	صیغہ واحد " مصغر "

فعل التعجب ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعِلُ

مَا اَضْرَبَهٗ	کیا ہی اچھا مارا اس ایک مرد نے	صیغہ واحد غائب
اَضْرِبْ بِهٖ	کیا ہی اچھا مارا اس ایک مرد نے	صیغہ واحد غائب

اوزانِ مُبالغہ

وزن	مثال	معنی
فَعِلٌ	حَذِرٌ	بہت پرہیز کرنے والا
فَعِیْلٌ	عَلِیْمٌ	بہت جاننے والا
فُعُوْلٌ	ضُرُوْبٌ	بہت مارنے والا
فَعَّالٌ	اَکَّالٌ	بہت کھانے والا
فُعَّالٌ	قُطَّاعٌ	بہت کاٹنے والا
مِفْعَلٌ . مِفْعَالٌ	مِجْزَمٌ . مِجْزَامٌ	بہت کاٹنے والا
مِفْعِیْلٌ	مِنْطِیْقٌ	بہت بولنے والا
فِعِّیْلٌ	شِرِّیْرٌ	بہت شرارت کرنے والا
فُعَلَةٌ	ضُحَکَةٌ	بہت ہنسنے والا
فُعَّلٌ	قُلَّبٌ	بہت پھرنے والا

کبھی زیادہ مبالغہ کے لیے "تاء" زیادہ کرتے ہیں جیسے عَلَّامَةٌ. فَرُوْقَةٌ. مِجْزَامَةٌ.

فائدہ. اوزانِ مبالغہ بہت زیادہ ہیں جن کا یاد رکھنا بہت مشکل ہے ان کو آسانی سے یاد رکھنے کا طریقہ سمجھ لیں. وہ یہ کہ جس لفظ کے اندر صفت اور مبالغہ کے معنی پائے جائیں وہ صیغے مبالغے کے ہیں خواہ کوئی وزن ہو.

اوزان صفت مشبہ

وزن	مثال	معنی	باب	وزن	مثال	معنی	باب
فَعْلٌ	صَعْبٌ	سخت	کَرُمَ	فَاعِلٌ	کَابِرٌ	بزرگ	کَرُمَ
فِعْلٌ	صِفْرٌ	خالی	سَمِعَ	فَیْعِلٌ	سَیِّدٌ	سردار	نَصَرَ
فُعْلٌ	صُلْبٌ	سخت	کَرُمَ	فَعَالٌ	جَبَانٌ	بُزدل	کَرُمَ
فَعَلٌ	حَسَنٌ	نیک	کَرُمَ	فِعَالٌ	هِجَانٌ	شتر سفید	کَرُمَ
فَعِلٌ	خَشِنٌ	سخت	کَرُمَ	فُعَالٌ	شُجَاعٌ	بہادر	کَرُمَ
فَعُلٌ	نَدُسٌ	عقل مند	سَمِعَ	فَعَّالٌ	وَضَّاعٌ	بے طاقت	کَرُمَ
فِعَلٌ	زِیَمٌ	پراگندہ	ضَرَبَ	فُعَّالٌ	کُبَّارٌ	بزرگ	کَرُمَ
فِعِلٌ	بِلِزٌ	فربہ	ضَرَبَ	فِعِّیلٌ	کِرِّیمٌ	بزرگ	کَرُمَ
فُعَلٌ	حُطَمٌ	نامہربان	ضَرَبَ	فَعُوْلٌ	غَیُوْرٌ	عزت مند	نَصَرَ ضَرَبَ
فُعُلٌ	جُنُبٌ	ناپاک	کَرُمَ	فَعْلَیٰ	عَطْشَیٰ	پیاسی عورت	سَمِعَ
أَفْعَلُ	أَحْمَرُ	سُرخ رنگ	کَرُمَ	فُعْلَیٰ	حُبْلَیٰ	حاملہ عورت	سَمِعَ
فَعَلَیٰ	حَیَدَیٰ	نمبر۲	ضَرَبَ	فَعَلَانٌ	حَیَوَانٌ	جانور	سَمِعَ
فَعْلَانُ	عَطْشَانُ	پیاسا مرد	سَمِعَ	فَعْلَاءُ	حَمْرَاءُ	سرخ چیز جبکہ مؤنث ہو	سَمِعَ
فُعْلَانٌ	عُرْیَانٌ	برہنہ	سَمِعَ	فُعَلَاءُ	عُشَرَاءُ	(۳)	کَرُمَ

۱. سَیِّدٌ اصل میں سَیْوِدٌ ہے جیسے جَیِّدٌ اصل میں جَیْوِدٌ ہے.

۲. متکبر کی چال

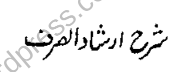
۳. وہ اونٹنی جس کے حمل کو دس ماہ گزر گئے ہوں. (فیوض عثمانی ص۴۳)

اوزانِ اسم مصدر

ثلاثی مجرد کے مصادر بہت ہیں، اکثر مصادر مندرجہ ذیل اوزان پر آتے ہیں اور یہ سب اوزان سماعی ہیں۔

وزن	مثال	معنی	باب	وزن	مثال	معنی	باب
فَعْلٌ	قَتْلٌ	مار ڈالنا	نَصَرَ	فَعَالٌ	ذَهَابٌ	جانا	فَتَحَ
فِعْلٌ	فِسْقٌ	نافرمانی کرنا	نَصَرَ	فِعَالٌ	قِيَامٌ	کھڑا ہونا	نَصَرَ
فُعْلٌ	شُكْرٌ	شکر کرنا	نَصَرَ	فُعَالٌ	سُؤَالٌ	مانگنا	فَتَحَ
فَعْلَةٌ	رَحْمَةٌ	مہربانی کرنا	نَصَرَ	فَعَلَانٌ	لَيَانٌ	مڑنا	ضَرَبَ
فُعْلَةٌ	كُدْرَةٌ	غبار آلود ہونا	نَصَرَ	فِعْلَانٌ	حِرْمَانٌ	محروم ہونا	ضَرَبَ
فِعْلَةٌ	نِشْدَةٌ	گمشدہ کو تلاش کرنا	نَصَرَ	فَعَلَانٌ	نَزَوَانٌ	کودنا	نَصَرَ
فَعَلٌ	طَلَبٌ	طلب کرنا	نَصَرَ	فَعْلُولَةٌ	قَيْلُولَةٌ	دوپہر کو سونا	ضَرَبَ
فَعِلٌ	خَنِقٌ	پھانسی دینا	ضَرَبَ	مَفْعُولَةٌ	مَكْذُوبَةٌ	جھوٹ بولنا	ضَرَبَ
فَعَالَةٌ	زَهَادَةٌ	پرہیزگار ہونا	سَمِعَ	فُعُولٌ	قَبُولٌ	قبول کرنا	سَمِعَ
فِعَالَةٌ	دِرَايَةٌ	جاننا	ضَرَبَ	فُعُولَةٌ	جُبُورَةٌ	غرور کرنا	ضَرَبَ
فُعَالَةٌ	بُغَايَةٌ	ڈھونڈنا	ضَرَبَ	فَعْلَاءُ	رَغْبَاءُ	خواہش کرنا	سَمِعَ
فَعِيلٌ	وَمِيضٌ	بجلی چمکنا	ضَرَبَ	فَعْلُوَةٌ	رَغْبُوَةٌ	بہت خواہش کرنا	سَمِعَ
فَعِيلَةٌ	قَطِيعَةٌ	قطع رحمی کرنا	فَتَحَ	تِفْعَالٌ	تِقْطَاعٌ	بہت کاٹنا	فَتَحَ
فُعُولٌ	دُخُولٌ	داخل ہونا	نَصَرَ	فُعُلَّى	غُلُبَّى	بہت غلبہ پانا	ضَرَبَ
فُعُولَةٌ	صُهُوبَةٌ	سرخ سفید ہونا	سَمِعَ	مَفْعِلٌ	مَيْسِرٌ	جوا کھیلنا	ضَرَبَ
مَفْعَلٌ	مَدْخَلٌ	داخل ہونا	نَصَرَ	مَفْعَلَةٌ	اسکی اصل مسعیۃ ہے	کوشش کرنا	فَتَحَ
فَعْلَةٌ	غَلْبَةٌ	غالب آنا	ضَرَبَ	مَفْعِلَةٌ	مَحْمِدَةٌ	تعریف کرنا	سَمِعَ
فَعِلَةٌ	سَرِقَةٌ	چرانا	ضَرَبَ	فَعْلَى	دَعْوَى	بلانا	نَصَرَ
فِعَلٌ	صِغَرٌ	چھوٹا ہونا	كَرُمَ	فُعْلَى	بُشْرَى	خوشخبری دینا	نَصَرَ
فُعَلٌ	هُدًى (اسکی اصل هُدَيٌ ہے)	راستہ دکھانا	ضَرَبَ	فِعْلَى	ذِكْرَى	یاد کرنا	نَصَرَ

تَفْعَالٌ	تَجْوَالٌ	بہت گھومنا	نصر	مَفْعُلَةٌ	مَمْلُكَةٌ	مالک ہونا	ضرب
فُعْلَانٌ	غُفْرَانٌ	بخشنا	ضرب	فَعْلُوَّةٌ	جَبْرُوَّةٌ	غرور کرنا	نصر
فَعَالِيَةٌ	كَرَاهِيَةٌ	ناپسند کرنا	سمع	فَيْعُوْلَةٌ	كَيْنُوْنَةٌ	ہونا	نصر
مَفْعُوْلٌ	مَكْذُوْبٌ	جھوٹ بولنا	ضرب	فَعْلُوْتَى	رَغْبُوْتَى	بہت خوش کرنا	سمع
فَاعِلَةٌ	كَاذِبَةٌ	جھوٹ بولنا	ضرب	فِعِّيْلَى	دِلِّيْلَى	بہت رہبری کرنا	نصر





رَبِّ یَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ

شروع ابنائے باب اوّل فعل ماضی معلوم

ضَرَبَ را از ضَرْبًا بنا کردند. ضَرْبًا اسم مصدر بود چوں خواستند کہ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم بنا کنند. حرف اول را برحال خود گذاشتند، ثانی را فتح دادہ، تنوین تمکن علامت اسمیت را حذف کردہ، آخرش مبنی بر فتح ساختند. تا از ضَرْبًا، ضَرَبَ شد.

بنائے فعل ماضی معلوم

ضَرَبَ کو ضَرْبًا سے بنایا ہے. ضَرْبًا اسم مصدر تھا جب صرفیوں نے چاہا کہ صیغہ واحد مذکر فعل ماضی معلوم کا بنائیں تو پہلے حرف کو اپنی حالت پر چھوڑا اور دوسرے کو فتحہ دیا. تنوین تمکن جو اسم کی نشانی ہے اس کو حذف کیا ہے اور اس کے آخر کو مبنی بر فتح بنادیا یہاں تک کہ ضَرْبًا سے ضَرَبَ ہو گیا.

ضَرَبَا از ضَرَبَ بنا کردند. ضَرَبَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم بود چوں خواستند کہ صیغہ تثنیہ مذکر غائبین بنا کردند. الف علامت تثنیہ وضمیر فاعل در آخرش درآوردند. تا از ضَرَبَ ضَرَبَا باشد. ضَرَبُوْا را از ضَرَبَ بنا کردند. واو ساکن علامت جمع مذکر ضمیر فاعل بضمہ ماقبل در آخرش آوردند. تا از ضَرَبَ ضَرَبُوْا شد. ضَرَبَتْ را از ضَرَبَ بنا کردند. ضَرَبَ صیغہ واحد مذکر غائب بود. چوں خواستند کہ صیغہ واحدہ مؤنثہ غائبہ بنا کنند تا ساکنہ محض علامت تانیث در آخرش درآوردند. تا از ضَرَبَ ضَرَبَتْ شد.

ضَرَبَا کو ضَرَبَ سے بنایا. ضَرَبَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم تھا جب صرفیوں نے چاہا کہ صیغہ تثنیہ مذکر غائبین بنائیں تو الف علامت تثنیہ کی اور ضمیر فاعل کی اس کی آخر میں لے آئے. یہاں تک کہ ضَرَبَ سے ضَرَبَا ہو گیا.

ضَرَبُوْا کی بنا: ضَرَبُوْا کو ضَرَبَ سے بنایا ہے۔ واؤ ساکن علامت جمع مذکر کی اور ضمیر فاعل کی ماقبل کے ضمہ کے ساتھ اس کے آخر میں لے آئیں۔ یہاں تک کہ ضَرَبَ سے ضَرَبُوْا ہوگیا۔

ضَرَبَتْ کی بنا: ضَرَبَتْ کو ضَرَبَ سے بنایا ہے۔ ضَرَبَ صیغہ واحد مذکر غائب (فعل ماضی معلوم) تھا جب صرفیوں نے چاہا کہ صیغہ واحدہ مؤنثہ غائبہ بنائیں تو "تا" ساکن محض علامت تانیث کی اس کے آخر میں لے آئے۔ یہاں تک کہ ضَرَبَ سے ضَرَبَتْ ہوگیا۔

تشریح:

قولہ ضَرَبَا از ضَرَبَ بنا کنند الخ

سوال ضَرَبَا کے آخر میں الف کیوں بڑھاتے ہیں؟

جواب۔ کیونکہ الف تثنیہ کی علامت اور ضمیر فاعل ہے۔

سوال۔ الف کو تثنیہ کی علامت اور ضمیر فاعل کیوں مقرر کیا ہے؟

جواب۔ تاکہ هُمَا ضمیر مرفوع منفصل تثنیہ پر دلالت کرے۔

قولہ ضَرَبُوْا از ضَرَبَ بنا کنند الخ

سوال۔ ضَرَبُوْا میں واؤ کیوں بڑھایا گیا ہے؟

جواب۔ واؤ جمع مذکر کی علامت اور ضمیر فاعل ہے۔

سوال۔ ضَرَبُوْا میں با کو ضمہ کیوں دیا گیا؟

جواب۔ واؤ کی مناسبت کی وجہ سے۔

سوال۔ ضَرَبُوْا جمع مذکر غائب کے صیغے میں واؤ کے بعد الف کیوں لکھتے ہیں؟

جواب۔ واؤ جمع اور واؤ عطف کے درمیان فرق کرنے کے لیے کہ یہ واؤ جمع کا ہے عطف کا نہیں (مزید نحو کی کتب میں مراجعت کریں)

قولہ ضَرَبَتْ را از ضَرَبَ بنا کردند الخ

سوال۔ ضَرَبَتْ میں تا کو کیوں بڑھایا گیا ہے؟

جواب۔ تاکہ دلالت کرے فاعل کے مؤنث ہونے پر کیونکہ تا ساکن مؤنث کی علامت ہے۔

سوال۔ تا ساکن کو مؤنث کی علامت کیوں بناتے ہیں؟

جواب۔ مؤنث پیدائش میں بنسبت مذکر کے مرتبہ دوم میں ہے یعنی مؤنث بنتا ہے مذکر سے۔ جس طرح حضرت حوا کو حضرت آدم علیہ السلام سے بنایا گیا۔ اور تا بھی مخرج دوم کا حرف ہے کیونکہ اس کا مخرج وسط منہ ہے اور وہ مرتبہ دوم میں ہے بنسبت حلق کے اس لیے تا ساکن کو مؤنث کی علامت بناتے ہیں۔

سوال "تا" ساکن کو محض علامت تانیث کیوں کہتے ہیں؟

جواب۔ باقی جتنی علامتیں ہیں وہ ضمیر فاعل بھی بنتی ہیں اور یہ محض علامت ہے ضمیر فاعل نہیں بنتی کیونکہ اس میں فاعل پوشیدہ ہوتا ہے اس لیے اس کو محض علامت تانیث کہتے ہیں۔

قوانین ارشاد الصرف

یہاں سے ارشاد الصرف کے قوانین شروع ہو رہے ہیں، ان سے پہلے چند فائدوں کا جاننا ضروری ہے تاکہ ارشاد الصرف کے قوانین کو سمجھنے میں پوری بصیرت حاصل ہو۔

فائدہ ۱: قانون کا لغوی معنی مسطر کتاب یعنی لکیریں کھینچنے کا آلہ۔ اور اصطلاحی معنی هُوَ قَاعِدَةٌ كُلِّيَّةٌ تَشْتَمِلُ عَلٰى جَمِيْعِ جُزْئِيَّاتِ مَوْضُوْعِهَا یعنی وہ قاعدہ کلیہ جو اپنے موضوع کی تمام جزئیات کو شامل ہو۔

فائدہ ۲: چند الفاظ ایسے ہیں جو قانون کے لغوی معنی کے اعتبار سے مختلف ہیں لیکن اصطلاحی معنی کے اعتبار سے ایک جیسے ہیں یعنی قانون کے ہم معنی ہیں جیسے ضابطہ، قاعدہ، اصل، میزان، کلیہ، عقد (تسہیل الارشاد)

قانون کے لغوی اور اصطلاحی معنی میں مناسبت

جس طرح مسطر سے سطریں ٹیڑھی ہونے سے محفوظ ہو جاتی ہیں، اسی طرح قانون کے ذریعے سے انسان بھی صیغہ میں غلطی کرنے سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

قانون ۳: لفظ قانون سریانی یا یونانی زبان کا لفظ ہے نہ کہ عربی کا۔

قانون ۴: قانون کا نام قانون کی مطابقی مثال سے لیا جائے گا۔

حکم قانون اور شرائط قانون کا مطلب

فائدہ ۵: حکم بمعنی فیصلہ کرنا۔ کیونکہ اس کے ذریعے سے قانون کے جوازی اور وجوبی ہونے کا فیصلہ ہوتا ہے۔ یعنی بعض قانون "جوازی" ہوتے ہیں جن کا جاری کرنا جائز ہوتا ہے ضروری نہیں۔ اور بعض قانون "وجوبی" ہوتے ہیں جن کا جاری کرنا ضروری ہوتا ہے

اور شرائط جمع ہے شرط کی، شرط ایسی چیز کو کہتے ہیں جس کے پائے جانے سے قانون جاری ہو۔

فائدہ ۶: شرط کی دو قسمیں ہیں، ۱۔ وجودی، ۲۔ عدمی۔ وجودی وجود سے بمعنی ہونا۔ یعنی وہ شرط جن کے پائے جانے سے قانون کا حکم جاری ہو۔ اور یہ دو قسم پر ہے۔ وجودی کامل، وجودی ناقص۔ وجودی کامل وہ شرط ہے کہ اس اکیلی شرط کے پائے جانے سے قانون

کا حکم جاری ہو جائے۔ اور وجودی ناقص وہ ہے جب تک تمام شرطیں نہ پائی جائیں قانون کا حکم جاری نہ ہو اور عدمی عدم سے (بمعنی نہ ہونا) وہ شرط ہے جس کے نہ پائے جانے سے قانون کا حکم جاری ہوگا، ہاں اگر موجود ہوگی تو قانون کا حکم جاری نہ ہوگا۔

فائدہ:۔ مثال کی دو قسمیں ہیں، ۱۔ مطابقی، ۲۔ احترازی۔ مطابقی وہ مثال ہے جس میں قانون کا حکم جاری ہو۔ اور احترازی مثال یعنی الٹی مثال، کیونکہ قاعدہ ہے۔ اَلْاَشْیَاءُ تُعْرَفُ بِاَضْدَادِهَا یعنی چیزیں اپنی ضد سے پہچانی جاتی ہیں۔

قانون (۱) ہر تا محض علامتِ تانیث در فعل ہمیشہ ساکن و در اسم ہمیشہ متحرک باشد وجوباً و عکس او اندک۔

ضَرَبَتْ کا قانون

خلاصہ قانون: ہر تا محض علامت تانیث کی (یعنی وہ ضمیر فاعل کی نہ ہو) جو فعل میں ہمیشہ ساکن اور اسم میں ہمیشہ متحرک ہو گی وجوباً اور اس کا عکس بہت کم (یعنی فعل میں متحرک اور اسم میں ساکن ہو)

تشریح } اس قانون کو سمجھنے سے پہلے ایک فائدے کا جاننا ضروری ہے۔

فائدہ: صرفیوں کے نزدیک تانیث کی علامت کل آٹھ ہیں۔ چار فعل میں اور چار اسم میں۔ فعل میں چار یہ ہیں۔ ۱۔ تا ساکن ہو جیسے ضَرَبَتْ۔ ۲۔ نون مفتوح ہو جیسے ضَرَبْنَ۔ ۳۔ تا متحرک مکسورہ جیسے ضَرَبْتِ۔ ۴۔ یا ساکن ہو جیسے تَضْرِبِیْنَ۔

فائدہ: الف مقصورہ اور الف ممدودہ میں فرق معلوم کریں۔ وہ یہ ہے کہ الف مقصورہ زائدہ کے بعد ہمزہ نہیں ہوتا اور الف ممدودہ زائدہ کے بعد ہمزہ ہوتا ہے۔

اور اسم میں چار یہ ہیں۔ ۱۔ الف مقصورہ ہو جیسے حُبْلٰی (یعنی حاملہ عورت)۔ ۲۔ الف ممدودہ زائدہ ہو جیسے حَمْرَاءُ (یعنی سرخ عورت)۔ ۳۔ تا متحرک ہو جیسے ضَارِبَةٌ۔ ۴۔ تا مقدرہ ہو جیسے اَرْضٌ کہ اصل میں اَرْضَةٌ تھا۔ (شافیہ)

اس قانون میں دو حکم ہیں۔ اور ہر حکم کی تین تین شرطیں ہیں۔

حکم (۱) تا علامت تانیث کو فعل میں ساکن کرنا واجب ہے۔

شرط (۱) تا محض علامت تانیث کی ہو۔ احتراز ضَرَبْتِ سے کیونکہ یہ "تا" محض علامت تانیث کی نہیں ہے بلکہ ضمیر فاعل بھی ہے۔

شرط (۲) تا علامت تانیث کی ہو۔ احتراز ضَرَبْتَ سے کیونکہ یہ "تا" واحد مذکر کی علامت اور ضمیر فاعل بھی ہے۔

شرط (۳) تا محض علامت تانیث کی فعل میں ہو۔ احتراز ضَارِبَةٌ سے کیونکہ یہ تا علامت تانیث کی اسم میں ہے فعل میں نہیں ہے۔

فعل کی مطابقی مثال جیسے ضَرَبَتْ۔

حکم (۲) تا محض علامت تانیث کو اسم میں حرکت دینا واجب ہے۔
شرط (۱) تا محض علامت تانیث کی ہو، احتراز ضَارِبَاتٌ سے کیونکہ یہاں "تا" تانیث جمع کی علامت ہے محض تانیث کی نہیں۔
شرط (۲) تا علامت تانیث کی ہو، احتراز ضَرَبْتُ سے کیونکہ یہ "تا" جمع متکلم کی علامت ہے۔
شرط (۳) تا علامت تانیث کی اسم میں ہو احتراز ضَرَبَتْ سے کیونکہ یہاں یہ "تا" علامت تانیث کی فعل میں ہے اسم میں نہیں اسم کی مطابقی مثال جیسے ضَارِبَةٌ
فائدہ محشی (یعنی امداد الصرف حاشیہ ارشاد الصرف) کا قول وعکس او اندک کا مطلب یہ ہے کہ تا کا فعل میں متحرک ہونا اور اسم میں ساکن ہونا ہے۔ جیسے قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ اس میں تا کو اَلسَّاکِنُ اِذَا حُرِّكَ حُرِّكَ بِالْكَسْرِ کے قاعدے کے تحت (یعنی جب کسی ساکن کو حرکت دیں گے تو حرکت کسرہ کی دیں گے) حرکت کسرہ کی دی گئی ہے۔ اسم میں ساکن ہونے کی مثال جیسے ضَارِبَةٌ کو حالت وقف میں ضَارِبَہْ پڑھتے ہیں، اور اسی طرح حَسَنَةٌ کو حالت وقف میں حَسَنَہْ پڑھتے ہیں۔

ضَرَبَتَا را از ضَرَبَتْ بنا کردند۔ الف علامت تثنیہ وضمیر فاعل بفتحہ ماقبل در آخرش در آوردند تا از ضَرَبَتْ ضَرَبَتَا شد۔ ضَرَبْنَ را از ضَرَبَتْ بنا کردند۔ نون مفتوح علامت جمع مؤنث وضمیر فاعل در آخرش در آوردند تا از ضَرَبَتْ ضَرَبَتْنَ شد۔ پس اجتماع دو علامت تانیث شد۔ ایں چنیں مستکرہ بود۔ لہذا تائے وحدۃ را حذف کرد۔ ماقبلش را ساکن کردند تا کہ لازم نیاید توالی اربع حرکات تا از ضَرَبَتَنَ ضَرَبْنَ شد۔

ضَرَبَتَا: کو ضَرَبَتْ سے بنایا ہے۔ الف علامت تثنیہ اور ضمیر فاعل کی ماقبل کے فتحہ کے ساتھ اس کے آخر میں لے آئے۔ یہاں تک کہ ضَرَبَتْ سے ضَرَبَتَا ہو گیا۔
ضَرَبْنَ: کو ضَرَبَتْ سے بنایا ہے۔ نون مفتوح علامت جمع مؤنث کی اور ضمیر فاعل کی اس کے آخر میں لے آئے یہاں تک کہ ضَرَبَتْ سے ضَرَبَتْنَ ہو گیا۔ پھر دو علامت تانیث کی ایک کلمہ میں جمع ہوئی اور یہ مکروہ ہے۔ لہذا "تا" واحدہ کو حذف کر دیا اور اس کے ماقبل کو ساکن کر دیا تاکہ چار حرکتیں اکٹھے لازم نہ ہو جائیں۔ یہاں تک کہ ضَرَبَتْنَ سے ضَرَبْنَ ہو گیا۔

تشریح قولہ ضَرَبَتَا الخ

سوال۔ ضَرَبَتَا میں تا اور الف کیوں لائے ہیں؟
جواب۔ تا مؤنث کی علامت ہے اور الف تثنیہ کی علامت بھی ہے اور ضمیر فاعل بھی۔ اس لیئے تا اور الف لائے ہیں
سوال۔ الف کے ماقبل کو فتحہ کیوں دیتے ہیں؟
جواب۔ الف تقاضہ کرتا ہے کہ میرا ماقبل مفتوح ہو۔ اس لیے ماقبل کو فتحہ دیتے ہیں ورنہ ضَرَبَتَا کی تا کی حرکت عارضی غیر

منقول ہے جو کہ الف تثنیہ کی وجہ سے ہے۔
قولہ ضَرَبْنَ الخ
سوال. ضَرَبْنَ سے ضَرَبْنَا تک لام کلمہ کو ساکن کیوں کرتے ہیں جب کہ ماضی کا آخری حرف مفتوح ہوتا ہے؟
جواب. تاکہ چار حرکتیں لگاتار ایک کلمہ میں جمع نہ ہوں، کیونکہ یہ مکروہ اور ناپسندیدہ عمل ہے۔
سوال. ضَرَبْنَ کے نون کو ساکن کیوں نہیں کیا؟
جواب. یہ نون جمع مؤنث کی علامت ہے اور کسی چیز کی علامت تغیر و تبدل کو قبول نہیں کرتی، اس وجہ سے نون ساکن نہیں کیا۔
سوال. ضَرَبْنَ اصل میں ضَرَبْتُنَ ہے تو تاء وحدت کو حذف کیوں کرتے ہیں؟
جواب: تاکہ دو علامت تانیث کی اکٹھی نہ ہو جائیں اس وجہ سے حذف کرتے ہیں۔
سوال. پھر نون کو کیوں حذف نہیں کرتے؟
جواب. یہ نون جمع مؤنث کی علامت ہے اس وجہ سے حذف نہیں کرتے۔

قانون (۲) اجتماع دو علامت تانیث در فعل مطلقاً ممنوع است و در اسم وقتیکہ از یک جنس باشد۔

ضَرَبْنَ (۱)، کا قانون

خلاصہ قانون دو علامت تانیث کا فعل میں جمع ہونا مطلقاً ممنوع ہے۔ مطلقاً کا مطلب یہ ہے کہ دو علامت تانیث کی ایک جنس سے ہوں یا الگ الگ جنس سے ہوں، دو علامت تانیث کی ایک جنس سے فعل میں جمع ہوں اس کی مثال کلام عرب میں نہیں ملتی۔ ہاں اگر الگ الگ جنس سے ہوں، تو اس کی مثال ضَرَبْتُنَ ہے۔ اگر دو علامت تانیث کی اسم میں ایک جنس سے ہوں تو یہ ممنوع ہے۔ جیسے ضَارِبَاتٌ کہ در اصل ضَارِبَتَاتٌ تھا۔ کیوں کہ اس میں دو علامتیں (یعنی دو تا) ایک جنس سے ہیں۔ ہاں اگر الگ الگ جنس سے ہوں تو یہ ممنوع نہیں ہے جیسے ضُرْبٰی صیغہ واحد مؤنث اسم تفضیل جب اس سے جمع کے صیغہ کو بنایا تو الف مقصورہ کو یاء سے تبدیل کیا تو ضُرْبَی ہو گیا۔ پھر آخر میں الف اور تا لائے تو ضُرْبَیَاتٌ ہو گیا۔ اس مثال میں "تا" اور "یا" جو الف مقصورہ سے تبدیل شدہ ہے یہ دونوں الگ الگ جنس کی ہیں ان کا اجتماع جائز ہے۔

تشریح. اس قانون کے حکم و شرائط سے قبل ایک فائدہ معلوم کریں۔

فائدہ. یہ ہے کہ یہ قانون جس طرح ماضی معلوم و مجہول کے صیغہ جمع مؤنث غائب پر جاری ہوتا ہے اسی طرح اسم فاعل اور اسم مفعول کے صیغہ جمع مؤنث سالم پر بھی جاری ہوگا۔

اس قانون میں ایک حکم اور تین شرطیں ہیں۔ ایک شرط فعل کے لیے ہے اور دو شرطیں اسم کے لیے ہیں۔

حکم: یہ ہے کہ دو علامت تانیث کی خواہ فعل میں ہوں یا اسم میں ہوں ان کو گرانا واجب ہے۔

فعل کی شرط: یہ ہے کہ دو علامت تانیث کی فعل میں جمع ہوں۔ احتراز ضَرَبَتْ سے کیوں کہ یہاں علامت تانیث کی صرف ایک تا ساکن ہے۔ فعل کی مطابقی مثال۔ جیسے ضَرَبْتَنَ کو ضَرَبْنَ پڑھنا واجب ہے۔

اسم کی شرائط یہ ہیں (۱) دو علامت تانیث کی اسم میں ہوں۔ احتراز ضَارِبَۃٌ سے کیونکہ یہاں اسم میں علامت صرف ایک تا ہے۔ شرط (۲) دو علامت تانیث کی ایک جنس سے اسم میں ہوں۔ احتراز ضَرْبَیَاتٌ سے کیونکہ یہاں دو علامت تانیث کی الگ الگ جنس سے ہیں۔ اسم کی مطابقی مثال ضَارِبَتَاتٌ کو ضَارِبَاتٌ پڑھنا واجب ہے۔

قانون (۳) اجتماع اربع حرکات متوالیات دریک کلمہ وحکم وے ممنوع است۔

توالی اربع حرکات کا قانون یا ضَرَبْنَ (۲) کا قانون

خلاصہ قانون کہ چار حرکتوں کا لگاتار جمع ہونا ایک کلمہ میں ممنوع ہے خواہ حقیقۃً ایک کلمہ ہو، یا حکماً ایک کلمہ ہو، دونوں میں ممنوع ہے۔

تشریح } فائدہ۔ حقیقۃً اور حکماً ایک کلمہ کا مطلب یہ ہے کہ حقیقۃً ایک کلمہ وہ ہوتا ہے جس کو واضع نے وضع ہی ایک معنی کے لیے کیا ہو جیسے دَحْرَجَ۔

حکماً ایک کلمہ وہ ہوتا ہے جو درحقیقت دو کلمے ہوں۔ واضع نے ان کو الگ الگ معنی کے لیے وضع کیا ہو لیکن ان کو آپس میں اتنا شدید اتصال ہو کہ کبھی بھی ایک دوسرے سے جدا نہ ہو سکیں۔ جیسے ضَرَبْنَ کہ اصل میں یہ صیغہ ضَرَبَ فعل اور نون فاعل سے مرکب ہے یہاں فعل اور فاعل کے درمیان شدید اتصال ہے۔ کبھی ایک دوسرے سے جدا نہیں ہو سکتے۔

اس قانون میں ایک حکم، اور تین شرطیں ہیں:۔

حکم۔ یہ ہے کہ چار حرکتوں میں سے ایک کو گرانا واجب ہے۔

شرط (۱) چار حرکتیں ہوں۔ احتراز ضَرَبَ سے کیوں کہ یہاں تین حرکتیں ہیں۔

شرط (۲) چار حرکتیں اصلی لگاتار ہوں۔ احتراز ضَرَبَتَا سے کیونکہ یہاں تا کی حرکت عارضی ہے اور الف کی وجہ سے ہے۔

شرط (۳) چار حرکتیں ایک کلمہ میں حقیقۃً یا حکماً ہوں۔ احتراز ضَرَبَکَ سے کیونکہ یہ نہ حقیقۃً ایک کلمہ ہے اور نہ حکماً ایک کلمہ ہے۔ اس لیے کہ "ک" ضمیر مفعول کا فاعل جیسا شدید اتصال نہیں ہوتا۔

حقیقۃً ایک کلمہ کی مطابقی مثال۔ جیسے دَحَرَجَ سے دَحْرَجَ۔

حکماً ایک کلمہ کی مطابقی مثال۔ جیسے ضَرَبَنَ سے ضَرَبْنَ پڑھنا واجب ہے۔

سوال. ضَرَبَةٌ میں قانون کی تمام شرائط موجود ہیں. اس پر قانون جاری کیوں نہیں کرتے ؟

جواب. یہاں "تا" کی حرکت عارضی ہے اور یہ "تا" حالت وقف میں "ھا" بن کر ساکن ہو جاتی ہے.

سوال. عُلَبَةٌ اور ھُدَبَدٌ میں بھی تمام شرائط موجود ہیں. اس پر قانون جاری کیوں نہیں کرتے ؟

جواب. عُلَبَةٌ اور ھُدَبَدٌ اصل میں عُلَابَةٌ اور ھُدَابِدٌ تھے اور یہاں الف ساکن درمیان میں خفت کی وجہ سے گر گیا ہے (تسہیل الارشاد ص۳۴)

ضَرَبْتَ را از ضَرَبَ بنا کردند. تائے مفتوح علامت واحد مذکر مخاطب وضمیر فاعل بسکون ماقبل در آخرش در آوردند تا از ضَرَبَ ضَرَبْتَ شد. ضَرَبْتُمَا را از ضَرَبْتَ بنا کردند. الف علامت تثنیہ وضمیر فاعل در آخرش در آوردہ. میم مفتوحہ بضمہ ماقبل درمیان تاء والف آوردند. تا از ضَرَبْتَ ضَرَبْتُمَا شد. ضَرَبْتُمْ را از ضَرَبْتَ بنا کردند. واؤ ساکنہ علامت جمع مذکر وضمیر فاعل در آخرش در آوردہ میم مضمومہ بضمہ ماقبل میان تاء و واو در آوردہ و او را حذف کردہ. میم را ساکن کردند. تا از ضَرَبْتَ ضَرَبْتُمْ شد.

ضَرَبْتَ کو ضَرَبَ سے بنایا ہے "تا" مفتوحہ علامت واحد مذکر مخاطب کی اور ضمیر فاعل کی ماقبل کے سکون کے ساتھ اس کے آخر میں لے آئے. ضَرَبَ سے ضَرَبْتَ ہو گیا.

ضَرَبْتُمَا کو ضَرَبْتَ سے بنایا ہے. الف علامت تثنیہ کی اور ضمیر فاعل کی اس کے آخر میں لے آئے پھر میم مفتوحہ ماقبل کے ضمہ کے ساتھ "تا" اور "الف" کے درمیان لے آئے یہاں تک کہ ضَرَبْتَ سے ضَرَبْتُمَا ہو گیا.

ضَرَبْتُمْ: کو ضَرَبْتَ سے بنایا ہے اس طرح کہ واؤ ساکن علامت جمع مذکر کی اور ضمیر فاعل کی اس کے آخر میں لے آئے اور میم مضمومہ ماقبل کے ضمہ کے ساتھ "تا" اور واؤ کے درمیان لے آئے ضَرَبْتُمُوْ ہو گیا. پھر واؤ کو حذف کر دیا. اور میم کو ساکن کر دیا تو ضَرَبْتَ سے ضَرَبْتُمْ ہو گیا.

تشریح. قولہ ضَرَبْتَ را از ضَرَبَ بنا کردند الخ

سوال: "تا" مفتوحہ کے ماقبل کو ساکن کیوں کرتے ہیں ؟

جواب. تا کہ لگاتار چار حرکتوں کا اجتماع لازم نہ آئے.

سوال. "تا" کو فتحہ کیوں دیتے ہیں ؟

جواب. ضَرَبْتَ میں تائے ضمیر مرفوع بارز واحد مذکر مخاطب کی علامت مفتوح ہوتی ہے اس وجہ سے فتحہ دیتے ہیں.

سوال. ضَرَبْتَ کو ضَرَبَ سے کیوں بناتے ہیں ؟

جواب. ضَرَبْتَ صیغہ واحد مذکر مخاطب کا ہے اور مخاطب کو غائب سے بناتے ہیں. نیز مخاطب فرع ہے اور غائب اصل ہے. لہٰذا اصل سے فرع کو بنایا ہے.

قولہ ضَرَبْتُمَا از ضَرَبْتَ بنا کردند الخ اس بناء کو سمجھنے کے لیے دو فائدوں کا جاننا ضروری ہے۔

فائدہ ۱ اہل عرب کی عادت ہے کہ اشباع کہتے ہیں۔ اشباع کا مطلب یہ ہے کہ حرکت کو کھینچ کر حرف بنا دینا یعنی ضمہ کو کھینچ کر واؤ اور فتحہ کو کھینچ کر الف اور کسرہ کو کھینچ کر یا بنانا۔ جیسے ضَرَبْتَ سے ضَرَبْتَا اور ضَرَبْتُ سے ضَرَبْتُوْا اور ضَرَبْتِ سے ضَرَبْتِیْ اور یہ اشباع جائز ہے۔

فائدہ ۲ لغت عرب میں التباس ناجائز ہے۔ التباس کا مطلب یہ ہے کہ ایک کلمہ کا دوسرے کلمہ کے ہم شکل ہونا۔

سوال ضَرَبْتُمَا میں میم کو فتحہ کیوں دیتے ہیں؟

جواب۔ الف تقاضا کرتا ہے کہ میرا ماقبل مفتوح ہو۔

سوال۔ الف اور تا کے درمیان میم کو کیوں لاتے؟

جواب۔ اگر الف اور تا کے درمیان میم کو نہ لاتے تو پھر اشباع کی صورت میں واحد مذکر مخاطب کے صیغہ سے التباس آجاتا تو التباس سے بچنے کے لیے الف اور تا کے درمیان میم لائے۔

سوال۔ التباس سے بچنے کے لیے میم کو کیوں لائے اور کوئی حرف کیوں نہیں لائے؟

جواب اسم ضمیر میں تثنیہ کی صورت میں میم تھی۔ جیسے اَنْتَ سے اَنْتُمَا وغیرہ۔ اس وجہ سے فعل میں بھی میم لائے۔

سوال میم کے ماقبل پر ضمہ کیوں پڑھتے ہیں؟

جواب میم حروف شفوی میں سے ہے اور ضمہ بھی شفوی ہے اس لیے میم تقاضا کرتی ہے کہ میرا ماقبل مضموم ہو اس لیے ضمہ پڑھتے ہیں۔

سوال صیغہ تثنیہ مذکر حاضر اور مؤنث حاضر کے لیے ایک جیسا صیغہ کیوں لاتے ہیں؟

جواب۔ کیونکہ تثنیہ بنسبت مفرد کے قلیل الاستعمال ہے۔ اس لیے ایک جیسا صیغہ لائے ہیں۔

قولہ ضَرَبْتُمْ را از ضَرَبْتَ بنا کردند الخ

سوال میم کو ساکن کیوں کرتے ہیں؟

جواب فعل پہلے معنی ثقیل تھا اگر میم کو ساکن نہ کرتے تو فعل لفظاً بھی ثقیل ہو جاتا۔ لہٰذا تخفیف کی غرض سے میم کو ساکن کر دیا ہے۔

قانون (۴) ہر واوے کہ واقع شود در آخر اسم غیر متمکن ماقبلش مضموم آں واو را حذف کنند وجوباً مگر واو ھُوَ۔

ضَرَبْتُمْ اور اَنْتُمْ کا قانون

خلاصہ قانون ہر وہ واؤ جو اسم غیر متمکن کے آخر میں واقع ہو اور اس کا ماقبل مضموم ہو تو اس واؤ کو حذف کرنا واجب ہے مگر واؤ ھُوَ۔

تشریح۔ اس قانون کے حکم و شرائط سے قبل دو فائدوں کا جاننا ضروری ہے۔

فائدہ ۱ یہ قانون ضمائر اور ماضی معلوم و مجہول کے جمع مذکر مخاطب کے صیغوں میں جاری ہوگا۔

فائدہ ۲ اسم متمکن اور اسم غیر متمکن کی تعریف۔
اسم متمکن۔ وہ ہے جو عامل کے عمل کو قبول کرے یعنی جس پر زبر، زیر، پیش اور تنوین آسکے اور اس کا دوسرا نام معرب ہے جیسے جَاءَ زَیْدٌ وَرَأَیْتُ زَیْدًا وَمَرَرْتُ بِزَیْدٍ۔
اسم غیر متمکن۔ وہ ہے جو عامل کے عمل کو قبول نہ کرے یعنی جس پر زبر، زیر، پیش اور تنوین نہ آسکے اور اس کا دوسرا نام مبنی ہے جیسے جَاءَ هٰؤُلَاءِ۔ وَرَأَیْتُ هٰؤُلَاءِ۔ وَمَرَرْتُ بِهٰؤُلَاءِ۔
اس قانون میں ایک حکم اور چھ شرطیں ہیں۔
حکم۔ واؤ کو حذف کر کے ماقبل کو ساکن کرنا واجب ہے۔
شرط (۱) واؤ ہو۔ احتراز حَیَّ سے کیوں کہ یہاں "یا" ہے۔
شرط (۲) واؤ اسم کے آخر میں ہو۔ احتراز یَدْعُوْ سے کیونکہ یہاں فعل کے آخر میں ہے۔
شرط (۳) واؤ آخر میں ہو۔ احتراز اَنُلْزِمُکُمُوْهَا سے کیوں کہ یہاں واؤ آخر میں نہیں۔
شرط (۴) واؤ اسم غیر متمکن میں ہو۔ احتراز دَلْوٌ۔ کُفُوًا۔ رَخْوٌ سے کیونکہ یہاں "واؤ" اسم متمکن میں ہے۔
شرط (۵) واؤ کا ماقبل مضموم ہو۔ احتراز دَمَوٌ سے کیونکہ یہاں واؤ کا ماقبل مفتوح ہے۔
شرط (۶) جس کلمہ کے آخر میں واؤ ہو وہ کلمہ "بنا" کی صلاحیت رکھتا ہو۔ احتراز هُوَ سے کیونکہ یہاں "بنا" کی صلاحیت نہیں رکھتا۔
بنا کی صلاحیت کا مطلب یہ ہے کہ اس کلمہ کے کم از کم تین حروف ہوں یہاں صرف دو حرف ہیں۔ اگر واؤ کو بھی حذف کر دیں تو باقی کچھ نہیں بچے گا۔
مطابقی مثالیں۔ ضَرَبْتُمُوْ سے ضَرَبْتُمْ هُمُوْ سے هُمْ کُمُوْ سے کُمْ پڑھنا واجب ہے۔
سوال۔ قرآن کریم میں ہے۔ فَکَرِهْتُمُوْهُ۔ اَنُلْزِمُکُمُوْهَا اس میں قانون کی شرائط پائی جاتی ہیں پھر واؤ کو کیوں حذف نہیں کیا؟
جواب۔ قانون میں شرط ہے واؤ آخر میں ہو اس کا مطلب یہ ہے کہ واؤ حقیقتاً آخر میں ہو اس کے بعد کوئی اور حرف نہ ہو۔ اور یہاں واؤ کے بعد "ہ" ضمیر ہے۔ لہذا قانون جاری نہیں ہوگا۔

ضَرَبْتِ را از ضَرَبْتَ بنا کردند۔ فتح تاء را بکسرہ بدل کردند۔ تا از ضَرَبْتَ ضَرَبْتِ شد۔ ضَرَبْتُمَا را از ضَرَبْتِ بنا کردند۔ الف علامت تثنیہ وضمیر فاعل در آخرش در آوردند۔ میم مفتوحہ را بضمہ ماقبل میان تاؤ الف در آوردند۔ تا از ضَرَبْتِ ضَرَبْتُمَا شد۔ ضَرَبْتُنَّ را از ضَرَبْتِ بنا کردند۔ نون مفتوح علامت جمع مؤنث وضمیر فاعل در آخرش در آوردہ۔ میم ساکنہ بضمہ ماقبل میان تاء و نون در آوردہ۔ میم را بسبب قرب مخرج نون کردہ نون را در نون ادغام کردند۔ تا از ضَرَبْتِ ضَرَبْتُنَّ شد۔ ضَرَبْتُ را از ضَرَبَ بنا کردند۔ تاء مضمومہ علامت واحد متکلم وضمیر فاعل بسکون ماقبل در آخرش در آوردند۔ تا از ضَرَبَ ضَرَبْتُ شد۔ ضَرَبْنَا را از ضَرَبْتُ بنا کردند۔ ضَرَبْتُ صیغہ متکلم مشترک بود۔ چوں خواستند کہ صیغہ متکلم مع الغیر مشترک بنا کنند تاء مضمومہ علامت

واحد متکلم را حذف کردہ، بجائیش تا رعلامت جمع متکلم مع الغیر وضمیر فاعل در آوردند از ضَرَبْتُ ضَرَبْنَا شد

بنائے ماضی مجہول

ضُرِبَ (الیٰ آخرہ) را از ضَرَبَ (الیٰ آخرہ) بنا کردند، حرف اوّل را ضمہ وماقبل آخر را کسرہ دادند. تا از ضَرَبَ (الیٰ آخرہ) ضُرِبَ (الیٰ آخرہ) شد.

ضَرَبْتِ کو ضَرَبْتَ سے بنایا ہے. تار کے فتحہ کو کسرہ سے تبدیل کیا تو ضَرَبْتَ سے ضَرَبْتِ ہو گیا.
ضَرَبْتُمَا: کو ضَرَبْتَ سے بنایا ہے. الف علامت تثنیہ کی اور ضمیر فاعل کی ماقبل کے فتحہ کے ساتھ اس کے آخر میں لے آئے میم مفتوحہ ماقبل کے ضمہ کے ساتھ "تا" اور الف کے درمیان لے آئے تو ضَرَبْتَ سے ضَرَبْتُمَا ہو گیا.
ضَرَبْتُنَّ: کو ضَرَبْتِ سے بنایا ہے نون مفتوحہ علامت جمع مؤنث کی اور ضمیر فاعل کی اس کے آخر میں لے آئے میم ساکنہ ماقبل کے ضمہ کے ساتھ "تا" اور نون کے درمیان میں لے آئے میم کو قریب المخرج ہونے کی وجہ سے نون کر دیا. نون کو نون میں ادغام کر دیا تو ضَرَبْتِ سے ضَرَبْتُنَّ ہو گیا.
ضَرَبْتُ: کو ضَرَبَ سے بنایا ہے. تا مضمومہ علامت واحد متکلم کی اور ضمیر فاعل کی ماقبل کے سکون کے ساتھ اس کے آخر میں لے آئے یہاں تک کہ ضَرَبَ سے ضَرَبْتُ ہو گیا.
ضَرَبْنَا: کو ضَرَبْتُ سے بنایا ہے. ضَرَبْتُ صیغہ واحد متکلم مشترک تھا جب چاہا کہ صیغہ جمع متکلم مع الغیر مشترک بنائیں "تا" مضمومہ علامت واحد متکلم کو حذف کیا اس کی جگہ "نا" علامت جمع متکلم مع الغیر مشترک اور ضمیر فاعل لے آئے تو ضَرَبْتُ سے ضَرَبْنَا ہو گیا.

بنائے فعل ماضی مجہول

ضُرِبَ الیٰ آخرہ کو ضَرَبَ الیٰ آخرہ سے بنایا ہے. حرفِ اول کو ضمہ اور آخر کے ماقبل کو کسرہ دیا تو ضَرَبَ آخرہ سے ضُرِبَ الیٰ آخرہ ہو گیا.

تشریح. قولہ ضَرَبْتِ را از ضَرَبْتَ بنا کردند الخ
سوال. ضَرَبْتِ کی "تا" کے فتحہ کو کسرہ سے کیوں بدلتے ہیں؟
جواب. واحد مؤنث مخاطب کا صیغہ بنانا تھا اور اس کی علامت تا مکسورہ ہے. اس لیے اس کو کسرہ سے بدلتے ہیں.

قولہ میم را بسبب قرب مخرج نون کردہ الخ

سوال. قرب مخرج کی وجہ سے میم کو نون بناتے ہو تو نون کو میم کیوں نہیں بناتے؟

جواب۱. نون جمع مؤنث کی علامت ہے اگر نون کو میم کردیں تو علامت ختم ہو جائے گی اس لیے نون کو میم نہیں کرتے بلکہ میم کو نون کرتے ہیں.

جواب۲. اگر نون کو میم کردیں تو صیغہ ضَرَبْتُمْ بن جائے گا اور پھر وقف کی حالت میں اس کا التباس صیغہ جمع مذکر مخاطب سے ہو جاتا اس لیے میم کو نون کرتے ہیں اور نون کو میم نہیں کرتے.

قولہ. ضَرَبْتُ را از ضَرَبَ بنا کردند الخ

سوال. واحد متکلم کی علامت "تا" مضمومہ کیوں ہے؟

جواب. اگر "تا" مفتوح ہوتی تو پھر صیغہ واحد مذکر مخاطب سے التباس آتا اور اگر "تا" مکسور ہوتی تو صیغہ واحد مؤنث مخاطب سے التباس آتا. اس لیے "تا" مضمومہ علامت بنائی، تاکہ التباس لازم نہ آئے.

قولہ "نا" علامت جمع متکلم الخ

سوال. ضَرَبْنَا میں نون کیوں لے آئے؟

جواب. یہ نون ماخوذ ہے نَحْنُ سے جو کہ ضمیر مرفوع منفصل جمع متکلم ہے اور چونکہ نَحْنُ میں نون تھا. اس لیے یہاں بھی نون لائے ہیں.

سوال. نون کے بعد الف کیوں لائے؟

جواب. تاکہ ضَرَبْنَ صیغہ جمع مؤنث غائب سے التباس نہ ہو جائے.

سوال. اس کا عکس کیوں نہیں کرتے؟

جواب. تاکہ کثرتِ حروف کثرت معانی پر دلالت کریں کیونکہ ضَرَبْنَا کے معنی میں بنسبت ضَرَبْنَ کے معنی کے کثرت ہے اس لیے کہ ضَرَبْنَ صیغہ جمع مؤنث کا اطلاق اور استعمال تثنیہ پر نہیں ہوتا بخلاف صیغہ جمع متکلم کے کہ اس کا اطلاق و استعمال تثنیہ پر بھی ہوتا ہے.

فائدہ. اس میں صرفیوں کا اختلاف ہے کہ جمع متکلم کی علامت فقط نون ہے یا نون اور الف دونوں ہیں. تحقیقی بات یہی ہے کہ نون اور الف دونوں جمع متکلم کی علامت ہیں.

قولہ ضُرِبَ (الی آخرہ) را از ضَرَبَ (الی آخرہ) بنا کردند الخ ماضی مجہول بنانے کے دو طریقے ہیں.

(۱) کہ ماضی مجہول کے ہر ہر صیغہ کو ماضی معلوم کے ہر ہر صیغہ سے بنایا جائے.
مثلاً ضُرِبَ کو ضَرَبَ سے اور ضُرِبْتُمْ کو ضَرَبْتُمْ سے.

(۲) یہ ہے کہ ماضی مجہول کا پہلا صیغہ کو ماضی معلوم سے بنایا جائے اور باقی صیغے مجہول ہی سے بنائے جائیں.

قانون (۴) در ہر ماضی مجہول ثلاثی مجرد و رباعی مجرد. در باب افعال و تفعیل و مفاعلہ. حرف اول را ضمہ و ماقبل آخر را کسرہ مے دہند وجوباً. بشرطیکہ قبل ازاں کسرہ نباشد و باقی صیغہا مثل ماضی معلوم اند.

ماضی مجہول (۱) کا قانون

خلاصہ قانون. ثلاثی مجرد کے چھ باب اور رباعی مجرد اور باب افعال اور تفعیل اور مفاعلہ میں ان کی ماضی مجہول میں حرف اول کو ضمہ اور آخر کے ماقبل کو کسرہ دینا واجب ہے بشرطیکہ اس سے پہلے کسرہ نہ ہو اور اس کے باقی صیغے ماضی معلوم کی طرح ہیں.

تشریح} اس قانون کو سمجھنے سے پہلے دو فائدوں کا جاننا ضروری ہے. ماضی مجہول بنانے کے دو قانون ہیں. ۱. اجمالی. ۲. تفصیلی

اجمالی قانون یہ ہے کہ ماضی مجہول کو ماضی معلوم سے بنائیں گے. پہلے حرف کو ضمہ اور آخری حرف کے ماقبل کو کسرہ دیں گے. پھر دیکھیں گے حرف ختم ہو چکے ہیں یا باقی ہیں اگر ختم ہو گئے تو ماضی مجہول بن گئی جیسے ضَرَبَ سے ضُرِبَ وغیرہ. اور اگر حرف باقی ہیں تو جو حرف ماضی معلوم میں ساکن تھے مجہول میں بھی ساکن رہیں گے اور اگر متحرک تھے تو ان سب کو ضمہ دیئے جائیں گے (علم الصرف)

تفصیلی قانون کے تین حصے ہیں. ماضی مجہول ۱، ۲، ۳ کا.

فائدہ. کلام عرب میں جتنے ابواب استعمال ہوتے ہیں وہ کل بائیس ہیں. چھ ثلاثی مجرد کے، اور بارہ ثلاثی مزید فیہ کے اور ایک رباعی مجرد کا اور تین رباعی مزید فیہ کے. اور یہ قانون دس ابواب کی ماضی مجہول پر جاری ہو گا یعنی چھ ثلاثی مجرد کے ایک رباعی مجرد کا اور باب افعال، تفعیل اور مفاعلہ. اور باقی ابواب کی ماضی کے لیے مصنف رحمہ اللہ نے ثلاثی مزید فیہ کے قوانین میں دو قانون بیان کیے ہیں ان میں ماضی مجہول (۲) کا قانون، تین ابواب کی ماضی مجہول کے لیے اور ماضی مجہول (۳) کا قانون نو ابواب کی ماضی مجہول کے لیے ہے. الغرض مصنف نے کل ابواب کی ماضی مجہول کے لیے تین قانون ذکر کیے ہیں. (تسہیل الارشاد)

اس قانون میں ایک حکم اور دو شرطیں ہیں،

حکم. یہ ہے کہ حرف اول کو ضمہ اور آخر کے ماقبل کو کسرہ دینا واجب ہے.

شرط (۱) ماضی مجہول ہو. احتراز ضَرَبَ سے کیونکہ یہ ماضی معلوم ہے.

شرط (۲) ماضی مجہول بھی ان دس ابواب کی ہو. احتراز اُكْتُسِبَ اور اُنْصُرِفَ سے کیونکہ یہ باب افتعال اور انفعال کی ماضی مجہول ہیں

مطابقی مثالیں. ضَرَبَ سے ضُرِبَ، نَصَرَ سے نُصِرَ، عَلِمَ سے عُلِمَ، مَنَعَ سے مُنِعَ، حَسِبَ سے حُسِبَ، شَرُفَ سے شُرِفَ دَحْرَجَ سے دُحْرِجَ، اَكْرَمَ سے اُكْرِمَ، صَرَّفَ سے صُرِّفَ، ضَارَبَ سے ضُورِبَ پڑھنا واجب ہے.

بنائے مضارع معلوم

يَضْرِبُ، تَضْرِبُ، اَضْرِبُ، نَضْرِبُ را از ضَرَبَ بنا کردند. ضَرَبَ فعل ماضی معلوم بود، چوں خواستند کہ مضارع معلوم بنا کنند. یک حرف از حروف اتین مفتوحہ بسکون فا کلمہ در اولش درآوردہ، ماقبل آخر را کسرہ دادہ و ضمہ اعرابی در آخرش آوردند، تا از ضَرَبَ، يَضْرِبُ، تَضْرِبُ، اَضْرِبُ، تَضْرِبُ شدند.

بنائے فعل مضارع معلوم

یَضْرِبُ، تَضْرِبُ، اَضْرِبُ، نَضْرِبُ کو ضَرَبَ سے بنایا ہے. ضَرَبَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم تھا جب صرفیوں نے چاہا کہ مضارع معلوم بنائیں تو ایک حرف مفتوحہ حروف اتین میں سے "فا" کلمہ کے سکون کے ساتھ اس کے شروع میں لے آئے اور آخر کے ماقبل کو کسرہ دیا اور ضمہ اعرابی اس کے آخر میں لے آئے. یہاں تک کہ ضَرَبَ سے یَضْرِبُ. تَضْرِبُ، اَضْرِبُ، نَضْرِبُ ہو گیا.

تشریح:

قولہ مضارع الخ سوال: مضارع کو مضارع کیوں کہتے ہیں؟

جواب ۱: مضارع کا معنی ہے مشابہ ہونا اور مضارع بھی اسم فاعل کے ساتھ حرکات، سکنات اور تعداد حروف میں اسم فاعل کے مشابہ ہوتا ہے اس لیے اس کو مضارع کہتے ہیں.

جواب ۲: مضارع ضَرْعٌ سے لیا گیا ہے اور ضَرْعٌ کا معنی ہے ایک پستان سے دو بچوں کا دودھ پینا. کیوں کہ مضارع میں دو زمانے (حال و استقبال) موجود ہوتے ہیں اس لیے اس کو مضارع کہتے ہیں (باقی تشریح مضارع معلوم کی گردان میں گزر چکی ہے).

قولہ یَضْرِبُ. تَضْرِبُ، اَضْرِبُ. نَضْرِبُ (الی آخرہ) را از ضَرَبَ بنا کردند الخ

سوال: مضارع معلوم کو ماضی معلوم سے کیوں بناتے ہیں؟

جواب: ماضی اصل ہے اور مضارع فرع ہے اس لیے مضارع معلوم کو ماضی معلوم سے بناتے ہیں.

سوال: حروف اتین کو شروع میں کیوں لاتے ہیں؟

جواب: مضارع کا ماضی کے ساتھ فرق واضح کرنے کے لیے حروف اتین کو شروع میں لاتے ہیں.

سوال: ماضی معلوم کے ساتھ فرق کرنے کے لیے ماضی سے کوئی ایک حرف کم کر دیتے تو بھی فرق ہو جاتا؟

جواب: اگر ماضی سے ایک حرف کو کم کر دیتے تو باقی دو حرف رہ جاتے اور دو حرف کی "بنا" نہیں ہوتی.

سوال: اگر حرف اتین کو فرق کرنے کے لیے لایا جاتا ہے تو شروع میں کیوں لایا جاتا ہے آخر میں کیوں نہیں لایا جاتا؟

جواب: اگر ان کو آخر میں لے آتے مثلاً اگر الف آخر میں لے آتے تو ضَرَبَا ہو جاتا. تو ماضی معلوم کے صیغہ تثنیہ مذکر غائب کے ساتھ التباس آجاتا اور اگر "تا" آخر میں لے آتے تو ضَرَبَتْ ہو جاتا. تو پھر ماضی معلوم کے صیغہ واحد مؤنث غائب کے صیغہ کے ساتھ التباس آجاتا. اور اگر "نون" آخر میں لے آتے تو ضَرَبْنَ ہو جاتا. تو پتہ نہ چلتا کہ یہ صیغہ جمع مؤنث غائب ماضی معلوم کا ہے یا جمع مؤنث غائب مضارع کا ہے. اسی لیے التباس سے بچنے کے لیے حروف اتین کو شروع میں لاتے ہیں.

سوال: تین صورتوں میں تو التباس آتا ہے لیکن "یا" کی صورت میں التباس نہیں آتا؟

جواب: ضابطہ یہ ہے کہ للاکثر حکم الکل کے تحت کثرت کا اعتبار کرتے ہوئے حروف کی زیادتی شروع میں کی ہے.

سوال۔ "فا" کلمہ کو ساکن کیوں کیا؟
جواب۔ تاکہ توالی اربع حرکات لازم نہ آئے۔
سوال۔ "فا" کلمہ کو ساکن کیا ہے کسی اور کلمہ کو ساکن کیوں نہیں کیا؟
جواب۔ حروف اتین چونکہ "فا" کلمہ پر داخل ہوتے ہیں اس لیے "فا" کلمہ کو ساکن کرتے ہیں۔
سوال۔ "عین" کلمہ کو کسرہ کیوں دیتے ہیں؟
جواب۔ عین کلمہ کو کسرہ اس لیے دیتے ہیں کہ وہ اس باب کی نشانی ہے۔
سوال۔ "ضمہ اعرابی" آخر میں کیوں لاتے ہیں؟
جواب۔ "ضمہ اعرابی" کا مطلب ہے معرب والا ضمہ، چونکہ مضارع معرب ہوتا ہے اس لیے اس کے آخر میں ضمہ لاتے ہیں۔

یَضْرِبَانِ را از یَضْرِبُ بنا کردند. الف علامت تثنیہ وضمیر فاعل بفتحہ ماقبل ونون مکسورہ عوض ضمہ کہ در واحد بود، در آخرش در آوردند، تا از یَضْرِبُ یَضْرِبَانِ شد. یَضْرِبُوْنَ را از یَضْرِبُ بنا کردند. واو ساکنہ علامت جمع مذکر وضمیر فاعل بضمہ ماقبل ونون مفتوحہ عوض ضمہ کہ در واحد بود. در آخرش در آوردند. تا از یَضْرِبُ، یَضْرِبُوْنَ شد. تَضْرِبَانِ را از تَضْرِبُ بنا کردند. الف علامت تثنیہ وضمیر فاعل بفتحہ ماقبل و نون مکسورہ عوض ضمہ کہ در واحد بود، در آخرش در آوردند. تا از تَضْرِبُ تَضْرِبَانِ شد. یَضْرِبْنَ را از تَضْرِبُ بنا کردند. نون مفتوحہ علامت جمع مؤنث وضمیر فاعل بسکون ماقبل در آخرش در آوردہ تاء را بیا بدل کردند. تا از تضربُ یَضْرِبْنَ شد. تَضْرِبَانِ تَضْرِبُوْنَ را از واحد خود مثل یَضْرِبَانِ و یَضْرِبُوْنَ بنا مے کنند. تَضْرِبِیْنَ را از تَضْرِبُ بنا کردند یاء ساکنہ علامت تانیث وضمیر فاعل نزد بعض بکسرہ ماقبل ونون مفتوحہ عوض ضمہ کہ در واحد بود. در آخرش در آوردند. تا از تَضْرِبُ تَضْرِبِیْنَ شد. تَضْرِبَانِ را از تَضْرِبِیْنَ بنا کردند، یاء ساکنہ علامت تانیث را حذف کردہ. بجائیش الف علامت تثنیہ وضمیر فاعل بفتحہ ماقبل در آوردہ. فتحہ نون را بکسرہ بدل کردند. تا از تَضْرِبِیْنَ تَضْرِبَانِ شد. تَضْرِبْنَ را از تَضْرِبِیْنَ بنا کردند. یاء ونون واحد را حذف کردہ. بجائیش نون مفتوح علامت جمع مؤنث وضمیر فاعل بسکون ماقبل در آوردند. تا از تَضْرِبِیْنَ تَضْرِبْنَ شد.

یَضْرِبَانِ: کو یَضْرِبُ سے بنایا ہے۔ الف علامت تثنیہ کی اور ضمیر فاعل کی ماقبل کے فتحہ کے ساتھ اور نون مکسورہ بدلے اس ضمہ کے جو کہ واحد میں تھا اس کے آخر میں لے آئے تو یَضْرِبُ سے یَضْرِبَانِ ہو گیا۔
یَضْرِبُوْنَ: کو یَضْرِبُ سے بنایا ہے۔ واو ساکن علامت جمع مذکر کی اور ضمیر فاعل کی ماقبل کے ضمہ کے ساتھ اور نون مفتوحہ بدلے اس ضمہ کے جو کہ واحد میں تھا۔ اس کے آخر میں لے آئے۔ یہاں تک کہ یَضْرِبُ سے یَضْرِبُوْنَ ہو گیا۔

تَضْرِبَانِ: کو تَضْرِبُ سے بنایا ہے الف علامت تثنیہ کی اور ضمیر فاعل کی ماقبل کے فتحہ کے ساتھ اور نون مکسورہ بدلے ضمہ کے جو واحد کے صیغہ میں تھا اس کے آخر میں لے آئے. یہاں تک کہ تَضْرِبُ سے تَضْرِبَانِ ہوگیا.

يَضْرِبْنَ: کو تَضْرِبُ سے بنایا ہے کہ نون مفتوحہ علامت جمع مؤنث کی اور ضمیر فاعل کی ماقبل کے سکون کے ساتھ اس کے آخر میں لے آئے اور "تا" کو "یا" سے تبدیل کیا تو يَضْرِبُ سے يَضْرِبْنَ ہوگیا.

تَضْرِبَانِ، تَضْرِبُوْنَ: کو اپنے واحد مثل يَضْرِبَانِ، يَضْرِبُوْنَ سے بناتے ہیں. تَضْرِبِيْنَ کو تَضْرِبُ سے بنایا ہے کہ "یا" ساکن علامت تانیث کی اور ضمیر فاعل کی بعض کے نزدیک ماقبل کے کسرہ کے ساتھ اور نون مفتوحہ کے ساتھ بدلے اس ضمہ کے جو واحد میں تھا اس کے آخر میں لے آئے یہاں تک کہ تَضْرِبُ سے تَضْرِبِيْنَ ہوگیا.

تَضْرِبَانِ: کو تَضْرِبِيْنَ سے بنایا ہے. "یا" ساکن علامت تانیث کو حذف کر کے اس کی جگہ الف علامت تثنیہ اور ضمیر فاعل ماقبل کے فتحہ کے ساتھ لے آئے. نون کے فتحہ کو کسرہ سے تبدیل کر دیا یہاں تک کہ تَضْرِبِيْنَ سے تَضْرِبَانِ ہوگیا.

تَضْرِبْنَ، کو تَضْرِبِيْنَ سے بنایا ہے. یا اور نون واحد کو حذف کردیا. اس کی جگہ نون مفتوحہ علامت جمع مؤنث اور ضمیر فاعل ماقبل کے سکون کے ساتھ لے آئے تو تَضْرِبِيْنَ سے تَضْرِبْنَ ہوگیا.

تشریح:

قولہ يَضْرِبَانِ را از يَضْرِبُ بنا کردند الخ

سوال. يَضْرِبَانِ کے آخر میں نون مکسور کیوں لاتے ہیں؟

جواب. مضارع کا یہ صیغہ معرب ہے اور یہ اعراب کا تقاضا کرتا ہے اس لیے واحد کے صیغہ میں جو ضمہ اعرابی تھا. اس ضمہ کے بدلے اس صیغہ کے آخر میں "نون" مکسور لائے.

قولہ يَضْرِبُوْنَ را از يَضْرِبُ بنا کردند الخ

فائدہ. يَضْرِبُوْنَ کے آخر میں جو نون مفتوحہ لائے یہ اس ضمہ اعرابی کے بدلے میں لائے جو ضمہ اعرابی تھا.

سوال. تثنیہ اور جمع کے آخر میں ضمہ اعرابی کے بدلے نون اعرابی لائے وہی ضمہ کیوں نہیں لائے؟

جواب. تثنیہ کے آخر میں جو الف ساکن اور جمع کے آخر میں جو واؤ ساکن ہے یہ دونوں اعراب کو برداشت نہیں کرسکتے. اس لیے تثنیہ اور جمع کے آخر میں نون لائے ہیں ضمہ نہیں لائے.

سوال. تثنیہ میں نون مکسور اور جمع میں نون مفتوح کیوں لائے اس کے برعکس کیوں نہیں کیا؟

جواب. تثنیہ اور جمع کا نون حرف ہیں جو کہ مبنی بر سکون تھے. الف اور واؤ کے ساکنوں کی وجہ سے التقائے ساکنین ہوا. اس کو دفع

کرنے کے لیے تثنیہ کے نون کو کسرہ دے دیا چونکہ ضابطہ ہے الساکن اذا حرک حرک بالکسر کے مطابق ہے اور نون جمع کو فتحہ دے دی اس لیے کہ فتحہ خفیف حرکت ہے اور جمع بنسبت جمع کے کثیر ہے کثرت خفت کا تقاضا کرتی ہے۔

قولہ یَضْرِبْنَ را از تضرب بنا کردند الخ

سوال۔ نون کے ماقبل کو ساکن کیوں کرتے ہیں؟

جواب۔ یہ مبنی کا صیغہ ہے اس لیے "با" پر جو ضمہ اعرابی تھا اس کو گرا کر ساکن کرتے ہیں۔

سوال۔ "تا" کو "یا" سے کیوں تبدیل کرتے ہیں؟

جواب۔ یہ "تا" تانیث کی علامت ہے اور نون بھی تانیث کی علامت ہے۔ اگر "تا" کو "یا" سے تبدیل نہ کرتے تو دو علامتیں تانیث کی اکٹھی آجاتیں اس لیے ضربن کے قانون کے تحت "تا" کو "یا" سے تبدیل کر دیا۔ باقی نون صیغہ جمع مونث کی علامت ہے اسلیئے اس کو تبدیل نہیں کیا۔

قولہ تَضْرِبِیْنَ را از تضرب بنا کردند الخ

سوال۔ تضربین کے آخر میں نون مفتوحہ کیوں لاتے ہیں؟

جواب۔ تضربین معرب کا صیغہ ہے اور معرب اعراب کا تقاضہ کرتا ہے اس لیے اس کے آخر میں نون مفتوحہ ضمہ اعرابی کے بدلے میں لائے ہیں۔

فائدہ۔ تضربین کی "یا" میں صرفیوں کا اختلاف ہے کہ یہ صرف تانیث کی علامت ہے یا ضمیر فاعل بھی ہے، تو اکثر صرفیوں و نحویوں کے نزدیک یہ ضمیر فاعل بھی ہے اور بعض کے نزدیک صرف تانیث کی علامت ہے ضمیر فاعل نہیں، اس لیے مصنف نے نزد بعض کہا ہے

بنائے مضارع مجہول

یُضْرَبُ تُضْرَبُ اُضْرَبُ نُضْرَبُ را از یَضْرِبُ تَضْرِبُ اَضْرِبُ نَضْرِبُ بنا کردند یَضْرِبُ (الیٰ آخرہ) فعل مضارع معلوم بود۔ چوں خواستند کہ فعل مضارع مجہول بنا کنند حرف اول را ضمہ و ماقبل آخر را فتحہ دادند تا از یَضْرِبُ (الیٰ آخرہ) یُضْرَبُ (الیٰ آخرہ) شد۔

بنائے فعل مضارع مجہول

یُضْرَبُ، تُضْرَبُ، اُضْرَبُ، نُضْرَبُ کو یَضْرِبُ، تَضْرِبُ، اَضْرِبُ، نَضْرِبُ سے بنایا ہے۔ یَضْرِبُ الیٰ آخرہ فعل مضارع معلوم تھا، جب چاہا کہ فعل مضارع مجہول بنائیں تو حرف اول کو ضمہ اور ماقبل کے آخر کو فتحہ دیا تو یَضْرِبُ الیٰ آخرہ سے یُضْرَبُ الیٰ آخرہ ہو گیا۔

تشریح:

قولہ۔ فعل مضارع مجہول بنا کنند الخ

سوال۔ مضارع مجہول کو مضارع معلوم سے کیوں بناتے ہیں؟

جواب: مضارع معلوم اصل ہے اور مضارع مجہول اس کی فرع ہے اور چونکہ فرع اصل سے مبنی ہے اس لیے مضارع مجہول کو مضارع معلوم سے بناتے ہیں۔

قانون (۶) در ہر مضارع مجہول حرف اوّل را ضمہ و ماقبل آخر را فتحہ می دہند وجوبًا بشرطیکہ در مضارع معلوم ضمہ و فتحہ نہ باشد۔ و باقی صیغہا را بر معلوم قیاس باید کرد۔

مضارع مجہُول کا قانون

خلاصہ قانون: ہر مضارع مجہول میں (بنانے کے وقت) پہلے حرف کو ضمہ اور آخر کے ماقبل کو فتحہ دیتے ہیں وجوبًا بشرطیکہ مضارع معلوم میں پہلے ضمہ اور فتحہ نہ ہو۔ باقی صیغوں کو مضارع معلوم پر قیاس کرنا چاہیئے۔

تشریح: اس قانون میں ایک حکم اور ایک شرط ہے۔

حکم: مضارع مجہول میں پہلے حرف کو ضمہ اور آخر کے ماقبل کو فتحہ دینا واجب ہے۔ شرط: مضارع مجہول ہو۔ احتراز یَضْرِبُ سے کیونکہ یہ مضارع معلوم ہے۔ مطابقی مثال جیسے یَضْرِبُ سے یُضْرَبُ، یَمْنَعُ سے یُمْنَعُ، یُکْرِمُ سے یُکْرَمُ۔

بنائے اسم فاعل

ضَارِبٌ را از یَضْرِبُ بنا کردند، حرف مضارع را حذف کردہ، فا کلمہ را فتحہ دادہ، بعدہ الف علامت اسم فاعل در آوردہ، تنوین تمکن علامت اسمیت را در آخرش در آوردند تا از یَضْرِبُ ضَارِبٌ شد۔

بنائے اسم فاعل

ضَارِبٌ کو یَضْرِبُ سے بنایا ہے حرف مضارع کی علامت کو حذف کر دیا، فا کلمہ کو فتحہ دیا اس کے بعد الف علامت اسم فاعل کی لے آئے اور تنوین تمکن علامت اسم کی اس کے آخر میں لے آئے یہاں تک کہ یَضْرِبُ سے ضَارِبٌ ہو گیا۔

تشریح:

قولہ ضَارِبٌ را از یَضْرِبُ بنا کردند الخ

سوال: ضَارِبٌ کو یَضْرِبُ سے کیوں بناتے ہیں؟

جواب. ضارِبٌ اسم فاعل کا صیغہ ہے اور یَضْرِبُ مضارع کا صیغہ ہے، اور اسم فاعل چونکہ حرکات وسکنات اور تعداد حروف میں مضارع کے برابر ہوتا ہے جیسا کہ پہلے گذر چکا ہے۔ اس مناسبت کی وجہ سے اسم فاعل کو مضارع سے بناتے ہیں۔

قانون (۷) ہر اسم فاعل ثلاثی مجرد غالبًا بروزن فاعل می آید و از غیر ثلاثی مجرد بروزن مضارع معلوم آن باب می آید، میم مضموم بجائے حرف آتین و کسرہ دادن ماقبل آخر را اگر نباشد و تنوین تمکن علامت اسم در آخرش آرند وجوبًا۔

اسم فاعل کا قانون

خلاصہ قانون. ثلاثی مجرد کا ہر اسم فاعل "فَاعِلٌ" کے وزن پر آتا ہے اور ثلاثی مجرد کے علاوہ ہر اسم فاعل اس باب کے مضارع معلوم کے وزن پر آتا ہے لیکن تھوڑی سی تبدیلی کے ساتھ اور وہ تبدیلی یہ ہے کہ حرف اتین کی جگہ میم مضمومہ اور آخر کے ماقبل کو کسرہ دیتے ہیں. اگر پہلے سے کسرہ موجود نہ ہو اور تنوین تمکن علامت اسم کی اس کے آخر میں لاتے ہیں وجوبًا۔

تشریح. اس قانون کو سمجھنے سے پہلے ایک فائدہ کا جاننا ضروری ہے، وہ یہ کہ اس قانون میں غالبًا کا لفظ اس لیے ذکر کیا کہ ثلاثی مجرد کے بعض ابواب کے اسم فاعل "فَاعِلٌ" کے وزن پر نہیں آتے بلکہ صفت مشبہ کے وزن پر آتے ہیں جیسے شَرُفَ یَشْرُفُ کے باب کا اسم فاعل نہیں آتا بلکہ صفت مشبہ آتی ہے، اسی طرح حَسِبَ یَحْسِبُ کا اسم فاعل نہیں آتا بلکہ صفت مشبہ حَسِیْبٌ آتی ہے اور کبھی اسم فاعل "غیر فاعل" کے وزن پر اس لیے بھی آتا ہے کہ مبالغہ کا معنی مقصود ہوتا ہے جیسے عَلِمَ یَعْلَمُ سے صفت مشبہ نہیں بلکہ اسم فاعل مبالغہ کے لیے آتا ہے جیسے عَلِیْمٌ، کیونکہ عَلِمَ یَعْلَمُ متعدی باب ہے (متعدی کا معنی یہ ہے کہ جس کو فاعل کے علاوہ مفعول کی بھی ضرورت ہو) اور صفت مشبہ لازمی باب سے آتی ہے۔ (لازمی کا معنی یہ ہے کہ یعنی جو فاعل کے ملنے سے پوری بات ظاہر کرے اس کو مفعول کی ضرورت نہ پڑے)۔

اس قانون میں دو حکم ہیں اور ہر حکم کی دو دو شرطیں ہیں۔

حکم (۱) اسم فاعل کو "فَاعِلٌ" کے وزن پر پڑھنا واجب ہے۔

شرط (۱) اسم فاعل ہو. احتراز مَضْرُوْبٌ سے کیونکہ یہ اسم مفعول ہے۔

شرط (۲) کہ باب ثلاثی مجرد کا ہو. احتراز مُکْرِمٌ سے کیونکہ یہ ثلاثی مزید فیہ ہے. از باب افعال

پہلے حکم کی مطابق مثالیں. جیسے یَضْرِبُ سے ضَارِبٌ، یَنْصُرُ سے نَاصِرٌ، یَمْنَعُ سے مَانِعٌ پڑھنا واجب ہے۔

حکم (۲) اسم فاعل کو مضارع معلوم کے وزن پر پڑھنا واجب ہے تھوڑی سی تبدیلی کے ساتھ۔

شرط (۱) کہ باب غیر ثلاثی مجرد کا ہو. احتراز ضَارِبٌ سے کیونکہ یہ باب ثلاثی مجرد کا ہے از باب ضَرَبَ یَضْرِبُ۔

شرط (۲) آخر کا ماقبل مکسور نہ ہو۔ احترازیُجَیِّبُ سے کیونکہ یہاں آخر کا ماقبل مکسور ہے۔
دوسرے حکم کی مطابقی مثالیں۔ جیسے یُکَرِّمُ سے یُکَرِّمُ۔ یَتَضَارَبُ سے مُتَضَارِبٌ۔ یَتَصَرَّفُ سے مُتَصَرِّفٌ پڑھنا واجب ہے۔

ضَارِبَانِ را از ضَارِبٌ بنا کردند۔ الف علامت تثنیہ بفتحہ ماقبل و نون مکسورہ عوض ضمہ یا تنوین یا ہر دو کہ در واحد بود در آخرش در آوردند۔ تا از ضَارِبٌ ضَارِبَانِ شد۔ ضَارِبُوْنَ را از ضَارِبٌ بنا کردند۔ واو ساکنہ علامت جمع مذکر بضمہ ماقبل و نون مفتوح عوض ضمہ یا تنوین یا ہر دو کہ در واحد بود، در آخرش در آوردند۔ تا از ضَارِبٌ ضَارِبُوْنَ شد۔ ضَرَبَۃٌ را از ضَارِبٌ بنا کردند۔ حرف اول را بر حال خود گذاشتہ ثانی را حذف کردہ، عین و لام کلمہ را فتح دادہ تا متحرک علامت جمع مذکر مکسر در آوردند۔ اعراب را بر تاء کہ آخر کلمہ است جاری کردند۔ تا از ضَارِبٌ ضَرَبَۃٌ شد۔ ضُرَّابٌ را از ضَارِبٌ بنا کردند حرف اوّل را ضمہ دادہ، ثانی را حذف کردہ، عین کلمہ را مشدد و مفتوحہ ساختہ۔ بعدہ الف علامت جمع مذکر مکسر در آوردند۔ تا از ضَارِبٌ ضُرَّابٌ شد۔ ضُرَّبٌ را از ضَارِبٌ بنا کردند حرف اوّل را ضمہ دادہ ثانی را حذف کردہ عین کلمہ را مشدد مفتوحہ ساختند۔ تا از ضَارِبٌ ضُرَّبٌ شد۔ ضُرْبٌ را از ضَارِبٌ بنا کردند حرف اوّل را ضمہ دادہ، ثانی را حذف کردہ، عین کلمہ را ساکن کردند۔ تا از ضَارِبٌ ضُرْبٌ شد۔ ضُرَبَاءُ را از ضَارِبٌ بنا کردند۔ حرف اوّل را ضمہ دادہ، ثانی را حذف کردہ، عین و لام کلمہ را فتحہ دادہ، الف ممدودہ علامت جمع مذکر در آخرش در آوردہ، تنوین تمکن علامت اسمیت را حذف کردند، برائے منع صرف۔ تا از ضَارِبٌ ضُرَبَاءُ شد۔ ضُرْبَانٌ را از ضَارِبٌ بنا کردند۔ حرف اوّل را ضمہ دادہ، ثانی را حذف کردہ عین کلمہ را ساکن کردہ، الف و نون مزیدتان علامت جمع مذکر مکسر بفتحہ ماقبل در آخرش در آوردہ، اعراب را بر نون کہ آخر کلمہ است جاری کردند۔ تا از ضَارِبٌ ضُرْبَانٌ شد۔ ضِرَابٌ را از ضَارِبٌ بنا کردند۔ حرف اوّل را کسرہ دادہ ثانی را حذف کردہ، سوئم جائے الف علامت جمع مذکر مکسر بفتحہ ماقبل در آوردند۔ تا از ضَارِبٌ ضِرَابٌ شد۔ ضُرُوْبٌ را از ضَارِبٌ بنا کردند۔ حرف اوّل را ضمہ دادہ، ثانی را حذف کردہ، سوئم جائے واو ساکن علامت جمع مذکر مکسر بضمہ ماقبل در آوردند۔ تا از ضَارِبٌ ضُرُوْبٌ شد۔ ضَارِبَۃٌ را از ضَارِبٌ بنا کردند ضَارِبٌ صیغہ واحد مذکر اسم فاعل بود۔ چوں خواستند کہ صیغہ واحدہ مؤنثہ اسم فاعل بنا کنند۔ تا متحرک علامت تانیث بفتحہ ماقبل در آخرش در آوردہ، اعراب را بر تاء کہ آخر کلمہ است جاری کردند۔ تا از ضَارِبٌ ضَارِبَۃٌ شد۔ ضَارِبَتَانِ از ضَارِبَۃٌ بنا کردند الف علامت تثنیہ بفتحہ ماقبل و نون مکسورہ عوض ضمہ یا تنوین یا ہر دو کہ در واحد بود۔ در آخرش در آوردند۔ تا از ضَارِبَۃٌ ضَارِبَتَانِ شد۔ ضَارِبَاتٌ را از ضَارِبَۃٌ بنا کردند۔ الف و تاء علامت جمع مؤنث سالم بفتحہ ماقبل در آخرش در آوردہ اعراب را بر تاء کہ آخر کلمہ است جاری کردند۔ تا از ضَارِبَۃٌ ضَارِبَتَاتٌ شد۔ پس اجتماع دو علامت تانیث شد و ایں چنیں مستنکرہ بود، لہٰذا تائے وحدت را حذف کردند۔ تا از ضَارِبَتَاتٌ ضَارِبَاتٌ شد۔ ضَوَارِبُ از ضَارِبَۃٌ بنا کردند حرف

اول را بر حال خود گذاشتہ، ثانی را بواو مفتوحہ بدل کردہ، ابعدہ الف علامت جمع مؤنث مکسر در آوردہ، تائے وحدۃ و تنوین تمکن علامت اسمیت را حذف کردند برائے ضدیت و منع صرف۔ تا از ضَارِبَۃٌ ضَوَارِبُ شد۔

ضَارِبَانِ: کو ضَارِبٌ سے بنایا ہے الف علامت تثنیہ کی ماقبل کے فتحہ کے ساتھ اور نون مکسورہ بدلے ضمہ کے یا تنوین کے یا دونوں کے جو واحد کے صیغہ میں تھا اس کے آخر میں لے آئے یہاں تک کہ ضَارِبٌ سے ضَارِبَانِ ہوگیا۔

ضَارِبُوْنَ: کو ضَارِبٌ سے بنایا ہے۔ واؤ ساکنہ علامت جمع مذکر کی ماقبل کے ضمہ کے ساتھ اور نون مفتوحہ عوض ضمہ کے یا تنوین کے یا دونوں کے جو واحد میں تھا۔ اس کے آخر میں لے آئے۔ یہاں تک ضَارِبٌ سے ضَارِبُوْنَ ہوگیا۔

ضَرَبَۃٌ: کو ضَارِبٌ سے بنایا ہے۔ حرف اول کو اپنے حال پر چھوڑ دیا اور دوسرے حرف کو گرا دیا (یعنی حذف کر دیا) عین اور لام کلمہ کو فتحہ دیا اور تا متحرکہ علامت جمع مذکر مکسر کو آخر میں لے آئے۔ اعراب کو "تا" پر جو آخر کلمہ ہے جاری کیا تو ضَارِبٌ سے ضَرَبَۃٌ ہوگیا۔

ضُرَّابٌ: کو ضَارِبٌ سے بنایا ہے۔ حرف اول کو ضمہ دیا دوسرے حرف کو حذف کر دیا اور عین کلمہ کو مشدد مفتوح بنایا اور اس کے بعد الف علامت جمع مذکر مکسر کی لے آئے تو ضَارِبٌ سے ضُرَّابٌ ہوگیا۔

ضُرَّبٌ: کو ضَارِبٌ سے بنایا ہے۔ حرفِ اول کو ضمہ دیا، دوسرے کو حذف کیا، عین کلمہ کو مشدد مفتوحہ بنا دیا تو ضَارِبٌ سے ضُرَّبٌ ہوگیا۔

ضُرْبٌ: کو ضَارِبٌ سے بنایا ہے۔ حرفِ اول کو ضمہ دیا دوسرے حرف کو گرا دیا اور عین کلمہ کو ساکن کر دیا تو ضَارِبٌ سے ضُرْبٌ ہوگیا۔

ضُرَبَاءُ: کو ضَارِبٌ سے بنایا ہے حرف اوّل کو ضمہ دیا۔ دوسرے حرف کو گرا دیا۔ عین اور لام کلمہ کو فتحہ دیا۔ الف ممدودہ علامت جمع مذکر کی اس کے آخر میں لے آئے۔ تنوین تمکن علامت اسمیت کو حذف کر دیا برائے منع صرف (یعنی غیر منصرف ہونے کی وجہ سے) تو ضَارِبٌ سے ضُرَبَاءُ ہوگیا۔

ضُرْبَانٌ: کو ضَارِبٌ سے بنایا ہے۔ حرف اوّل کو ضمہ دیا۔ دوسرے حرف کو گرا دیا۔ عین کلمہ کو ساکن کر دیا۔ الف اور نون زائدتان علامت جمع مذکر مکسر ماقبل کے فتحہ کے ساتھ اس کے آخر میں لے آئے اور اعراب کو نون پر جاری کیا جو آخری کلمہ ہے تو ضَارِبٌ سے ضُرْبَانٌ ہوگیا۔

ضِرَابٌ: کو ضَارِبٌ سے بنایا ہے۔ حرف اول کو کسرہ دیا۔ دوسرے حرف کو گرا دیا۔ تیسری جگہ الف علامت جمع مذکر مکسر ماقبل کے فتحہ کے ساتھ لے آئے تو ضَارِبٌ سے ضِرَابٌ ہوگیا۔

ضُرُوْبٌ: کو ضَارِبٌ سے بنایا ہے۔ حرفِ اول کو ضمہ دیا دوسرے کو حذف کر دیا۔ تیسری جگہ واؤ ساکن علامت

جمع مذکر مکسر کی ماقبل کے ضمہ کے ساتھ لے آئے تو ضَارِبٌ سے ضُرُوبٌ ہوگیا۔

ضَارِبَۃٌ : کو ضَارِبٌ سے بنایا ہے۔ ضَارِبٌ صیغہ واحد مذکر اسم فاعل کا تھا۔ جب صرفیوں نے چاہا کہ صیغہ واحدہ مؤنثہ اسم فاعل بنائے تو "تا" متحرک علامت تانیث کی ماقبل کے فتحہ کے ساتھ اس کے آخر میں لے آئے اور اعراب کو "تا" پر جو آخری کلمہ ہے جاری کیا تو ضَارِبٌ سے ضَارِبَۃٌ ہوگیا۔

ضَارِبَتَانِ : کو ضَارِبَۃٌ سے بنایا ہے۔ الف علامت تثنیہ کی ماقبل کے فتحہ کے ساتھ نون مکسورہ عوض ضمہ یا تنوین یا دونوں کے جو واحد میں تھا اس کے آخر میں لے آئے تو ضَارِبَۃٌ سے ضَارِبَتَانِ ہوگیا۔

ضَارِبَاتٌ : کو ضَارِبَۃٌ سے بنایا ہے۔ الف اور "تا" علامت جمع مؤنث سالم کی ماقبل کے فتحہ کے ساتھ اس کے آخر میں لے آئے اور اعراب کو "تا" پر جو آخری کلمہ ہے جاری کیا تو ضَارِبَۃٌ سے ضَارِبَتَاتٌ ہوگیا۔ پھر دو علامتیں تانیث کی اکٹھی جمع ہوئیں اور یہ مکروہ ہے۔ لہذا "تا" وحدۃ کو حذف کردیا تو ضَارِبَتَاتٌ سے ضَارِبَاتٌ ہوگیا۔

ضَوَارِبُ : کو ضَارِبَۃٌ سے بنایا ہے۔ حرف اوّل کو اپنے حال پر چھوڑا۔ دوسرے حرف کو واؤ مفتوحہ سے تبدیل کیا اس کے بعد الف علامت جمع مؤنث مکسر کی لے آئے۔ تائے وحدۃ اور تنوین تمکن علامت اسمیت کو حذف کردیا۔ برائے ضدیت منع صرف تو ضَارِبَۃٌ سے ضَوَارِبُ ہوگیا۔

قانون (۸) ہر مدہ زائدہ کہ واقع شود، در مفرد، مکبر، بدوم جائے وقت بنا کردن جمع اقصیٰ و تصغیر آں را بواو مفتوحہ بدل کنند وجوبا۔

مدہ زائدہ کا قانون

خلاصہ قانون، ہر مدہ زائدہ جو مفرد مکبر میں دوسری جگہ واقع ہو، جمع اقصیٰ اور تصغیر کے بناتے وقت اس مدہ زائدہ کو واؤ مفتوحہ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

تشریح۔ اس قانون کو سمجھنے سے پہلے چند فوائد کا جاننا ضروری ہے۔

پہلا فائدہ مشکل الفاظ کے حل میں، حرف علت دو قسم پر ہے۔ ۱۔ مدہ۔ ۲۔ لین۔

مدہ۔ اس حرف علت ساکن کو کہتے ہیں جس کے ماقبل کی حرکت اس کے موافق ہو یعنی واؤ ماقبل مضموم ہو "یا" ماقبل مکسور اور الف ماقبل مفتوح ہو۔ تینوں کی مثال اُوْتِیْنَا ہے۔

لین۔ اس حرف علت ساکن کو کہتے ہیں جس کے ماقبل کی حرکت اس کے موافق نہ ہو جیسے کَیْفَ، ضَیْفٌ اور خَوْفٌ۔

زائدہ۔ اس حرف کو کہتے ہیں جو فا، عین اور لام کلمہ کے مقابلہ میں نہ ہو۔

مفرد اس صیغہ کو کہتے ہیں جو تثنیہ، جمع نہ ہو۔ مکبر وہ صیغہ جس کی تصغیر بنائی جاسکے۔ یعنی اسم ہو فعل نہ ہو۔ کیونکہ فعل کی تصغیر نہیں بنائی جاتی۔

فائدہ ۲ جمع اقصی کے کئی نام ہیں۔ ۱. جمع منتہی الجموع، ۲. جمع منع صرف، ۳. جمع مؤنث مکسر، ۴. جمع اقصی، ۵. اس کو جمع غیر منصرف بھی کہتے ہیں۔

فائدہ ۳ جمع اقصی کے دس اوزان ہیں جو صیغہ ان اوزان پر ہوگا وہ جمع اقصی کہلائے گا وہ دس اوزان یہ ہیں۔ ۱. ضَرَائِرُ بروزن فَعَائِلُ. ۲. اَوَامِرُ بروزن فَوَاعِلُ. ۳. اَرَاهِطُ بروزن اَفَاعِلُ. ۴. اَبَاطِيْلُ بروزن اَفَاعِيْلُ. ۵. مَحَاسِنُ بروزن مَفَاعِلُ. ۶. مَيَاسِيْرُ بروزن مَفَاعِيْلُ. ۷. اَنَاسِيُّ بروزن فَعَالِيُّ. ۸. اَرَاضِيُّ بروزن فَعَالِيُّ. ۹. دَوَانِيْقُ بروزن فَوَاعِيْلُ. ۱۰. اَقَاوِيْلُ بروزن فَعَالِيْلُ

فائدہ ۴ جمع اقصی وہ جمع مکسر ہے جس سے دوسری جمع کی بنا نہ ہوسکے گی جیسے اَقْوَالٌ یہ قَوْلٌ کی جمع مکسر ہے، پھر اس جمع کی جمع اَقَاوِيْلُ ہے تو اَقَاوِيْلُ جمع اقصی کے بعد دوسری جمع مکسر نہیں بنائی جاسکتی۔

فائدہ ۵ جمع اقصی بنانے کا طریقہ۔ پہلے دونوں حرفوں کو فتحہ دیں گے۔ تیسری جگہ الف علامت جمع اقصی کی لائیں گے۔ پھر اگر الف کے بعد ایک حرف ہے تو مشدد ہوگا۔ جیسے دَابَّةٌ سے دَوَابُّ۔ اگر الف کے بعد دو حرف ہیں تو پہلے کو کسرہ اور دوسرے کو اپنے حال پر چھوڑ دیا جائے گا، کیونکہ وہ محل اعراب ہے جیسے مَضْرَبٌ سے مَضَارِبُ اور اگر الف جمع اقصی کے بعد تین حرف ہیں تو پہلے کو کسرہ، دوسرے کو "یا" ساکن سے بدلیں گے، تیسرے کو اپنے حال پر رہنے دیں گے۔ جیسے مَضْرُوْبٌ سے مَضَارِيْبُ اور مِصْبَاحٌ سے مَصَابِيْحُ اور مِفْتَاحٌ سے مَفَاتِيْحُ۔

فائدہ ۶ کبھی جمع اقصی کے آخر میں "تا" بھی آتی ہے جیسے فَلَاسِفَةٌ (از شافیہ) اور کبھی الف جمع کے بعد فتحہ دے کر "یا" کو الف سے بدل دیا جاتا ہے۔ جیسے دَعْوٰی سے دَعَاوٰی (از رضی)

فائدہ ۷ جس کلمہ سے تصغیر بنائی جاتی ہے۔ اس کلمہ کو مکبر کہتے ہیں۔ جیسے ضَارِبَةٌ مکبر ہے۔ کیونکہ اس سے ضُوَيْرِبَةٌ تصغیر بنائی گئی ہے۔ تصغیر کا لغوی معنی ہے چھوٹا کرنا۔ اور اصطلاحی معنی ہے لفظ میں ایسی تغیر جو حقارت یا قلت یا شفقت یا عظمت پر دلالت کرے۔ حقارت کی مثال جیسے رُجَيْلٌ چھوٹا سا آدمی۔ قلت کی مثال جیسے عُلَيْمٌ چھوٹا سا عالم۔ شفقت کی مثال جیسے بُنَيَّ پیارے بیٹے۔ عظمت کی مثال جیسے قُرَيْشٌ (بڑا قرش)

تصغیر بنانے کا طریقہ حرف اول پر ضمہ، دوسرے پر فتحہ، تیسری جگہ پر یائے ساکن علامت تصغیر کی لائیں گے۔ اگر "یا" کے بعد ایک حرف ہے تو اپنے حال پر رہے گا جیسے رَجُلٌ سے رُجَيْلٌ۔ اگر یا کے بعد دو حرف ہوں گے تو پہلے کو کسرہ، دوسرے کو اپنے حال پر چھوڑیں گے جیسے مَضْرِبٌ سے مُضَيْرِبٌ۔ اگر یا ساکن کے بعد تین حرف ہوں تو پہلے کو کسرہ دوسرے کو یا ساکنہ سے بدلیں گے، تیسرے کو اپنے حال پر رہنے دیں گے۔ جیسے مَضْرُوْبٌ سے مُضَيْرِيْبٌ۔ اگر کوئی مانع ہو تو اس کے خلاف ہوگا۔ جیسے ضُرْبَی سے ضُرَيْبِي۔ اس قانون میں ایک حکم اور پانچ شرطیں ہیں۔

حکم، مدہ زائدہ کو واو مفتوحہ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔
شرط (۱) مدہ ہو احتراز ضَیِّفٌ سے کیونکہ یہاں "یا" ماقبل مفتوح ہے مدہ نہیں۔
شرط (۲) مدہ زائدہ ہو احتراز بِیْرٌ بُوْسٌ سے کیونکہ یہاں یا اور واو اصلی ہیں لائد نہیں۔
شرط (۳) مدہ بھی مفرد میں ہو۔ احتراز ضَارِبَانِ، ضَارِبُوْنَ ضَارِبِیْنَ سے کیونکہ یہاں مدہ تثنیہ اور جمع میں ہیں مفرد میں نہیں۔
شرط (۴) مکبر میں ہو۔ احتراز ضَارَبَ ضُوْرِبَ سے کیوں کہ یہاں یہ ماضی معلوم اور ماضی مجہول ہیں (از باب مفاعلہ) ان کی تصغیر نہیں نکالی جاتی۔
شرط (۵) مدہ زائدہ دوسری جگہ ہو۔ احتراز مُنْطَلِقٌ مُضْرُوْبٌ سے کیونکہ یہاں مدہ زائدہ چوتھی جگہ پر ہے۔ اس قانون کی مطابق مثالوں کی تین صورتیں ہیں۔ ۱۔ الف مدہ کی صورت۔ جیسے ضَارِبٌ سے جمع اقصی ضَوَارِبُ تصغیر ضُوَیْرِبٌ ہے۔ ۲۔ یا مدہ کی صورت۔ جیسے صَیْرَافٌ سے جمع اقصی صَوَارِیْفُ ہے۔ ۳۔ واو مدہ کی صورت۔ جیسے طُوْمَارٌ سے جمع اقصی طَوَامِیْرُ تصغیر طُوَیْمِیْرٌ ہے۔
سوال۔ الف اور یاء کو تو واو سے تبدیل کیا جا سکتا ہے لیکن واو کو واو سے کیسے تبدیل کیا جائے گا۔
جواب۔ تبدیلی دو قسم پر ہے۔ ۱۔ ذات میں۔ ۲۔ وصف میں۔
ذات میں تبدیلی کہ ایک حرف کو دوسرے حرف سے تبدیل کیا جائے جیسے الف مدہ اور یا مدہ کو واو مفتوحہ سے تبدیل کیا جائے۔
وصف میں تبدیلی۔ کہ حرف کی ایک حالت کو دوسری حالت سے تبدیل کیا جائے جیسے واو مدہ کے سکون کو فتحہ سے تبدیل کیا جائے

ضُرَّبٌ را از ضَارِبَۃٌ بنا کردند، حرف اول را ضمہ دادہ، ثانی را حذف کردہ، عین کلمہ را مشدد مفتوحہ ساختہ تائے وحدۃ را حذف کردند۔ تا از ضَارِبَۃٌ، ضُرَّبٌ شد۔
ضُوَیْرِبٌ وضُوَیْرِبَۃٌ را از ضَارِبٌ ضَارِبَۃٌ بنا کردند۔ ضَارِبٌ ضَارِبَۃٌ مکبر آں بودند، چوں خواستند کہ صیغہ مصغر آں بنا کنند، حرف اول را ضمہ دادہ، ثانی را بواو مفتوحہ بدل کردہ۔ سوم جائے یائے ساکنہ علامت تصغیر درآوردند تا از ضَارِبٌ وضَارِبَۃٌ ضُوَیْرِبٌ وضُوَیْرِبَۃٌ شدند۔

ضُرَّبٌ: کو ضَارِبَۃٌ سے بنایا ہے۔ حرف اول کو ضمہ دیا۔ دوسرے کو حذف کر دیا عین کلمہ کو مشدد مفتوح بنا دیا اور تاء وحدت کو حذف کر دیا تو ضَارِبَۃٌ سے ضُرَّبٌ ہو گیا۔
ضُوَیْرِبٌ اور ضُوَیْرِبَۃٌ: کو ضَارِبٌ اور ضَارِبَۃٌ سے بنایا ہے۔ ضَارِبٌ اور ضَارِبَۃٌ ان کے مکبر تھے جب صرفیوں نے چاہا کہ صیغہ مصغر ان کا بنائیں تو حرف اول کو ضمہ دیا۔ دوسرے کو واو مفتوح سے تبدیل کیا۔ تیسری جگہ "یاء" ساکنہ علامت تصغیر کی لے آئے تو ضَارِبٌ اور ضَارِبَۃٌ سے ضُوَیْرِبٌ اور ضُوَیْرِبَۃٌ ہو گئے۔

بنائے اسم مفعول

مَضْرُوْبٌ را از یُضْرَبُ بنا کردند. یُضْرَبُ فعل مضارع مجہول بود. چوں خواستند کہ اسم مفعول بنا کنند، یائے حرف مضارعت را حذف کردہ بجائیش میم مفتوحہ علامت اسم مفعول درآوردند، عین کلمہ را ضمہ دادہ، تنوین تمکن علامت اسمیت در آخرش درآوردند. تا از یُضْرَبُ مَضْرُبٌ شد. بروزن مَفْعُلٌ وایں چنیں در کلام عرب نیامدہ، مگر مَعُوْنٌ و مَكْرُمٌ کہ ایشاں ہم شاذ اند، لہٰذا ضمہ عین کلمہ را اشباع نمودند تاکہ از و واؤ پیدا شود تا از مَضْرُبٌ مَضْرُوْبٌ بروزن مَفْعُوْلٌ شد.

مَضْرُوْبَانِ، مَضْرُوْبُوْنَ، مَضْرُوْبَةٌ، مَضْرُوْبَتَانِ، مَضْرُوْبَاتٌ مثل اسم فاعل اند.

بنائے اسم مفعول

مَضْرُوْبٌ: کو یُضْرَبُ سے بنایا ہے۔ یُضْرَبُ فعل مضارع مجہول تھا۔ جب صرفیوں نے چاہا کہ اسم مفعول بنا کریں تو "یاء" حرف مضارع کو حذف کر دیا۔ اس کی جگہ میم مفتوحہ علامت اسم مفعول کی لے آئے۔ عین کلمہ کو ضمہ دیا اور تنوین تمکن علامت اسم کی اس کے آخر میں لے آئے تو یُضْرَبُ سے مَضْرُبٌ ہو گیا۔ بروزن مَفْعُلٌ اور ایسے ہی وزن پر کوئی صیغہ کلام عرب میں نہیں آتا۔ مگر مَعُوْنٌ اور مَكْرُمٌ یہ شاذ ہیں (یعنی خلاف قانون ہیں) لہٰذا عین کلمہ کے ضمہ میں اشباع کیا تاکہ واؤ پیدا ہو جائے تو مَضْرُوْبٌ بروزن مَفْعُوْلٌ ہو گیا۔

مَضْرُوْبَانِ، مَضْرُوْبُوْنَ، مَضْرُوْبَةٌ، مَضْرُوْبَتَانِ، مَضْرُوْبَاتٌ۔

مذکورہ سارے صیغے مثل ابنائے اسم فاعل کے ہیں ان میں بھی وہی طریقہ جاری ہوگا۔

قانون (۹) ہر اسم مفعول ثلاثی مجرد بروزن مفعول می آید، و از غیر ثلاثی مجرد بروزن فعل مضارع مجہول آں باب می آید، با وردن میم مضمومہ بجائے حرف اتین تنوین تمکن درآرند (از شاہ جمالی)

اسم مفعول کا قانون

خلاصہ قانون: ثلاثی مجرد کا ہر اسم مفعول "مَفْعُوْلٌ" کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے ضَرَبَ یَضْرِبُ سے مَضْرُوْبٌ۔ نَصَرَ یَنْصُرُ سے مَنْصُوْرٌ۔ عَلِمَ یَعْلَمُ سے مَعْلُوْمٌ۔ مَنَعَ یَمْنَعُ سے مَمْنُوْعٌ۔ حَسِبَ یَحْسِبُ سے مَحْسُوْبٌ۔ مگر شَرُفَ یَشْرُفُ سے اسم مفعول نہیں آتا۔ اس لیے کہ وہ لازمی باب ہے۔ ہاں اگر متعدی کیا جائے تو آ سکتا ہے) اور غیر ثلاثی مجرد سے اسم مفعول اسی باب کے

مضارع مجہول کے وزن پر آتا ہے تھوڑی سی تبدیلی کے ساتھ، کہ علامت مضارع کو حذف کر کے اس کی جگہ میم مضموم لگا کر آخر میں تنوین تمکن بڑھا دیتے ہیں، ثلاثی مزید فیہ سے مثال، جیسے یُکْرَمُ سے مُکْرَمٌ. یُصَرَّفُ سے مُصَرَّفٌ رباعی مجرد سے جیسے یُدَحْرَجُ سے مُدَحْرَجٌ. رباعی مزید فیہ جیسے یُتَدَحْرَجُ سے مُتَدَحْرَجٌ.

مَضَارِیْبُ را از مَضْرُوْبٌ و مَضْرُوْبَۃٌ بنا کردند حرف اوّل را بر حال خود گذاشتہ، ثانی را فتحہ دادہ، سوئم جائے الف علامت جمع مکسر در آوردہ، حرفے کہ بعد از الف علامت جمع مکسر شد، آں را کسرہ دادہ، واؤ را بیا بدل کردہ، تائے وحدت تنوین تمکن علامت اسمیت را حذف کردند، برائے ضدیت و منع صرف. تا از مَضْرُوْبٌ و مَضْرُوْبَۃٌ مَضَارِیْبُ شد. مُضَیْرِیْبٌ و مُضَیْرِیْبَۃٌ را از مَضْرُوْبٌ و مَضْرُوْبَۃٌ بنا کردند حرف اول را ضمہ ؤ ثانی را فتحہ دادہ، سوئم جائے یائے ساکنہ علامت تصغیر ذ آوردہ، حرفے کہ بعد از یائے علامت تصغیر شد. آن را کسرہ دادہ، واؤ را بیا بدل کردند. تا از مَضْرُوْبٌ و مَضْرُوْبَۃٌ مُضَیْرِیْبٌ و مُضَیْرِیْبَۃٌ شد.

مَضَارِیْبُ کو مَضْرُوْبٌ اور مَضْرُوْبَۃٌ سے بنایا ہے. حرف اوّل کو اپنے حال پر چھوڑ دیا. دوسرے کو فتحہ دیا تیسری جگہ الف علامت جمع مکسر کی لے آئے جو حرف الف علامت جمع مکسر کے بعد ہے اس کو کسرہ دیا، واؤ کو "یا" سے تبدیل کیا، اور "تا" وحدت تنوین تمکن علامت اسمیت کو حذف کر دیا. برائے ضدیت منع صرف تو مَضْرُوْبٌ اور مَضْرُوْبَۃٌ سے مَضَارِیْبُ ہو گیا.

مُضَیْرِیْبٌ اور مُضَیْرِیْبَۃٌ کو مَضْرُوْبٌ اور مَضْرُوْبَۃٌ سے بنایا ہے. حرف اول کو ضمہ اور دوسرے کو فتحہ دیا تیسری جگہ یائے ساکنہ علامت تصغیر کی لے آئے اور جو حرف یائے ساکن علامت تصغیر کے بعد تھا اس کو کسرہ دیا اور واؤ کو "یا" سے تبدیل کیا تو مَضْرُوْبٌ اور مَضْرُوْبَۃٌ سے مُضَیْرِیْبٌ اور مُضَیْرِیْبَۃٌ ہو گیا.

قانون (۱۰) ہر نون تنوین وقت دخول الف ولام و اضافت حذف کردہ شود، و نون تثنیہ و جمع در وقت اضافت حذف کردہ شود وجوباً.

نون تنوین اور اضافت کا قانون

خلاصہ قانون. ہر نون تنوین الف لام تعریف کے داخل ہونے کے وقت اور اضافت کے وقت گر جاتا ہے اور نون تثنیہ و جمع کا صرف اضافت کے وقت گر جاتا ہے وجوباً.

تشریح. اس قانون میں ایک حکم اور تین کامل شرطیں ہیں.

حکم. نون تنوین اور نون تثنیہ وجمع کا حذف کرنا واجب ہے۔
شرط (۱) جس کلمہ کے آخر میں نون تنوین ہو اور اس کے شروع میں الف لام ہو۔ احتراز حَمْدٌ سے کیونکہ یہاں شروع میں الف لام نہیں مطابقی مثال اَلْحَمْدُ۔
شرط (۲) جس کلمہ کے آخر میں نون تنوین ہو اور اس کی اضافت دوسرے کلمہ کی طرف ہو۔ احتراز غُلَامٌ سے کیونکہ اس کی اضافت دوسرے کلمہ کی طرف نہیں ہے۔ مطابقی مثال غُلَامُ زَیْدٍ۔
شرط (۳) جس کلمہ میں نون تثنیہ وجمع ہو اور اس کی اضافت دوسرے کلمہ کی طرف ہو۔ احتراز ضَارِبَانِ ضَارِبُوْنَ سے کیونکہ یہاں نون تثنیہ وجمع کی اضافت دوسرے کلمے کی طرف نہیں ہے۔ مطابقی مثال ضَارِبَا زَیْدٍ۔ ضَارِبُوْ زَیْدٍ۔
سوال. نون تنوین اور نون تثنیہ وجمع اضافت سے اور الف لام تعریف کے داخل ہونے سے کیوں گر جاتے ہیں ؟
جواب. تنوین نکرہ کی علامت ہے۔ اور الف لام اور اضافت معرفہ کی علامت ہے۔ لہذا تنوین اور الف لام اور اضافت بیک وقت ایک کلمہ میں جمع نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اجتماع بین الضدین لازم آتا ہے اور یہ جائز نہیں۔ اس لیے اضافت اور الف و لام تعریف کے داخل ہونے سے گر جاتے ہیں۔
نیز مضاف اور مضاف الیہ کے درمیان شدید اتصال اور تعلق ہوتا ہے۔ اس لیے تثنیہ اور جمع میں درمیان سے نون گرا دیا جاتا ہے۔ تاکہ اتصال باقی رہے۔ (از صرف بھترال)

قانون (۱۱) ہر نون تنوین وخفیفہ را موافق حرکت ماقبل بحرف علت بدل می کند جوازًا۔ درحالت وقف۔

نون تنوین اور نون خفیفہ کا قانون

خلاصہ قانون. ہر نون تنوین اور نون خفیفہ کو حالت وقف میں ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے تبدیل کرنا جائز ہے۔
تشریح. نون تنوین اور نون خفیفہ پر جب وقف کیا جائے تو اس کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے تبدیل کرنا جائز ہے۔ اگر نون خفیفہ کا ماقبل مفتوح ہو تو الف سے تبدیل کریں گے۔ جیسے اِضْرِبَنْ سے اِضْرِبَا۔
اور اگر نون خفیفہ کا ماقبل مضموم ہو تو واؤ سے تبدیل کریں گے۔ جیسے اِضْرِبُنْ سے اِضْرِبُوْا اور اگر نون خفیفہ کا ماقبل مکسور ہو تو "یا" سے تبدیل کریں گے۔ جیسے اِضْرِبِنْ سے اِضْرِبِیْ۔
فائدہ. یہ قانون نون خفیفہ متعلق صحیح ہے مگر نون تنوین کے متعلق غلط ہے صحیح قانون صرف بھترال میں ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ ہر نون تنوین جس کا ماقبل مفتوح ہو۔ حالت وقف میں اس کو "الف" سے تبدیل کرنا کثیر اور گرانا قلیل ہے۔ جیسے حَکِیْمًا کو حَکِیْمَا پڑھنا کثیر اور حَکِیْم پڑھنا قلیل ہے۔

اور اگر اس کا ماقبل مضموم یا مکسور ہو اس کو حالت وقف میں حرف علت سے تبدیل کرنا قلیل اور گرانا کثیر ہے جیسے غَفُوْرٌ اِلیٰ حِیْنٍ کو غَفُوْرُوْ اِلیٰ حِیْنِیْ پڑھنا قلیل اور غَفُوْرْ اِلیٰ حِیْنْ پڑھنا کثیر ہے. ہاں اگر کلمہ کے آخر میں تائے تانیث خالص اسمیہ زائدہ ہو تو اس کو وقف کی حالت میں "ھا" سے تبدیل کرنا واجب ہے جیسے رَحْمَۃٌ مُسْلِمَۃٌ کو رَحْمَہْ مُسْلِمَہْ پڑھنا واجب ہے. (صرف بہتر اِل)

بنائے فعل جحد معلوم و مجہول

لَمْ یَضْرِبْ لَمْ یُضْرَبْ الخ را از یَضْرِبُ یُضْرَبُ بنا کردند، لم جازمہ جحدیہ در اولش در آوردہ. آخرش را جزم کرد، علامت جزمی سقوط حرکات شد در پنج پنج صیغہ و سقوط نونات شد. در ہفت ہفت صیغہ و سقوط چیزے نہ شد در دو صیغہ زیرا کہ مبنی اند. وَالْمَبْنِیُّ مَا لَا یَتَغَیَّرُ اٰخِرُہٗ بِدُخُوْلِ الْعَوَامِلِ الْمُخْتَلِفَۃِ عَلَیْہِ. تا از یَضْرِبُ یُضْرَبُ الخ لَمْ یَضْرِبْ لَمْ یُضْرَبْ (الیٰ آخرہ) شد.

بنائے فعل جحد معلوم و مجہول

لَمْ یَضْرِبْ اور لَمْ یُضْرَبْ کو یَضْرِبُ یُضْرَبُ سے بنایا ہے (یعنی معلوم سے معلوم کو اور مجہول سے مجہول کو بنایا ہے) اس طرح کہ لم جازمہ جحدیہ اس کے شروع میں لے آئے اس کے آخر کو جزم دے دی. پھر علامت جزمی گرنا ہے. حرکات پانچ پانچ صیغوں میں اور گرنا ہے نوناتِ اعرابی کا سات سات صیغوں میں اور کوئی چیز نہیں گرتی دو صیغوں میں کیونکہ وہ مبنی ہیں (مبنی وہ ہے کہ جس کا آخر عوامل کے بدلنے سے نہ بدلے) یہاں تک کہ یَضْرِبُ، یُضْرَبُ سے لَمْ یَضْرِبْ لَمْ یُضْرَبْ ہو گیا.

قانون (۱۲) ہر نون اعرابی وقت دخول جوازم و نواصب و لحوق نون ثقیلہ و خفیفہ و بنا کردن امر حاضر معلوم حذف کردہ شود وجوباً.

نون اعرابی کا قانون

خلاصہ قانون. ہر نون اعرابی کہ حروف جوازم اور نواصب کے داخل ہونے کے وقت اور نون ثقیلہ اور نون خفیفہ کے لاحق ہونے کے وقت اور امر حاضر معلوم بناتے وقت حذف ہو جاتا ہے وجوباً.

تشریح. اس قانون کے سمجھنے سے پہلے دو فائدوں کا جاننا ضروری ہے.

فائدہ ۱: اگر حروف زائدہ ابتدا میں آئیں تو اس کو دخول کہتے ہیں. اور اگر آخر میں آئیں تو اس کو لحوق کہتے ہیں. اور جو نون

مضارع کے آخر میں ضمہ کے عوض میں آتا ہے اس کو نون اعرابی کہتے ہیں.

فائدہ ۲ نون ثقیلہ اس نون مشدد کو کہتے ہیں جو فعل مضارع. امر اور نہی کے آخر میں تاکید کے لیے لایا جائے جیسے لَیَضْرِبَنَّ اِضْرِبَنَّ لَا یَضْرِبَنَّ.

نون خفیفہ. اس نون ساکن کو کہتے ہیں جو فعل مضارع. امر اور نہی کے آخر میں تاکید کے لیے لایا جائے جیسے لَیَضْرِبَنْ. اِضْرِبَنْ لَا یَضْرِبَنْ وغیرہ. اس قانون میں ایک حکم اور پانچ کامل شرطیں ہیں.

حکم. نون اعرابی کو حذف کرنا واجب ہے.

شرط (۱) جس کلمہ میں نون اعرابی ہے. اس پر حروف جوازم میں سے کوئی ایک حرف داخل ہو. احتراز یَضْرِبَانِ یَضْرِبُوْنَ سے. کیونکہ یہاں پر کوئی حروف جوازم میں سے داخل نہیں مطابقی مثالیں. یَضْرِبَانِ. یَضْرِبُوْنَ سے لَمْ یَضْرِبَا. لَمْ یَضْرِبُوْا وغیرہ.

شرط (۲) جس کلمہ میں نون اعرابی ہو اس پر حروف نواصب میں سے کوئی ایک حرف داخل ہو. احتراز یَضْرِبَانِ. یَضْرِبُوْنَ سے کیونکہ یہاں پر حروف نواصب میں سے کوئی ایک حرف داخل نہیں مطابقی مثالیں. یَضْرِبَانِ. یَضْرِبُوْنَ سے لَنْ یَّضْرِبَا. لَنْ یَّضْرِبُوْا.

شرط (۳) جس کلمہ میں نون اعرابی ہو اس کے آخر میں نون ثقیلہ لاحق ہو. احتراز یَضْرِبَانِ، یَضْرِبُوْنَ سے کیونکہ یہاں پر نون ثقیلہ لاحق نہیں مطابقی مثالیں. یَضْرِبَانِّ. یَضْرِبُنَّ.

شرط (۴) جس کلمہ میں نون اعرابی ہو اس کے آخر میں نون خفیفہ لاحق ہو. احتراز یَضْرِبَانِ. یَضْرِبُوْنَ سے کیونکہ یہاں پر نون خفیفہ نہیں مطابقی مثالیں یَضْرِبُنْ، اور نون خفیفہ سے تثنیہ کا صیغہ نہیں آتا.

شرط (۵) جس کلمہ میں نون اعرابی ہو اس سے امر حاضر معلوم بنایا جائے. احتراز تَضْرِبَانِ، تَضْرِبُوْنَ سے کیونکہ یہ تثنیہ و جمع ہیں جب کہ امر واحد کے صیغہ سے بنایا جاتا ہے. مطابقی مثال تَضْرِبُ سے اِضْرِبْ.

سوال. جس کلمہ میں نون اعرابی ہو، اس میں نون ثقیلہ اور نون خفیفہ کے لاحق ہونے کے وقت اور امر حاضر بنانے کے وقت نون اعرابی کیوں حذف ہو جاتا ہے؟

جواب. نون اعرابی معرب میں آتا ہے اور اس سے اعراب پڑھا جاتا ہے اس وجہ سے نون اعرابی کو حذف کرتے ہیں.

بنائے فعل نفی معلوم و مجہول

بیت: اِنْ، وَلَمْ، لَمَّا و لام امر، لائے نہی نیز | پنج حرف ایں جازم فعل اند ہر یک بے دغا
آنْ، وَلَنْ، پس کَیْ، اِذَنْ ایں چار حرف معتبر | نصب مستقبل کنند ایں جملہ دائم اقتضا

لَا یَضْرِبُ، لَا یُضْرَبُ الخ را از یَضْرِبُ، یُضْرَبُ الخ بنا کردند. لائے نافیہ در اولش در آوردند، آخرش چیزے نکرد، اما معنی مثبتش را منفی گردانید، زیرا کہ عمل او در معنی است نہ در لفظ. تا از یَضْرِبُ، یُضْرَبُ الخ لَا

یَضْرِبُ، لَایُضْرَبُ الخ شدند.

تعلیل. لَنْ یَّضْرِبَ دراصل لَنْ یَضْرِبَ بود، نون و یا، قریب المخرج بہم آمدہ نون را یا کردہ، در یا، ادغام کردند تا از لَنْ یَضْرِبَ لَنْ یَّضْرِبَ شد. لَنْ یَّضْرِبَ، لَنْ یُّضْرَبَ الخ را از یَضْرِبُ یُضْرَبُ الخ بنا کردند لَنْ ناصبہ دراولش در آوردند، آخرش را نصب کرد، علامت نصبی ظہور فتحات شد در پنج پنج صیغہ، وسقوط نونات اعرابیہ شد در ہفت صیغہ وسقوط چیزے نہ شد در دو صیغہ زیراکہ مبنی اند. وَالْمَبْنِیُّ مَالَایَتَغَیَّرُ اٰخِرُہٗ بِدُخُوْلِ الْعَوَامِلِ الْمُخْتَلِفَۃِ عَلَیْہِ تا از یَضْرِبُ، یُضْرَبُ الخ لَنْ یَّضْرِبَ، لَنْ یُّضْرَبَ الخ شدند.

بنائے نفی معلوم ومجہول

لَایَضْرِبُ، لَایُضْرَبُ کو یَضْرِبُ، یُضْرَبُ سے بنایا ہے. لائے نافیہ اس کے شروع میں لے آئے اس کے آخر میں کچھ بھی نہیں کیا لیکن معنی مثبت کو منفی کر دیا. اس لیے کہ اس کا عمل معنی میں ہے نہ کہ لفظ میں تو یَضْرِبُ، یُضْرَبُ سے لَایَضْرِبُ، لَایُضْرَبُ ہوگیا.

تعلیل: لَنْ یَّضْرِبَ اصل میں لَنْ یَضْرِبَ تھا نون اور یا دونوں قریب المخرج جمع ہوئے تو "نون" کو "یا" کیا اور "یا" کو "یا" میں ادغام کیا اور لَنْ یَضْرِبَ سے لَنْ یَّضْرِبَ ہوگیا.

لَنْ یَّضْرِبَ، لَنْ یُّضْرَبَ الخ کو یَضْرِبُ یُضْرَبُ الی آخرہ سے بنایا ہے. لَنْ نصب دینے والا ان کے شروع میں لے آئے اور اس نے آخر کو نصب دیا. علامت نصبی کا ظاہر ہونا پانچ پانچ صیغوں میں اور نوناتِ اعرابی کا گرانا سات سات صیغوں میں اور کسی چیز کا گرانا نہیں دو دو صیغوں میں (جمع مؤنث غائب اور جمع مؤنث مخاطب میں) اس لیے کہ وہ مبنی ہیں اور مبنی وہ ہے کہ نہ تبدیل ہو.

آخر اس کا مختلف عوامل کے آنے کی وجہ سے یہاں تک کہ یَضْرِبُ، یُضْرَبُ الخ سے لَنْ یَّضْرِبَ، لَنْ یُّضْرَبَ الخ ہوگیا.

قانون (۱۳) ہر نون ساکن وتنوین را در حروف یرملون ادغام مے کنند وجوبًا و نون متحرک را جوازًا بشرطیکہ دریک کلمہ نباشد، در حروف یمون بغنہ و در لر بغیر غنہ.

حروف یرملون کا قانون

خلاصہ قانون. ہر نون ساکن وتنوین کو حروف یرملون میں ادغام کرنا واجب ہے اور نون متحرک کو حروف یرملون میں ادغام کرنا جائز ہے. بشرطیکہ ایک کلمہ میں نہ ہوں. لیکن حروف یمون میں غنہ کے ساتھ اور لر میں بغیر غنہ کے.

تشریح: اس قانون کو سمجھنے سے قبل تین فائدوں کا جاننا ضروری ہے:۔

فائدہ ۱: نون ساکن اور نون تنوین میں چند فرق ہیں:۔

(۱) نون ساکن کلمہ کے اخیر اور وسط دونوں جگہ آتا ہے اور اسی طرح نون ساکن اسم، فعل اور حرف تینوں میں آتا ہے اور نہایت القول المفید میں نون ساکن کی تعریف اس طرح کی گئی ہے۔ النون الساکنۃ هی التی لاحرکۃ لها کقولك مِنْ وعَنْ و قد تحرك لا لتقاء الساکنین کقوله اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰی. وَاِنِ امْرَأَةٌ. یعنی نون ساکن وہ نون ہے جس پر حرکت نہ ہو مثلاً مِنْ وعَنْ اور بسا اوقات دو ساکنوں کے جمع ہو جانے کے سبب نون ساکن کو بھی حرکت دی جاتی ہے۔ مثلاً اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰی. وَاِنِ امْرَأَةٌ. اور نون تنوین صرف کلمہ کے آخر میں آتا ہے۔

(۲) نون تنوین صرف اسم کا خاصہ ہے۔

(۳) نون ساکن پڑھا بھی جاتا ہے اور لکھا بھی جاتا ہے اور نون تنوین لکھا جاتا ہے پڑھا نہیں جاتا۔

(۴) نون ساکن فعل کی تاکید کے لیے آتا ہے جیسے نون خفیفہ۔ نون تنوین تاکید کے لیے نہیں آتا۔

(۵) التقائے ساکنین کو رفع کرنے کے لیے نون تنوین کو ہمیشہ کسرہ دیا جاتا ہے نون ساکن کو کسرہ اور فتحہ دونوں دیا جاتا ہے جیسے مِنَ اللّٰهِ اِنِ ارْتَبْتُمْ۔

(۶) وقف کی حالت میں نون ساکن کا سکون باقی رہتا ہے اور نون تنوین کا گر جاتا ہے یا الف سے تبدیل ہو جاتا ہے۔

فائدہ ۲: حکیم الامت حضرت تھانویؒ جمال القرآن میں لکھتے ہیں کہ غنہ کہتے ہیں ناک میں آواز لے جانے کو جیسے لَمَّا اور اس حالت میں اس کو حرف غنہ کہتے ہیں۔ نیز غنہ کی مقدار ایک الف ہے اور الف کی مقدار دریافت کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ کھلی ہوئی انگلی کو بند کر لے یا بند انگلی کو کھول لے، اور یہ محض ایک اندازہ ہے۔ باقی اصل دارومدار استاد مشاق سے سننے پر ہے۔ (جمال القرآن ص۳۶)

فائدہ ۳: حروف یرملون چھ ہیں۔ ی۔ ر۔ م۔ ل۔ و۔ ن۔

اس قانون میں دو حکم ہیں اور ہر حکم کی دو دو شرطیں ہیں۔

حکم (۱) نون ساکن اور نون تنوین کو حروف یرملون میں ادغام کرنا واجب ہے۔

شرط (۱) نون ساکن اور نون تنوین کے بعد حروف یرملون میں سے کوئی ایک حرف ہو۔ احتراز مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ سے کیونکہ یہاں نون ساکن اور نون تنوین کے بعد حروف یرملون میں سے کوئی نہیں۔

شرط (۲) نون ساکن اور نون تنوین کے بعد حروف یرملون میں سے کوئی ایک حرف دوسرے کلمہ میں ہو۔ احتراز بُنْيَانٌ. قِنْوَانٌ سے کیونکہ یہاں حروف یرملون میں سے کوئی حرف دوسرے کلمہ میں نہیں بلکہ ایک ہی کلمہ میں ہے۔

پہلے حکم کی مطابق مثالیں۔ لَنْ يَضْرِبَ سے لَن يَّضْرِبَ. وَاِنْ يَخْرُجُ سے وَاِنْ يَّخْرُجُ.

حکم (۲) نون متحرک کو ادغام کرنا جائز ہے۔

شرط (۱) نون متحرک کے بعد حروف یرملون میں سے کوئی ایک حرف ہو۔ احتراز اَلَّذِیْنَ جَاهَدُوْا سے۔ کیونکہ یہاں نون متحرک کے بعد "ج" ہے اور یہ حروف یرملون میں سے نہیں۔

شرط (۲) نون متحرک اور حروف یرملون میں سے کوئی ایک حرف ایک کلمہ میں نہ ہوں۔ احتراز قُنِيَ سے۔ کیونکہ یہاں نون متحرک اور یرملون کی "یا" دونوں ایک کلمہ میں ہیں۔

دوسرے حکم کی مطابق مثالیں۔ اَمَنَ یَزِیْدُ سے اَمَنْ یَّزِیْدُ۔ اَمَنَ رَفِیْقُ سے اَمَنْ رَّفِیْقُ۔ اَمَنَ مُحَمَّدُ سے اَمَنْ مُّحَمَّدُ۔ اَمَنَ لَبِیْدُ سے اَمَنْ لَّبِیْدُ۔ اَمَنَ وَلِیْدُ سے اَمَنْ وَّلِیْدُ۔ اَمَنَ نَصِیْرُ سے اَمَنْ نَّصِیْرُ۔

فائدہ۔ یمون بغنہ کی مثالیں۔ لَنْ یَّضْرِبَ۔ مِنْ مَّاءٍ۔ مِنْ وَّرَائِهِمْ۔ مِنْ نَّارٍ۔ بغیر غنہ کی مثالیں۔ مِنْ لَّدُنَّا۔ مِنْ رَّبِّهِمْ۔

قانون (۱۴) ہر نون ساکن و تنوین کہ واقع شود قبل با مطلقاً آں را بمیم بدل می کنند وجوباً، قبل از حروف حلقی ظاہر خواندہ می شود وجوباً، و قبل از الف نمی آیند، و در باقی حروف اخفاء کردہ می آید۔

بیت حروف حلقی

حروف حلقی شش بود اے نور عین ہمزہ، ہا، وحا، وخا، وعین، وغین

حروف اخفاء

تا و ثا و جیم و دال و ذال و زا، وسین و شین صاد و ضاد، وطا، وظا، وفا، وقاف و کاف بین

بائے مطلق کا قانون

خلاصہ قانون۔ ہر نون ساکن اور تنوین جو با مطلق (با مطلق کا مطلب یہ ہے کہ "با" ایک کلمہ میں ہو جیسے یَنْبَغِیْ یا دو کلموں میں ہو جیسے مِنْ بَعْدِ) سے پہلے واقع ہو جائے تو اس کو میم سے تبدیل کرنا واجب ہے۔ لیکن حروف حلقی سے پہلے ظاہر کر کے پڑھیں گے اور نون ساکن اور نون تنوین الف سے پہلے نہیں آتے اور باقی حروف سے پہلے اخفاء کریں گے۔

تشریح مصنفؒ نے نون ساکن اور نون تنوین جو حروف ہجا سے پہلے واقع ہو تو اس کے لیے دو قانون بیان کیے ہیں۔

(۱) قانون یرملون۔ یہ چھ حروف کے لیے ہیں (جو آپ پہلے پڑھ چکے ہیں)

(۲) قانون زیر سبق بائے مطلق۔ جو ۲۳ حروف کے لیے ہے۔ اس قانون میں تین حکم ہیں اور ہر حکم کی ایک ایک شرط ہے۔

حکم (۱) نون ساکن اور نون تنوین کو میم سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط یہ ہے کہ نون ساکن اور نون تنوین کے بعد حرف با ہو۔ احتراز مِنْ رَبِّهِمْ، غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ سے کیونکہ یہاں نون ساکن اور

تنوین کے بعد حرف با نہیں ہے۔
پہلے حکم کی مطابق مثالیں۔ اس کی چار صورتیں ہیں:۔
صورت نمبر ۱ نون ساکن ہو اس کے بعد با ہو اور کلمہ ایک ہو۔ جیسے یَنْبَغِیْ سے یَنْبَغِیْ۔
صورت نمبر ۲ نون ساکن ہو اور اس کے بعد "با" ہو اور کلمہ دو ہوں جیسے مِنْ بَعْدِ سے مِنْ بَعْدِ۔
صورت نمبر ۳ نون تنوین کے بعد با ہو اور کلمہ ایک ہو اس کی مثال نہیں ملتی۔
صورت نمبر ۴ نون تنوین کے بعد با ہو اور کلمہ دو ہوں اس کی مثال جیسے لَفِیْ شِقَاقٍ بَعِیْدٍ سے لَفِیْ شِقَاقٍ بَعِیْدٍ۔
حکم (۲) نون ساکن اور نون تنوین کو ظاہر کر کے پڑھنا واجب ہے۔
شرط یہ ہے کہ نون ساکن اور نون تنوین کے بعد حروف حلقیہ میں سے کوئی ایک حرف ہو۔ احتراز مِنْ بَعْدِ، لَفِیْ شِقَاقٍ بَعِیْدٍ سے کیوں کہ یہاں ان دونوں مثالوں میں نون ساکن اور نون تنوین کے بعد با ہے جو حروف حلقیہ میں سے نہیں ہے۔
دوسرے حکم کی مطابق مثالیں۔ جیسے مِنْ حَاکِمٍ۔ اَنْعَمْتَ۔ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ۔
حکم (۳) نون ساکن اور نون تنوین کو مخفی کر کے پڑھنا واجب ہے۔
شرط یہ ہے کہ نون ساکن اور نون تنوین کے بعد حروف اخفاء میں سے کوئی ایک ہو۔ احتراز مِنْ حَمْدٍ۔ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ سے کیونکہ ان مثالوں میں نون تنوین اور نون ساکن کے بعد حروف حلقی ہیں۔
تیسرے حکم کی مطابق مثالیں۔ جیسے مَنْ ثَقُلَتْ۔ کُنْتُمْ۔
فائدہ۔ حروف حلقی چھ ہیں۔ ۱۔ ہمزہ۔ ۲۔ ہا۔ ۳۔ حا۔ ۴۔ خا۔ ۵۔ عین۔ ۶۔ غین۔
نون ساکن حروف حلقی سے پہلے ہو۔ اس کی مثالیں جیسے مِنْ اٰمِرٍ۔ مِنْ ھَالِكٍ۔ مِنْ حَاکِمٍ۔ مِنْ خَادِمٍ۔ مِنْ عَالِمٍ۔ مِنْ غَالِبٍ۔
نون تنوین حروف حلقی سے پہلے اس کی مثالیں جیسے زَیْدٌ اٰمِرٌ۔ زَیْدٌ ھَالِكٌ۔ زَیْدٌ حَاکِمٌ۔ زَیْدٌ خَادِمٌ۔ زَیْدٌ عَالِمٌ۔ زَیْدٌ غَالِبٌ۔
حروف اخفاء پندرہ ہیں۔　　بیت

تاء ثاء جیم ودال وذال وزاء وسین وشین　　صاد وضاد وطاء وظاء وفاء قاف وکاف بین

نون ساکن و نون تنوین حروف اخفاء سے پہلے ہو۔ اس کی مثالیں۔ تا کی مثال جیسے کُنْتُمْ۔ ثا کی مثال جیسے فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ۔ جیم کی مثال جیسے فَاَمَّا مَنْ جَاءَكَ۔ دال کی مثال جیسے مِنْ دَانِقٍ۔ ذال کی مثال جیسے مِنْ ذَاكِرٍ۔ زا کی مثال جیسے مِنْ زَاجِرٍ۔ سین کی مثال جیسے مِنْ سَاكِنٍ۔ شین کی مثال جیسے مِنْ شَجَرٍ۔ صاد کی مثال۔ جیسے مِنْ صَابِرٍ۔ ضاد کی کی مثال جیسے مِنْ ضَاحِكٍ۔ طا کی مثال جیسے مِنْ طَاهِرٍ۔ ظا کی مثال جیسے مِنْ ظَاهِرٍ۔ فا کی مثال جیسے مِنْ فَاتِحٍ
قاف کی مثال جیسے مِنْ قَاهِرٍ۔ کاف کی مثال جیسے مِنْ كَرِيْمٍ۔
نون تنوین حروف اخفاء سے پہلے ہو اس کی مثالیں۔ تا کی مثال جیسے كُلَّ اُمَّةٍ تُدْعٰى۔ ثا کی مثال جیسے مَتَاعٌ ثُمَّ

بیٹِنٌ جیم کی مثال جیسے نَصْرٌ جَمِیْلٌ دال کی مثال جیسے عَدَ اٰبَاءُ دُوْنَ ذال کی مثال جیسے جَوَادٌ ذَاکِرٌ راء کی مثال جیسے شُجَاعٍ زَاجِرٍ سین کی مثال جیسے اَسْمَاءٌ سَمَّیْتُمُوْھَا شین کی مثال جیسے سَبْعٌ شِدَادٌ ضاد کی مثال جیسے قَوْمًا صَالِحِیْنَ صاد کی مثال جیسے قُوَّۃٌ ضُعَفَاءَ طاء کی مثال جیسے قَوْمًا طَاغُوْنَ ظاء کی مثال جیسے اَمِیْرٌ ظَالِمٌ فاء کی مثال جیسے رَجُلٌ فَاسِقٌ قاف کی مثال جیسے رَجُلٌ تَقِیٌّ کاف کی مثال جیسے رَسُوْلٌ کَرِیْمٌ۔ (از حاشیہ تسہیل الارشاد ص۵۷)

بنائے فعل امر حاضر معلوم بے لام

اِضْرِبْ (الی آخرہ) را از تَضْرِبُ الخ سوی المتکلم بنا کردند۔ تائے حرف مضارعت را حذف کردند، مابعدش ساکن ماند، چون ابتدا بالسکون محال بود، نظر کردند بسوی عین کلمہ چوں عین کلمہ مضموم نبود، لہذا ہمزہ وصلی مکسورہ در اولش در آوردند۔ آخرش را وقف کردند۔ علامت وقفی سقوط حرکت در یک صیغہ وسقوط نونات اعرابیہ شد در چہار صیغہ، وسقوط چیزے نہ شد در یک صیغہ، زیرا کہ مبنی است۔ والمبنی ما لا یتغیر آخرہ بدخول العوامل المختلفۃ علیہ۔ تا از تَضْرِبُ الخ سوی المتکلم اِضْرِبْ الخ شد۔

اِضْرِبْ الخ کو تَضْرِبُ الخ متکلم کے صیغہ کے علاوہ سے بنایا ہے "تا" حرف مضارعت کو حذف کر دیا۔ اس کے آخر کو ساکن کیا جب کہ ابتداء میں سکون کے ساتھ پڑھنا محال ہے۔ پھر عین کلمہ کی طرف نظر کی جب عین کلمہ مضموم نہ تھا۔ لہذا ہمزہ وصلی مکسورہ اس کے شروع میں لے آئے اس کے آخر میں وقف کر دیا۔ علامت وقفی حرکت کا گرنا ہے ایک صیغہ واحد مذکر مخاطب میں اور نونات اعرابی کا گرنا ہے۔ چار صیغوں میں (تثنیہ مذکر جمع مذکر واحد مؤنث اور تثنیہ مؤنث میں) اور کچھ نہیں گرتا۔ ایک صیغہ میں اس لیے کہ وہ مبنی ہے اور مبنی وہ ہے کہ نہ تبدیل ہو آخر اس کا مختلف عوامل کے داخل ہونے سے، یہاں تک کہ تَضْرِبُ الخ سوائے متکلم کے اِضْرِبْ ہو گیا۔

قانون (۱۵) ہر امر حاضر معلوم را از فعل مضارع مخاطب معلوم بایں طور بنا می کنند، کہ اگر بعد از حذف کردن حرف مضارعت مابعدش ساکن ماند، ہمزہ وصلی مضموم در اولش در آورند وجوباً۔ بشرطیکہ مضارع معلوم نیز مضموم العین باشد، وگرنہ مکسورہ اگر مابعدش متحرک ماند امر ہمون شد بوقف آخر۔

امر حاضر معلوم کا قانون

خلاصہ قانون۔ امر حاضر معلوم کو فعل مضارع مخاطب معلوم سے اس طریقہ پر بناتے ہیں کہ علامت مضارع کو گرانے کے

بعد فا کلمہ کو دیکھیں گے کہ ساکن ہے یا متحرک. اگر ساکن ہے تو پھر عین کلمہ کو دیکھیں گے. اگر عین کلمہ مضموم ہے تو ابتداء میں امر کا ہمزہ وصلی مضموم لائیں گے. جیسے تَنْصُرُ سے اُنْصُرْ اور اگر عین کلمہ مضموم نہیں تو پھر امر کا ہمزہ وصلی مکسور لائیں گے. خواہ مضارع کا عین کلمہ مفتوح ہو یا مکسور ہو اور ان دونوں صورتوں میں آخر میں وقف کریں گے جیسے تَضْرِبُ سے اِضْرِبْ اور تَعْلَمُ سے اِعْلَمْ اور اگر فا کلمہ متحرک ہے تو پھر آخر میں صرف وقف کریں گے امر حاضر کا صیغہ بن جائے گا. جیسے تُصَرِّفُ سے صَرِّفْ اور تُدَحْرِجُ سے دَحْرِجْ.

تشریح. اس قانون میں تین حکم ہیں. پہلے دو حکموں کی دو دو شرطیں ہیں اور تیسرے حکم کی ایک شرط ہے.

حکم (۱) تا حرف مضارعت کو حذف کرنے کے بعد عین کلمہ مضموم ہے تو شروع میں ہمزہ وصلی مضموم لانا اور آخر میں وقف کرنا واجب ہے

شرط (۱) تا حرف مضارعت کے بعد والا حرف ساکن ہو. احتراز تُصَرِّفُ سے کیونکہ یہاں تا کے بعد والا حرف متحرک ہے.

شرط (۲) مضارع معلوم مضموم العین ہو. احتراز تَضْرِبُ سے کیونکہ یہاں مضارع معلوم مکسور العین ہے. مطابقی مثال تَنْصُرُ سے اُنْصُرْ.

حکم (۲) تا حرف مضارعت کو حذف کرنے کے بعد عین کلمہ مفتوح یا مکسور ہو تو شروع میں ہمزہ وصلی مکسور لانا اور آخر میں وقف کرنا واجب ہے.

شرط (۱) تا حرف مضارعت کے بعد والا حرف ساکن ہو. احتراز تُصَرِّفُ سے کیونکہ یہاں پر تا، مضارعت کے بعد والا حرف متحرک ہے.

شرط (۲) مضارع مضموم العین نہ ہو. احتراز تَنْصُرُ سے کیوں کہ یہاں مضموم العین ہے.

مطابقی مثالیں. تَضْرِبُ سے اِضْرِبْ. تَعْلَمُ سے اِعْلَمْ.

حکم (۳) تا حرف مضارعت کو حذف کرنے کے بعد آخر میں وقف کرنا واجب ہے.

شرط. تا مضارعت کے بعد والا حرف متحرک ہو. احتراز تَضْرِبُ سے کیونکہ یہاں تا مضارعت کے بعد والا حرف ساکن ہے.

مطابقی مثال. تُصَرِّفُ سے صَرِّفْ.

فائدہ. وقف کا لغوی معنی ہے ٹھہرنا. اور اصطلاحی معنی ایک کلمہ کے اخیر کو دوسرے کلمہ کے اول کے ساتھ متصل کرنے سے باز رکھنا.

(مزید وضاحت کمال الفرقان شرح جمال القرآن میں ملاحظہ فرمائیں)

سوال. امر کو فعل مضارع سے بناتے ہیں، ماضی سے کیوں نہیں بناتے؟

جواب. جس طرح مضارع میں زمانہ استقبال پایا جاتا ہے اسی طرح "امر" میں بھی زمانہ استقبال پایا جاتا ہے. اسی مناسبت سے فعل امر کو مضارع سے بناتے ہیں. (از تسہیل الارشاد)

سوال. علامت مضارع کو کیوں حذف کرتے ہیں؟

جواب. اس سے پہلے مضارع کا امر کے ساتھ معنوی ذکر تھا. اب یہاں سے لفظی اختلاف ظاہر کرنے کے لیے علامت کو حذف کیا ہے، تاکہ اختلاف لفظی اختلاف معنوی پر دلالت کرے.

سوال. امر حاضر مجہول و امر غائب معلوم و مجہول میں علامت مضارع کو حذف کیوں نہیں کرتے؟

جواب. چونکہ یہ معرب ہوتے ہیں اور فعل مضارع بھی معرب ہے اس مناسبت کی وجہ سے علامت کو حذف نہیں کیا بخلاف امر حاضر کے کہ وہ مبنی ہوتا ہے.

جواب۲. امر حاضر مجہول وامر غائب معلوم ومجہول کو صرفی حضرات امر ہی نہیں کہتے بلکہ اس کو مضارع مجزوم بھی کہتے ہیں۔

سوال. امر حاضر کے شروع میں ہمزہ وصلی کیوں لاتے ہیں؟

جواب. اگر ہمزہ وصلی نہ لائیں تو ساکن حرف سے ابتدا کرنا لازم آتا ہے اور ساکن حرف سے ابتدا کرنا ناممکن ہے اسی لیے امر حاضر کے شروع میں ہمزہ وصلی لاتے ہیں۔

سوال. جب عین کلمہ مفتوح ہوتا ہے تو شروع میں ہمزہ وصلی مکسور کیوں لاتے ہیں مضموم یا مفتوح کیوں نہیں لاتے؟

جواب. اگر امر حاضر کے شروع میں ہمزہ وصلی مفتوح لاتے تو وقف کی صورت میں بحث فعل مضارع معلوم کے صیغہ واحد متکلم سے التباس لازم آتا اور اگر ہمزہ وصلی مضموم لاتے تو بحث فعل مضارع مجہول کے صیغہ واحد متکلم سے التباس لازم آتا۔ اس التباس سے بچنے کے لیے امر حاضر کے صیغہ کے شروع میں ہمزہ وصلی مفتوح یا مضموم نہیں لاتے۔

سوال. جب عین کلمہ مضموم ہو تو پھر ہمزہ وصلی مضموم لاتے ہیں، مفتوح یا مکسور کیوں نہیں لاتے؟

جواب. اگر ہمزہ وصلی مفتوح لاتے تو بحث فعل مضارع کے صیغہ واحد متکلم سے التباس آتا۔ اگر ہمزہ وصلی مکسور لاتے تو کلمہ ثقیل ہو جاتا اس وجہ سے ہمزہ مفتوح یا مکسور نہیں لاتے۔

سوال. امر حاضر معلوم کے قانون میں گذر چکا ہے کہ اگر مضارع کا عین کلمہ مکسور یا مفتوح ہو تو پھر امر حاضر کے شروع میں ہمزہ وصلی مکسور لائیں گے۔ یہاں باب افعال کے مضارع تُکْرِمُ میں عین کلمہ مکسور ہے پھر ہمزہ وصلی مفتوح کیوں لاتے ہیں؟

جواب. تُکْرِمُ اصل میں تُاَکْرِمُ تھا یہ ہمزہ وصلی نہیں ہے بلکہ قطعی ہے۔

سوال. باب افعال کے مضارع میں ہمزہ کو کیوں حذف کرتے ہیں؟

جواب. دو ہمزوں کے جمع ہونے کی وجہ سے۔ کیونکہ اُاَکْرِمُ میں ایک ہمزہ کو حذف کرتے ہیں تو پورے باب میں موافقت پیدا کرنے کے لیے تمام صیغوں میں بھی ہمزہ کو حذف کر دیتے ہیں۔

سوال. فعل امر کے آخر میں وقف کیوں کرتے ہیں؟

جواب. کوفیین میں سے ابو الحسن وابن ہشام کے نزدیک بغیر لام کے فعل امر نہیں ہوتا۔ ہر جگہ لام لفظاً یا تقدیراً ضرور موجود ہوگی۔ اب ان کے نزدیک اِضْرِبْ اصل میں لِتَضْرِبْ ہے۔ لام کو کثرت استعمال کی وجہ سے حذف کر کے اس کے عوض ہمزہ مکسور لایا گیا ہے۔ (ہکذا فی المغنی اللبیب) تو ان حضرات کے نزدیک فعل امر حاضر معلوم لام مقدرہ کی وجہ سے مجزوم اور معرب ہے اور بصریین کے نزدیک فعل امر حاضر معلوم مبنی ہے، چونکہ بناء میں اصل سکون ہے اس لیے اس پر وقف کرتے ہیں۔

فائدہ. امر کا لغوی معنی حکم کرنا اور اصطلاح میں طلب الفعل علی وجہ الاستعلاء (یعنی اپنے آپ کو بڑا بنا کر کسی کام کی طلب کرنا) پھر اگر کوئی حاکم اپنے محکوم سے کوئی کام طلب کرے تو اس کو التماس کہیں گے جیسے دوست دوست سے کہتا ہے۔ اَعْطِنِیْ دَیْنِیْ اور اگر کوئی اپنے سے اوپر والے سے کسی کام کو طلب کرے تو اس کو عرض ودعا کہیں گے جیسے بندہ اللہ تعالیٰ سے کہتا ہے۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ۔

بنائے امر حاضر معلوم با نون تاکید ثقیلہ

اِضْرِبَنَّ در اصل اِضْرِبْ بود چوں نون تاکید ثقیلہ بدو متصل شد، ماقبلش مبنی بر فتحہ شد. تا از اِضْرِبْ، اِضْرِبَنَّ شد.
اِضْرِبَانِّ در اصل اِضْرِبَا بود، چون نون تاکید ثقیلہ بدو متصل شد، اِضْرِبَانَّ شد پس فتحہ نون را بکسرہ بدل کردند برائے مشابہت او با نون تثنیہ. تا از اِضْرِبَانَّ اِضْرِبَانِّ شد. اِضْرِبُنَّ در اصل اِضْرِبُوْا بود. چون نون تاکید ثقیلہ بدو متصل شد، اِضْرِبُوْنَّ شد پس التقائے ساکنین شد، درمیان واو، و نون مدغم، اوّل ایشاں مدہ بود، آن را حذف کردہ، ضمہ ماقبلش را باقی گذاشتند تاکہ دلالت کند بر حذفیت واو. تا از اِضْرِبُوْنَّ، اِضْرِبُنَّ شد.
اِضْرِبِنَّ در اصل اِضْرِبِيْ بود، چون نون تاکید ثقیلہ بدو متصل شد اِضْرِبِيْنَّ شد پس التقائے ساکنین شد میان یا و نون مدغم اوّل ایشاں مدہ بود. آں را حذف کردہ کسرہ ماقبلش باقی گذاشتند تاکہ دلالت کند بر حذفیت یائے تا از اِضْرِبِيْنَّ اِضْرِبِنَّ شد. اِضْرِبْنَانِّ در اصل اِضْرِبْنَ بود. چون نون تاکید ثقیلہ بدو متصل شد. اِضْرِبْنَنَّ شد. پس اجتماع ثلاث نونات زوائد شد، و ایں چنین مکروہ بود. لہٰذا الف فاصل میان ایشاں در آوردند تا از اِضْرِبْنَنَّ اِضْرِبْنَانَّ شد، پس فتح نون را بہ کسرہ بدل کردند برائے مشابہت او با نون تثنیہ تا از اِضْرِبْنَانَّ، اِضْرِبْنَانِّ شد.

بنائے امر حاضر معلوم با نون تاکید ثقیلہ و خفیفہ

اِضْرِبَنَّ اصل میں اِضْرِبْ تھا جب نون تاکید ثقیلہ اس کے ساتھ متصل ہوا اور اس کا ماقبل بر فتحہ ہوا تو اِضْرِبْ سے اِضْرِبَنَّ ہو گیا۔
اِضْرِبَانِّ اصل میں اِضْرِبَا تھا جب نون تاکید ثقیلہ اس کے ساتھ متصل ہوا تو اِضْرِبَانَّ ہو گیا۔ پھر نون کے فتحہ کو کسرہ سے تبدیل کیا۔ نون تثنیہ کے ساتھ مشابہت کی وجہ سے تو اِضْرِبَانَّ سے اِضْرِبَانِّ ہو گیا۔
اِضْرِبُنَّ اصل میں اِضْرِبُوْا تھا جب نون تاکید ثقیلہ اس کے ساتھ متصل ہوا تو اِضْرِبُوْنَّ ہو گیا، پھر دو ساکن جمع ہوئے درمیان واؤ اور نون مدغم کے پہلا ساکن مدہ تھا اس کو گرا دیا اور اس کے ماقبل کے ضمہ کو باقی چھوڑتے ہیں تاکہ واؤ کے حذف ہونے پر دلالت کرے تو اِضْرِبُوْنَّ سے اِضْرِبُنَّ ہو گیا۔
اِضْرِبِنَّ اصل میں اِضْرِبِيْ تھا۔ جب نون تاکید ثقیلہ اس کے ساتھ متصل ہوا تو اِضْرِبِيْنَّ ہو گیا تو دو ساکن جمع ہوئے درمیان "یا" اور "نون" مدغم کے اور پہلا ساکن مدہ تھا اس کو گرا دیا اور اس کے ماقبل کے کسرہ کو باقی رکھا۔ تاکہ "یا" کے حذف ہونے پر دلالت کرے تو اِضْرِبِيْنَّ سے اِضْرِبِنَّ ہو گیا۔

اِضْرِبْنَانِّ اصل میں اِضْرِبْنَ تھا جب نون تاکید اس کے ساتھ متصل ہوا تو اِضْرِبْنَنَّ ہوگیا تو پھر تین نون زائد جمع ہوگئے (ایک نون جمع مؤنث والا دوسرا نون ثقیلہ جو تشدید کی وجہ سے مدغم ہے اور تیسرا نون ثقیلہ جس پر زبر ہے) اور ایسے مکروہ ہے۔ لہٰذا ان کے درمیان میں الف فاصلہ کا لے آئے۔ تو اِضْرِبْنَنَّ سے اِضْرِبْنَانَّ ہوگیا۔ پھر نون کے فتحہ کو کسرہ سے تبدیل کیا تثنیہ کے ساتھ مشابہت کی وجہ سے تو اِضْرِبْنَانَّ سے اِضْرِبْنَانِّ ہوگیا۔

قانون (۱۶) چون نون تاکید ثقیلہ با نون ضمیری متصل شود الف فاصلہ میان ایشاں در آرند وجوبًا۔

اِضْرِبْنَانِّ کا قانون

خلاصہ قانون: جب نون تاکید ثقیلہ، نون ضمیر (یعنی نون جمع مؤنث) کے ساتھ متصل ہوجائے تو ان کے درمیان میں الف فاصلہ کی لانا واجب ہے۔

تشریح: اس قانون میں ایک حکم اور ایک شرط ہے۔

حکم: نون ضمیر جمع مؤنث، اور نون تاکید ثقیلہ کے درمیان الف فاصلہ کا لانا واجب ہے۔ شرط یہ ہے کہ نون تاکید ثقیلہ کا نون ضمیر کے ساتھ متصل ہو۔ احتراز لَیَکُوْنَنَّ سے کیونکہ یہاں یہ نون ضمیر جمع مؤنث کا نہیں بلکہ یہ نون تاکید کا "نون" اصلی کے ساتھ ملا ہوا ہے نیز نون اصلی وہ ہے جو لام کلمہ کے مقابلہ میں ہو۔ مطابق مثالیں اِضْرِبْنَنَّ سے اِضْرِبْنَانِّ پڑھنا واجب ہے۔

بنائے فعل امر حاضر معلوم با نون تاکید خفیفہ

اِضْرِبَنْ دراصل اِضْرِبْ بود، چون نون تاکید خفیفہ بدو متصل شد، ماقبلش مبنی بر فتحہ گشت تا از اِضْرِبْ اِضْرِبَنْ شد۔ اِضْرِبُنْ دراصل اِضْرِبُوْا بود، چون نون تاکید خفیفہ بدو متصل شد اِضْرِبُوْنْ شد۔ پس التقائے ساکنین شد۔ میان واو و نون خفیفہ، اول ایشان مدہ بود آں را حذف کردہ، ضمہ ماقبلش را باقی گذاشتہ۔ تا کہ دلالت کند بر حذفیت واو۔ تا از اِضْرِبُوْنْ، اِضْرِبُنْ شد۔ اِضْرِبِنْ دراصل اِضْرِبِیْ بود، چون نون تاکید خفیفہ بدو متصل شد۔ اِضْرِبِیْنْ شد۔ پس التقائے ساکنین شد میان یائے و نون خفیفہ، اول ایشان مدہ بود آں را حذف کردہ، کسرہ ماقبلش را باقی گذاشتند تا کہ دلالت کند بر حذفیت یائے۔ تا از اِضْرِبِیْنْ اِضْرِبِنْ شد۔

بنائے فعل امر حاضر مجہول بلام

لِتُضْرَبْ الخ را از تُضْرَبُ الخ سوائے المتکلم بنا کردند۔ تُضْرَبُ الخ سوائے المتکلم فعل مضارع مخاطب مجہول بود

چوں خواستند کہ فعل امر حاضر مجہول بنا کنند، لام امر مکسور جازمہ در اولش در آوردند، آخرش را جزم کرد، علامت جزمی سقوط حرکت شد در یک صیغہ، وسقوط نونات اعرابیہ شد، در چہار صیغہ، وسقوط چیزے نہ شد در یک صیغہ زیرا کہ مبنی است والمبنی مالا یتغیر اٰخرہ بدخول العوامل المختلفۃ علیہ تا از تُضْرَبُ الخ سوائے المتکلم لِتُضْرَبْ الخ شدند۔

بنائے فعل امر غائب معلوم ومجہول بلام

لِیَضْرِبْ، لِیُضْرَبْ الخ را از یَضْرِبُ یُضْرَبُ الخ سوائے المخاطب بنا کردند، لام امر مکسورہ جازمہ در اولش در آوردند، آخرش را جزم کرد علامت جزمی سقوط حرکات شد در چہار چہار صیغہ، وسقوط نوناتِ اعرابیہ شد سہ صیغہ، وسقوط چیزے نہ شد در یک صیغہ، زیرا کہ مبنی اند، والمبنی الخ لِیَضْرِبْ لِیُضْرَبْ الخ

بنائے فعل نہی حاضر معلوم ومجہول

لَاتَضْرِبْ، لَاتُضْرَبْ الخ را از تَضْرِبُ، تُضْرَبُ الخ سوائے المتکلم بنا کردند، لائے ناہیہ جازمہ در اولش در آوردند، آخرش را جزم کردند، علامت جزمی سقوط حرکات شد، در یک صیغہ، وسقوط نوناتِ اعرابیہ شد در چہار چہار صیغہ، وسقوط چیزے نہ شد، در یک صیغہ، زیرا کہ مبنی است والمبنی مالا یتغیر الخ لَاتَضْرِبْ لَاتُضْرَبْ الخ شدند۔

بنائے فعل نہی غائب معلوم مجہول

لَایَضْرِبْ، لَایُضْرَبْ الخ را از یَضْرِبُ، یُضْرَبُ الخ سوائے المخاطب بنا کردند لا ناہیہ جازمہ در اولش در آوردند آخرش را جزم کردند، علامت جزم سقوط حرکات شد در چہار چہار صیغہ وسقوط نونات اعرابیہ در سہ سہ صیغہ وسقوط چیزے نہ شد در یک صیغہ، زیرا کہ مبنی اند والمبنی مالا یتغیر اٰخرہ بدخول العوامل المختلفۃ علیہ تا از یَضْرِبُ، یُضْرَبُ الخ سوائے المخاطب لَایَضْرِبْ، لَایُضْرَبْ الخ شدند۔

بنائے اسم ظرف

مَضْرِبٌ را از یَضْرِبُ بنا کردند. یائے حرف مضارعت را حذف کردہ، بجائش میم مفتوحہ علامت اسم ظرف در آوردند، تنوین تمکن علامت اسمیت در آخرش در آوردند. تا از یَضْرِبُ، مَضْرِبٌ شد۔

بنائے فعل امر حاضر معلوم با نون تاکید خفیفہ

اِضْرِبَنْ اصل میں اِضْرِبْ تھا جب نون تاکید خفیفہ اس کے ساتھ متصل ہوا تو اس کا ماقبل مبنی بر فتحہ ہو گیا تو اِضْرِبْ سے اِضْرِبَنْ ہو گیا۔

اِضْرِبُنْ اصل میں اِضْرِبُوا تھا جب نون تاکید خفیفہ اس کے ساتھ متصل ہوا تو اِضْرِبُوْنْ ہو گیا۔ پھر دو ساکن جمع ہوئے درمیان واؤ اور نون خفیفہ کے پہلا ساکن الف مدہ تھا اس کو حذف کیا اور اس کے ماقبل کے ضمہ کو باقی چھوڑا تاکہ دلالت کرے واؤ کے حذف ہونے پر تو اِضْرِبُوْنْ سے اِضْرِبُنْ ہو گیا۔

اِضْرِبِنْ اصل میں اِضْرِبِیْ تھا جب نون تاکید خفیفہ اس کے ساتھ متصل ہوا تو اِضْرِبِیْنْ ہو گیا۔ پھر دو ساکن جمع ہوئے درمیان "یا" اور نون خفیفہ کے پہلا ان کا ساکن مدہ تھا اس کو حذف کیا اور اس کے ماقبل کے کسرہ کو باقی رکھا تاکہ دلالت کرے "یا" کے حذف ہونے پر تو اِضْرِبِیْنْ سے اِضْرِبِنْ ہو گیا۔

بنائے فعل امر حاضر مجہول بلام

لِتُضْرَبْ الخ کو تُضْرَبُ سے سوا متکلم کے بنایا ہے۔ تُضْرَبُ سوا متکلم کے فعل مضارع مخاطب مجہول تھا۔ جب چاہا کہ فعل امر حاضر مجہول بنائیں تو لام امر مکسور جازمہ اس کے شروع میں لے آئے۔ اس کے آخر کو جزم دی علامت جزمی گرنا ہے۔ حرکت کا ایک صیغہ میں اور گرنا ہے نونات اعرابیہ کا چار صیغوں میں اور کوئی چیز نہیں گرتی ایک صیغہ میں اس لیے کہ وہ مبنی ہے الخ تو تُضْرَبُ الخ سوا متکلم کے لِتُضْرَبْ ہو گیا۔

بنائے فعل امر غائب معلوم و مجہول بلام

لِیَضْرِبْ، لِیُضْرَبْ الخ کو یَضْرِبُ، یُضْرَبُ الخ مخاطب کے علاوہ سے بنایا ہے۔ لام امر مکسورہ جازمہ اس کے شروع میں لے آئے۔ اس کے آخر کو جزم دیا۔ علامت جزمی گرنا حرکات کا چار چار صیغوں میں اور گرنا ہے نونات اعرابیہ کا تین تین صیغوں میں اور کوئی چیز نہیں گرتی ایک ایک صیغہ میں اس لیے کہ وہ مبنی ہیں۔ یَضْرِبُ یُضْرَبُ الخ سے لِیَضْرِبْ، لِیُضْرَبْ الخ ہو گیا۔

بنائے فعل نہی حاضر معلوم و مجہول

لَا تَضْرِبْ، لَا تُضْرَبْ الخ کو تَضْرِبُ، تُضْرَبُ الخ سوا متکلم کے بنایا ہے۔ لا ناہیہ جازمہ اس کے شروع میں

لے آئے اس کے آخر کو جزم کیا۔ علامت جزمی گرنا ہے۔ حرکات کا ایک ایک صیغہ میں اور گرنا نونات اعرابیہ کا چار چار صیغوں میں اور کوئی چیز نہیں گرتی۔ ایک ایک صیغہ میں اس لیے کہ وہ مبنی ہے۔ تَضْرِبُ تَضْرِبُ الخ سے لَا تَضْرِبْ، لَا تُضْرَبْ الخ ہو گیا۔

بنائے نہی غائب معروف و مجہول

لَا یَضْرِبْ، لَا یُضْرَبْ الخ کو یَضْرِبُ، یُضْرَبُ الخ سوا مخاطب کے بنایا ہے، لائے ناہیہ جازمہ اس کے شروع میں لے آئے۔ اس کے آخر کو جزم دی، علامت جزمی گرنا ہے۔ حرکات کا چار چار صیغوں میں اور گرنا ہے نونات اعرابیہ کا تین تین صیغوں میں اور کوئی چیز نہیں گرتی۔ ایک ایک صیغہ میں اس لیے کہ وہ مبنی ہے الخ تو یَضْرِبُ، یُضْرَبُ الخ سوا مخاطب کے لَا یَضْرِبْ، لَا یُضْرَبْ الخ ہو گیا۔

بنائے اسم ظرف

مَضْرِبٌ کو یَضْرِبُ سے بنایا ہے "یا" حرف مضارعت کو حذف کر دیا اس کی جگہ میم مفتوحہ علامت اسم ظرف کی لے آئے۔ تنوین تمکن علامت اسمیت کی اس کے آخر میں لے آئے تو یَضْرِبُ سے مَضْرِبٌ ہو گیا۔

مَضْرِبَانِ اس کی بناء ضَارِبَانِ کی طرح ہے۔

مَضَارِبُ کو مَضْرِبٌ سے بنایا ہے۔ مَضْرِبٌ صیغہ واحد اسم ظرف تھا جب صرفیوں نے چاہا کہ صیغہ جمع مکسر اسم ظرف بنائیں تو تیسری جگہ الف علامت جمع مکسر کی ما قبل کے فتحہ کے ساتھ لے آئے اور تنوین تمکن علامت اسمیت کو حذف کر دیا غیر منصرف ہونے کی وجہ سے تو مَضْرِبٌ سے مَضَارِبُ ہو گیا مُضَیْرِبٌ کو مَضْرِبٌ سے بنایا ہے۔ حرف اول کو ضمہ اور دوسرے کو فتحہ دیا۔ تیسری جگہ یاء ساکنہ تصغیر کی لے آئے تو مَضْرِبٌ سے مُضَیْرِبٌ ہو گیا۔

قانون (۱۷) ظرف یَفْعِلُ (از ابواب صحیح ثلاثی مجرد، و مہموز، و اجوف، و مضاعف) و مثال مطلقاً بر وزن مَفْعِلٌ می آید وجوباً، و از غیر یَفْعِلُ، و ناقص و لفیف بر وزن مَفْعَلٌ می آید وجوباً۔ ماسوای ایشان شاذ اند۔ و از غیر ثلاثی مجرد بر وزن اسم مفعول آن باب می آید وجوباً۔

اسم ظرف کا قانون

تشریح۔ اس قانون کو سمجھنے سے پہلے دو فائدوں کا جاننا ضروری ہے۔

فائدہ ۱: یہ قانون ہفت اقسام کے اعتبار سے تمام ابواب کی اسم ظرف کو شامل ہے۔

فائدہ ۲ شاذ کا لغوی کا معنی تنہا ہونا، تھوڑی چیز پانا، نیز شاذ علم طب کی ایک کتاب کا نام بھی ہے اور اصطلاح میں شاذ تین قسم پر ہے۔

(۱) قانون کے موافق اور استعمال کے خلاف ہو جیسے یَسْجُدُ کی ظرف مَسْجَدٌ (بفتح الجیم) آتی ہے اس کو شاذ حسن کہتے ہیں۔

(۲) استعمال کے موافق اور قانون کے خلاف ہو جیسے یَسْجُدُ اور یَغْرُبُ کی ظرف مَسْجِدٌ مَغْرِبٌ (بکسر الجیم والراء) آتی ہے اور اس کو شاذ احسن کہتے ہیں۔

(۳) قانون کے بھی خلاف ہو اور استعمال کے بھی خلاف ہو۔ جیسے یَسْجُدُ، یَغْرُبُ کی ظرف مَسْجُدٌ، مَغْرُبٌ (بضم الجیم والراء) آتی ہے اس کو شاذ قبیح کہتے ہیں۔ (مزید حاشیہ تسہیل الارشاد)

اس قانون کے تین حصے ہیں۔

پہلا حصہ ظرف یفعل سے ماسوای تک اور دوسرا حصہ ماسوای شاذا اند تک اور تیسرا حصہ از غیر ثلاثی مجرد سے آخر تک۔ پہلے حصہ میں مصنف ؒ نے ثلاثی مجرد کے تمام ابواب کی اسم ظرف کا وزن متعین فرمایا ہے۔ اور دوسرے حصہ میں ایک سوال کا جواب ہے۔ اور تیسرے حصہ میں غیر ثلاثی مجرد کے تمام ابواب کی اسم ظرف کا وزن متعین فرمایا ہے۔

پہلے حصہ کو سمجھنے سے پہلے ایک فائدہ کا جاننا ضروری ہے۔

فائدہ۔ تمام ابواب کا فعل مضارع معلوم سات قسم پر ہے جس کو صرفی حضرات ہفت اقسام سے تعبیر کرتے ہیں لیکن مصنف ؒ نے ابتدائی طلبہ کی سہولت کے لیے اس قانون میں ہفت اقسام کی تین قسمیں بنائی ہیں۔ ا۔ صحیح، مہموز، اجوف، مضاعف ۲۔ مثال ۳۔ ناقص، لفیف

خلاصہ۔ پہلے حصہ کا تشریح قسم اول: صحیح مہموز، اجوف اور مضاعف کے ابواب کی اسم ظرف مضارع معلوم کے عین کلمہ کے تابع ہے۔ اگر عین مکسور ہے تو اسم ظرف مَفْعِلٌ کے وزن پر آئے گی۔ جیسے یَضْرِبُ سے مَضْرِبٌ۔ یَحْسِبُ سے مَحْسِبٌ اور اگر عین کلمہ مفتوح یا مضموم ہے تو اسم ظرف مَفْعَلٌ کے وزن پر آئے گی۔ جیسے یَعْلَمُ سے مَعْلَمٌ، یَنْصُرُ سے مَنْصَرٌ، یَمْنَعُ سے مَمْنَعٌ، یَشْرُفُ سے مَشْرَفٌ اور مہموز کی مثال جب کہ عین کلمہ مکسور ہو جیسے یَأْزِرُ سے مَأْزِرٌ۔ مہموز کی مثال جب کہ عین کلمہ مفتوح ہو، جیسے یَأْمَنُ سے مَأْمَنٌ اور مضموم العین کی مثال جیسے یَأْمُرُ سے مَأْمَرٌ، اجوف سے جبکہ عین کلمہ مکسور ہو کی مثال یَبِیْعُ سے مَبِیْعٌ۔ مفتوح العین کی مثال جیسے یَخَافُ سے مَخَافٌ مضموم العین کی مثال۔ جیسے یَقُوْلُ سے مَقَالٌ۔ مضاعف کی مثال جب کہ عین کلمہ مکسور ہو۔ جیسے یَفِرُّ سے مَفِرٌّ۔ مفتوح العین کی مثال۔ جیسے یَعَضُّ سے مَعَضٌّ۔ مضموم العین کی مثال۔ جیسے یَمُدُّ سے مَمَدٌّ۔

تشریح قسم دوم مثال۔ اسم ظرف مطلقاً مَفْعِلٌ کے وزن پر آتی ہے۔ مطلقاً کا مطلب یہ ہے کہ خواہ مثال واوی ہو یا مثال یائی ہو، خواہ مضارع کا عین کلمہ مکسور ہو یا نہ ہو، ظرف مَفْعِلٌ کے وزن پر آتی ہے۔ مثال واوی کی مثال جیسے وَعَدَ یَعِدُ سے مَوْعِدٌ مثال یائی کی مثال جیسے یَیْسِرُ سے مَیْسِرٌ۔

تشریح قسم سوم۔ ناقص اور لفیف کے ابواب کی اسم ظرف مطلقاً مَفْعَلٌ کے وزن پر آتی ہے۔ مطلقاً کا جواب یہ ہے کہ خواہ ناقص واوی ہو یا یائی، خواہ لفیف مقرون ہو یا لفیف مفروق ہو۔ ان ابواب کے مضارع معلوم کا عین کلمہ مکسور ہو یا نہ ہو۔

ناقص واوی کی مثال۔ دَعَا یَدْعُوْ سے مَدْعًی۔ ناقص یائی کی مثال۔ رَضِیَ یَرْضٰی مَرْضًی۔ لفیف مقرون کی مثال جیسے طَوٰی یَطْوِیْ سے

مَطْوِیٌّ ۔لفیف مفروق کی مثال جیسے وَقیٰ یَقِیْ سے مَوْقیٰ ۔

خلاصہ (حصہ دوم) یہ عبارت ایک سوال مقدر کا جواب ہے۔

سوال ۔یہ ہے کہ اس قانون سے معلوم ہوتا ہے کہ صحیح کی ظرف اپنے فعل مضارع کے عین کلمہ کے تابع ہے جب کہ اس مثال میں مضارع کا عین کلمہ مکسور نہیں پھر بھی ظرف مَفْعِلٌ کے وزن پر آتی ہے جیسے سَجَدَ یَسْجُدُ سے مَسْجِدٌ ۔نیز قرآن کریم میں ہے۔ وَلِلّٰہِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ اس آیت میں بھی مَشْرِقٌ اور مَغْرِبٌ اسم ظرف واقع ہیں اور ان کا مضارع مضموم العین ہے۔

جواب ۔مصنفؒ فرماتے ہیں ماسوائے ایشاں شاذ اند یعنی جو ضابطہ بیان کیا گیا ہے۔اگر کوئی صیغہ اس کے خلاف آجائے تو اس کو اس کو شاذ سے تعبیر کرتے ہیں۔ شیخ رضی نے سیبویہ سے یہ جواب نقل کیا ہے کہ مَسْجِدٌ ۔مَنْسِکٌ ۔مَطْلِعٌ ۔مَشْرِقٌ ۔مَغْرِبٌ ۔مَجْزِرٌ ۔یہ الفاظ اسم جامد ہیں ۔فعل مضارع سے ماخوذ نہیں اور اس کی دلیل یہ ہے کہ جو اسم ظرف فعل مضارع سے ماخوذ ہو اس میں کسی مخصوص جگہ کی خصوصیت نہیں ہوتی ۔جیسے ہر جائے قتل کو مقتل کہا جاتا ہے لیکن یہاں مسجد ہر سجدہ گاہ کو نہیں کہا جاتا ۔بلکہ جس مکان کو نماز کے لیے مخصوص کیا گیا ہو اسی مکان کو مسجد کہا جاتا ہے۔اسی طرح منسک اس مخصوص مقام کو کہا جاتا ہے جس مخصوص مقام میں افعال حج اور افعال قربانی ادا کیے جاتے ہیں۔اسی طرح طلوع کے مقام خاص کو مطلع اور مشرق اور غروب کے مقام خاص کو مغرب۔اور اونٹ کے ذبح کے مقام خاص کو مَجْزِرٌ کہا جاتا ہے۔ اونٹ کے ذبح کرنے کی ہر جگہ کو مجزر نہیں کہا جاتا ۔اور اگر مقام خاص کی رعایت نہ ہوتی تو ہر سجدہ گاہ کو مسجد اور ہر محل قربانی کو منسک اور ہر جائے طلوع کو مطلع و مشرق اور ہر جائے غروب کو مغرب اور اونٹ کے ذبح کے ہر محل کو مجزر کہا جاتا ۔

فائدہ ۔ہر وہ جگہ جہاں کوئی چیز کثرت سے موجود ہو اس جگہ کو عربی میں مَفْعَلٌ کے وزن پر لایا جاتا ہے۔جیسے جس جگہ قبریں زیادہ ہوں اس جگہ کو مَقْبَرَۃٌ ، اور جس جگہ اَسَدٌ یعنی شیر زیادہ ہوں اس کو مَأْسَدَۃٌ کہا جاتا ہے مگر یہ استعمال صرف ثلاثی مجرد میں ہے۔

فائدہ ۔بعض صرفیوں کے نزدیک مضاعف کی اسم ظرف مطلقاً مَفْعَلٌ کے وزن پر آتی ہے ان کا استدلال قرآن کریم کی آیت سے ہے اَیْنَ الْمَفَرُّ ہے کہ اس آیت میں مَفَرٌّ اسم ظرف ہے اور مَفْعَلٌ کے وزن پر ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ استدلال غلطی پر مبنی ہے درحقیقت مضاعف کی اسم ظرف مضارع کے عین کلمہ کے تابع ہے مکسور العین ہونے کی صورت مَفْعِلٌ کے وزن پر آتی ہے جیسا کہ قرآن کریم میں ہے۔ حَتّٰی یَبْلُغَ الْھَدْیُ مَحِلَّہٗ ۔چنانچہ باب حَلَّ سے مَحِلٌّ اسم ظرف ہے باقی رہا مَفَرٌّ تو صاحب علم الصیغہ فرماتے ہیں یہ مصدر میمی ہے اسم ظرف نہیں اور مصدر میمی اس مصدر کو کہتے ہیں جو مَفْعَلٌ کے وزن پر ہو ۔پس مَفَرٌّ بھاگنے کے معنی میں ہے۔بھاگنے کی جگہ کے معنی میں نہیں ہے۔

فائدہ ۔ثلاثی مجرد سے مصدر میمی مَفْعَلٌ (بفتح العین) کے وزن پر آتا ہے جیسے مَنْظَرٌ ۔مَضْرَبٌ وغیرہ ۔مثال واوی سے مَفْعِلٌ کے وزن پر آتا ہے۔خواہ مضارع کا عین مکسور ہو یا مفتوح ہو ۔جیسے مَوْرِدٌ ۔مَوْعِدٌ ۔ثلاثی مجرد کے علاوہ دوسرے ابواب سے مضارع مجہول کے وزن پر آتا ہے اور بجائے علامت مضارع کے میم مضمومہ لگاتے ہیں جیسے مُخْرَجٌ ۔مُضْطَرَبٌ ۔مُزْدَحَمٌ ۔

خلاصہ وتشریح (حصہ سوم) اگر ثلاثی مجرد کے علاوہ ثلاثی مزید فیہ، یا رباعی مجرد یا رباعی مزید فیہ کے ابواب ہیں تو ان کی ظرف باب کے اسم مفعول کے وزن پر آتی ہے۔
ثلاثی مزید فیہ کی مثال، جیسے مُکْرَمٌ مُتَصَرَّفٌ۔ رباعی مجرد کی مثال، جیسے مُدَحْرَجٌ۔ رباعی مزید فیہ کی مثال مُتَدَحْرَجٌ۔

مَضْرَبَانِ مثل ضَارِبَانِ است۔ مَضَارِبُ را از مَضْرِبٌ بنا کردند مَضْرِبٌ صیغہ واحد اسم ظرف بود۔ چوں خواستند کہ صیغہ جمع مکسر اسم ظرف بنا کنند، سوم جا الف علامت جمع مکسر بفتحہ ماقبل درآوردند۔ تنوین تمکن علامت اسمیہ را حذف کردند برائے ضدیت منع صرف تا از مَضْرِبٌ، مَضَارِبُ شد۔ مُضَيْرِبٌ را از مَضْرِبٌ بنا کردند حرف اوّل را ضمہ وثانی را فتحہ دادہ سوم جا، یائے تصغیر ساکنہ آوردند، تا از مَضْرِبٌ، مُضَيْرِبٌ شد۔

بنائے اسم آلہ صُغریٰ

مِضْرَبٌ را از يَضْرِبُ بنا کردند يَضْرِبُ فعل مضارع معلوم بود، چوں خواستند کہ اسم آلہ صغری بنا کنند، یائے حرف مضارعت را حذف کردہ بجائیش میم مکسورہ علامت اسم آلہ صغری درآوردہ، ماقبل آخر را فتحہ دادد۔ تنوین تمکن علامت اسمیت در آخرش درآوردند۔ يَضْرِبُ، مِضْرَبٌ شد۔ مِضْرَبَانِ مثل ضَارِبَانِ است مَضَارِبُ را از مِضْرَبٌ بنا کردند۔ حرف اوّل وثانی را فتحہ دادہ، سیوم جا الف علامت جمع مکسر درآوردہ، حرفے کہ بعد از الف علامت جمع مکسر شد، آں را کسرہ دادہ۔ تنوین تمکن علامت اسمیت را حذف کردند، برائے منع صرف۔ تا از مِضْرَبٌ مَضَارِبُ شد۔ مُضَيْرِبٌ را از مِضْرَبٌ بنا کردند حرف اوّل را ضمہ، وثانی را فتحہ دادہ، سیوم جا یائے ساکنہ علامت تصغیر درآوردہ، حرفے کہ بعد از یائے ساکنہ علامت تصغیر شد آں را کسرہ دادند تا از مِضْرَبٌ، مُضَيْرِبٌ

بنائے اسم آلہ وسطیٰ

مِضْرَبَةٌ را از مِضْرَبٌ بنا کردند۔ تائے متحرکہ بفتحہ ماقبل در آخرش درآوردہ، اعراب را بر تا آخر کلمہ است جاری کردند تا از مِضْرَبٌ، مِضْرَبَةٌ شد۔ مِضْرَبَتَانِ مثل ضَارِبَتَانِ است۔ مَضَارِبُ را از مِضْرَبَةٌ بنا کردند۔ حرف اوّل ثانی را فتحہ دادہ، سیوم جا الف علامت جمع مکسر درآوردہ، حرفے کہ بعد از الف علامت جمع مکسر شد، آں را کسرہ دادہ، تائے وحدت وتنوین تمکن علامت اسمیت را حذف کردند۔ برائے ضدیت منع صرف تا از مِضْرَبَةٌ مَضَارِبُ شد۔ مُضَيْرِبَةٌ را از مِضْرَبَةٌ بنا کردند حرف اوّل را ضمہ وثانی را فتحہ دادہ، سیوم جا یائے ساکنہ علامت تصغیر درآوردہ حرفے کہ بعد از یائے ساکنہ علامت تصغیر شد آں را کسرہ دادند، تا از مِضْرَبَةٌ مُضَيْرِبَةٌ

بنائے اسم آلہ صغریٰ

مِضْرَبٌ کو یَضْرِبُ سے بنایا ہے. یَضْرِبُ فعل مضارع معلوم تھا. جب صرفیوں نے چاہا کہ اسم آلہ صغریٰ بنائیں تو ،،یا،، حرف مضارعت کو حذف کیا اس کی جگہ میم مکسورہ علامت اسم آلہ صغریٰ کی لے آئے ماقبل کے آخر کو فتحہ دیا۔ اور تنوین تمکن علامت اسمیت کی اس کے آخر میں لے آئے تو یَضْرِبُ سے مِضْرَبٌ ہو گیا.

مِضْرَبَانِ مثل ضَارِبَانِ کے ہے.

مَضَارِبُ کو مِضْرَبٌ سے بنایا ہے. حرفِ اوّل اور دوسرے کو فتحہ دیا تیسری جگہ الف علامت جمع مکسر کی لے آئے. الف علامت جمع مکسر کے بعد جو حرف تھا اس کو کسرہ دیا تنوین تمکن علامت اسم کو حذف کیا غیر منصرف ہونے کی وجہ سے یہاں تک کہ مِضْرَبٌ سے مَضَارِبُ ہو گیا.

مُضَیْرِبٌ کو مِضْرَبٌ سے بنایا ہے. پہلے حرف کو ضمہ اور دوسرے حرف کو فتحہ دیا. تیسری جگہ ،،یا،، ساکنہ علامت تصغیر کی لے آئے اور جو حرف علامت تصغیر کے بعد تھا اس کو کسرہ دیا تو مِضْرَبٌ سے مُضَیْرِبٌ ہو گیا.

بنائے اسم آلہ وسطیٰ

مِضْرَبَۃٌ کو مِضْرَبٌ سے بنایا ہے ،،تا،، متحرکہ ماقبل کے فتحہ کے ساتھ اس کے آخر میں لے آئے اور اعراب کو ،،تا،، پر جاری کیا جو آخری کلمہ ہے تو مِضْرَبٌ سے مِضْرَبَۃٌ ہو گیا.

مِضْرَبَتَانِ کی بنا ضَارِبَتَانِ کی طرح ہے.

مَضَارِبُ کو مِضْرَبَۃٌ سے بنایا ہے پہلے اور دوسرے حرف کو فتحہ دیا تیسری جگہ الف علامت جمع مکسر کی لے آئے اور جو حرف الف علامت جمع مکسر کے بعد تھا اس کو کسرہ دیا ،،تا،، وحدت اور تنوین تمکن علامت اسمیت کو حذف کیا غیر منصرف ہونے کی وجہ سے مِضْرَبَۃٌ سے مَضَارِبُ ہو گیا.

مُضَیْرِبَۃٌ کو مِضْرَبَۃٌ سے بنایا ہے. پہلے حرف کو ضمہ اور دوسرے کو فتحہ دیا تیسری جگہ یا ساکنہ علامت تصغیر کی لے آئے اور جو حرف ،،یا،، ساکنہ علامت تصغیر کے بعد تھا اس کو کسرہ دیا تو مِضْرَبَۃٌ سے مُضَیْرِبَۃٌ ہو گیا.

بنائے اسم آلہ کبریٰ

مِضْرَابٌ را از مِضْرَبٌ بنا کردند چہارم جائے الف علامت اسم آلہ کبریٰ درآوردند. تا از مِضْرَبٌ ، مِضْرَابٌ شد۔ مِضْرَابَانِ مثل ضَارِبَانِ است. مَضَارِیْبُ را از مِضْرَابٌ بنا کردند. حرف اوّل وثانی را فتحہ دادہ، سیوم جا الف

علامت جمع مکسر در آوردہ، حرفے کہ بعد از الف علامت جمع مکسر شد، آں را کسرہ دادہ، الف را بیا بدل کردہ، تنوین تمکن علامت اسمیت را حذف کردند برائے منع صرف. تا از مِضْرَابٌ، مَضَارِیْبُ شد.

بنائے اسم آلہ کبریٰ

مِضْرَابٌ کو مِضْرَبٌ سے بنایا. چوتھی جگہ الف علامت اسم آلہ کبریٰ کی لے آئے تو مِضْرَبٌ سے مِضْرَابٌ ہو گیا.

مِضْرَابَانِ کی بنا، ضَارِبَانِ کی طرح ہے

مَضَارِیْبُ کو مِضْرَابٌ سے بنایا ہے. پہلے اور دوسرے حرف کو فتحہ دیا. تیسری جگہ الف علامت جمع مکسر کی لے آئے اور وہ حرف جو الف علامت جمع مکسر کے بعد تھا اس کو کسرہ دیا اور الف کو "یا" سے تبدیل کیا اور تنوین تمکن علامت اسمیت کو حذف کیا غیر منصرف ہونے کی وجہ سے مِضْرَابٌ سے مَضَارِیْبُ ہو گیا.

قانون (۱۸) ہر الف کہ حرکت ماقبلش مخالفش شود. آں را بوفق حرکت ماقبل بحرف علت بدل کنند وجوباً.

مَضَارِیْبُ کا قانون

خلاصہ قانون. ہر الف جس کے ماقبل کی حرکت اس کے مخالف ہو جائے تو اس الف کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے تبدیل کرنا واجب ہے.

تشریح. اس قانون میں ایک حکم اور ایک شرط وجودی ہے.

حکم. الف کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے تبدیل کرنا واجب ہے.

شرط. الف کے ماقبل کی حرکت الف کے مخالف ہو. احتراز قَالَ. بَاعَ سے کیونکہ یہاں الف کے ماقبل کی حرکت اس الف کے موافق ہے. مطابق مثال ضَارِبٌ سے ضُوْرِبَ، اور مِضْرَابٌ سے مَضَارِیْبُ.

مطابق مثال کو اقرب الی الفہم کرنے کے لیے مزید تشریح. ضَارَبَ جب اس سے ماضی مجہول بنائیں گے تو حرف اول کو ضمہ دیں گے. الف کے ماقبل کی حرکت مخالف کو موافق حرف علت واو سے تبدیل کریں گے. تو ضَارَبَ سے ضُوْرِبَ ہو جائے گا. مَضَارِیْبُ دراصل مِضْرَابٌ تھا. جب اس سے جمع اقصیٰ کا صیغہ بنایا گیا تو پہلے دونوں حرفوں کو فتحہ دیا. تیسری جگہ الف علامت جمع اقصیٰ کی لائی گئی. الف کے بعد جو حرف تھا اس کو کسرہ دیا، اس کے بعد جو الف تھا اس کے ماقبل کی حرکت اس کے مخالف تھی، تو الف کو ماقبل کی حرکت کے موافق "یا" سے تبدیل کر دیا. تو مِضْرَابٌ سے مَضَارِیْبُ ہو گیا.

مُضَیْرِیْبٌ را از مِضْرَابٌ بنا کردند. حرف اوّل را ضمہ وثانی را فتحہ دادہ، سوم جائے یائے ساکنہ علامت تصغیر در آوردہ، حرفے کہ بعد از یائے ساکنہ علامت تصغیر شد، آں را کسرہ دادہ، الف را بیا بدل کردند تا از مِضْرَابٌ مُضَیْرِیْبٌ شد.

بنائے اسم تفضیل المذکر

اَضْرَبُ را از یَضْرِبُ بنا کردند. حرف مضارعت را حذف کردہ، بجائش ہمزہ مفتوحہ علامت اسم تفضیل مذکر در آوردہ، عین کلمہ را فتحہ دادہ، تنوین تمکن علامت اسمیت در آخرش مقدر نمودند برائے منع صرف. تا از یَضْرِبُ، اَضْرَبُ شد. بنائے اَضْرَبَانِ، اَضْرَبُوْنَ مثل بنائے ضَارِبَانِ وضَارِبُوْنَ است اَضَارِبُ مثل مَضَارِبُ اسم آلہ صغریٰ است. اُضَیْرِبُ مثل مُضَیْرِبٌ اسم آلہ صغریٰ است، مگر دریں جا تنوین مقدرہ را ظاہر نمودند.

بنائے اسم تفضیل المؤنث

ضُرْبیٰ را از اَضْرَبُ بنا کردند. ہمزہ مفتوحہ علامت اسم تفضیل مذکر را حذف کردہ، فا کلمہ را ضمہ دادہ، عین کلمہ را ساکن کردہ، الف مقصورہ علامت اسم تفضیل مؤنث بفتح ماقبل در آخرش در آوردہ، تنوین تمکن علامت اسمیت در آخرش مقدر نمودند. برائے منع صرف تا از اَضْرَبُ، ضُرْبیٰ شد. ضُرْبَیَانِ را از ضُرْبیٰ بنا کردند، الف مقصورہ بیائے مفتوحہ بدل کردہ، بعدہ الف علامت تثنیہ ونون مکسورہ عوض ضمہ یا تنوین مقدرہ یا ہر دو کہ در واحد بود. در آخرش در آوردند تا از ضُرْبیٰ، ضُرْبَیَانِ شد.

مُضَیْرِیْبٌ کو مِضْرَابٌ سے بنایا ہے. حرف اول کو ضمہ اور دوسرے کو فتحہ دیا. تیسری جگہ "یا" ساکنہ علامت تصغیر کی لے آئے "یا" ساکنہ علامت تصغیر کے بعد جو حرف تھا، اس کو کسرہ دیا. الف کو "یا" سے تبدیل کیا تو مِضْرَابٌ سے مُضَیْرِیْبٌ ہو گیا.

بنائے اسم تفضیل مذکّر

اَضْرَبُ کو یَضْرِبُ سے بنایا ہے. حرف مضارعت کو حذف کر دیا اس کی جگہ ہمزہ مفتوحہ علامت اسم تفضیل مذکر کی لے آئے عین کلمہ کو فتحہ دیا. تنوین تمکن علامت اسمیت کو اس کے آخر میں ظاہر نہیں کیا غیر منصرف ہونے کی وجہ سے تو یَضْرِبُ سے اَضْرَبُ ہو گیا. اَضْرَبَانِ، اَضْرَبُوْنَ مثل بنائے ضَارِبَانِ، ضَارِبُوْنَ کے ہے. اَضَارِبُ مثل مَضَارِبُ اسم آلہ صغریٰ کے ہے. اور اُضَیْرِبُ مثل مُضَیْرِبٌ اسم آلہ صغریٰ کے بنا ہے.

بنائے اسم تفضیل مؤنث

ضُرْبیٰ کو اَضْرَبُ سے بنایا ہے۔ ہمزہ مفتوحہ علامت اسم تفضیل مذکر کو حذف کیا۔ فاکلمہ کو ضمہ دیا۔ عین کلمہ کو ساکن کیا، الف مقصورہ علامت اسم تفضیل مؤنث کی ماقبل کے فتحہ کے ساتھ اس کے آخر میں لے آئے۔ تنوین تمکن علامت اسمیت کو اس کے آخر میں ظاہر نہیں کیا۔ غیر منصرف ہونے کی وجہ سے تو اَضْرَبُ سے ضُرْبیٰ ہوگیا۔

قانون (۱۹) ہر الف مقصورہ سیوم جا بدل از واؤ یا اصلی کہ امالہ کردہ نہ شود، وقت بنا کردن تثنیہ و جمع مؤنث سالم، آن را از واو مفتوحہ بدل کنند و جوبا، و غیر ش را بیا، و ممدودہ اصلی را ثابت دارند، و ثانیثیہ را بواو بدل کنند وجوبا۔ و در غیر ایشان ہر دو وجہ خواندن جائز است۔

الف مقصورہ و ممدودہ کا قانون

تشریح۔ اس قانون کے دو حصے ہیں۔ پہلا حصہ الف مقصورہ سے بدل کنند وجوباً ہے۔ اور غیر ش را بیا پہلے حصہ کا تتمہ ہے اور دوسرا حصہ و ممدودہ اصلی را ثابت دارند سے لے کر بدل کنند وجوباً تک۔ اور و در غیر ش سے آخر تک دوسرے حصہ کا تتمہ ہے۔ اس قانون کے لیے ایک مقدمہ کا جاننا ضروری ہے جس کے سمجھنے سے قانون کا سمجھنا آسان ہو جائے گا۔ یہ مقدمہ چند فوائد پر مشتمل ہے۔

فائدہ ۱۔ الف دو قسم پر ہے۔ ۱۔ الف لازمی۔ ۲۔ الف عارضی۔

الف عارضی۔ جو کسی جوازی قانون کی وجہ سے بدلا ہوا ہو۔ جیسے ضَارِبَنْ کو بقانون نون خفیفہ کے ضَارِبَا پڑھتے ہیں۔

الف لازمی۔ جو کسی جوازی قانون کی وجہ سے بدلا ہوا نہ ہو۔

فائدہ ۲۔ جو الف اسم کے آخر میں آتا ہے وہ دو قسم پر ہے۔ ۱۔ الف مقصورہ۔ ۲۔ الف ممدودہ۔ الف مقصورہ وہ ہے جس کے بعد ہمزہ نہ ہو، خواہ وہ اصلی ہو یا زائدہ جیسے حُبْلیٰ۔ عَصَا۔ مُوْسٰی۔ عِیْسٰی

اور الف ممدودہ وہ ہے جس کے بعد ہمزہ ہوا یا ہے وہ اصلی ہو۔ جیسے عُلَمَاءُ۔ شُرَکَاءُ۔ حَمْرَاءُ۔

فائدہ ۳۔ الف دو قسم پر ہے۔ ۱۔ اصلی۔ ۲۔ زائدہ۔ پھر ہر ایک کی دو دو تعریفیں ہیں۔ ۱۔ الف اصلی وہ الف ہے جو فا، عین اور لام کلمہ کے مقابلہ میں ہو۔ ۲۔ وہ الف کسی حرف سے بدلا ہوا نہ ہو۔ ۲۔ زائدہ وہ الف ہوتا ہے جو فا، عین اور لام کلمہ کے مقابلہ میں نہ ہو۔ ۲۔ وہ الف کسی حرف سے بدلا ہوا ہو۔

فائدہ ۴۔ امالہ کے لفظی معنی جھکانے کے آتے ہیں اور قراء کی اصطلاح میں "الف" کو "یا" کی "بو" دے کر پڑھنا، نہ مکمل

الف ادا ہو اور نہ مکمل "یا"، بلکہ درمیان میں ہی رہے، اور فتحہ ماقبل کو کسرہ کی طرف مائل پڑھنا، نہ مکمل فتح پڑھا جائے اور نہ مکمل کسرہ جیسے کِتَاب سے کِتِیْب اور حِسَاب سے حِسِیْب۔

فائدہ ۵ امالہ چھ کلموں میں ہوتا ہے جب یہ کسی کے نام ہوں، تین اسموں میں، تین حرفوں میں۔ تین اسموں میں یہ ہے۔ ۱۔ مَتٰی۔ ۲۔ اَنّٰی۔ ۳۔ ذَا۔ اور تین حرفوں میں یہ ہے کہ ۱۔ لَا۔ ۲۔ بَلٰی۔ ۳۔ یَا۔

فائدہ ۶ پورے کلام عرب میں الف مقصورہ کی نو قسمیں ہیں:۔

۱۔ الف مقصورہ اصلی ہو جس میں امالہ نہ کیا جائے جیسے اِلٰی۔ ۲۔ الف مقصورہ اصلی ہو، جس میں امالہ کیا جائے۔ جیسے مَتٰی۔ ۳۔ الف مقصورہ غیر اصلی واؤ سے تبدیل شدہ ہو جیسے عَصٰی دراصل عَصَوٌ تھا۔ ۴۔ الف مقصورہ غیر اصلی، یا سے تبدیل شدہ ہو۔ جیسے رَمٰی دراصل رَمَیَ تھا۔ ۵۔ الف مقصورہ غیر اصلی زائدہ، برائے تانیث ہو جیسے حُبْلٰی۔ حُبْلٰی۔ ۶۔ الف مقصورہ غیر اصلی زائد برائے الحاق ہو۔ جیسے اَرْطٰی۔

الحاق کا مطلب۔ ایک کلمہ کو دوسرے کلمہ کی مثل بنانے کے لیے جو زیادتی کی جائے اسے زائدہ برائے الحاق کہتے ہیں جیسے جَلَبَ اس کو دَحْرَجَ کے ہموزن بنانے کے لیے "یا" بڑھادی تو جَلْبَبَ ہو گیا۔

۷۔ الف مقصورہ۔ جو ان پہلی قسموں کے علاوہ ہو اور چوتھی جگہ پر ہو۔ جیسے مُوْسٰی۔ عِیْسٰی۔

۸۔ الف مقصورہ۔ جو ان پہلی قسموں کے علاوہ اور پانچویں جگہ پر ہو۔ جیسے مُصْطَفٰی۔

۹۔ الف مقصورہ۔ جو ان پہلی قسموں کے علاوہ ہو اور چھٹی جگہ پر ہو۔ مُسْتَدْعٰی

خلاصہ (اوّل) ہر الف مقصورہ جو تیسری جگہ ہو کہ واؤ سے تبدیل شدہ ہو، یا وہ الف مقصورہ اصلی ہو، کہ اس میں امالہ نہ کیا جاسکے تثنیہ اور جمع مؤنث سالم کا صیغہ بنانے کے وقت اس کو واؤ مفتوحہ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔ جیسے اِلٰی سے اِلَوَانِ اِلَوَاتٌ۔ عَصَا سے عَصَوَانِ۔ عَصَوَاتٌ۔

قولہ وغیر ش را بیا الخ اور اگر وہ الف مقصورہ ان دو قسموں کے علاوہ ہے یعنی نہ وہ تیسری جگہ ہو کہ واؤ سے بدلا ہوا ہے اور نہ وہ اصلی ایسا ہے کہ جس میں امالہ نہ ہو، تو پھر اس الف کو "یا" مفتوحہ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔ یعنی الف مقصورہ کی پہلی قسم اور تیسری قسم میں اس کو واؤ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔ اور باقی سات قسموں میں الف مقصورہ کو تثنیہ اور جمع بناتے وقت "یا" سے تبدیل کرنا واجب ہے

دوسری قسم کی مثال جیسے مَتٰی سے مَتَیَانِ، مَتَیَاتٌ۔

چوتھی قسم کی مثال۔ جیسے رَمٰی سے رَمَیَانِ۔ رَمَیَاتٌ۔

پانچویں قسم کی مثال۔ جیسے حُبْلٰی سے حُبْلَیَانِ۔ حُبْلَیَاتٌ۔

چھٹی قسم کی مثال۔ جیسے اَرْطٰی سے اَرْطَیَانِ۔ اَرْطَیَاتٌ۔

ساتویں قسم کی مثال جیسے مُوسٰی سے مُوسَیَانِ. مُوسَیَاتٌ.

آٹھویں قسم کی مثال. جیسے مُصْطَفٰی سے مُصْطَفَیَانِ. مُصْطَفَیَاتٌ.

نویں قسم کی مثال. جیسے مُسْتَدْعٰی سے مُسْتَدْعَیَانِ. مُسْتَدْعَیَاتٌ.

تشریح. (حصہ دوم) اس حصہ کو سمجھنے سے قبل ایک فائدہ معلوم کریں:۔

فائدہ. الف ممدودہ کی پانچ قسمیں ہیں:۔

(۱) الف ممدودہ اصلی ہو کسی سے تبدیل شدہ نہ ہو. جیسے قُرَّاءٌ.

(۲) الف ممدودہ، زائد کیا گیا ہو تانیث کے لیے جیسے حَمْرَاءُ یعنی سرخ شئے (جب کہ مونث ہو)

(۳) الف ممدودہ جو زائد کیا گیا ہے. وہ واؤ سے تبدیل شدہ ہو. جیسے رُخَاءٌ دراصل رُخَاوٌ تھا.

(۴) الف ممدودہ جو زائد کیا گیا ہے، وہ یا سے تبدیل شدہ ہو. جیسے کِسَاءٌ دراصل کِسَایٌ تھا.

(۵) الف ممدودہ جو زائد کیا گیا ہو، وہ الحاق کے لیے ہو. جیسے عِلْبَاءٌ دراصل عِلْبَیٌ تھا.

خلاصہ (حصہ دوم) الف ممدودہ جو اصلی ہو یعنی پہلی قسم والا ہو، اس کو تثنیہ و جمع مونث سالم کا صیغہ بنانے کے وقت ثابت رکھیں گے کسی سے بدلیں گے نہیں. جیسے قُرَّاءٌ سے قُرَّآنِ اور قُرَّآتٌ. اور وہ الف ممدودہ، جو تانیث کے لیے لایا گیا ہو یعنی دوسری قسم والا ہو، اس کو تثنیہ اور جمع مونث سالم کا صیغہ بناتے وقت واؤ مفتوحہ سے تبدیل کرنا واجب ہے جیسے حَمْرَاءُ حَمْرَاوَانِ وحَمْرَاوَاتٌ. اور اس کے علاوہ باقی قسموں میں، یعنی تیسری، چوتھی، پانچویں میں الف ممدودہ کو باقی رکھ کر بھی پڑھنا جائز ہے، اور واؤ سے تبدیل کر کے پڑھنا بھی جائز ہے. جیسے رُخَاءٌ سے رُخَاوَانِ اور رُخَاوَاتٌ اور رُخَاءَانِ رُخَاءَاتٌ. کِسَاءٌ سے کِسَاءَانِ کِسَاءَاتٌ. کِسَاوَانِ کِسَاوَاتٌ. عِلْبَاءٌ سے عِلْبَاءَانِ عِلْبَاءَاتٌ. عِلْبَاوَانِ عِلْبَاوَاتٌ دونوں طرح پڑھنا جائز ہے.

ضُرْبَیَاتٌ را از ضُرْبٰی بنا کردند، الف مقصورہ را بیائے مفتوحہ بدل کردہ، الف و تائے علامت جمع مونث سالم در آخرش در آوردہ، تنوین تمکن مقدرہ را ظاہر نمودند، تا از ضُرْبٰی ضُرْبَیَاتٌ شد. ضُرَبٌ را از ضُرْبٰی بنا کردند. حرف ثانی را فتحہ دادہ، آخرش را ضمہ دادہ، الف مقصورہ را حذف کردہ، تنوین مقدرہ را ظاہرہ نمودند، تا از ضُرْبٰی ضُرَبٌ شد ضُرَیْبٰی را از ضُرْبٰی بنا کردند سیوم جائے یائے ساکنہ علامت تصغیر بفتحہ ماقبل در آوردند. تا از ضُرْبٰی ضُرَیْبٰی شد.

بنائے فعل التعجب

مَا اَضْرَبَہٗ را از ضَرْبًا بنا کردند ہمزہ مفتوحہ در اولش در آوردہ، فا کلمہ را ساکن کردہ، عین کلمہ را فتحہ دادہ، تنوین

تمکن علامت اسمیت را حذف کرده، آخرش را مبنی بر فتحه ساختند، تا از ضَرْبًا، مَا أَضْرَبَهُ شد أَضْرِبْ بِهٖ را از ضَرْبًا بنا کردند، ہمزہ مفتوحہ بسکون فا کلمه در اولش درآورده، عین کلمه را کسره داده، تنوین تمکن علامت اسمیت را حذف کرده، آن را ساکن کردند تا از ضَرْبًا، أَضْرِبْ بِهٖ شد۔

(ختم شدند بنا ہائے باب اول)

ضُرَيْبَيَانِ کو ضُرْبیٰ سے بنایا ہے۔ الف مقصورہ کو "یا"، مفتوحہ سے تبدیل کیا۔ اس کے بعد الف علامت تثنیہ اور نون مکسورہ عوض ضمہ یا ہر دو نوں کے جو واحد کے صیغہ میں تھا اس کے آخر میں لے آئے تو ضُرْبیٰ سے ضُرْبَیَانِ ہو گیا۔

ضُرْبَیَاتٌ کو ضُرْبیٰ سے بنایا ہے۔ الف مقصورہ کو "یا"، مفتوحہ سے تبدیل کیا۔ الف اور تاء علامت جمع مؤنث سالم کی اس کے آخر میں لے آئے اور تنوین تمکن کو اس کے آخر میں ظاہر کیا۔ یہاں تک کہ ضُرْبیٰ سے ضُرْبَیَاتٌ ہو گیا۔

ضُرَبٌ کو ضُرْبیٰ سے بنایا ہے دوسرے حرف کو فتحہ دیا۔ اس کے آخر کو ضمہ دیا۔ الف مقصورہ کو حذف کر دیا اور تنوین تمکن اس کے آخر میں ظاہر کیا تو ضُرْبیٰ سے ضُرَبٌ ہو گیا۔

ضُرَيْبِيّ کو ضُرْبیٰ سے بنایا ہے۔ تیسری جگہ "یا"، ساکنہ علامت تصغیر کی ماقبل کے فتحہ کے ساتھ لے آئے تو ضُرْبیٰ سے ضُرَيْبِيّ ہو گیا۔

بنائے فعل تعجب

مَا أَضْرَبَهُ کو ضَرْبًا سے بنایا ہے۔ ہمزہ مفتوحہ اس کے شروع میں لے آئے فا کلمہ کو ساکن کیا۔ عین کلمہ کو فتحہ دیا تنوین تمکن علامت اسمیت کو حذف کیا۔ اس کے آخر کو مبنی بر فتحہ بنایا۔ ضَرْبًا سے مَا أَضْرَبَهُ ہو گیا۔

أَضْرِبْ بِهٖ کو ضَرْبًا سے بنایا ہے۔ ہمزہ مفتوحہ فا کلمہ کے سکون کے ساتھ اس کے شروع میں لے آئے اور عین کلمہ کو کسرہ دیا تو تنوین تمکن علامت اسمیت کو حذف کیا "یا" کو ساکن کیا تو ضَرْبًا سے أَضْرِبْ بِهٖ ہو گیا۔

(پہلے باب کی بنائیں ختم ہو گئیں)

اللّٰهم اغفر لكاتبه ولوالديه ولمن سعىٰ فيه ولجميع المسلمين.

باب دوم صرف صغیر ثلاثی مجرد، صحیح از باب فَعَلَ یَفْعُلُ چون اَلنَّصْرُ (مدد کرنا)

علامت۔ اس باب کی ماضی میں عین کلمہ مفتوح، اور مضارع میں عین کلمہ مضموم ہوتا ہے۔

نَصَرَ، یَنْصُرُ، نَصْرًا، فهو نَاصِرٌ، ونُصِرَ، یُنْصَرُ، نَصْرًا، فذاك مَنْصُورٌ، لَمْ یَنْصُرْ، لَمْ یُنْصَرْ، لَا یَنْصُرُ، لَا یُنْصَرُ، لَنْ یَنْصُرَ، لَنْ یُنْصَرَ، الامر منه اُنْصُرْ، لِتُنْصَرْ، لِیَنْصُرْ، لِیُنْصَرْ، والنهی عنه لَا تَنْصُرْ، لَا تُنْصَرْ، لَا یَنْصُرْ، لَا یُنْصَرْ، الظرف منه مَنْصَرٌ، مَنْصَرَانِ، مَنَاصِرُ، مُنَیْصِرٌ، والاٰلة منه مِنْصَرٌ، مِنْصَرَانِ، مَنَاصِرُ، مُنَیْصِرٌ، مِنْصَرَةٌ، مِنْصَرَتَانِ، مَنَاصِرُ، ومُنَیْصِرَةٌ، مِنْصَارٌ، مِنْصَارَانِ، مَنَاصِیْرُ، ومُنَیْصِیْرٌ (وعند بعض اہل فن) ومُنَیْصِیْرَةٌ وافعل التفضیل المذکر منه اَنْصَرُ، اَنْصَرَانِ، اَنْصَرُوْنَ، اَنَاصِرُ، واُنَیْصِرٌ، والمؤنث منه نُصْرٰی، نُصْرَیَانِ، نُصْرَیَاتٌ، ونُصَرٌ، ونُصَیْرٰی الخ

فائدہ۔ یہ باب بعینہ باب اول کی طرح ہے۔ صرف فرق یہ ہے کہ اس کا فعل مضارع معلوم یَنْصُرُ بضم العین اور امر حاضر معلوم انصر بضم العین اور ظرف منصر بفتح العین ہے۔

مصادر: ۱۔ اَلطَّلَبُ ڈھونڈنا۔ ۲۔ اَلْقَتْلُ مار ڈالنا ۳۔ اَلدُّخُوْلُ داخل ہونا۔ ۴۔ اَلْخُرُوْجُ نکلنا۔ ان سب کی گردان یَنْصُرُ کی طرح ہیں

باب سوم صرف صغیر ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعِلَ یَفْعَلُ چون اَلْعِلْمُ (جاننا)

علامت: اس باب کی ماضی میں عین کلمہ مکسور اور مضارع میں عین کلمہ مفتوح ہوتا ہے۔

عَلِمَ، یَعْلَمُ، عِلْمًا فهو عَالِمٌ وعُلِمَ، یُعْلَمُ، عِلْمًا فذاك مَعْلُوْمٌ، لَمْ یَعْلَمْ، لَمْ یُعْلَمْ، لَا یَعْلَمُ، لَا یُعْلَمُ، لَنْ یَعْلَمَ، لَنْ یُعْلَمَ الامر منه اِعْلَمْ، لِتُعْلَمْ، لِیَعْلَمْ، لِیُعْلَمْ والنهی عنه لَا تَعْلَمْ، لَا تُعْلَمْ، لَا یَعْلَمْ، لَا یُعْلَمْ الظرف منه مَعْلَمٌ، مَعْلَمَانِ، مَعَالِمُ، ومُعَیْلِمٌ والاٰلة منه مِعْلَمٌ، مِعْلَمَانِ، مَعَالِمُ، ومُعَیْلِمٌ، مِعْلَمَةٌ، مِعْلَمَتَانِ، مَعَالِمُ ومُعَیْلِمَةٌ مِعْلَامٌ، مِعْلَامَانِ، مَعَالِیْمُ ومُعَیْلِیْمٌ (نزد بعض اہل فن) مُعَیْلِیْمَةٌ وافعل التفضیل المذکر منه اَعْلَمُ، اَعْلَمَانِ، اَعْلَمُوْنَ، اَعَالِمُ واُعَیْلِمٌ والمؤنث منه عُلْمٰی، عُلْمَیَانِ، عُلْمَیَاتٌ، عُلَمٌ وعُلَیْمٰی، وفعل التعجب منه مَا اَعْلَمَهٗ واَعْلِمْ بِهٖ

مصادر: اَلْحِفْظُ حفاظت کرنا۔ اَلشَّهَادَةُ گواہی دینا۔ اَلْفَهْمُ سمجھنا۔

فائدہ ثلاثی مجرد کے مشہور ابواب کل چھ ہیں۔ ۱۔ فَعَلَ یَفْعِلُ ۲۔ فَعَلَ یَفْعُلُ ۳۔ فَعِلَ یَفْعَلُ پہلے تین ابواب میں مضارع کے عین کلمہ کی حرکت، ماضی کے عین کلمہ کی حرکت کے مخالف ہے اس لیے پہلے تین ابواب کو اصلی کہتے ہیں۔ ۴۔ فَعَلَ یَفْعَلُ ۵۔ فَعِلَ یَفْعِلُ ۶۔ فَعُلَ یَفْعُلُ بعد تین ابواب میں مضارع کے عین کلمہ کی حرکت ماضی کی عین کلمہ کی حرکت کے موافق ہے، اس لیے آخری تین ابواب کو فرع کہتے ہیں۔

قانون (۲۰) ہر کلمہ حلقی العین، کہ بر وزن فعل باشد، سوائے اصل دراں سہ وجہ خواندن جائز اند، چنانچہ در شَہِدَ، شَہْدَ، شِہْدَ، شِہِدَ و در فَخِذٌ. فَخْذٌ، فِخْذٌ، فِخِذٌ، خواندن جائز است، و اگر حلقی العین نباشد، در فعل سوائے اصل یک وجہ، و در اسم سوائے اصل دو وجہ خواندن جائز است چنانچہ در عَلِمَ عَلْمَ و در کَتِفٌ، کَتْفٌ، کِتْفٌ جائز است و اگر صورت فَعِلَ باشد بغیر اصل دراں یک وجہ خواندن جائز است. چوں در دَھِیَ دَھْیَ و در وزن فُعُلٌ. فُعْلٌ و در فِعِلٌ، فِعْلٌ و در فُعُلٌ، فُعْلٌ و در فَعُلٌ، فَعْلٌ خواندن جائز است.

حلقی العین کا قانون

خلاصہ قانون. ہر کلمہ جو حلقی العین فعل کے وزن پر ہو، سوائے اصلی وزن کے اس کو تین وجہ پڑھنا جائز ہے. چنانچہ شَہِدَ سے شَہْدَ، شِہْدَ، شِہِدَ سے نَخِذٌ سے فَخْذٌ، نِخْذٌ، نِخِذٌ پڑھنا جائز ہے اور اگر وہ کلمہ حلقی العین نہ ہو تو فعل میں سوائے اصل وزن کے ایک وجہ اور اسم میں دو وجہ پڑھنا جائز ہے، چنانچہ عَلِمَ سے عَلْمَ اور کَتِفٌ سے کَتْفٌ، کِتْفٌ پڑھنا جائز ہے. اور اگر وہ فَعِلَ کی صورت ہو تو بغیر اصل کے اس میں ایک وجہ پڑھنا جائز ہے. جیسے دَھِیَ سے دَھْیَ، اور ان چار اوزان میں اصلی وزن کے علاوہ ایک وجہ پڑھنا جائز ہے. یعنی فَعُلٌ کو فَعْلٌ اور فِعِلٌ کو فِعْلٌ اور فُعُلٌ کو فُعْلٌ اور فَعِلٌ کو فَعْلٌ پڑھنا جائز ہے.

تشریح. اس قانون میں تین حکم ہیں، پہلے دو حکموں کی دو دو شرطیں ہیں اور تیسرے حکم کے لیے صرف ایک شرط ہے.

حکم (۱) سوائے اصلی وزن کے تین وجہ پڑھنا جائز ہے.

شرط (۱) وہ کلمہ حلقی العین ہو، یعنی عین کلمہ کے مقابلہ میں حروف حلقی میں سے کوئی ایک حرف ہو. احتراز عَلِمَ سے کیونکہ یہاں لام ہے اور یہ حروف حلقی میں سے نہیں ہے.

شرط (۲) فَعِلَ کے وزن پر ہو. احتراز سَئَلَ سے کیونکہ یہاں فَعِلَ کے وزن پر نہیں.

مطابقی مثالیں: شَہِدَ سے شَہْدَ، شِہْدَ، شِہِدَ اور فَخِذٌ سے فَخْذٌ، فِخْذٌ، فِخِذٌ پڑھنا جائز ہے.

دوسرے حکم کو سمجھنے سے قبل ایک فائدہ معلوم کریں.

فائدہ. فعل کی صورت حقیقی اور حکمی میں فرق یہ ہے کہ فَعِلَ حقیقی وہ کلمہ ہے جس کے تین حروف ہوں اور وہ کلمہ فعل کے وزن پر ہو. جیسے شَہِدَ. فَخِذٌ.

فعل حکمی وہ کلمہ ہے جس کے بعض حروف کی ابتداء یا انتہا کا اعتبار کیا جائے تو فَعِلَ کی شکل حاصل ہو. ابتداء کی مثال جیسے دَھِیَ سے دَھْیَ. انتہا کی مثال جیسے یَشْتَہِرُ سے یَشْتَہْرُ الخ مُشْتَہِرٌ سے مُشْتَہْرٌ الخ

حکم (۲) فَعِلَ میں سوائے اصل وزن کے ایک وجہ اور اسم میں اصلی وزن کے علاوہ دو وجہ پڑھنا جائز ہے.

شرط (۱) وہ کلمہ حلقی العین نہ ہو. احتراز شَہِدَ سے کیونکہ یہ حلقی العین ہے.
شرط (۲) فعل کی صورت ہو حقیقتاً یا حکماً. احتراز ضَرَبَ سے کیونکہ یہ نہ فعل کی صورت حقیقتاً ہے اور نہ حکماً.
مطابق مثال. حقیقتاً فعل کی مثال. جیسے عَلِمَ سے عَلْمَ. یَکْتَسِبُ سے یَکْتَسْبُ.
مطابق مثالیں. اسم کی حقیقتاً مثال. جیسے کَتِفٌ سے کَتْفٌ، کِتْفٌ، کِتِفٌ اور مُکْتَسِبٌ سے مُکْتَسْبٌ.
حکم (۳) سوائے اصلی وزن کے ایک وجہ پڑھنا جائز ہے.
شرط. کہ ان چار اوزانوں میں سے کوئی ایک وزن ہو. احتراز فَخِذٌ سے کیونکہ یہ کسی ایک کے وزن پر نہیں.
مطابق مثالیں: ۱. فُعُلٌ سے فُعْلٌ جیسے عَضُدٌ سے عَضْدٌ پڑھنا جائز ہے.
۲. فِعِلٌ سے فِعْلٌ. جیسے اِبِلٌ سے اِبْلٌ پڑھنا جائز ہے.
۳. فُعُلٌ سے فُعْلٌ. جیسے عُنُقٌ سے عُنْقٌ پڑھنا جائز ہے.
۴. فُعُلٌ سے فُعْلٌ. جیسے قُفُلٌ سے قُفْلٌ پڑھنا جائز ہے.
فائدہ. لام امر پر جب "واو"، یا "فا"، یا "ثم"، داخل ہو جائے تو یہاں فعل کی صورت بن جاتی ہے. اس لیے لام کو ساکن کر کے پڑھتے ہیں. جیسے وَلْیَحْکُمْ. فَلْیَنْظُرْ. ثُمَّ لْیَحْکُمْ.

قانون (۲۱) ہر باب کہ ماضی او مکسور العین و مضارع او مفتوح العین، یا در اول ماضی او ہمزہ وصلی یا تائے زائدہ مطردہ باشد در مضارع معلوم او غیر اہل حجاز حرف آتین را بغیر یا حرکت کسرہ می دہند جوازاً و در مضارع معلوم اَبِیَ یَأْبِیٰ یا را نیز.

تِعْلَمُ. اِعْلَمُ. نِعْلَمُ. کا قانون

خلاصہ قانون. ہر باب کہ جس کی ماضی مکسور العین ہو اور مضارع مفتوح العین ہو. یا اس کی ماضی کے شروع میں ہمزہ وصلی ہو یا تائے زائدہ مطردہ ہو. اس کے مضارع معلوم میں اہل حجاز کے علاوہ حرف آتین کو یا کے علاوہ حرکت کسرہ کی دیتے ہیں جوازاً، اور اَبِیَ یَأْبِیٰ کے مضارع معلوم کی "یا"، کو بھی خلاف قانون کسرہ کی حرکت دیتے ہیں.
تشریح. اس قانون کو سمجھنے سے قبل ایک فائدہ معلوم کریں.
فائدہ. تائے مطردہ کا مطلب یہ ہے کہ مجرد کے باب سے مزید کا باب بناتے وقت قیاسی طور پر جو "تا"، شروع باب سے لے کر آخر باب تک زائدہ لائی جائے. اس "تا"، کو تا مطردہ کہتے ہیں. وہ کل تین ابواب ہیں جن میں تائے زائدہ مطردہ ہوتی ہے.
۱. تَفَعُّلٌ. ۲. تَفَاعُلٌ. ۳. تَفَعْلُلٌ.

اس قانون میں ایک حکم اور تین کامل شرطیں ہیں:۔

حکم یہ ہے کہ مضارع معلوم میں سوائے اہل حجاز کے "حرف اتین کو بغیر یاء کے حرکت کسرہ کی دینا جائز ہے"

شرط (۱) ایسا باب ہو جس کی ماضی مکسور العین اور مضارع مفتوح العین ہو۔ احتراز ضَرَبَ، یَضْرِبُ سے کیونکہ یہاں نہ ماضی مکسور العین ہے اور نہ مضارع مفتوح العین ہے۔

مطابقی مثالیں: جیسے باب عَلِمَ، یَعْلَمُ سے یَعْلَمُ کے علاوہ تَعْلَمُ، اَعْلَمُ، نَعْلَمُ کو تِعْلَمُ، اِعْلَمُ، نِعْلَمُ پڑھنا جائز ہے۔

شرط (۲) ایسا باب ہو کہ اس کی ماضی کے شروع میں ہمزہ وصلی ہو۔ احتراز اَکْرَمَ سے کیونکہ یہاں ہمزہ قطعی ہے۔

مطابقی مثالیں، جیسے باب افتعال اِکْتَسَبَ، یَکْتَسِبُ سے یَکْتَسِبُ کے علاوہ تَکْتَسِبُ، اَکْتَسِبُ، نَکْتَسِبُ کو تِکْتَسِبُ، اِکْتَسِبُ، نِکْتَسِبُ پڑھنا جائز ہے۔

شرط (۳) ایسا باب ہو کہ اس کی ماضی کے شروع میں "تائے زائدہ مطردہ ہو۔ احتراز تَبِعَ یَتْبَعُ سے کیوں کہ یہاں تاء زائدہ نہیں بلکہ اصلی ہے۔

مطابقی مثالیں، جیسے باب تَفَعُّل سے یَتَصَرَّفُ کے علاوہ تَتَصَرَّفُ، اَتَصَرَّفُ، نَتَصَرَّفُ کو تِتَصَرَّفُ، اِتَصَرَّفُ، نِتَصَرَّفُ اور باب تفاعل کی مثال، جیسے یَتَضَارَبُ کے علاوہ تَتَضَارَبُ، اَتَضَارَبُ، نَتَضَارَبُ کو تِتَضَارَبُ، اِتَضَارَبُ، نِتَضَارَبُ۔

اور باب تَفَعْلُلٌ کی مثال۔ جیسے یَتَدَحْرَجُ کے علاوہ تَتَدَحْرَجُ، اَتَدَحْرَجُ کو تِتَدَحْرَجُ، اِتَدَحْرَجُ، نِتَدَحْرَجُ پڑھنا جائز ہے۔

باب چہارم ثلاثی مجرد صحیح از باب بروزن فَعَلَ یَفْعَلُ چوں اَلْمَنْعُ (منع کرنا، روکنا)

علامت: اس باب کی دو علامتیں ہیں

(۱) ماضی اور مضارع میں عین کلمہ مفتوح ہوتا ہے۔

(۲) عین یا لام کلمہ میں حروف حلقی میں سے ایک حرف ہوتا ہے۔

مَنَعَ، یَمْنَعُ، مَنْعًا فهو مَانِعٌ و مُنِعَ یُمْنَعُ، مَنْعًا فذاك مَمْنُوعٌ، لَمْ یَمْنَعْ، لَمْ یُمْنَعْ، لَا یَمْنَعُ، لَا یُمْنَعُ، لَنْ یَمْنَعَ، لَنْ یُمْنَعَ، الامر منه اِمْنَعْ، لِتُمْنَعْ، لِیَمْنَعْ، لِیُمْنَعْ والنهی عنه لَا تَمْنَعْ، لَا تُمْنَعْ، لَا یَمْنَعْ، لَا یُمْنَعْ الظرف منه مَمْنَعٌ، مَمْنَعَانِ، مَمَانِعُ و مُمَیْنِعٌ. والآلة منه مِمْنَعٌ، مِمْنَعَانِ، مَمَانِعُ و مُمَیْنِعٌ، مِمْنَعَةٌ، مِمْنَعَتَانِ، مَمَانِعُ و مُمَیْنِعَةٌ، مِمْنَاعٌ، مِمْنَاعَانِ، مَمَانِیْعُ، مُمَیْنِیْعٌ (نزد بعض اہل فن) و مُمَیْنِیْعَةٌ. افعل التفضیل المذکر منه اَمْنَعُ، اَمْنَعَانِ، اَمْنَعُوْنَ، اَمَانِعُ، و اُمَیْنِعٌ. والمؤنث منه مُنْعٰی، مُنْعَیَانِ، مُنْعَیَاتٌ، مُنَعٌ، و مُنَیْعٰی. وفعل التعجب منه. مَا اَمْنَعَهٗ، و اَمْنِعْ بِهٖ

مصادر: الصبغ. رنگنا. السلخ. کھال کھینچنا. الجعل. کرنا یا بنانا. الفتح. کھولنا.

باب پنجم. ثلاثی مجرد صحیح از باب بروزن فَعِلَ یَفْعِلُ چوں الحسبان (گمان کرنا)

علامت اس باب کی ماضی اور مضارع دونوں میں عین کلمہ میں کسرہ ہوتا ہے۔

حَسِبَ، یَحْسِبُ، حِسْبَانًا، فهو حَسِیْبٌ، وحُسِبَ، یُحْسَبُ، حِسْبَانًا، فذاك مَحْسُوْبٌ، لَمْ یَحْسِبْ، لَمْ یُحْسَبْ، لَا یَحْسِبُ، لَا یُحْسَبُ، لَنْ یَحْسِبَ، لَنْ یُحْسَبَ. الامر منه اِحْسِبْ، لِتُحْسَبْ، لِیَحْسِبْ، لِیُحْسَبْ، والنهی عنه لَا تَحْسِبْ، لَا تُحْسَبْ، لَا یَحْسِبْ، لَا یُحْسَبْ. الظرف منه مَحْسِبٌ، مَحْسِبَانِ، مَحَاسِبُ، ومُحَیْسِبٌ. والآلة منه. مِحْسَبٌ، مِحْسَبَانِ، مَحَاسِبُ ومُحَیْسِبٌ، مِحْسَبَةٌ، مِحْسَبَتَانِ، مَحَاسِبُ و مُحَیْسِبَةٌ، مِحْسَابٌ، مِحْسَابَانِ، مَحَاسِیْبُ، مُحَیْسِیْبٌ، ومُحَیْسِیْبَةٌ نزد بعض اہل فن افعل التفضیل المذکر منه اَحْسَبُ، اَحْسَبَانِ، اَحْسَبُوْنَ، اَحَاسِبُ واُحَیْسِبٌ. والمؤنث منه حُسْبٰی، حُسْبَیَانِ، حُسْبَیَاتٌ حُسَبٌ وحُسَیْبٰی. وفعل التعجب منه. مَا اَحْسَبَهٗ واَحْسِبْ بِهٖ.

مصادر: اَلنَّعَمُ. آرام سے زندگی گزارنا. اَلنُّعُوْمَةُ. نازک ہونا.

باب ششم. ثلاثی مجرد صحیح از بروزن فَعُلَ یَفْعُلُ چوں اَلشَّرَفُ (بزرگ ہونا عزت ہونا)

علامت اس باب کی ماضی اور مضارع میں "عین کلمہ مضموم" ہوتا ہے۔

شَرُفَ، یَشْرُفُ، شَرَفًا فهو شَرِیْفٌ و شُرِفَ بِهٖ، یُشْرَفُ بِهٖ، شَرَفًا فذاك مَشْرُوْفٌ بِهٖ، لَمْ یَشْرُفْ، لَمْ یُشْرَفْ بِهٖ لَا یَشْرُفُ، لَا یُشْرَفُ بِهٖ، لَنْ یَشْرُفَ، لَنْ یُشْرَفَ بِهٖ. الامر منه. اُشْرُفْ، لِتُشْرَفْ بِهٖ، لِیَشْرُفْ، لِیُشْرَفْ بِهٖ، والنهی عنه. لَا تَشْرُفْ، لَا تُشْرَفْ بِهٖ، لَا یَشْرُفْ، لَا یُشْرَفْ بِهٖ. الظرف منه. مَشْرَفٌ، مَشْرَفَانِ، مَشَارِفُ، و مُشَیْرِفٌ. والآلة منه. مِشْرَفٌ، مِشْرَفَانِ، مَشَارِفُ، ومُشَیْرِفٌ، مِشْرَفَةٌ، مِشْرَفَتَانِ، مَشَارِفُ، ومُشَیْرِفَةٌ، مِشْرَافٌ، مِشْرَافَانِ، مَشَارِیْفُ، مُشَیْرِیْفٌ، ومُشَیْرِیْفَةٌ. نزد بعض اہل فن. وافعل التفضیل المذکر منه اَشْرَفُ اَشْرَفَانِ، اَشْرَفُوْنَ، اَشَارِفُ، واُشَیْرِفٌ. والمؤنث منه. شُرْفٰی، شُرْفَیَانِ، شُرْفَیَاتٌ، شُرَفٌ، وشُرَیْفٰی وفعل التعجب منه. مَا اَشْرَفَهٗ، واَشْرِفْ بِهٖ،

مصادر: اَلْکَرَامَةُ. بزرگ ہونا. اَلْقُرْبُ. نزدیک ہونا. اَلْبُعْدُ. دور ہونا. اَلْکَرَمُ. بزرگ ہونا.

بنائے صفت مشبہ

شَرِيْفٌ، شَرِيْفَانِ، شَرِيْفُوْنَ، شُرَفَاءُ، شُرْفَانٌ، شِرْفَانٌ، شِرَافٌ، شُرُوْفٌ، شُرُفٌ، اَشْرَافٌ، اَشْرِفَاءُ، اَشْرِفَةٌ شَرِيْفَةٌ، شَرِيْفَتَانِ، شَرِيْفَاتٌ، شَرَائِفُ، شُرَيِّفٌ، شُرَيِّفَةٌ، شَرِيْفٌ را از يَشْرُفُ بنا كردند. يائے حرف مضارعت را حذف كرده، فا كلمه را فتحه داده، عين كلمه را كسره داده، سيوم جا يائے ساكنه علامت صفت مشبہ در آورده تنوين تمكن علامت اسميت در آخرش در آوردند. تا از يَشْرُفُ، شَرِيْفٌ شد. بنائے شَرِيْفَانِ و شَرِيْفُوْنَ مثل بنائے ضَارِبَانِ وضَارِبُوْنَ است. شُرَفَاءُ را از شَرِيْفٌ بنا كردند. حرف اول را ضمه داده، عين كلمه را فتحه داده، يائے واحدة را حذف كرده، الف ممدوده علامت جمع مذكر مكسر بفتحه ماقبل در آخرش در آورده، تنوين تمكن علامت اسميت را حذف كرده، برائے منع صرف. تا از شَرِيْفٌ. شُرَفَاءُ شد. شُرْفَانٌ را از شَرِيْفٌ بنا كردند. حرف اول را ضمه داده، عين كلمه ساكن كرده، يائے وحدة را حذف كرده، الف ونون مزيدتان علامت جمع مذكر مكسر بفتحه ماقبل در آخرش در آورده، اعراب را بر نون كه آخري كلمه است جاري كردند. تا از شَرِيْفٌ، شُرْفَانٌ شد. وبنائے شِرْفَانٌ مثل بنائے شُرْفَانٌ است مگر دريں جا فا كلمه را كسره دادند. شِرَافٌ را از شَرِيْفٌ بنا كردند. فا كلمه را كسره عين كلمه را فتحه داده، يائے وحدة را حذف كرده، بجائيش الف علامت جمع مذكر مكسر در آوردند. تا از شَرِيْفٌ. شِرَافٌ شد. شُرُوْفٌ را از شَرِيْفٌ بنا كردند. فا وعين كلمه را ضمه داده، يائے وحدة را حذف كرده، و بجائيش واؤ ساكن علامت جمع مذكر مكسر در آوردند. تا از شَرِيْفٌ. شُرُوْفٌ شد بنائے شُرُفٌ مثل بنائے شُرُوْفٌ است مگر دريں جائے يائے واحدة چيزے نيا وردند تا از شُرُوْفٌ. شُرُفٌ شد. اَشْرَافٌ را از شَرِيْفٌ بنا كردند. ہمزہ مفتوحہ بسكون فا كلمه در اولش در آورده، عين كلمه را فتحه داده، يائے وحدة را حذف كرده. بجائيش الف علامت جمع مذكر مكسر در آوردند. تا از شَرِيْفٌ اَشْرَافٌ شد. اَشْرِفَاءُ را از شَرِيْفٌ بنا كردند. ہمزہ مفتوح بسكون فا كلمه در اولش در آورده، يائے واحدة را حذف كرده، الف ممدوده علامت جمع مذكر مكسر بفتحه ماقبل در آخرش در آورده، تنوين تمكن علامت اسميت را حذف كردند، برائے منع صرف تا از شَرِيْفٌ اَشْرِفَاءُ شد. اَشْرِفَةٌ را از شَرِيْفٌ بنا كردند. ہمزہ مفتوحہ بسكون فا كلمه در اولش در آورده، يائے واحدة را حذف كرده، تائے متحرك بفتحه ماقبل در آخرش در آورده، اعراب را بر تاء كه آخر كلمه است جاري كردند. تا از شَرِيْفٌ اَشْرِفَةٌ شد. شَرِيْفَةٌ را از شَرِيْفٌ بنا كردند. تائے متحرك علامت تانيث بفتحه ماقبل در آخرش در آورده، اعراب را بر تا كه آخر كلمه است جاري كردند. تا از شَرِيْفٌ. شَرِيْفَةٌ شد. بنائے شَرِيْفَتَانِ و شَرِيْفَاتٌ مثل بنائے ضَارِبَتَانِ وضَارِبَاتٌ است. شَرَائِفُ را از شَرِيْفَةٌ بنا كردند. سيوم جا الف علامت جمع مؤنث مكسر بفتحه ماقبل در آورده.

حرفے کہ بعد از الف علامت جمع مؤنث مکسر شد، آں را کسرہ دادند. تائے وحدۃ و تنوین تمکن علامت اسمیت را حذف کردند، برائے ضدیت منع صرف. تا از شَرِیْفَةٌ. شَرَایِفُ شد پس یائے واقع شد، بعد از الف مفاعل آں را بہ ہمزہ بدل کردند. تا از شَرَایِفُ. شَرَائِفُ شد.

بنائے صفت مشبہ

شَرِیْفٌ، شَرِیْفَانِ، شَرِیْفُوْنَ، شُرَفَآءُ، شُرْفَانٌ، شِرْفَانٌ، شِرَافٌ، شُرُوْفٌ، شُرُفٌ، اَشْرَافٌ، اَشْرِفَاءُ، اَشْرِفَةٌ، شَرِیْفَةٌ، شَرِیْفَتَانِ، شَرِیْفَاتٌ، شَرَائِفُ، شُرَیْفٌ، شُرَیْفَةٌ.

شَرِیْفٌ کو یَشْرُفُ سے بنایا ہے "یا" حرف مضارعت کو حذف کر لے کے بعد فا کلمہ کو فتحہ دے کر عین کلمہ کو کسرہ دیا اور تیسری جگہ یا ساکن علامت صفت مشبہ کی لاکر تنوین تمکن علامت اسمیت کو اس کے آخر میں لے آئے تو یَشْرُفُ سے شَرِیْفٌ ہوگیا۔

شَرِیْفَانِ اور شَرِیْفُوْنَ کو شَرِیْفٌ سے بنایا ہے جس طرح ضَارِبَانِ، ضَارِبُوْنَ کو ضَارِبٌ سے بناتے تھے۔

شُرَفَآءُ کو شَرِیْفٌ سے بنایا ہے کہ حرف اول کو ضمہ دیا عین کلمہ کو فتحہ دیا "یا" واحدۃ کو حذف کیا، الف ممدودہ علامت جمع مذکر مکسر کی ما قبل کے فتحہ کے ساتھ اس کے آخر میں لائے تنوین تمکن علامت اسم کو غیر منصرف ہونے کی وجہ سے حذف کر دیا تو شَرِیْفٌ سے شُرَفَآءُ ہوگیا۔

شُرْفَانٌ کو شَرِیْفٌ سے بنایا ہے، حرف اول کو ضمہ دیا عین کلمہ کو ساکن کیا، یاء واحدۃ کو حذف کر کے الف نون زائدہ علامت جمع مذکر مکسر کی ما قبل کے فتحہ کے ساتھ اس کے آخر میں لائے اور اعراب کو نون پر آخر کلمہ ہونے کی وجہ سے جاری کیا تو شَرِیْفٌ سے شُرْفَانٌ ہوگیا۔

شِرْفَانٌ کی بنا، شُرْفَانٌ کی طرح ہے، مگر یہاں فا کلمہ کو کسرہ دیں گے۔ شِرَافٌ کو شَرِیْفٌ سے بنایا ہے فا کلمہ کو کسرہ عین کلمہ کو فتحہ دیا اور "یا" واحدۃ کو حذف کر کے اس کے بجائے الف علامت جمع مذکر مکسر کی لے آئے تو شَرِیْفٌ سے شِرَافٌ ہو جائے گا۔

شُرُوْفٌ کو شَرِیْفٌ سے بنایا ہے کہ فاء اور عین کلمہ کو ضمہ دے کر "یا" واحدۃ کو حذف کریں گے اور اس کے بجائے واؤ ساکن علامت جمع مذکر مکسر کی لے آئے تو شَرِیْفٌ سے شُرُوْفٌ ہو جائے گا۔

شُرُفٌ کو شَرِیْفٌ سے اس طرح بنا کرتے ہیں کہ فا اور عین کلمہ کو ضمہ دے کر یا واحدہ کو حذف کر دیا تو شَرِیْفٌ سے شُرُفٌ بن جائے گا۔

اَشْرِفَآءُ کو شَرِیْفٌ سے بنایا ہے۔ اس طرح کہ ہمزہ مفتوحہ فا کلمہ کے سکون کے ساتھ اس کے شروع میں لے

آئے ”یا“، واحدۃ کو حذف کیا الف ممدودہ علامت جمع مذکر مکسر کی ماقبل کے فتحہ کے ساتھ اس کے آخر میں لے آئے۔ تنوین تمکن علامت اسمیت کو حذف کر دیا غیر منصرف ہونے کی وجہ سے تو شَرِیْفٌ سے اَشْرَافُ ہو گیا۔

اَشْرَفَۃٌ کو شَرِیْفٌ سے بنایا ہے۔ ہمزہ مفتوحہ فا کلمہ کے سکون کے ساتھ اس کے شروع میں لے آئے ”یا“، واحدہ کو حذف کیا ”تا“، متحرک ماقبل کے فتحہ کے ساتھ اس کے آخر میں لے آئے، اعراب کو ”تا“، پر جاری کیا جو آخری کلمہ ہے تو شَرِیْفٌ سے اَشْرِفَۃٌ ہو گیا۔

شَرِیْفَۃٌ کو شَرِیْفٌ سے بنایا ہے اس طرح کہ تائے متحرک علامت تانیث کی ماقبل کے فتحہ کے ساتھ اس کے آخر میں لے آئے اعراب کو ”تا“، پر جاری کر دیا آخر کلمہ ہونے کی وجہ سے شَرِیْفٌ سے شَرِیْفَۃٌ ہو گیا۔

شَرِیْفَتَانِ، شَرِیْفَاتٌ کو شَرِیْفَۃٌ سے اس طرح بناتے ہیں جس طرح ضَارِبَتَانِ ضَارِبَاتٌ کو ضَارِبَۃٌ سے بنایا تھا۔

شَرَائِفُ کو شَرِیْفَۃٌ سے اس طرح بنایا ہے کہ تیسری جگہ الف علامت جمع مؤنث مکسر کے بعد جو حرف تھا اس کو کسرہ دے دیا ”تا“، واحدہ اور تنوین تمکن علامت اسمیت کو حذف کر دیا غیر منصرف ہونے کی وجہ سے شَرِیْفَۃٌ سے شَرَائِفُ ہو گیا بس ”یا“، واقع ہوئی۔ الف مفاعل کے بعد اس کو ہمزہ سے تبدیل کر دیا شَرَایِفُ سے شَرَائِفُ ہو گیا۔

قانون (۲۳) ہر حرف علت کہ واقع شود۔ بعد از الف مفاعل، آن را بہ ہمزہ بدل کنند وجوبًا۔ زائدہ را مطلقًا۔ و اصلی را بشرط تقدم حرف علت بر الف مفاعل۔

الف مفاعل کا قانون

خلاصہ قانون۔ ہر حرف علت جو الف مفاعل کے بعد واقع ہو وہ دو حال سے خالی نہیں، زائدہ ہو گا یا اصلی، اور اگر زائدہ ہے تو اس کو مطلقًا ہمزہ سے تبدیل کرنا واجب ہے (مطلقًا کا مطلب یہ ہے کہ خواہ الف مفاعل سے پہلے حرف علت ہو یا نہ ہو) اور اصلی کو اس شرط پر ہمزہ سے تبدیل کریں گے کہ جب الف مفاعل سے پہلے حرف علت ہو۔

تشریح۔ اس قانون کو سمجھنے سے پہلے دو فوائد کا جاننا ضروری ہے۔

فائدہ ۱ الف مفاعل کا مطلب یہ ہے کہ جمع اقصیٰ بناتے وقت تیسری جگہ پر جو الف جمع لایا جاتا ہے اسی کا دوسرا نام الف مفاعل بھی ہے۔

فائدہ ۲ وزن تین قسم پر ہے۔ ۱. وزن صرفی ۲. وزن صوری ۳. وزن عروضی۔

وزن صرفی۔ اس کو کہتے ہیں جس میں لفظ اور وزن کے درمیان پانچ چیزوں کی موافقت کا ہونا ضروری ہے۔ ۱. حروف اصلی، اصلی کے مقابلہ میں ہوں۔ ۲. حروف زائدہ، زائدہ کے مقابلہ میں ہوں۔ ۳. تعداد حروف میں برابر ہوں۔ ۴. تعداد حرکات ایک جیسی ہوں۔ ۵. تعداد سکنات بھی ایک جیسی ہوں۔ جیسے شَرِیْفٌ بروزن فَعِیْلٌ۔

وزن صوری۔ اس کو کہتے ہیں جس میں لفظ اور وزن کے درمیان تین چیزوں کی موافقت کا ہونا ضروری ہے۔ ۱۔ تعداد حروف ۲۔ تعداد حرکات ایک جیسی ہوں۔ ۳۔ سکنات میں جیسے ضَوَارِبُ بروزن مَفَاعِلُ۔
وزن عروضی۔ وہ ہے جس میں تعداد حروف کا اعتبار ہو۔ ساکن، ساکن کے مقابل ہو۔ متحرک، متحرک کے مقابل ہو لیکن بعینہ وہی حرکت نہ ہو، جو موزوں میں ہے۔ جیسے شَرِيْفٌ بروزن فَعُوْلٌ۔
فائدہ۔ وزن نکالتے وقت صرف صرفی وزن کا اعتبار ہوتا ہے۔ زیر بحث قانون کی شرطوں میں وزن صوری کا استعمال ہوتا ہے۔ باقی وزن عروضی کہیں بھی نہیں ہوتا۔ نہ وزن نکالتے وقت نہ زیر بحث قانون کی شرطوں میں۔
اس قانون میں ایک حکم ہے، اور شرائط کے اعتبار سے دو صورتیں ہیں۔ پہلی صورت حرف علت زائدہ کے متعلق ہے اس کی دو شرطیں ہیں۔ اور دوسری صورت حرف علت اصلی کے متعلق ہے، اس کے لیے تین شرطیں ہیں۔
حکم۔ حرف علت کو ہمزہ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

پہلی صورت حرف علت زائدہ کی شرائط

شرط (۱) حرف علت الف کے بعد ہو۔ احتراز قَوْلٌ بَيْعٌ سے کیونکہ یہاں الف نہیں۔
شرط (۲) حرف علت الف مفاعل کے بعد ہو۔ احتراز اَوَاعِدُ، اَيَايِسُ سے کیونکہ یہاں حرف علت الف مفاعل کے بعد نہیں بلکہ پہلے ہے۔ پہلی صورت۔ حرف علت زائدہ کے لیے اس کی مطابقی مثالیں۔ جیسے عَجَاوِزُ۔ رَسَايِلُ۔ شَرَايِفُ سے عَجَائِزُ۔ رَسَائِلُ۔ شَرَائِفُ پڑھنا واجب ہے۔

دوسری صورت حرف علت اصلی کی شرائط

شرط (۱) حرف علت الف کے بعد ہو۔ احتراز قَوْلٌ بَيْعٌ سے کیونکہ یہاں الف نہیں ہے۔
شرط (۲) حرف علت الف مفاعل کے بعد ہو۔ احتراز اَوَاعِدُ اَيَايِسُ سے کیونکہ یہاں سین اور عین ہے حرف علت نہیں۔
شرط (۳) الف مفاعل سے پہلے حرف علت کا ہو۔ احتراز مَقَاوِلُ مَبَايِعُ سے کیونکہ یہاں الف مفاعل سے پہلے حرف علت نہیں۔ مطابقی مثالیں: نَوَاوِلُ۔ بَوَايِعُ سے نَوَائِلُ۔ بَوَائِعُ پڑھنا واجب ہے الف کی مثال نہیں ہے کیونکہ الف اصلی نہیں ہوتا۔
سوال۔ جَدَاوِلُ میں حرف علت الف مفاعل کے بعد ہے۔ اس حرف علت کو ہمزہ سے کیوں تبدیل نہیں کرتے؟
جواب۔ قانون میں شرط ہے کہ حرف علت زائدہ ہو۔ اس مثال میں حرف علت زائدہ نہیں بلکہ یہ اصلی کے حکم میں ہے۔ یہ جَعَافِرُ سے ملحق ہے۔
سوال۔ طَوَاوِيْسُ میں حرف علت الف مفاعل کے بعد ہے۔ ہمزہ سے کیوں تبدیل نہیں کیا؟

جواب. قانون میں شرط یہ تھی کہ الف مفاعل کے بعد ہو۔ یہاں حرف علت الف مفاعیل کے بعد ہے۔

فائدہ. مَصَآئِبُ جمع مُصِیْبَۃٌ شاذ ہیں۔ (از تسہیل الارشاد)

شُرَیِّفٌ وشُرَیِّفَۃٌ را از شَرِیْفٌ وشَرِیْفَۃٌ بنا کردند۔ وشَرِیْفَۃٌ صیغہ مکبر آں بودند، چوں خواستند کہ صیغہ مصغر آں بنا کنند حرف اول را ضمہ وثانی را فتحہ دادہ، سیوم جائے یائے ساکنہ علامت تصغیر در آوردہ، حرفے کہ بعد از یائی ساکنہ علامت تصغیر شد، آں را کسرہ دادند تا از شَرِیْفٌ وشَرِیْفَۃٌ شُرَیْیِفٌ وشُرَیْیِفَۃٌ شدند پس دو حرف از یک جنس بہم آمدہ، اول ساکن، ثانی متحرک اول، را در دوم ادغام کردند تا از شُرَیْیِفٌ وشُرَیْیِفَۃٌ، شُرَیِّفٌ وشُرَیِّفَۃٌ شدند۔

بفضلہ تعالیٰ ختم شدند ابنائے قوانین وابواب ثلاثی مجرد۔

شُرَیِّفٌ اور شُرَیِّفَۃٌ کو شَرِیْفٌ وشَرِیْفَۃٌ سے بنایا ہے۔ شَرِیْفَۃٌ صیغہ مکبر کا تھا جب چاہا کہ صیغہ مصغر کا بنا کریں تو حرف اول کو ضمہ اور دوسرے کو فتحہ دیا اور تیسری جگہ یا ساکنہ علامت تصغیر کے بعد تھا اس کو کسرہ دیا یہاں تک کہ شَرِیْفٌ وشَرِیْفَۃٌ سے شُرَیْیِفٌ اور شُرَیْیِفَۃٌ ہو گیا پس دو حرف ایک جنس کے اکٹھے جمع ہو گئے، پہلا ساکن دوسرا متحرک، پہلے کو دوسرے میں ادغام کیا تو شُرَیْیِفٌ اور شُرَیْیِفَۃٌ سے شُرَیِّفٌ اور شُرَیِّفَۃٌ ہو گیا۔

(ابنائے ثلاثی مجرد ختم شد)

ابواب وقوانین ثلاثی مزید فیہ

باب اوّل. صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ، صحیح از باب اِفْعَالٌ چوں اَلْاِکْرَامُ (عزت کرنا)

اَکْرَمَ، یُکْرِمُ، اِکْرَامًا فھو مُکْرِمٌ واُکْرِمَ، یُکْرَمُ، اِکْرَامًا، فذاک مُکْرَمٌ، لَمْ یُکْرِمْ، لَمْ یُکْرَمْ، لَا یُکْرِمُ، لَا یُکْرَمُ، لَنْ یُکْرِمَ، لَنْ یُکْرَمَ. الامر منہ. اَکْرِمْ، لِتُکْرَمْ، لِیُکْرِمْ، لِیُکْرَمْ. والنہی عنہ. لَا تُکْرِمْ، لَا تُکْرَمْ، لَا یُکْرِمْ، لَا یُکْرَمْ، الظرف منہ مُکْرَمٌ، مُکْرَمَانِ، مُکْرَمَاتٌ.

مصادر ۲۔ اَلْاِسْلَامُ. مسلمان ہونا. گردن اطاعت کے لیے جھکا دینا. اَلْاِذْھَابُ. لے جانا. اَلْاِعْلَانُ. ظاہر کرنا. اَلْاِخْرَاجُ. نکالنا. اَلْاِطْعَامُ کھانا کھلانا.

فائدہ. ثلاثی مزید فیہ کے مشہور کل بارہ ابواب ہیں. پانچ ابواب بے ہمزہ وصل کے جن کو مصنف یہاں بیان فرما رہے ہیں. ۱. اِفْعَالٌ. ۲. تَفْعِیْلٌ. ۳. مُفَاعَلَۃٌ. ۴. تَفَعُّلٌ. ۵. تَفَاعُلٌ. اور سات با ہمزہ وصل کے ہیں. ۱. اِفْتِعَالٌ. ۲. اِسْتِفْعَالٌ

۴. اِنْفِعَالٌ ۵. اِفْعِيْلَالٌ ۶. اِفْعِيْعَالٌ ۷. اِفْعِوَّالٌ۔ اور باب اِفَّاعُلٌ اور اِفَّعُّلٌ ان دونوں کو صاحب منشعب نے شمار فرمایا ہے لیکن صاحب علم الصیغہ اور مصنف نے شمار نہیں فرمایا۔ کیونکہ یہ دونوں باب درحقیقت تفاعل اور تفعل سے پیدا ہوئے ہیں یعنی تا کو فا کے ساتھ بدلنے کے بعد، فا کو فا میں ادغام کر دیا گیا۔ اور ابتداء کے ساکن ہونے کی وجہ سے شروع میں ہمزہ وصلی بڑھا دیا گیا۔ تو اِفَّاعُلٌ اور اِفَّعُّلٌ ہوا۔

صرف کبیر باب افعال فعل ماضی معلوم

اَكْرَمَ اَكْرَمَا اَكْرَمُوْا اَكْرَمَتْ اَكْرَمَتَا اَكْرَمْنَ اَكْرَمْتَ اَكْرَمْتُمَا اَكْرَمْتُمْ اَكْرَمْتِ اَكْرَمْتُمَا اَكْرَمْتُنَّ اَكْرَمْتُ اَكْرَمْنَا

فعل ماضی مجہول

اُكْرِمَ اُكْرِمَا اُكْرِمُوْا اُكْرِمَتْ اُكْرِمَتَا اُكْرِمْنَ اُكْرِمْتَ اُكْرِمْتُمَا اُكْرِمْتُمْ اُكْرِمْتِ اُكْرِمْتُمَا اُكْرِمْتُنَّ اُكْرِمْتُ اُكْرِمْنَا

تنبیہ: مَا نفی کا ماضی کے شروع میں لگانے سے ماضی منفی معروف و مجہول بن جائے گی۔

فعل مضارع معلوم

يُكْرِمُ يُكْرِمَانِ يُكْرِمُوْنَ تُكْرِمُ تُكْرِمَانِ يُكْرِمْنَ تُكْرِمُ تُكْرِمَانِ تُكْرِمُوْنَ تُكْرِمِيْنَ تُكْرِمَانِ تُكْرِمْنَ اُكْرِمُ نُكْرِمُ

فعل مضارع مجہول

يُكْرَمُ يُكْرَمَانِ يُكْرَمُوْنَ تُكْرَمُ تُكْرَمَانِ يُكْرَمْنَ تُكْرَمُ تُكْرَمَانِ تُكْرَمُوْنَ تُكْرَمِيْنَ تُكْرَمَانِ تُكْرَمْنَ اُكْرَمُ نُكْرَمُ

تنبیہ: اس کے شروع میں لَا نفی کا لگا دینے سے نفی فعل مضارع معروف اور مجہول بن جائے گی۔

فعل نفی تاکید بہ لن ناصبہ معلوم

لَنْ يُكْرِمَ لَنْ يُكْرِمَا لَنْ يُكْرِمُوْا لَنْ تُكْرِمَ لَنْ تُكْرِمَا لَنْ يُكْرِمْنَ لَنْ تُكْرِمَ لَنْ تُكْرِمَا لَنْ تُكْرِمُوْا لَنْ تُكْرِمِيْ لَنْ تُكْرِمَا لَنْ تُكْرِمْنَ لَنْ اُكْرِمَ لَنْ نُكْرِمَ

فعل نفی تاکید بہ لن ناصبہ مجہول

لَنْ یُکْرَمَ لَنْ یُکْرَمَا لَنْ یُکْرَمُوْا لَنْ تُکْرَمَ لَنْ تُکْدَمَا لَنْ یُکْرَمْنَ لَنْ تُکْرَمَ لَنْ تُکْرَمَا لَنْ تُکْرَمُوْا لَنْ تُکْرَمِیْ
لَنْ تُکْرَمَا لَنْ تُکْرَمْنَ لَنْ اُکْرَمَ لَنْ نُکْرَمَ

فعل نفی جحد بہ لم معلوم

لَمْ یُکْرِمْ لَمْ یُکْرِمَا لَمْ یُکْرِمُوْا لَمْ تُکْرِمْ لَمْ تُکْرِمَا لَمْ یُکْرِمْنَ لَمْ تُکْرِمْ لَمْ تُکْرِمَا لَمْ تُکْرِمِیْ لَمْ تُکْرِمَا لَمْ تُکْرِمْنَ
لَمْ اُکْرِمْ لَمْ نُکْرِمْ

فعل نفی جحد بہ لم مجہول

لَمْ یُکْرَمْ لَمْ یُکْرَمَا لَمْ یُکْرَمُوْا لَمْ تُکْرَمْ لَمْ تُکْرَمَا لَمْ یُکْرَمْنَ لَمْ تُکْرَمْ لَمْ تُکْرَمَا لَمْ تُکْرَمُوْا لَمْ تُکْرَمِیْ لَمْ تُکْرَمَا
لَمْ تُکْرَمْنَ لَمْ اُکْرَمْ لَمْ نُکْرَمْ

فعل مستقبل بالام تاکید بانون تاکید ثقیلہ معلوم

لَیُکْرِمَنَّ لَیُکْرِمَانِّ لَیُکْرِمُنَّ لَتُکْرِمَنَّ لَتُکْرِمَانِّ لَیُکْرِمْنَانِّ لَتُکْرِمَنَّ لَتُکْرِمَانِّ لَتُکْرِمُنَّ لَتُکْرِمِنَّ لَتُکْرِمَانِّ
لَتُکْرِمْنَانِّ لَاُکْرِمَنَّ لَنُکْرِمَنَّ

فعل مستقبل بالام تاکید بانون تاکید ثقیلہ مجہول

لَیُکْرَمَنَّ لَیُکْرَمَانِّ لَیُکْرَمُنَّ لَتُکْرَمَنَّ لَتُکْرَمَانِّ لَیُکْرَمْنَانِّ لَتُکْرَمَنَّ لَتُکْرَمَانِّ لَتُکْرَمُنَّ لَتُکْرَمِنَّ لَتُکْرَمَانِّ
لَتُکْرَمْنَانِّ لَاُکْرَمَنَّ لَنُکْرَمَنَّ

فعل مستقبل بالام تاکید بانون تاکید خفیفہ معلوم

لَیُکْرِمَنْ لَیُکْرِمُنْ لَتُکْرِمَنْ لَتُکْرِمَنْ لَتُکْرِمُنْ لَتُکْرِمِنْ لَاُکْرِمَنْ لَنُکْرِمَنْ

فعل مستقبل بالام تاکید بانون تاکید خفیفہ مجہول

لَیُکْرَمَنْ لَیُکْرَمُنْ لَتُکْرَمَنْ لَتُکْرَمَنْ لَتُکْرَمُنْ لَتُکْرَمِنْ لَاُکْرَمَنْ لَنُکْرَمَنْ

فعل امر حاضر معلوم

اَكْرِمْ اَكْرِمَا اَكْرِمُوْا اَكْرِمِيْ اَكْرِمَا اَكْرِمْنَ

فعل امر حاضر مجہول

لِتُكْرَمْ لِتُكْرَمَا لِتُكْرَمُوْا لِتُكْرَمِيْ لِتُكْرَمَا لِتُكْرَمْنَ

فعل امر غائب معلوم

لِيُكْرِمْ لِيُكْرِمَا لِيُكْرِمُوْا لِتُكْرِمْ لِتُكْرِمَا لِيُكْرِمْنَ لِاُكْرِمْ لِنُكْرِمْ

فعل امر غائب مجہول

لِيُكْرَمْ لِيُكْرَمَا لِيُكْرَمُوْا لِتُكْرَمْ لِتُكْرَمَا لِيُكْرَمْنَ لِاُكْرَمْ لِنُكْرَمْ

فعل امر حاضر معلوم بانون ثقیلہ

اَكْرِمَنَّ اَكْرِمَانِّ اَكْرِمُنَّ اَكْرِمِنَّ اَكْرِمَانِّ اَكْرِمْنَانِّ

فعل امر حاضر مجہول بانون ثقیلہ

لِتُكْرَمَنَّ لِتُكْرَمَانِّ لِتُكْرَمُنَّ لِتُكْرَمِنَّ لِتُكْرَمَانِّ لِتُكْرَمْنَانِّ

فعل امر غائب معلوم بانون ثقیلہ

لِيُكْرِمَنَّ لِيُكْرِمَانِّ لِيُكْرِمُنَّ لِتُكْرِمَنَّ لِتُكْرِمَانِّ لِيُكْرِمْنَانِّ لِاُكْرِمَنَّ لِنُكْرِمَنَّ

فعل امر غائب مجہول بانون ثقیلہ

لِيُكْرَمَنَّ لِيُكْرَمَانِّ لِيُكْرَمُنَّ لِتُكْرَمَنَّ لِتُكْرَمَانِّ لِيُكْرَمْنَانِّ لِاُكْرَمَنَّ لِنُكْرَمَنَّ

فعل امر حاضر معلوم بانون خفیفہ

اُکْرِمَنْ اُکْرِمُنْ اُکْرِمِنْ

فعل امر حاضر مجہول بانون خفیفہ

لِتُکْرَمَنْ لِتُکْرَمُنْ لِتُکْرَمِنْ

فعل امر غائب معلوم بانون خفیفہ

لِیُکْرِمَنْ لِیُکْرِمُنْ لِتُکْرِمَنْ لِاُکْرِمَنْ لِنُکْرِمَنْ

فعل امر غائب مجہول بانون خفیفہ

لِیُکْرَمَنْ لِیُکْرَمُنْ لِتُکْرَمَنْ لِاُکْرَمَنْ لِنُکْرَمَنْ

فعل نہی حاضر معلوم

لَا تُکْرِمْ لَا تُکْرِمَا لَا تُکْرِمُوْا لَا تُکْرِمِیْ لَا تُکْرِمَا لَا تُکْرِمْنَ

فعل نہی حاضر مجہول

لَا تُکْرَمْ لَا تُکْرَمَا لَا تُکْرَمُوْا لَا تُکْرَمُوْا لَا تُکْرَمَا لَا تُکْرَمْنَ

فعل نہی غائب معلوم

لَا یُکْرِمْ لَا یُکْرِمَا لَا یُکْرِمُوْا لَا تُکْرِمْ لَا تُکْرِمَا لَا یُکْرِمْنَ لَا اُکْرِمْ لَا نُکْرِمْ

فعل نہی غائب مجہول

لَا یُکْرَمْ لَا یُکْرَمَا لَا یُکْرَمُوْا لَا تُکْرَمْ لَا تُکْرَمَا لَا یُکْرَمْنَ لَا اُکْرَمْ لَا نُکْرَمْ

فعل نہی حاضر معلوم بانون ثقیلہ

لَا تُکْرِمَنَّ لَا تُکْرِمَانِّ لَا تُکْرِمُنَّ لَا تُکْرِمِنَّ لَا تُکْرِمَانِّ لَا تُکْرِمْنَانِّ

فعل نہی حاضر مجہول بانون ثقیلہ

لَا تُكْرَمَنَّ لَا تُكْرَمَانِّ لَا تُكْرَمُنَّ لَا تُكْرَمِنَّ لَا تُكْرَمَانِّ لَا تُكْرَمْنَانِّ

فعل نہی غائب معلوم بانون ثقیلہ

لَا يُكْرِمَنَّ لَا يُكْرِمَانِّ لَا يُكْرِمُنَّ لَا تُكْرِمَنَّ لَا تُكْرِمَانِّ لَا يُكْرِمْنَانِّ لَا أُكْرِمَنَّ لَا نُكْرِمَنَّ

فعل نہی غائب مجہول بانون ثقیلہ

لَا يُكْرَمَنَّ لَا يُكْرَمَانِّ لَا يُكْرَمُنَّ لَا تُكْرَمَنَّ لَا تُكْرَمَانِّ لَا يُكْرَمْنَانِّ لَا أُكْرَمَنَّ لَا نُكْرَمَنَّ

فعل نہی حاضر معلوم بانون خفیفہ

لَا تُكْرِمَنْ لَا تُكْرِمُنْ لَا تُكْرِمِنْ

فعل نہی حاضر مجہول بانون خفیفہ

لَا تُكْرَمَنْ لَا تُكْرَمُنْ لَا تُكْرَمِنْ

فعل نہی غائب معلوم بانون خفیفہ

لَا يُكْرِمَنْ لَا يُكْرِمُنْ لَا تُكْرِمَنْ لَا أُكْرِمَنْ لَا نُكْرِمَنْ

فعل نہی غائب مجہول بانون خفیفہ

لَا يُكْرَمَنْ لَا يُكْرَمُنْ لَا تُكْرَمَنْ لَا أُكْرَمَنْ لَا نُكْرَمَنْ

بحث اسم ظرف

مُكْرَمٌ مُكْرَمَانِ مُكْرَمَاتٌ

يُكْرِمُ، تُكْرِمُ، أُكْرِمُ، نُكْرِمُ را از اَكْرَمَ بنا كردند. يک حرف از حروف اتين مضمومه در اولش در آورده. آخر را كسره داده ضمه اعرابی در آخرش در آوردند. تا از اَكْرَمَ. يُأَكْرِمُ، تُأَكْرِمُ، أُأَكْرِمُ، نُأَكْرِمُ شد. پس در واحد متكلم دو همزه بهم آمده، ايں مستكره بود، لهذا همزه ثانی را علی خلاف القياس حذف كردند، و در باقی صيغها نيز طرداً للباب. تا از يُأَكْرِمُ تُأَكْرِمُ، أُأَكْرِمُ، نُأَكْرِمُ، يُكْرِمُ، تُكْرِمُ، أُكْرِمُ، نُكْرِمُ شدند اَكْرِمْ الخ را از تُكْرِمُ الخ سوی المتكلم بنا كردند. تائے حرف مضارعت را حذف كردند، ما بعدش متحرک ماند. امر همون شد بوقف آخر، وعلامات وقفے سقوط حركت شد دريک صيغه، وسقوط نونات اعرابيه شد در چهار صيغه، وسقوط چيزے نه شد. دريک صيغه زيرا كه مبنی است والمبنی مالا يتغير الخ تا از تُكْرِمُ الخ سوی المتكلم اَكْرِمْ الخ شد.

بنائے ثلاثی مزید فيه: بنائے فعل مضارع معلوم از باب افعال

يُكْرِمُ، تُكْرِمُ، أُكْرِمُ، نُكْرِمُ کو اَكْرَمَ سے بنايا. حروف اتين ميں سے ايک حرف مضموم اس کے شروع ميں لے آئے. آخری حرف کے ماقبل کو كسره ديا، ضمه اعرابی اس کے آخر ميں لے آئے تو اَكْرَمَ سے يُأَكْرِمُ، تُأَكْرِمُ، أُأَكْرِمُ، نُأَكْرِمُ ہو گيا پس واحد متكلم کے صيغہ ميں دو ہمزے جمع ہو گئے يہ مكروه ہے. لہذا دوسرے ہمزه کو خلاف قياس حذف كر ديا اور باقی صيغوں ميں طرداً للباب حذف كر ديا تو يُأَكْرِمُ، تُأَكْرِمُ، أُأَكْرِمُ، نُأَكْرِمُ سے يُكْرِمُ، تُكْرِمُ، أُكْرِمُ، نُكْرِمُ ہو گيا.

بنائے فعل امر حاضر معلوم

اَكْرِمْ الخ کو تُكْرِمُ الخ سوائے متكلم کے بنايا ہے "تا" حرف مضارعت کو حذف كيا. آخر ميں وقف كيا، علامت وقفی گرنا ہے حركت کا ايک صيغہ ميں اور گرنا ہے نونات اعرابيہ کا چار صيغوں ميں اور كوئی چيز نہيں گرتی ايک صيغہ ميں اس ليے کہ وه مبنی ہے الخ تو تُكْرِمُ الخ سوا متكلم اَكْرِمْ الخ ہو گيا.

قانون (۲۴) ہر ہمزه زائده کہ واقع شود، در اول كلمہ وصلی باشد يا قطعی. حكم وصلی ايں کہ در درج كلام و بمتحرک شدن ما بعد بيفتند. وحكم قطعی عكس ايں است. ہمزه قطعی ہشت قسم است. ہمزهٔ باب افعال، واحد متكلم، واسم تفضيل وجمع واعلام وبناء، وفعل تعجب، استفہام. وما سوائے ايشاں وصلی است.

ہمزہ قطعی، وصلی کا قانون

تشریح. اس قانون کے دو حصے ہیں، پہلا حصہ ہر ہمزہ زائدہ سے ہمزہ قطعی ہشت قسم تک ہے، اور دوسرا حصہ ہمزہ قطعی ہشت قسم سے آخر تک ہے۔

پہلے حصہ کا خلاصہ. ہر ہمزہ زائدہ جو شروع کلمہ میں واقع ہو، وہ وصلی ہوگا یا قطعی. اور وصلی کا حکم یہ ہے کہ وہ درمیان کلام میں، اور مابعد کے متحرک ہونے سے گر جاتا ہے اور قطعی کا حکم اس کے خلاف ہے. یعنی درمیان کلام میں اور مابعد کے متحرک ہونے سے نہیں گرتا. پہلے حصے کے حکم و شرائط سے پہلے ایک فائدہ کا جاننا ضروری ہے۔

فائدہ ۱. ہمزہ وصلی کو ضرورت لفظی کی وجہ سے لایا جاتا ہے. ضرورت کے بعد قرأت میں حذف ہو جاتا ہے۔

ہمزہ وصلی. اصلی کے اعتبار سے مکسور ہوتا ہے جیسے اِضْرِبْ. اور کبھی ثقل سے بچنے کے لیے مفتوح ہوتا ہے جیسے اَلْحَمْدُ. اور کبھی عین کلمہ کی مناسبت سے مضموم ہوتا ہے جیسے اُنْصُرْ. اور ہمزہ قطعی کو ضرورتِ لفظی کے لیے نہیں لایا جاتا.

فائدہ ۲. ہر وہ ہمزہ جو کہ اصلی ہے نہ وصلی ہوگا نہ قطعی ہوگا. جیسے اُمُرْ وغیرہ.

اس قانون کے پہلے حصے میں ایک حکم اور دو کامل شرطیں ہیں.

حکم (۱) ہمزہ وصلی کو حذف کرنا واجب ہے.

شرط (۱) ہمزہ وصلی درمیان کلام میں ہو. احتراز اِضْرِبْ سے کیونکہ یہاں ہمزہ شروع کلام میں ہے. مطابقی مثال. فَاضْرِبْ.

شرط (۲) ہمزہ وصلی کا مابعد متحرک ہو. احتراز اِضْرِبْ سے کیونکہ یہاں ہمزہ کا مابعد متحرک نہیں بلکہ ساکن ہے. مطابقی مثال. سَلْ. دراصل اِسْئَلْ تھا. بقانون یَسْئَلُ کے ہمزہ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی اور ہمزہ کو حذف کر دیا. پھر زیر بحث قانون کے تحت ہمزہ وصلی کو گرا دیا. تو "سَلْ" ہو گیا.

دوسرے حصہ کا خلاصہ. کہ ہمزہ قطعی آٹھ قسم پر ہے. ۱. باب افعال کا ہمزہ. جیسے اَکْرَمَ. ۲. واحد متکلم کا ہمزہ. جیسے اَضْرِبُ. ۳. اسم تفضیل کا ہمزہ. جیسے اَضْرَبُ. ۴. جمع مکسر کا ہمزہ. جیسے اَضْرَابٌ. ۵. اعلام کا ہمزہ یعنی کسی کا نام ہو. جیسے اِبْرٰہِیْم. اِسْمٰعِیْل اِسْحَاق. اَیَاز. ۶. بنا کا ہمزہ یعنی وہ کلمہ مبنی ہو. جیسے اَنْتَ. اَنَّ. اِنَّ وغیرہ. ۷. فعل تعجب کا ہمزہ جیسے مَا اَضْرَبَہٗ. ۸. استفہام کا ہمزہ. جیسے ءَاَنْذَرْتَهُمْ. نویں قسم مصنف نے بیان نہیں کی. وہ مندرجہ ذیل ہیں. ۹. ندا کا ہمزہ ہو. جیسے اَعَبْدَ اللہِ.

دوسرے حصے میں ایک حکم، اور ایک شرط ہے.

حکم. یہ ہے کہ ہمزہ قطعی کو ثابت رکھنا واجب ہے.

شرط یہ ہے کہ ہمزہ قطعی ہو. احتراز اِضْرِبْ سے کیونکہ یہاں ہمزہ وصلی ہے. مطابقی مثالیں خلاصہ میں گزر چکی ہیں.

سوال. یہ ہے کہ اللہ کا ہمزہ کون سا ہے. قطعی ہے یا وصلی؟

جواب. یہ حقیقتاً ہمزہ وصلی ہے لیکن جب اس پر ہمزہ ندا کا داخل ہو جائے تو ہمزہ قطعی بن جاتا ہے۔

سوال. بسم اللہ الخ میں ہمزہ وصلی درمیان کلام میں ہونے کے باوجود قرأۃ اور کتابۃ دونوں صورتوں میں کیوں حذف کیا ہے؟

جواب. اس مقام پر کثرت قرأت اور کتابۃ کی وجہ سے دونوں صورتوں میں حذف کیا ہے۔ لیکن جہاں کتابۃً ضرورت تھی وہاں باقی ہے جیسے اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ۔

قانون (۲۴) ہر باب کہ ماضی او چہار حرفی باشد، در مضارع معلوم او حرف اتین را حرکت ضمہ می دہند وجوبا۔

ماضی چار حرفی کا قانون

خلاصہ قانون. ہر وہ باب کہ اس کی ماضی چار حرفی ہو، اس کے مضارع معلوم میں حرف اتین کو حرکت ضمہ کی دینا واجب ہے۔

تشریح. اس قانون میں ایک حکم، اور ایک شرط ہے۔

حکم. یہ ہے کہ مضارع معلوم میں حرف اتین کو حرکت ضمہ کی دینا واجب ہے۔

شرط. یہ ہے کہ ایسا باب ہو اس کی ماضی چار حرفی ہو۔ احتراز ضَرَبَ سے کیونکہ یہ ماضی تین حرفی ہے۔

مطابقی مثالیں. جیسے اَكْرَمَ سے يُكْرِمُ. صَرَّفَ سے يُصَرِّفُ. دَحْرَجَ سے يُدَحْرِجُ وغیرہ۔

باب دوم. صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ صحیح از باب تَفْعِيْلٌ چون اَلتَّصْرِيْفُ (پھیرنا پھرانا)

علامت. اس باب کی ماضی کے چار حرف ہوتے ہیں، تین اصلی اور ایک زائد. یعنی عین کلمہ مکرر مشدد ہوتا ہے۔

صَرَّفَ، يُصَرِّفُ، تَصْرِيْفًا فهو، مُصَرِّفٌ، وَصُرِّفَ، يُصَرَّفُ، تَصْرِيْفًا، فذاك، مُصَرَّفٌ، لَمْ يُصَرِّفْ، لَمْ يُصَرَّفْ، لَا يُصَرِّفُ، لَا يُصَرَّفُ، لَنْ يُصَرِّفَ، لَنْ يُصَرَّفَ، الامر منه. صَرِّفْ، لِتُصَرَّفْ، لِيُصَرِّفْ، لِيُصَرَّفْ، والنهي عنه لَا تُصَرِّفْ، لَا تُصَرَّفْ، لَا يُصَرِّفْ، لَا يُصَرَّفْ، الظرف منه. مُصَرَّفٌ، مُصَرَّفَانِ، مُصَرَّفَاتٌ۔

فائدہ. باب تفعیل کے مصادر ان اوزان پر بھی آتے ہیں، تَفْعِلَةٌ جیسے تَجْرِبَةٌ، تَبْصِرَةٌ. فِعَّالٌ جیسے كِذَّابٌ. فِعَالٌ جیسے كِذَابٌ فُعَّالٌ جیسے كُلَّامٌ. تَفْعَالٌ جیسے تَكْرَارٌ۔

مصادر. اَلتَّكْذِيْبُ جھٹلانا. اَلتَّقْدِيْمُ آگے کرنا، آگے ہونا. اَلتَّعْجِيْلُ جلدی کرنا. اَلتَّمْكِيْنُ جگہ دینا. اَلتَّعْظِيْمُ عزت کرنا. اَلتَّبْلِيْغُ پہنچانا۔

باب سوم صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ صحیح از باب مُفَاعَلَةٌ چون اَلْمُضَارَبَةُ (آپس میں ایک دوسرے کو مارنا)

علامت. اس باب کی ماضی میں چار حرف ہوتے ہیں، تین اصلی اور ایک زائد. یعنی دوسری جگہ الف۔

ضَارَبَ، یُضَارِبُ، مُضَارَبَةً، فهو مُضَارِبٌ، وضُورِبَ، یُضَارَبُ، مُضَارَبَةً، فذاك مُضَارَبٌ، لَمْ یُضَارِبْ، لَمْ یُضَارَبْ، لَا یُضَارِبُ، لَا یُضَارَبُ، لَنْ یُضَارِبَ، لَنْ یُضَارَبَ، الامر منه. ضَارِبْ، لِتُضَارَبْ، لِیُضَارِبْ، لِیُضَارَبْ والنهی عنه لَا تُضَارِبْ، لَا تُضَارَبْ، لَا یُضَارِبْ، لَا یُضَارَبْ، الظرف منه مُضَارَبٌ، مُضَارَبَانِ، مُضَارَبَاتٌ

فائدہ. اس باب کا مصدر کبھی فِعَالٌ اور فِیْعَالٌ کے وزن پر بھی آتا ہے۔

مصادر. اَلْمُخَادَعَۃُ وَالْخِدَاعُ دھوکہ دینا. اَلْمُعَاقَبَۃُ وَالْعِقَابُ. عذاب دینا. اَلْمُلَازَمَۃُ آپس میں ایک دوسرے کے لازم ہونا.

باب چہارم صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ صحیح از باب تَفَعُّلٌ چوں اَلتَّصَرُّفُ (پھیرنا)

علامت. اس باب کی ماضی میں پانچ حروف ہوتے ہیں تین اصلی اور دو زائد یعنی شروع میں تا اور عین کلمہ مکرر ہوتا ہے۔

تَصَرَّفَ، یَتَصَرَّفُ، تَصَرُّفًا، فهو مُتَصَرِّفٌ، وتُصُرِّفَ، یُتَصَرَّفُ، تَصَرُّفًا، فذاك مُتَصَرَّفٌ، لَمْ یَتَصَرَّفْ، لَمْ یُتَصَرَّفْ، لَا یَتَصَرَّفُ، لَا یُتَصَرَّفُ، لَنْ یَتَصَرَّفَ، لَنْ یُتَصَرَّفَ، الامر. تَصَرَّفْ، لِیَتَصَرَّفْ، لِیُتَصَرَّفْ، لِیَتَصَرَّفْ، لِیُتَصَرَّفْ. والنهی عنه لَا تَتَصَرَّفْ، لَا تُتَصَرَّفْ، لَا یَتَصَرَّفْ، لَا یُتَصَرَّفْ، الظرف منه مُتَصَرَّفٌ، مُتَصَرَّفَانِ، مُتَصَرَّفَاتٌ.

مصادر. اَلتَّقَبُّلُ قبول کرنا. اَلتَّبَسُّمُ مسکرانا. اَلتَّفَكُّهُ میوہ کھانا. اَلتَّلَبُّثُ. دیر کرنا. اَلتَّعَجُّلُ جلدی کرنا.

فائدہ. اس باب کا مصدر اکثر تَفَعُّلٌ کے وزن پر، اور کبھی تِفِعَّالٌ کے وزن پر بھی آتا ہے جیسے تَمَلَّقَ یَتَمَلَّقُ تَمَلُّقًا وتِمِلَّاقًا

قانون (۳۵) ہر باب کہ در اول ماضی او تائے زائدہ مطردہ باشد در ماضی مجہول او حرف اول ثانی را ضمہ و ماقبل آخر را کسرہ مے دہند وجوبًا.

ماضی مجہول (۲) کا قانون

خلاصہ قانون. ہر باب کہ اس کی ماضی کے شروع میں تائے زائدہ مطردہ ہو، اس کی ماضی مجہول میں حرف اول اور ثانی کو ضمہ اور آخر کے ماقبل کو حرکت کسرہ کی دینا واجب ہے۔

تشریح. اس قانون میں ایک حکم اور دو شرطیں ہیں.

حکم. یہ ہے کہ حرف اول اور ثانی کو ضمہ اور آخر کے ماقبل کو کسرہ کی حرکت دینا واجب ہے۔

شرط (۱) ایسا باب ہو کہ اس کی ماضی کے شروع میں تا زائدہ مطردہ ہو. احتراز صَرَّفَ سے کیونکہ یہاں تا زائدہ مطردہ نہیں.

شرط (۲) ماضی مجہول ہو. احتراز صَرَّفَ سے. کیونکہ یہ ماضی معلوم ہے۔

مطابقی مثالیں: تَصَرَّفَ سے تُصُرِّفَ. تَضَارَبَ سے تُضُورِبَ. تَدَحْرَجَ سے تُدُحْرِجَ.

فائدہ۔ یہ قانون تین ابواب کی ماضی مجہول پر جاری ہوتا ہے۔ ۱۔ تفعل۔ ۲۔ تفاعل۔ ۳۔ تفعلل۔

قانون (۳۶) ہر باب کہ در اول ماضی او تائے زائدہ مطردہ باشد، در مضارع معلوم او ماقبل آخر برحال می دارند وجوبًا۔ واگر تائے زائدہ مطردہ نباشد کسرہ می دہند۔ سوائے ابواب ثلاثی مجرد۔

تَتَصَرَّفُ وتَتَضَارَبُ، يُكْرِمُ کا قانون

خلاصہ قانون۔ ہر باب کہ اس کی ماضی کے شروع میں تائے زائدہ مطردہ ہو، اس کے مضارع معلوم میں آخر کے ماقبل کو اپنے حال پر چھوڑتے ہیں وجوبًا اور اگر تائے زائدہ مطردہ نہ ہو تو حرکت کسرہ کی دیتے ہیں سوائے ابواب ثلاثی مجرد کے۔

تشریح۔ اس قانون میں دو حکم ہیں۔ ہر حکم کی ایک ایک شرط ہے۔

حکم (۱) اس باب کے مضارع معلوم کے آخر کے ماقبل کو اپنے حال پر چھوڑنا واجب ہے۔

شرط یہ ہے کہ ایسا باب ہو کہ اس کی ماضی کے شروع میں تا زائدہ مطردہ ہو۔ احتراز اَكْرَمَ سے کیونکہ یہاں تائے زائدہ مطردہ نہیں ہے۔

مطابقی مثالیں: جیسے تَصَرَّفَ سے يَتَصَرَّفُ، تَضَارَبَ سے يَتَضَارَبُ وغیرہ۔

حکم (۲) مضارع معلوم کے آخر کے ماقبل کو حرکت کسرہ کی دینا واجب ہے۔

شرط یہ ہے تائے زائدہ مطردہ نہ ہو۔ احتراز تَصَرَّفَ سے کیونکہ یہاں تائے زائدہ مطردہ ہے۔

مطابقی مثالیں: اَكْرَمَ سے يُكْرِمُ، صَرَّفَ سے يُصَرِّفُ، دَحْرَجَ سے يُدَحْرِجُ۔

فائدہ۔ یہ قانون ثلاثی مجرد کے ابواب کے لیے نہیں ہے۔ کیونکہ ثلاثی مجرد کے ابواب سماع پر موقوف ہیں اور ان کے اوزان مقرر نہیں یعنی اہل عرب جہاں کسرہ دیں گے تو وہاں سماعًا کسرہ ہی پڑھا جائے گا۔ باقی یہ قانون قیاسی ابواب (یعنی ثلاثی مزید فیہ، رباعی مجرد، رباعی مزید فیہ) کے لیے ہے۔ کیونکہ ان کے ابواب مقرر ہیں۔ مثلًا افعال کا باب افعال ہی کے وزن پر آئے گا۔ اور افتعال کا باب افتعال ہی کے وزن پر آئے گا۔

قانون (۳۷) ہر تائے مضارعت کہ داخل شود بر تائے تَفَعُّل، یا تَفَاعُل، یا تَفَعْلُل، در مضارع معلوم او حذف یکے جائز است۔

تَتَصَرَّفُ، تَتَدَحْرَجُ، تاءِ مضارعت کا قانون

خلاصہ قانون۔ ہر مضارع کی تاء، جب تائے تَفَعُّل، یا تَفَاعُل، یا تَفَعْلُل پہ داخل ہو جائے تو اس کے مضارع معلوم میں ایک

تاء کو حذف کرنا جائز ہے۔

تشریح۔ اس قانون میں ایک حکم اور ایک شرط ہے۔

حکم یہ ہے کہ دو "تا" میں سے ایک کا حذف کرنا جائز ہے۔

شرط۔ کہ "تاء مضارعت"، تاء زائدہ مطردہ پر داخل ہو۔ احتراز تترک سے کیونکہ یہاں "تاء" اصلی ہے۔

مطابق مثالیں۔ تَتَصَرَّفُ سے تَصَرَّفُ۔ تَتَضَارَبُ سے تَضَارَبُ۔ تَتَدَحْرَجُ سے تَدَحْرَجُ پڑھنا جائز ہے۔

سوال۔ دو تا میں سے ایک کے حذف کرنے کی کیا وجہ ہے؟

جواب۔ دو تاء زائدہ کا کلام کے شروع میں جمع ہونے سے ثقل پیدا ہو جاتا ہے تو اس ثقل سے بچنے کے لیے ایک تاء کو حذف کرتے ہیں۔

سوال۔ یہ وجہ تو مضارع مجہول میں بھی ہے تو وہاں حذف کیوں نہیں کرتے؟

جواب۔ اگر باب تَفَعُّل میں دوسری تاء کو حذف کرتے ہیں تو باب تفعیل کے مضارع مجہول سے التباس آتا ہے۔ کیونکہ اس کا مضارع مجہول تُصَرَّفُ آتا ہے۔ اور اگر باب تفاعل کے مضارع مجہول میں "دوسری تاء" کو حذف کرتے ہیں تو باب مُفَاعَلَہ کے مضارع مجہول سے التباس آتا ہے۔ کیونکہ اس کا مضارع مجہول تُضَارَبُ آتا ہے۔ اگر باب تَفَعْلُل کے مضارع مجہول میں دوسری تاء کو حذف کرتے ہیں، تو باب فَعْلَلَۃٌ کے مضارع مجہول سے التباس آتا ہے۔ کیونکہ اس کا مضارع مجہول تُدَحْرَجُ آتا ہے۔ اگر ان تینوں ابواب کے مضارع مجہول میں پہلی تاء کو حذف کرتے ہیں، تو انہی ابواب کے مضارع معلوم محذوف التاء سے التباس آتا ہے۔ کیونکہ ان ابواب کا مضارع محذوف التاء، تَفَعُّل سے تَصَرَّفُ اور تفاعل سے تَضَارَبُ۔ تَفَعْلُل سے تَدَحْرَجُ آتا ہے۔

باب پنجم۔ صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ صحیح از باب تفاعل چوں اَلتَّضَارُبُ (آپس میں ایک دوسرے کو مارنا)

علامت۔ اس باب کی ماضی میں پانچ حرف ہوتے ہیں تین اصلی اور دو زائدہ۔ یعنی شروع میں تاء اور تیسری جگہ الف۔

تَضَارَبَ، يَتَضَارَبُ، تَضَارُبًا، فهو مُتَضَارِبٌ، وتُضُورِبَ، يُتَضَارَبُ، تَضَارُبًا، فذاك مُتَضَارَبٌ، لَمْ يَتَضَارَبْ، لَمْ يُتَضَارَبْ، لَا يَتَضَارَبُ، لَا يُتَضَارَبُ، لَنْ يَتَضَارَبَ، لَنْ يُتَضَارَبَ، الامر منه تَضَارَبْ، لِتُضَارَبْ، لِيَتَضَارَبْ، لِيُتَضَارَبْ، والنهي عنه لَا تَتَضَارَبْ، لَا يَتَضَارَبْ، لَا يُتَضَارَبْ، الظرف منه مُتَضَارَبٌ، مُتَضَارَبَانِ، مُتَضَارَبَاتٌ۔ (یہ ہمزہ وصل ابواب ختم شدند)

مصادر۔ اَلتَّقَابُلُ آمنے سامنے ہونا۔ اَلتَّفَاخُرُ ایک دوسرے پر فخر کرنا۔ اَلتَّعَارُفُ ایک دوسرے کو پہچاننا۔ اَلتَّخَافُتُ آپس میں پوشیدہ بات کرنا

فائدہ۔ ہمزہ وصل کے ابواب شروع ہو رہے ہیں۔

باب ششم۔ صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ صحیح از باب اِفْتِعَالٌ۔ چوں اَلْاِكْتِسَابُ (کسب کرنا)

علامت. اس باب کی ماضی میں پانچ حرف ہوتے ہیں تین اصلی اور دو زائد یعنی شروع میں ہمزہ وصلی اور تیسری جگہ تاء.

اِكْتَسَبَ. يَكْتَسِبُ. اِكْتِسَابًا. فهو مُكْتَسِبٌ. واُكْتُسِبَ. يُكْتَسَبُ. اِكْتِسَابًا. فذاك مُكْتَسَبٌ. لَمْ يَكْتَسِبْ. لَمْ يُكْتَسَبْ. لَا يَكْتَسِبُ. لَا يُكْتَسَبُ. لَنْ يَكْتَسِبَ. لَنْ يُكْتَسَبَ. الامر منه. اِكْتَسِبْ. لِتَكْتَسِبْ. لِيَكْتَسِبْ. لِيُكْتَسَبْ. والنهي عنه. لَا تَكْتَسِبْ. لَا تُكْتَسَبْ. لَا يَكْتَسِبْ. لَا يُكْتَسَبْ. الظرف منه مُكْتَسَبٌ. مُكْتَسَبَانِ. مُكْتَسَبَاتٌ.

فائدہ. یہ باب لازمی اور متعدی دونوں طرح آتا ہے.

مصادر. اَلْاِجْتِنَابُ. پرہیز کرنا. اَلْاِقْتِنَاصُ. شکار کرنا. اَلْاِعْتِزَالُ. یکسو ہونا. اَلْاِحْتِمَالُ. اٹھانا. اَلْاِسْتِمَاعُ. سننا. اَلْاِقْتِرَابُ. نزدیک ہونا. اَلْاِلْتِمَاسُ. تلاش کرنا.

قانون (۳۸) ہر باب کہ در اول ماضی او ہمزہ وصلی باشد، در ماضی مجہول او حرف اول وثالث را ضمہ وماقبل آخر را کسرہ مے دہند وجوبًا.

ماضی مجہول (۲) کا قانون

خلاصہ قانون. ہر باب کہ اس کی ماضی کے شروع میں ہمزہ وصلی ہو جب اس سے ماضی مجہول بنائیں گے تو حرف اول اور ثالث کو ضمہ اور آخر کے ماقبل کو حرکت کسرہ کی دینا واجب ہے.

تشریح. اس قانون میں ایک حکم اور دو شرطیں ہیں.

حکم. حرف اول اور ثالث کو ضمہ اور آخر کے ماقبل کو حرکت کسرہ کی دینا واجب ہے.

شرط (۱) ماضی کے شروع میں ہمزہ وصلی ہو. احتراز تَصَرَّفَ سے کیونکہ یہاں ہمزہ نہیں ہے.

شرط (۲) ماضی مجہول ہو. احتراز یَکْتَسِبُ سے کیونکہ یہ مضارع ہے.

مطابقی مثالیں. اِكْتَسَبَ سے اُكْتُسِبَ، اِنْصَرَفَ سے اُنْصُرِفَ، اِخْرَنْجَمَ سے اُخْرُنْجِمَ پڑھنا واجب ہے.

فائدہ. یہ قانون نو ابواب کی ماضی مجہول پر جاری ہوگا اور وہ نو ابواب یہ ہیں :-

۱. افتعال ۲. انفعال ۳. استفعال ۴. افعلال ۵. افعیلال ۶. افعیعال ۷. افعوال ۸. افعنلال ۹. افعلّال.

قانون (۳۹) ہر واو ویائے غیر بدل از ہمزہ، کہ واقع شود مقابلہ فاکلمہ باب اِفْتِعَال یا تَفَعُّل یا تَفَاعُل آن را تا کردہ، در تا ادغام می کنند وجوبًا. بر اکثر لغت اہل حجاز در افتعال، وبر بعضے لغت اہل حجاز در تفعل و تفاعل. مگر اِتَّخَذَ یَتَّخِذُ شاذ است.

اِتَّخَذَ یَتَّخِذُ کا قانون

وجہ تسمیہ چونکہ یہ قانون اِتَّخَذَ یَتَّخِذُ میں شرائط نہ ہونے کے باوجود بھی جاری ہوتا ہے، اس لیے قانون کا یہی نام رکھ دیا گیا۔

خلاصہ قانون ہر واؤ یا "یا"، جو ہمزہ سے بدلی ہوئی نہ ہو۔ باب افتعال یا تَفَعُّل یا تفاعل کے فا کلمہ کے مقابلہ میں آجائے تو اسی "واؤ"، یا "یا"، کو "تا"، کرکے "تا"، کو "تا"، میں ادغام کرنا واجب ہے۔ اکثر اہل حجاز کے نزدیک باب افتعال میں اور بعض اہل حجاز کے نزدیک باب تفعل اور تفاعل میں۔ مگر اتخذ یتخذ شاذ ہے۔

تشریح اس قانون میں ایک حکم اور دو شرطیں ہیں۔

حکم یہ ہے کہ "واؤ"، یا "یا"، کو "تا"، کرنا اور "تا"، کو "تا"، میں ادغام کرنا واجب ہے۔

شرط (۱) "واؤ"، یا "یا"، ہمزہ سے بدلی ہوئی نہ ہو۔ احتراز ایتمل، اوتمل سے کیونکہ یہ اصل میں اِئْتَمَلَ اور اُؤْتُمِلَ تھے یہاں واؤ اور یا، ہمزہ سے تبدیل شدہ ہیں۔

شرط (۲) "واؤ"، یا "یا"، باب افتعال، یا تفعل یا تفاعل کے فا کلمہ کے مقابلہ میں ہو۔ احتراز اِقْتَوَلَ تَقَوَّلَ اور تَقَاوَلَ سے کیونکہ یہاں واؤ عین کلمہ کے مقابلہ میں ہے۔

مطابقی مثالیں: باب افتعال کے فا کلمہ کے مقابلہ میں "واؤ"، ہو۔ اس کی مثال۔ جیسے اِوْتَعَدَ یہاں "واؤ"، کو "تا"، کیا اور "تا"، کو "تا"، میں ادغام کیا تو ماضی اِتَّعَدَ اور مضارع یَتَّعِدُ ہوگیا۔ باب افتعال کے فا کلمہ کے مقابلہ "یا"، ہو۔ اس کی مثال۔ جیسے اِیْتَسَرَ یہاں "یا"، کو "تا"، کیا اور "تا"، کو "تا"، میں ادغام کیا تو اِتَّسَرَ ہوگیا۔

باب تفعل کے فا کلمہ کے مقابلہ میں واؤ ہو اس کی مثال۔ جیسے تَوَعَّدَ یہاں واؤ کو تا رکیا اور تار کو تا میں ادغام کیا شروع میں ہمزہ وصلی لائے تو اِتَّعَدَ یَتَّعِدُ ہوگیا۔

باب تفعل فا کلمہ کے مقابلہ میں "یا" ہو اس کی مثال جیسے تَیَسَّرَ یہاں "یا"، کو "تا"، کیا اور "تا"، کو "تا"، میں ادغام کیا، اور شروع میں ہمزہ وصلی لائے تو اِتَّسَرَ ہوگیا۔ باب تفاعل کے فا کلمہ کے مقابلہ میں واؤ ہو۔ اس کی مثال۔ جیسے تَوَاعَدَ یہاں "واؤ"، کو "تا"، کیا اور "تا"، کو "تا"، میں ادغام کیا اور شروع میں ہمزہ وصلی لائے تو اِتَّاعَدَ ہوگیا۔

باب تفاعل فا کلمہ کے مقابلہ میں "یا" ہو اس کی مثال۔ جیسے تَیَاسَرَ یہاں "یا"، کو "تا"، کیا اور "تا"، کو "تا"، میں ادغام کیا، اور شروع میں ہمزہ وصلی لائے تو اِتَّاسَرَ یَتَّاسَرُ ہوگیا۔

قولہ اِتَّخَذَ یَتَّخِذُ شاذ ہیں یعنی خلاف قانون اور موافق استعمال، صرفیوں کے نزدیک اتخذ یتخذ کی اصل کے بارے میں تین قول ہیں:۔

(۱) علامہ جوہری فرماتے ہیں اِتَّخَذَ کا اصل اَخَذَ ہے۔

(۲) علامہ عنایت احمد صاحب علم الصیغہ میں لکھتے ہیں کہ میرے استاد مرحوم اس کے شاذ ہونے کے رفع کرنے کے لیے فرماتے

ہے کہ اِتَّخَذَ کی "تا" اصلی ہے۔ اس کا ثلاثی مجرد تَخِذَ یَتْخَذُ مستعمل ہوتا ہے۔ اِتَّخَذَ کا ثلاثی مجرد اَخَذَ یا خُذُ نہیں ہے۔ اور تَخِذَ اَخَذَ کے معنی میں ہونا تفسیر بیضاوی سے واضح ہے۔ پس اِتَّخَذَ اِتَّبَعَ کے مانند ہے جس کا ثلاثی مجرد تَبِعَ ہے۔ اور اس تَبِعَ کے اندر "تا" اصلی ہے، زائدہ نہیں ہے۔

③ متاخرین فرماتے ہیں کہ اِتَّخَذَ کا اصل وَخَذَ ہے۔

قانون (۴۰) اگر یکے از سین، شین کہ واقع شود مقابلہ فا کلمہ باب افتعال، تائے وے را جنس فا کلمہ کردہ، جوازاً، جنس را در جنس ادغام مے کنند وجوباً۔

سین، شین کا قانون

خلاصہ قانون۔ اگر سین، شین میں سے کوئی ایک حرف باب افتعال کے "فا" کلمہ کے مقابلہ میں واقع ہو، تو اس باب کی "تا" کو "فا" کلمہ کی جنس کرنا جائز ہے، اور جنس کو جنس میں ادغام کرنا واجب ہے۔

تشریح۔ اس قانون میں ایک حکم اور دو شرطیں ہیں۔

حکم یہ ہے کہ باب افتعال کی "تا" کو "فا" کلمہ کی جنس کرنا جائز ہے، اور جنس کو جنس میں ادغام کرنا واجب ہے۔

شرط (۱) سین، شین ہو۔ احتراز اِجْتَهَدَ سے کیونکہ یہاں سین، شین نہیں۔

شرط (۲) شین، شین باب افتعال کے "فا" کلمہ کے مقابلہ میں ہوں۔ احتراز سَمِعَ، شَشَبَہَ سے کیونکہ یہ باب افتعال نہیں۔

مطابقی مثال۔ جیسے اِسْتَمَعَ اِشْتَبَہَ سے اِسَّمَعَ، اِشَّبَہَ۔

قانون (۴۱) اگر یکے از صاد، ضاد، طا، ظا واقع شود در مقابلہ فا کلمہ افتعال تائے وے را طا کنند، وجوباً پس اگر مقابلہ فا کلمہ طا است ادغام واجب است و اگر ظا است، اظہار یک طرفہ و ادغام دو طرفہ یعنی طا را ظا کردن و عکس او جائز است۔ و اگر صاد ضاد باشد، اظہار و ادغام یک طرفہ۔ یعنی طا را صاد، ضاد کردن جائز است، و نہ عکس او۔

صاد، ضاد، طا، ظا کا قانون

خلاصہ قانون۔ اگر صاد، ضاد، طا، ظا میں سے کوئی ایک حرف باب افتعال کے "فا" کلمہ کے مقابلہ میں واقع ہو جائے تو اس باب کی "تا" کو "طا" کرنا واجب ہے پس اگر باب افتعال کے "فا" کلمہ کے مقابلہ میں "طا" ہے تو ادغام کرنا واجب ہے اور اگر

"ظا" ہے تو اظہار ایک طرفہ اور ادغام دوطرفہ یعنی "طا" کو "ظا" کرنا اور اس کے برعکس بھی جائز ہے اور اگر صاد، ضاد ہو تو اظہار اور ادغام ایک طرفہ یعنی طار کو صاد، ضاد کرنا جائز ہے، اور اس کے اُلٹ کرنا جائز نہیں۔

تشریح۔ اس قانون میں چار حکم ہیں، اور ہر ایک حکم میں ایک ایک شرط ہے۔

حکم (۱) تا افتعال کو "طا" کرنا واجب ہے۔

شرط۔ یہ ہے کہ صاد، ضاد، طا، ظا میں سے کوئی ایک حرف باب افتعال کے فا کلمہ کے مقابلہ میں ہو۔ احتراز صَبَرَ، ضَرَبَ، طَلَبَ، ظَلَمَ سے کیونکہ یہ باب افتعال نہیں۔

مطابقی مثالیں: جیسے اِصْتَبَرَ سے اِصْطَبَرَ، اِضْتَبَرَ سے اِضْطَبَرَ، اِطْتَلَبَ سے اِطْطَلَبَ، اِظْتَلَمَ سے اِظْطَلَمَ

حکم (۲) "طا" کو "طا" میں ادغام کرنا واجب ہے۔

شرط یہ ہے کہ باب افتعال کے "فا" کلمہ کے مقابلہ میں "طا" ہو۔ احتراز طَلَبَ سے کیونکہ یہ باب افتعال نہیں۔

مطابقی مثال: جیسے اِطْطَلَبَ سے اِطَّلَبَ۔

حکم (۳) اظہار ایک طرفہ اور ادغام دوطرفہ جائز ہے۔

شرط یہ ہے کہ باب افتعال کے "فا" کلمہ کے مقابلہ میں "ظا" ہو۔ احتراز ظَلَمَ سے کیونکہ یہ افتعال نہیں۔

مطابقی مثالیں: اظہار کی مثال جیسے اِظْطَلَمَ ادغام کی مثال۔ جیسے اِظَّلَمَ سے اِطَّلَمَ

حکم (۴) اظہار و ادغام ایک طرفہ جائز ہے۔

شرط یہ ہے کہ باب افتعال کے "فا" کلمہ کے مقابلہ میں صاد، ضاد واقع ہو۔ احتراز صَبَرَ، ضَرَبَ سے کیونکہ یہ افتعال نہیں۔

مطابقی مثال۔ اظہار کی مثال۔ جیسے اِصْطَبَرَ، اِضْطَرَبَ۔ ادغام کی مثال جیسے اِصَّبَرَ، اِضَّبَرَ

قانون (۳۲) اگر یکے از دال، ذال، زا واقع شود، مقابلہ فا کلمہ باب افتعال، تائے وے را دال کردہ وجوباً۔ و در دال ادغام مے کنند وجوباً۔ و ذال مثل ظا و زا مثل صاد و ضاد است۔

دال، ذال، زا کا قانون

خلاصہ قانون۔ اگر دال، ذال، زا میں سے کوئی ایک حرف باب افتعال کے "فا" کلمہ کے مقابلہ میں واقع ہو۔ تو باب افتعال کی "تا" کو دال کرنا واجب ہے۔ اور دال کو دال میں ادغام کرنا بھی واجب ہے۔ اور ذال مثل "ظا" کے ہے یعنی اظہار ایک طرفہ اور ادغام دوطرفہ۔ اور "زا" مثل صاد، ضاد کے ہے۔ یعنی اظہار و ادغام یک طرفہ۔

تشریح۔ اس قانون میں چار حکم ہیں۔ اور ہر ایک حکم کی ایک ایک شرط ہے۔

حکم (۱) تاء افتعال کو دال کرنا واجب ہے.
شرط. یہ ہے کہ دال. ذال. زا میں سے کوئی ایک حرف باب افتعال کے فاکلمہ کے مقابلہ ہو. احتراز دَعَمَ. ذَکَرَ. زَجَرَ سے کیوں کہ یہ باب افتعال نہیں ہیں.
مطابقی مثالیں، جیسے اِدْتَعَمَ سے اِدْدَعَمَ. اِذْتَکَرَ سے اِذْدَکَرَ. اِزْتَجَرَ سے اِزْدَجَرَ ہوگئے.
حکم (۲) دال کو دال میں ادغام کرنا واجب ہے.
شرط. یہ ہے کہ "دال"، باب افتعال کے "تا"، کے مقابلہ میں ہو. احتراز دَعَمَ سے کیونکہ یہ باب افتعال نہیں.
مطابقی مثال. جیسے اِدْدَعَمَ سے اِدَّعَمَ.
حکم (۳) ذال میں اظہار ایک طرفہ اور ادغام دوطرفہ جائز ہے.
شرط. یہ ہے کہ "ذال"، باب افتعال کے فاکلمہ کے مقابلہ میں واقع ہو. احتراز ذَکَرَ سے کیونکہ یہ باب افتعال نہیں.
مطابقی مثالیں. اظہار کی مثال. جیسے اِذْدَکَرَ. اور ادغام کی مثال. جیسے اِذَّکَرَ اِدَّکَرَ.
حکم (۴) "زا"، میں اظہار اور ادغام یک طرفہ جائز ہے.
شرط یہ ہے کہ "زا"، باب افتعال کے "فا"، کلمہ کے مقابلہ میں واقع ہو. احتراز زَجَرَ سے کیونکہ یہ افتعال نہیں.
مطابقی مثالیں : اظہار کی مثال. جیسے اِزْدَجَرَ. ادغام کی مثال. جیسے اِزَّجَرَ.

قانون (۳۳) اگر "ثا"، واقع شود مقابلہ فاکلمہ افتعال اظہار یک طرفہ و ادغام دوطرفہ جائز است. مگر تاء را ثاء کردن اولیٰ است.

اِثَّبَتَ کا قانون

خلاصہ قانون. اگر "ثا"، باب افتعال کے فاکلمہ کے مقابلہ میں واقع ہو تو اظہار ایک طرفہ اور ادغام دوطرفہ جائز ہے مگر "تا"، کو "ثا"، کرنا اولیٰ ہے.
تشریح. اس قانون میں ایک حکم، اور ایک شرط ہے.
حکم. یہ ہے کہ اظہار ایک طرفہ اور ادغام دوطرفہ جائز ہے.
شرط. یہ ہے کہ "ثا"، باب افتعال کے فاکلمہ کے مقابلہ میں واقع ہو. احتراز ثَبَتَ سے کیونکہ یہ باب افتعال نہیں.
مطابقی مثالیں : اظہار کی مثال اِثْتَبَتَ. ادغام اولیٰ کی مثال. جیسے اِثَّبَتَ.
اور عدم اولیٰ کی مثال. جیسے اِتَّبَتَ.

قانون (۳۴) اگر یکے از دہ حروف مذکورہ بالا واقع شود، مقابلہ عین کلمہ باب افتعال تائے وے را جنس عین کلمہ کردہ جوازاً، ادغام می کنند وجوباً۔ واگر تا، واقع شود ادغام جائز است۔ واگر یکے از حروف مذکورہ واقع شود مقابلہ فاکلمہ باب تفعل یا تفاعل، تائے آنہا را جنس فاکلمہ کردہ جوازاً، ادغام می کنند وجوباً، واگر تا باشد ادغام جائز است.

عین کلمہ کا قانون

اس قانون کا مشہور نام "عین کلمہ کا قانون" ہے۔ کیونکہ اس کا پہلا حصہ عین کلمہ کے متعلق ہے

خلاصہ قانون۔ اگر دس حروف (یعنی شین. صاد. ضاد. طا. ظا. دال. ذال. زا. ثا) مذکورہ میں سے کوئی ایک حرف باب افتعال کے عین کلمہ کے مقابلہ میں واقع ہو تو اس کی "تا" کو عین کلمہ کی جنس کرنا جائز اور ادغام کرنا واجب ہے۔ اور اگر "تا" عین کلمہ کے مقابلہ میں واقع ہو تو ادغام جائز ہے۔ اگر مذکورہ دس حروف میں سے کوئی ایک حرف باب تفعل یا تفاعل کے "فا" کلمہ کے مقابلہ میں واقع ہو تو اس کی "تا" کو فا کلمہ کی جنس کرنا جائز اور ادغام کرنا واجب ہے۔ اور اگر "فا" کلمہ کے مقابلہ میں "تا" ہو تو ادغام جائز ہے۔ **تشریح**۔ اس قانون میں چار حکم ہیں۔ اور ہر ایک حکم کی ایک ایک شرط ہے۔

حکم (۱) تا افتعال کو عین کلمہ کی جنس کرنا جائز ہے اور ادغام کرنا واجب ہے

شرط۔ یہ ہے کہ مذکورہ دس حروف میں سے کوئی ایک حرف باب افتعال کے عین کلمہ کے مقابلہ میں ہو۔ احتراز اِطَّلَمَ. اِظَّلَمَ سے کیونکہ یہاں طا اور ظا، فا کے مقابلہ میں ہے۔

مطابقی مثالیں: جیسے اِخْتَصَمَ سے خَصَّمَ. اَنْظَمَ سے نَظَّمَ ہوئے۔

حکم (۲) "تا" کو "تا" میں ادغام کرنا جائز ہے۔

شرط۔ یہ ہے کہ "تا"، باب افتعال کے عین کلمہ کے مقابلہ میں ہو۔ احتراز قَتَلَ سے کیونکہ یہ افتعال نہیں ہے۔

مطابقی مثال: جیسے اِقْتَتَلَ سے قَتَّلَ

حکم (۳) باب تفعل یا تفاعل کی "تا" کو "فا" کلمہ کی جنس کرنا جائز ہے اور ادغام کرنا واجب ہے۔

شرط۔ یہ ہے کہ مذکورہ دس حروف میں سے کوئی ایک حرف باب تفعل یا تفاعل کے "فا" کلمہ کے مقابلہ میں ہو۔ احتراز تَحَدَّثَ. تَحَادَثَ سے کیونکہ یہاں فا کے مقابلہ میں نہیں ہے۔ مطابقی مثال۔ جیسے تَثَقَّلَ سے اِثَّقَّلَ. تَثَاقَلَ سے اِثَّاقَلَ.

حکم (۴) "تا" کو تا، میں ادغام کرنا جائز ہے۔

شرط۔ یہ ہے کہ "تا"، باب تفعل یا تفاعل کے "فا" کلمہ کے مقابلہ میں ہو۔ احتراز قَتَلَ سے کیونکہ یہاں تا عین کلمہ کے مقابلہ میں ہے۔

مطابقی مثال۔ جیسے تَتَرَّکَ سے اِتَّرَّکَ. تَتَارَکَ سے اِتَّارَکَ.

قانون (۲۵) اگر یکے از یازدہ حروف مذکورہ ورا و نون بعد از لام تعریف واقع شود، لام را جنس ایشاں کردہ وجوبًا ادغام می کنند وجوبًا. واگر یکے از ایشاں بعد از لام ساکن غیر تعریف واقع شود، لام را جنس ایشاں کردہ جوازًا ادغام می کنند وجوبًا سوائے را، چراکہ دریں جا واجب است۔

حروفِ شمسی و قمری کا قانون

وجہ تسمیہ. ان حروف کو حروفِ شمسی اس لیے کہتے ہیں کہ جس طرح سورج کے طلوع ہونے سے ستارے چھپ جاتے ہیں اسی طرح حروفِ شمسی کے داخل ہونے سے لام تعریف کا چھپ جاتا ہے اور ان کو حروف قمری اس لیے کہتے ہیں کہ جس طرح چاند کے آنے سے ستارے باقی رہتے ہیں، اسی طرح حروف قمری کے داخل ہونے سے لام تعریف کا باقی رہتا ہے۔

خلاصہ قانون. اگر گیارہ حروف مذکورہ اور "را" اور "نون" میں سے کوئی ایک حرف لام تعریف کے بعد آجائے تو لام کو ان کی جنس کرنا واجب اور جنس کو جنس میں ادغام کرنا بھی واجب ہے۔ اور اگر ان حروف میں سے کوئی ایک حرف لام ساکن غیر تعریف کے بعد آجائے تو لام کو ان کی جنس کرنا جائز اور ادغام کرنا واجب ہے، مگر "را" کہ اس میں ادغام کرنا واجب ہے۔

تشریح. اس قانون کو سمجھنے سے قبل چند فائدوں کا جاننا ضروری ہے۔

فائدہ ۱: کل حروف ہجاء لام کے بغیر اٹھائیس (۲۸) ہیں. ان میں سے تیرہ حروف شمسی اور پندرہ حروف قمری ہیں۔

حروف شمسی مندرجہ ذیل ہیں ؎

تا وثا و دال وذال ونون، زا، را، ہم تو آر   سین وشین، صاد وضاد وطا وظا ورا ہم شمار

حرف قمری مندرجہ ذیل ہیں ؎

الف وبار، جیم وحا وخا وسیم، وار   عین وغین وفا وقاف وکاف وہا خوانی ہمزہ، یا

فائدہ ۲: لام تعریف اور لام غیر تعریف میں تین فرق ہیں۔

① لام تعریف کلمہ کو معرفہ بناتا ہے اور لام غیر تعریف کلمہ کو معرفہ نہیں بناتا۔

② لام تعریف شروع کلمہ میں ہوتا ہے جیسے اَلْحَمْدُ اور لام ساکن غیر تعریف آخر کلمہ میں ہوتا ہے جیسے قُلْ۔

③ لام تعریف کے شروع میں ہمزہ ہوتا ہے اور لام غیر تعریف کے شروع میں ہمزہ نہیں ہوتا۔

اس قانون میں دو حکم ہیں اور ہر حکم کی ایک ایک شرط ہے۔

حکم (۱) لام تعریف کو حروف شمسی کی جنس کرنا اور جنس کو جنس میں ادغام کرنا واجب ہے۔

شرط یہ ہے کہ لام تعریف کے بعد حروف شمسی میں سے کوئی ایک حرف ہو۔ احتراز بَلْ سَوَّلَتْ سے کیونکہ یہاں لام تعریف نہیں ہے۔

مطابقی مثال: جیسے اَلرَّحْمَان یہ دراصل اَلْرَحْمَان تھا، لام تعریف کو حروف شمسی میں سے ایک حرف "را" کی جنس کیا اور اس کے بعد جنس کو جنس میں ادغام کیا تو اَلرَّحْمٰن ہوا۔

فائدہ۔ لام تعریف کتابت میں آئے گا قرات میں نہیں آئے گا۔

حکم (۲) لام ساکن غیر تعریف کو حروف شمسی کی جنس کرنا جائز ہے اور ادغام کرنا واجب ہے۔

شرط یہ ہے کہ لام ساکن غیر تعریف کے بعد حروف شمسی میں سے کوئی ایک حرف ہو۔ احتراز اَلرَّحْمٰنُ سے کیونکہ یہاں لام تعریف کا ہے۔

مطابقی مثال جیسے بَلْ سَوَّلَتْ یہاں لام ساکن غیر تعریف کو (س) کی جنس کیا تو بَسْسَوَّلَتْ ہوا۔ پھر سین کو سین میں ادغام کیا تو بَسَّوَّلَتْ ہوگیا۔

قولہ سوائے را چراکہ الخ کا مطلب یہ ہے کہ لام ساکن غیر تعریف کے بعد حروف شمسی میں "را" ہے تو پھر لام کو "را" کی جنس کرنا واجب ہے۔ اور ادغام کرنا بھی واجب ہے قُلْ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا سے قُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا۔

سوال۔ ایک مثال ایسی ہے جس میں لام ساکن غیر تعریف کے بعد را ہے اور قانون کی شرط بھی پائی جاتی ہے لیکن اس مثال میں قانون جاری نہیں ہوا۔ جیسے کَلَّا بَلْ رَانَ۔

جواب۔ اس مثال میں لام تعریف اور "را" کے درمیان سکتہ ہے اور سکتہ کرنا فرض ہے جب کہ قانون وجوبی ہے اور فرض کو واجب پر ترجیح ہوتی ہے اس لیے یہاں قانون جاری نہیں کیا گیا۔

باب ہفتم صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ صحیح از باب اِنْفِعَالٌ چوں اَلْاِنْصِرَافُ (پھیرنا)

علامت۔ اس باب کی ماضی میں پانچ حرف ہوتے ہیں تین اصلی اور دو زائد یعنی شروع میں ہمزہ وصلی اور دوسری جگہ نون دونوں حرف زائد ہوتے ہیں۔

اِنْصَرَفَ، یَنْصَرِفُ، اِنْصِرَافًا فھو مُنْصَرِفٌ و اُنْصُرِفَ، یُنْصَرَفُ، اِنْصِرَافًا فذاک مُنْصَرَفٌ، لَمْ یَنْصَرِفْ، لَمْ یُنْصَرَفْ، لَا یَنْصَرِفُ، لَا یُنْصَرَفُ، لَنْ یَنْصَرِفَ، لَنْ یُنْصَرَفَ الامر منہ اِنْصَرِفْ، لِتُنْصَرَفْ، لِیَنْصَرِفْ، لِیُنْصَرَفْ۔ والنھی عنہ لَا تَنْصَرِفْ، لَا تُنْصَرَفْ، لَا یَنْصَرِفْ، لَا یُنْصَرَفْ الظرف منہ مُنْصَرَفٌ، مُنْصَرَفَانِ، مُنْصَرَفَاتٌ۔

فائدہ۔ یہ باب لازمی ہے، اس کا مجہول اور اسم مفعول مستعمل نہیں ہوتا۔ مگر طالب علموں کی آسانی کے لیے صرف صغیر میں لکھ دیا ہے۔

مصادر۔ اَلْاِنْقِلَابُ بدلنا۔ اَلْاِنْشِعَابُ شاخ شاخ ہونا۔ اَلْاِنْخِفَاتُ ہلکا ہونا۔

باب ہشتم صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ صحیح از باب اِسْتِفْعَالٌ چوں اَلْاِسْتِخْرَاجُ (نکالنا)

علامت۔ اس باب کی ماضی میں چھ حرف ہوتے ہیں تین اصلی اور تین زائد یعنی شروع میں ہمزہ وصلی، دوسری جگہ سین اور تیسری جگہ

اِسْتَخْرَجَ، يَسْتَخْرِجُ، اِسْتِخْرَاجًا فهو مُسْتَخْرِجٌ، وَاُسْتُخْرِجَ، يُسْتَخْرَجُ، اِسْتِخْرَاجًا فذاك مُسْتَخْرَجٌ، لَمْ يَسْتَخْرِجْ، لَمْ يُسْتَخْرَجْ، لَا يَسْتَخْرِجُ، لَا يُسْتَخْرَجُ، لَنْ يَسْتَخْرِجَ، لَنْ يُسْتَخْرَجَ الامر منه اِسْتَخْرِجْ، لِتُسْتَخْرَجْ، لِيَسْتَخْرِجْ، لِيُسْتَخْرَجْ والنهي عنه لَا تَسْتَخْرِجْ، لَا تُسْتَخْرَجْ، لَا يَسْتَخْرِجْ، لَا يُسْتَخْرَجْ الظرف منه مُسْتَخْرَجٌ، مُسْتَخْرَجَانِ، مُسْتَخْرَجَاتٌ.

مصادر۔ اَلْاِسْتِغْفَارُ مغفرت طلب کرنا۔ اَلْاِسْتِمْتَاعُ فائدہ اٹھانا۔

فائدہ ۱۔ باب استفعال میں طلب کے معنی کبھی صراحۃً پائے جاتے ہیں جیسے اِسْتَغْفَرْتُ یعنی میں نے گناہ کی معافی طلب کی اور کبھی تقدیرًا پائے جاتے ہیں۔ جیسے اِسْتَخْرَجْتُهٗ۔ یعنی میں نے اس کو نکالا اس کے اندر معنی طلب مقدر ہے۔ میں نے اس کے نکل آنے کو طلب کیا۔

فائدہ ۲۔ باب استفعال کی تا کو جیسے اِسْطَاعُوْا وغیرہ سے حذف کرنے کی وجہ سے تا اور طا میں ادغام مشکل ہوتا ہے۔ کیوں کہ دونوں متحرک ہیں پس اگر ادغام کے لیے تا کی حرکت ماقبل سین کو دی جائے تو سین باب استفعال کا متحرک ہونا لازم آئے گا۔ حالانکہ اس کا ساکن ہونا لازمی ہے اور اگر تا کو ساکن کر دیا جائے تو سین اور تا کے درمیان اجتماع ساکنین لازم آئے گا۔ نیز تخفیف کے لیے تا کو حذف کر دیا جاتا ہے۔ کیونکہ یہی تا زائدہ ہے اور حرف زائدہ کو حذف کرنا زیادہ مناسب ہے اور بعض لوگ طا کو حذف کر کے اِسْتَاعَ يَسْتِيْعُ پڑھتے ہیں اور قرآن کریم میں بغیر تا کے مستعمل ہے فَمَا اسْطَاعُوْا۔ مَالَمْ تَسْطِعْ۔

قانون (۳۶) ہر مضارع مشدد الآخر وقت دخول جوازم، وبنا کردن امر و نہی در آں سہ وجہ خواندن جائز است، بشرطیکہ مضارع مضموم العین نہ باشد، وگرنہ در آں چہار وجہ خواندن جائز است۔

لَمْ يَحْمَرَّ، لَمْ يَحْمَرِّ، لَمْ يَحْمَرْ کا قانون

خلاصہ قانون۔ ہر وہ باب جس کے مضارع کا آخری حرف مشدد ہو، حروف جوازم کے داخل ہونے اور امر اور نہی کے بنانے کے وقت اس میں تین وجہ پڑھنا جائز ہے۔ بشرطیکہ مضارع کا عین کلمہ مضموم نہ ہو، وگرنہ اس میں چار وجہ پڑھنا جائز ہے۔

تشریح۔ اس قانون کے حکم و تشریح سے پہلے ایک فائدہ کا جاننا ضروری ہے، وہ یہ ہے کہ حروف جوازم کے داخل ہونے کے وقت یعنی فعل جحد میں خواہ معلوم ہو یا مجہول ہو مضارع مفتوح العین ہو یا مکسور العین ہو تو پانچ صیغوں میں تین وجہ پڑھنا جائز ہے۔ ۱۔ واحد مذکر غائب۔ ۲۔ واحد مؤنث غائب۔ ۳۔ واحد مذکر حاضر۔ ۴۔ واحد متکلم۔ ۵۔ جمع متکلم۔ فعل امر حاضر معلوم و مجہول میں صرف صیغہ واحد مذکر میں تین وجہ پڑھنا جائز ہے۔ اور امر غائب کے چار صیغوں میں۔ ۱۔ واحد مذکر غائب۔ ۲۔ واحد مؤنث غائب۔ ۳۔ واحد متکلم۔ ۵۔ جمع متکلم فعل نہی حاضر معلوم و مجہول میں صرف صیغہ واحد مذکر حاضر میں تین وجہ پڑھنا جائز ہے۔ اور نہی غائب کے چار صیغوں میں جیسے امر غائب میں گزرا ہے۔ اور جن ابواب کا مضارع کا آخری حرف مشدد مضموم العین ہے تو ان مذکورہ صیغہ جات میں چار وجہ پڑھنا جائز ہے۔

اس قانون میں دو حکم ہیں اور ہر حکم کی تین تین شرطیں ہیں۔

حکم (۱) جب مضارع کا عین کلمہ مفتوح یا مکسور ہو تو فعل امر اور نہی میں تین وجہ پڑھنا جائز ہے۔

شرط (۱) مضارع کا آخری حرف مشدد ہو۔ احتراز نَعِمَ سے کیونکہ یہاں آخری حرف مخفف ہے۔

شرط (۲) حرف جوازم میں سے کوئی داخل ہو یا امر و نہی کی بنا کی جائے۔ احتراز یَحْمَرُّ، تَحْمَرُّ سے کیونکہ یہاں حروف جوازم میں سے کوئی حرف مضارع پر داخل نہیں ہوا۔ اور نہ ہی امر اور نہی کی "بنا" کی گئی ہے۔

شرط (۳) مضارع کا عین کلمہ مضموم نہ ہو۔ احتراز لَمْ یَمُدُّ سے کیونکہ یہاں مضارع کا عین کلمہ مضموم ہے۔

مضارع سے فعل جحد کی مطابقی مثالیں: یَحْمَرُّ سے لَمْ یَحْمَرَّ، لَمْ یَحْمَرِّ، لَمْ یَحْمَرِرْ۔ مضارع سے امر بنائے جانے کی مثال: جیسے تَحْمَرُّ سے اِحْمَرَّ، اِحْمَرِّ، اِحْمَرِرْ۔ اور مضارع سے نہی بنائے جانے کی مطابقی مثال۔ جیسے تَحْمَرُّ سے لَا تَحْمَرَّ، لَا تَحْمَرِّ، لَا تَحْمَرِرْ۔

حکم (۲) جب مضارع کا عین کلمہ مضموم ہو تو فعل جحد، امر اور نہی میں چار وجہ پڑھنا جائز ہے۔

شرط (۱) مضارع کا آخری حرف مشدد ہو۔ احتراز نَعِمَ سے کیونکہ اس مثال میں مضارع کا آخری حرف مشدد نہیں بلکہ مخفف ہے۔

شرط (۲) حروف جوازم میں سے کوئی داخل ہو یا امر اور نہی کی بنا کی جائے۔ احتراز یَمُدُّ، تَمُدُّ سے کیونکہ یہاں نہ تو حروف جوازم میں سے کوئی ایک حرف مضارع پر داخل ہے اور نہ امر و نہی کی بنا کی گئی ہے۔

شرط (۳) مضارع کا عین کلمہ مضموم ہو۔ احتراز یَحْمَرُّ سے کیونکہ یہاں عین کلمہ مضموم نہیں۔

مطابقی مثالیں: حروف جوازم میں سے کسی ایک حرف کے مضارع پر داخل ہونے کی مثال۔ یَمُدُّ سے لَمْ یَمُدَّ، لَمْ یَمُدِّ، لَمْ یَمُدُّ، لَمْ یَمْدُدْ۔ مضارع سے امر بنانے کی مثال۔ جیسے تَمُدُّ سے مُدَّ، مُدِّ، مُدُّ، اُمْدُدْ۔

مضارع سے نہی بنانے کی مثال۔ جیسے لَا تَمُدَّ، لَا تَمُدِّ، لَا تَمُدُّ، لَا تَمْدُدْ۔

باب نہم صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ صحیح از باب اِفْعِلَالٌ چون اَلْاِحْمِرَارُ (سرخ ہونا)

علامت۔ اس باب کی ماضی میں پانچ حرف ہوتے ہیں تین اصلی اور دو زائد یعنی شروع میں ہمزہ وصلی اور لام کلمہ مکرر مشدد۔

اِحْمَرَّ، یَحْمَرُّ، اِحْمِرَارًا فهو مُحْمَرٌّ، وَاُحْمُرَّ، یُحْمَرُّ، اِحْمِرَارًا فذاك مُحْمَرٌّ، لَمْ یَحْمَرَّ، لَمْ یَحْمَرِّ، لَمْ یَحْمَرِرْ، لَمْ یُحْمَرَّ، لَمْ یُحْمَرِّ، لَمْ یُحْمَرِرْ، لَا یَحْمَرُّ، لَا یُحْمَرُّ، لَنْ یَحْمَرَّ، لَنْ یُحْمَرَّ. الامر منه اِحْمَرَّ، اِحْمَرِّ، اِحْمَرِرْ، لِتُحْمَرَّ، لِتُحْمَرِّ، لِتُحْمَرِرْ، لِیَحْمَرَّ، لِیَحْمَرِّ، لِیَحْمَرِرْ، لِیُحْمَرَّ، لِیُحْمَرِّ، لِیُحْمَرِرْ. والنهی عنه لَا تَحْمَرَّ، لَا تَحْمَرِّ، لَا تَحْمَرِرْ، لَا تُحْمَرَّ، لَا تُحْمَرِّ، لَا تُحْمَرِرْ، لَا یَحْمَرَّ، لَا یَحْمَرِّ، لَا یَحْمَرِرْ، لَا یُحْمَرَّ، لَا یُحْمَرِّ، لَا یُحْمَرِرْ،

الظرف منه مُحْمَرٌّ، مُحْمَرَّانِ، مُحْمَرَّاتٌ۔

مصادر: اَلْاِخْضِرَارُ سبز ہونا۔ اَلْاِصْفِرَارُ زرد ہونا۔ اَلْاِبْیِضَاضُ سفید ہونا۔ یہ باب بھی لازمی ہے۔

صرف کبیر فعل ماضی معلوم

اِحْمَرَّ اِحْمَرَّا اِحْمَرُّوْا اِحْمَرَّتْ اِحْمَرَّتَا اِحْمَرَرْنَ اِحْمَرَرْتَ اِحْمَرَرْتُمَا اِحْمَرَرْتُمْ اِحْمَرَرْتِ
اِحْمَرَرْتُمَا اِحْمَرَرْتُنَّ اِحْمَرَرْتُ اِحْمَرَرْنَا

صرف کبیر فعل مضارع معلوم

يَحْمَرُّ يَحْمَرَّانِ يَحْمَرُّوْنَ تَحْمَرُّ تَحْمَرَّانِ يَحْمَرِرْنَ تَحْمَرُّ تَحْمَرَّانِ تَحْمَرُّوْنَ تَحْمَرِّيْنَ تَحْمَرَّانِ
تَحْمَرِرْنَ اَحْمَرُّ نَحْمَرُّ

فعل نفی تاکید بہ لن ناصبہ معلوم

لَنْ يَّحْمَرَّ لَنْ يَّحْمَرَّا لَنْ يَّحْمَرُّوْا لَنْ تَحْمَرَّ لَنْ تَحْمَرَّا لَنْ يَّحْمَرِرْنَ لَنْ تَحْمَرَّ لَنْ تَحْمَرَّا لَنْ تَحْمَرُّوْا
لَنْ تَحْمَرِّيْ لَنْ تَحْمَرَّا لَنْ تَحْمَرِرْنَ لَنْ اَحْمَرَّ لَنْ نَحْمَرَّ

فعل نفی جحد بہ لم معلوم

لَمْ يَحْمَرَّ لَمْ يَحْمَرِّ لَمْ يَحْمَرِرْ لَمْ يَحْمَرَّا لَمْ يَحْمَرُّوْا لَمْ تَحْمَرَّ لَمْ تَحْمَرِّ لَمْ تَحْمَرِرْ لَمْ تَحْمَرَّا
لَمْ يَحْمَرِرْنَ لَمْ تَحْمَرَّ لَمْ تَحْمَرِّ لَمْ تَحْمَرِرْ لَمْ تَحْمَرَّا لَمْ تَحْمَرُّوْا لَمْ تَحْمَرِّيْ لَمْ تَحْمَرَّا
لَمْ تَحْمَرِرْنَ لَمْ اَحْمَرَّ لَمْ اَحْمَرِّ لَمْ اَحْمَرِرْ لَمْ نَحْمَرَّ لَمْ نَحْمَرِّ لَمْ نَحْمَرِرْ

فعل مستقبل بالام تاکید بانون تاکید ثقیلہ معلوم

لَيَحْمَرَّنَّ لَيَحْمَرَّانِّ لَيَحْمَرُّنَّ لَتَحْمَرَّنَّ لَتَحْمَرَّانِّ لَيَحْمَرِرْنَانِّ لَتَحْمَرَّنَّ لَتَحْمَرَّانِّ لَتَحْمَرُّنَّ لَتَحْمَرِنَّ
لَتَحْمَرَّانِّ لَتَحْمَرِرْنَانِّ لَاَحْمَرَّنَّ لَنَحْمَرَّنَّ

فعل مستقبل بالام تاکید بانون تاکید خفیفہ معلوم

لَيَحْمَرَّنْ لَيَحْمَرُّنْ لَتَحْمَرَّنْ لَتَحْمَرَّنْ لَتَحْمَرُّنْ لَتَحْمَرِنْ
لَتَحْمَرَّنْ لَاَحْمَرَّنْ لَنَحْمَرَّنْ

فعل امر حاضر معلوم

اِحْمَرَّ اِحْمَرِّ اِحْمَرِرْ اِحْمَرَّا اِحْمَرُّوْا اِحْمَرِّیْ اِحْمَرَّا اِحْمَرِرْنَ

فعل امر غائب معلوم

لِيَحْمَرَّ لِيَحْمَرِّ لِيَحْمَرِرْ لِيَحْمَرَّا لِيَحْمَرُّوْا لِتَحْمَرَّ لِتَحْمَرِّ لِتَحْمَرِرْ لِتَحْمَرَّا لِيَحْمَرِرْنَ لِاَحْمَرَّ لِاَحْمَرِّ لِاَحْمَرِرْ لِنَحْمَرَّ لِنَحْمَرِّ لِنَحْمَرِرْ

فعل امر حاضر معلوم بانون تاکید ثقیلہ

اِحْمَرَّنَّ اِحْمَرَّانِّ اِحْمَرُّنَّ اِحْمَرِّنَّ اِحْمَرَّانِّ اِحْمَرِرْنَانِّ

فعل امر غائب معلوم بانون تاکید ثقیلہ

لِيَحْمَرَّنَّ لِيَحْمَرَّانِّ لِيَحْمَرُّنَّ لِتَحْمَرَّنَّ لِتَحْمَرَّانِّ لِيَحْمَرِرْنَانِّ لِاَحْمَرَّنَّ لِنَحْمَرَّنَّ

فعل امر حاضر معلوم بانون خفیفہ

اِحْمَرَّنْ اِحْمَرُّنْ اِحْمَرِّنْ

فعل امر غائب معلوم بانون خفیفہ

لِيَحْمَرَّنْ لِيَحْمَرُّنْ لِتَحْمَرَّنْ لِاَحْمَرَّنْ لِنَحْمَرَّنْ

فعل نہی حاضر معلوم

لَا تَحْمَرَّ لَا تَحْمَرِّ لَا تَحْمَرِرْ لَا تَحْمَرَّا لَا تَحْمَرُّوْا لَا تَحْمَرِّیْ لَا تَحْمَرَّا لَا تَحْمَرِرْنَ

فعل نہی غائب معلوم

لَا يَحْمَرَّ لَا يَحْمَرِّ لَا يَحْمَرِرْ لَا يَحْمَرَّا لَا يَحْمَرُّوْا لَا تَحْمَرَّ لَا تَحْمَرِّ لَا تَحْمَرِرْ لَا تَحْمَرَّا لَا يَحْمَرِرْنَ

لَا اَحْمَرَّ لَا اَحْمَرِّ لَا اَحْمَرْ لَا نَحْمَرَّ لَا نَحْمَرِّ لَا نَحْمَرْ

فعل نہی حاضر معلوم بالنون تاکید ثقیلہ

لَا تَحْمَرَّنَّ لَا تَحْمَرَّانِّ لَا تَحْمَرُّنَّ لَا تَحْمَرِّنَّ لَا تَحْمَرَّانِّ لَا تَحْمَرْنَانِّ

فعل نہی غائب معلوم بالنون تاکید ثقیلہ

لَا يَحْمَرَّنَّ لَا يَحْمَرَّانِّ لَا يَحْمَرُّنَّ لَا تَحْمَرَّنَّ لَا تَحْمَرَّانِّ لَا يَحْمَرْنَانِّ لَا اَحْمَرَّنَّ لَا نَحْمَرَّنَّ

فعل نہی حاضر معلوم بالنون خفیفہ

لَا تَحْمَرَّنْ لَا تَحْمَرُّنْ لَا تَحْمَرِّنْ

فعل نہی غائب معلوم بالنون خفیفہ

لَا يَحْمَرَّنْ لَا يَحْمَرُّنْ لَا تَحْمَرَّنْ لَا اَحْمَرَّنْ لَا نَحْمَرَّنْ

بحث اسم ظرف

مُحْمَرٌّ مُحْمَرَّانِ مُحْمَرَّاتٌ

○

تعلیل. لَمْ یَحْمَرَّ، لَمْ یَحْمَرِّ، لَمْ یَحْمَرِرْ، لَمْ یُحْمَرَّ، لَمْ یُحْمَرِّ، لَمْ یُحْمَرِرْ را از یَحْمَرُّ، یُحْمَرُّ الخ بنا کردند. لم جازمہ جحدیہ در اولش در آوردند، آخرش را جزم کرد، علامت جزمی سقوط حرکات شد در پنج پنج صیغہ، وسقوط نونات اعرابیہ شد در ہفت ہفت صیغہ وسقوط چیزے نہ شد در دو دو، صیغہ کہ مبنی اند پس التقائے ساکنین شد میان ہر دو را در پنج پنج صیغہ. بعضے صرفیاں را ثانی را حرکت فتحہ می دہند لِاَنَّ الْفَتْحَ اَخَفُّ الْحَرَكَاتِ، لَمْ یَحْمَرَّ، لَمْ یُحْمَرَّ می خوانند و بعضے صرفیاں رائے ثانی را حرکت کسرہ می دہند لِاَنَّ السَّاكِنَ اِذَا حُرِّكَ حُرِّكَ بِالْكَسْرِ لَمْ یَحْمَرِّ، لَمْ یُحْمَرِّ. وبعضی صرفیاں فک ادغام می کنند، لِاَنَّہٗ الْاَصْلُ ورا اولیٰ را حرکت اصلیہ می دہند، لَمْ یَحْمَرِرْ، لَمْ یُحْمَرِرْ می خوانند، وامر ونہی ہمیں طور است.

باب دہم صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ صحیح از باب اِفْعِیْلَالٌ چون اَلْاِحْمِیْرَارُ (بہت سرخ ہونا)

علامت۔ اس باب کی ماضی میں چھ حرف ہوتے ہیں. تین اصلی اور تین زائد یعنی شروع میں ہمزہ وصلی اور عین و لام ثانی کے درمیان الف اور لام مکرر مشدد ہوتا ہے.

اِحْمَارَّ، یَحْمَارُّ، اِحْمِیْرَارًا فهو مُحْمَارٌّ. وَاُحْمُوْرَّ، یُحْمَارُّ، اِحْمِیْرَارًا فذاك مُحْمَارٌّ. لَمْ یَحْمَارَّ، لَمْ یَحْمَارِّ، لَمْ یَحْمَارِرْ، لَمْ یُحْمَارَّ، لَمْ یُحْمَارِّ، لَمْ یُحْمَارِرْ، لَا یَحْمَارُّ، لَا یُحْمَارُّ، لَنْ یَحْمَارَّ، لَنْ یُحْمَارَّ الامر منه اِحْمَارَّ، اِحْمَارِّ، اِحْمَارِرْ، لِتُحْمَارَّ، لِتُحْمَارِّ، لِتُحْمَارِرْ، لِیَحْمَارَّ، لِیَحْمَارِّ، لِیَحْمَارِرْ، لِیُحْمَارَّ، لِیُحْمَارِّ، لِیُحْمَارِرْ والنهی عنه لَا تَحْمَارَّ، لَا تَحْمَارِّ، لَا تَحْمَارِرْ، لَا تُحْمَارَّ، لَا تُحْمَارِّ، لَا تُحْمَارِرْ، لَا یَحْمَارَّ، لَا یَحْمَارِّ، لَا یَحْمَارِرْ، لَا یُحْمَارَّ، لَا یُحْمَارِّ، لَا یُحْمَارِرْ الظرف منه مُحْمَارٌّ، مُحْمَارَّانِ، مُحْمَارَّاتٌ. یہ باب بھی لازمی ہے.

مصادر: اَلْاِدْهِیْمَامُ. سخت سیاہ ہونا. اَلْاِسْمِیْرَارُ. گندمی رنگ ہونا. اَلْاِکْمِیْتَاتُ. سرخ وسیاہ ہونا. اَلْاِصْحِیْرَارُ گھاس کا خشک ہونا. اَلْاِسْحِیْرَارُ. ہم راز ہونا.

باب یازدہم صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ صحیح از باب اِفْعِوَّالٌ چوں اَلْاِجْلِوَّاذُ (گھوڑے کا دوڑنا)

علامت اس باب کی ماضی میں چھ حرف ہوتے ہیں تین اصلی اور تین زائد یعنی شروع میں ہمزہ وصلی اور چوتھی جگہ واو مکرر مشدد ہوگا.

اِجْلَوَّذَ، یَجْلَوِّذُ، اِجْلِوَّاذًا، فهو مُجْلَوِّذٌ. وَاُجْلُوِّذَ، یُجْلَوَّذُ، اِجْلِوَّاذًا فذاك مُجْلَوَّذٌ. لَمْ یَجْلَوِّذْ، لَمْ یُجْلَوَّذْ، لَا یَجْلَوِّذُ، لَا یُجْلَوَّذُ، لَنْ یَجْلَوِّذَ، لَنْ یُجْلَوَّذَ الامر منه اِجْلَوِّذْ، لِتُجْلَوَّذْ، لِیَجْلَوِّذْ، لِیُجْلَوَّذْ. والنهی عنه لَا تَجْلَوِّذْ، لَا تُجْلَوَّذْ، لَا یَجْلَوِّذْ، لَا یُجْلَوَّذْ، الظرف منه مُجْلَوَّذٌ، مُجْلَوَّذَانِ، مُجْلَوَّذَاتٌ. یہ باب اکثر لازمی آتا ہے

اور متعدی بہت کم استعمال ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں کہیں استعمال نہیں ہوا۔

مصادر۔ اَلْاِخْرِوَّاطُ۔ لکڑی چھیلنا۔ اَلْاِعْلِوَّاطُ۔ اونٹ کی گردن میں قلادہ باندھنا۔

باب دوازدہم صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ صحیح از باب اِفْعِیْعَالٌ چوں اَلْاِحْدِیْدَابُ (کبڑا ہونا)

علامت۔ اس باب کی ماضی میں چھ حرف ہوتے ہیں تین اصلی اور تین زائد یعنی شروع میں ہمزہ وصلی اور چوتھی جگہ واو اور عین مکرر ہو گا۔

اِحْدَوْدَبَ، یَحْدَوْدِبُ، اِحْدِیْدَابًا فهو مُحْدَوْدِبٌ واُحْدُوْدِبَ، یُحْدَوْدَبُ، اِحْدِیْدَابًا فذاك مُحْدَوْدَبٌ، لَمْ یَحْدَوْدِبْ، لَمْ یُحْدَوْدَبْ، لَا یَحْدَوْدِبُ، لَا یُحْدَوْدَبُ، لَنْ یَحْدَوْدِبَ، لَنْ یُحْدَوْدَبَ۔ الامر منه اِحْدَوْدِبْ، لِتُحْدَوْدَبْ، لِیَحْدَوْدِبْ، لِیُحْدَوْدَبْ۔ والنهی عنه لَا تَحْدَوْدِبْ، لَا تُحْدَوْدَبْ، لَا یَحْدَوْدِبْ، لَا یُحْدَوْدَبْ۔ الظرف منه مُحْدَوْدَبٌ، مُحْدَوْدَبَانِ، مُحْدَوْدَبَاتٌ۔ یہ باب بھی لازمی ہے۔

مصادر۔ اَلْاِخْرِیْرَاقُ۔ کپڑے کا پھٹ جانا۔ اَلْاِخْلِیْلَاقُ۔ کپڑے کا پرانا ہونا۔

باب اوّل صرف صغیر رباعی مجرد صحیح از باب فَعْلَلَةٌ چوں اَلدَّحْرَجَةُ (لڑکھڑانا۔ بے راہ ہونا۔ ڈگمگانا)

علامت۔ اس باب کی ماضی میں چار حرف اصلی ہوتے ہیں۔ نیز رباعی مجرد کا صرف ایک باب ہے جو لازمی اور متعدی دونوں طرح آتا ہے۔

دَحْرَجَ، یُدَحْرِجُ، دَحْرَجَةً، ودِحْرَاجًا فهو مُدَحْرِجٌ و دُحْرِجَ، یُدَحْرَجُ، دَحْرَجَةً، ودِحْرَاجًا، فذاك مُدَحْرَجٌ، لَمْ یُدَحْرِجْ، لَمْ یُدَحْرَجْ، لَا یُدَحْرِجُ، لَا یُدَحْرَجُ، لَنْ یُدَحْرِجَ، لَنْ یُدَحْرَجَ۔ الامر منه دَحْرِجْ، لِتُدَحْرَجْ، لِیُدَحْرِجْ، لِیُدَحْرَجْ۔ والنهی عنه۔ لَا تُدَحْرِجْ، لَا تُدَحْرَجْ، لَا یُدَحْرِجْ، لَا یُدَحْرَجْ الظرف منه مُدَحْرَجٌ، مُدَحْرَجَانِ، مُدَحْرَجَاتٌ۔

صرف کبیر فعل ماضی معلوم رباعی مجرد دَحْرَجَ، دَحْرَجَا، دَحْرَجُوْا، دَحْرَجَتْ الخ

ماضی مجہول۔ دُحْرِجَ، دُحْرِجَا، دُحْرِجُوْا، دُحْرِجَتْ الخ

مضارع معلوم۔ یُدَحْرِجُ، یُدَحْرِجَانِ، یُدَحْرِجُوْنَ الخ

مضارع مجہول۔ یُدَحْرَجُ، یُدَحْرَجَانِ، یُدَحْرَجُوْنَ الخ

اسم فاعل۔ مُدَحْرِجٌ، مُدَحْرِجَانِ، مُدَحْرِجُوْنَ الخ

اسم مفعول۔ مُدَحْرَجٌ، مُدَحْرَجَانِ، مُدَحْرَجُوْنَ، مُدَحْرَجَةٌ الخ

مصادر۔ اَلْقَنْطَرَةُ پل باندھنا۔ اَلْعَسْكَرَةُ لشکر تیار کرنا۔ اَلْبَعْثَرَةُ اُبھارنا۔ اس باب کا مصدر کبھی فِعْلَالٌ اور فَعْلَلَى کے وزن پر بھی آتا ہے۔ جیسے زِلْزَالٌ پھسلنا۔ قَهْقَرٰى۔ پچھلے پاؤں پر چلنا۔

باب اوّل صرف صغیر رباعی مزید فیہ صحیح از باب تَفَعْلُلٌ ۔ چوں اَلتَّدَحْرُجُ

علامت۔ اس باب کی ماضی میں پانچ حرف ہوتے ہیں۔ چار اصلی اور ایک زائد یعنی شروع میں "تا"۔
تَدَحْرَجَ، يَتَدَحْرَجُ، تَدَحْرُجًا فهو مُتَدَحْرِجٌ و تُدُحْرِجَ، يُتَدَحْرَجُ، تَدَحْرُجًا فذاك مُتَدَحْرَجٌ، لَمْ يَتَدَحْرَجْ، لَمْ يُتَدَحْرَجْ، لَا يَتَدَحْرَجُ، لَا يُتَدَحْرَجُ، لَنْ يَتَدَحْرَجَ، لَنْ يُتَدَحْرَجَ الامر منه تَدَحْرَجْ، لِتُتَدَحْرَجْ، لِيَتَدَحْرَجْ، لِيُتَدَحْرَجْ، والنهي عنه لَا تَتَدَحْرَجْ، لَا تُتَدَحْرَجْ، لَا يَتَدَحْرَجْ، لَا يُتَدَحْرَجْ الظرف منه۔ مُتَدَحْرَجٌ، مُتَدَحْرَجَانِ، مُتَدَحْرَجَاتٌ۔

صرف کبیر فعل ماضی معلوم از باب تَفَعْلُلٌ

تَدَحْرَجَ، تَدَحْرَجَا، تَدَحْرَجُوْا الخ
ماضی مجہول۔ تُدُحْرِجَ، تُدُحْرِجَا، تُدُحْرِجُوْا الخ
مضارع معلوم۔ يَتَدَحْرَجُ، يَتَدَحْرَجَانِ، يَتَدَحْرَجُوْنَ الخ
مضارع مجہول۔ يُتَدَحْرَجُ، يُتَدَحْرَجَانِ، يُتَدَحْرَجُوْنَ الخ
اسم فاعل۔ مُتَدَحْرِجٌ، مُتَدَحْرِجَانِ، مُتَدَحْرِجُوْنَ الخ
اسم مفعول۔ مُتَدَحْرَجٌ، مُتَدَحْرَجَانِ، مُتَدَحْرَجُوْنَ الخ
نفی جحد معلوم۔ لَمْ يَتَدَحْرَجْ، لَمْ يَتَدَحْرَجَا، لَمْ يَتَدَحْرَجُوْا الخ
مجہول۔ لَمْ يُتَدَحْرَجْ، لَمْ يُتَدَحْرَجَا، لَمْ يُتَدَحْرَجُوْا الخ
نفی معلوم۔ لَا يَتَدَحْرَجُ الخ
مصادر۔ تَسَرْبُلٌ کپڑا پہننا۔ اَلتَّزَنْدُقُ۔ زندیق ہونا۔ اَلتَّبَرْقُعُ۔ برقع پہننا۔

باب دوم صرف صغیر رباعی مزید فیہ از باب اِفْعِنْلَالٌ چوں اَلْاِحْرِنْجَامُ (یعنی پانی پر اونٹوں کا جمع ہونا)

علامت اس باب کی ماضی میں چھ حرف ہوتے ہیں چار اصلی اور دو زائد یعنی شروع میں ہمزہ وصلی اور چوتھی جگہ نون۔ یہ باب بھی لازمی ہے۔
اِحْرَنْجَمَ، يَحْرَنْجِمُ، اِحْرِنْجَامًا فهو مُحْرَنْجِمٌ و اُحْرُنْجِمَ، يُحْرَنْجَمُ، اِحْرِنْجَامًا فذاك مُحْرَنْجَمٌ، لَمْ يَحْرَنْجِمْ، لَمْ

يُحْرَنْجَمُ، لَا يَحْرَنْجِمُ، لَا يُحْرَنْجَمُ، لَنْ يَحْرَنْجِمَ، لَنْ يُحْرَنْجَمَ. الامر منه اِحْرَنْجِمْ، لِتُحْرَنْجَمْ، لِيَحْرَنْجِمْ، لِيُحْرَنْجَمْ. والنهي عنه لَا تَحْرَنْجِمْ، لَا تُحْرَنْجَمْ، لَا يَحْرَنْجِمْ، لَا يُحْرَنْجَمْ. الظرف منه مُحْرَنْجَمٌ، مُحْرَنْجَمَانِ، مُحْرَنْجَمَاتٌ.

صرف كبير فعل ماضی معلوم: اِحْرَنْجَمَ، اِحْرَنْجَمَا، اِحْرَنْجَمُوا، اِحْرَنْجَمَتْ، اِحْرَنْجَمَتَا، اِحْرَنْجَمْنَ الخ

ماضی مجہول اُحْرُنْجِمَ، اُحْرُنْجِمَا، اُحْرُنْجِمُوا الخ

مضارع معلوم يَحْرَنْجِمُ، يَحْرَنْجِمَانِ، يَحْرَنْجِمُونَ الخ

مضارع مجہول. يُحْرَنْجَمُ، يُحْرَنْجَمَانِ، يُحْرَنْجَمُونَ الخ

اسم فاعل. مُحْرَنْجِمٌ، مُحْرَنْجِمَانِ الخ

اسم مفعول. مُحْرَنْجَمٌ، مُحْرَنْجَمَانِ، مُحْرَنْجَمُونَ الخ

نفی جحد. لَمْ يَحْرَنْجِمْ، لَمْ يَحْرَنْجِمَا الخ

مجہول. لَمْ يُحْرَنْجَمْ، لَمْ يُحْرَنْجَمَا الخ

مصادر. اَلْاِبْرِنْشَاقُ. خوش ہونا. اَلْاِبْلِنْدَاخُ. فراخ ہونا.

باب سوم صرف صغیر رباعی مزید فیہ صحیح از باب اِفْعِلَّالٌ چوں اَلْاِقْشِعْرَارُ (رونگٹے کھڑے ہونا)

علامت. اس باب کی ماضی میں چھ حرف ہوتے ہیں، چار اصلی، دو زائد. یعنی شروع میں ہمزہ وصلی اور لام کلمہ دوم مکرر مشدد ہوتا ہے. یہ باب بھی لازمی ہے.

اِقْشَعَرَّ، يَقْشَعِرُّ، اِقْشِعْرَارًا، فهو مُقْشَعِرٌّ، وَاُقْشُعِرَّ، يُقْشَعَرُّ، اِقْشِعْرَارًا، فذاك مُقْشَعَرٌّ، لَمْ يَقْشَعِرَّ، لَمْ يَقْشَعِرِّ، لَمْ يَقْشَعْرِرْ، لَمْ يُقْشَعَرَّ، لَمْ يُقْشَعَرِّ، لَمْ يُقْشَعْرَرْ، لَا يَقْشَعِرُّ، لَا يُقْشَعَرُّ، لَنْ يَقْشَعِرَّ، لَنْ يُقْشَعَرَّ. الامر منه اِقْشَعِرَّ، اِقْشَعِرِّ، اِقْشَعْرِرْ، لِتُقْشَعَرَّ، لِتُقْشَعَرِّ، لِتُقْشَعْرَرْ، لِيَقْشَعِرَّ، لِيَقْشَعِرِّ، لِيَقْشَعْرِرْ، لِيُقْشَعَرَّ، لِيُقْشَعَرِّ، لِيُقْشَعْرَرْ، والنهي عنه لَا تَقْشَعِرَّ، لَا تَقْشَعِرِّ، لَا تَقْشَعْرِرْ، لَا تُقْشَعَرَّ، لَا تُقْشَعَرِّ، لَا تُقْشَعْرَرْ، لَا يَقْشَعِرَّ، لَا يَقْشَعِرِّ، لَا يَقْشَعْرِرْ، لَا يُقْشَعَرَّ، لَا يُقْشَعَرِّ، لَا يُقْشَعْرَرْ، الظرف منه مُقْشَعَرٌّ، مُقْشَعَرَّانِ الخ

ماضی معلوم. اِقْشَعَرَّ، اِقْشَعَرَّا، اِقْشَعَرُّوا الخ مجہول. اُقْشُعِرَّ، اُقْشُعِرَّا الخ

مضارع معلوم. يَقْشَعِرُّ، يَقْشَعِرَّانِ الخ

مصادر. اَلْاِقْمِطْرَارُ سخت ناخوش ہونا. اَلْاِشْنِتْرَارُ. پراگندہ ہونا.

(ختم شدند ابواب صحیح، و شروع شدند مثال واوی)

صرف کبیر

فعل ماضی معلوم

اِقْشَعَرَّ اِقْشَعَرَّا اِقْشَعَرُّوْا اِقْشَعَرَّتْ اِقْشَعَرَّتَا اِقْشَعْرَرْنَ اِقْشَعْرَرْتَ اِقْشَعْرَرْتُمَا
اِقْشَعْرَرْتُمْ اِقْشَعْرَرْتِ اِقْشَعْرَرْتُمَا اِقْشَعْرَرْتُنَّ اِقْشَعْرَرْتُ اِقْشَعْرَرْنَا

فعل مضارع معلوم

يَقْشَعِرُّ يَقْشَعِرَّانِ يَقْشَعِرُّوْنَ تَقْشَعِرُّ تَقْشَعِرَّانِ يَقْشَعْرِرْنَ تَقْشَعِرُّ تَقْشَعِرَّانِ تَقْشَعِرُّوْنَ
تَقْشَعِرِّيْنَ تَقْشَعِرَّانِ تَقْشَعْرِرْنَ اَقْشَعِرُّ نَقْشَعِرُّ

فعل نفی تاکید بہ لن ناصبہ معلوم

لَنْ يَّقْشَعِرَّ لَنْ يَّقْشَعِرَّا لَنْ يَّقْشَعِرُّوْا لَنْ تَقْشَعِرَّ لَنْ تَقْشَعِرَّا لَنْ يَّقْشَعْرِرْنَ
لَنْ تَقْشَعِرَّ لَنْ تَقْشَعِرَّا لَنْ تَنْسَعِرُّوْا لَنْ تَقْشَعِرِّيْ لَنْ تَقْشَعِرَّا لَنْ تَقْشَعْرِرْنَ
لَنْ اَقْشَعِرَّ لَنْ نَقْشَعِرَّ

فعل نفی جحد بہ لم معلوم

لَمْ يَقْشَعِرَّ لَمْ يَقْشَعِرِّ لَمْ يَقْشَعْرِرْ لَمْ يَقْشَعِرَّا لَمْ يَقْشَعِرُّوْا لَمْ تَقْشَعِرَّ لَمْ تَقْشَعِرِّ
لَمْ تَقْشَعْرِرْ لَمْ تَقْشَعِرَّا لَمْ يَقْشَعْرِرْنَ لَمْ تَقْشَعِرَّ لَمْ تَقْشَعِرِّ لَمْ تَقْشَعْرِرْ لَمْ تَقْشَعِرَّا
لَمْ تَقْشَعِرُّوْا لَمْ تَقْشَعِرِّيْ لَمْ تَقْشَعِرَّا لَمْ تَقْشَعْرِرْنَ لَمْ اَقْشَعِرَّ لَمْ اَقْشَعِرِّ لَمْ اَقْشَعْرِرْ
لَمْ نَقْشَعِرَّ لَمْ نَقْشَعِرِّ لَمْ نَقْشَعْرِرْ

فعل مستقبل بالام تاکید بانون ثقیلہ معلوم

لَيَقْشَعِرَّنَّ لَيَقْشَعِرَّانِّ لَيَقْشَعِرُّنَّ لَتَقْشَعِرَّنَّ لَتَقْشَعِرَّانِّ لَيَقْشَعْرِرْنَانِّ لَتَقْشَعِرَّنَّ لَتَقْشَعِرَّانِّ
لَتَقْشَعِرُّنَّ لَتَقْشَعِرِّنَّ لَتَقْشَعِرَّانِّ لَتَقْشَعْرِرْنَانِّ لَاَقْشَعِرَنَّ لَنَقْشَعِرَنَّ

فعل مستقبل بالام تاکید بانون خفیفہ معلوم

لَيَقْشَعِرَّنْ لَيَقْشَعِرُّنْ لَتَقْشَعِرَّنْ لَتَقْشَعِرُّنْ لَتَقْشَعِرِّنْ لَأَقْشَعِرَّنْ لَنَقْشَعِرَّنْ

فعل امر حاضر معلوم

اِقْشَعِرَّ اِقْشَعِرِّ اِقْشَعْرِرْ اِقْشَعِرَّا اِقْشَعِرُّوْا اِقْشَعِرِّيْ اِقْشَعِرَّا اِقْشَعْرِرْنَ

فعل امر غائب معلوم

لِيَقْشَعِرَّ لِيَقْشَعِرِّ لِيَقْشَعْرِرْ لِيَقْشَعِرَّا لِيَقْشَعِرُّوْا لِتَقْشَعِرَّ لِتَقْشَعِرِّ لِتَقْشَعْرِرْ لِتَقْشَعِرَّا لِيَقْشَعْرِرْنَ
لِأَقْشَعِرَّ لِأَقْشَعِرِّ لِأَقْشَعْرِرْ لِنَقْشَعِرَّ لِنَقْشَعِرِّ لِنَقْشَعْرِرْ

فعل امر حاضر معلوم بانون ثقیلہ

اِقْشَعِرَّنَّ اِقْشَعِرَّانِّ اِقْشَعِرُّنَّ اِقْشَعِرِنَّ اِقْشَعِرَّانِّ اِقْشَعْرِرْنَانِّ

فعل امر غائب معلوم بانون ثقیلہ

لِيَقْشَعِرَّنَّ لِيَقْشَعِرَّانِّ لِيَقْشَعِرُّنَّ لِتَقْشَعِرَّنَّ لِتَقْشَعِرَّانِّ لِيَقْشَعْرِرْنَانِّ لِأَقْشَعِرَّنَّ لِنَقْشَعِرَّنَّ

فعل امر حاضر معلوم بانون خفیفہ

اِقْشَعِرَّنْ اِقْشَعِرُّنْ اِقْشَعِرِنْ

فعل امر غائب معلوم بانون خفیفہ

لِيَقْشَعِرَّنْ لِيَقْشَعِرُّنْ لِتَقْشَعِرَّنْ لِأَقْشَعِرَّنْ لِنَقْشَعِرَّنْ

فعل نہی حاضر معلوم

لَا تَقْشَعِرَّ لَا تَقْشَعِرِّ لَا تَقْشَعْرِرْ لَا تَقْشَعِرَّا لَا تَقْشَعِرُّوْا لَا تَقْشَعِرِّيْ لَا تَقْشَعِرَّا لَا تَقْشَعْرِرْنَ

فعل نہی غائب معلوم

لَا يَقْشَعِرَّ لَا يَقْشَعِرِّ لَا يَقْشَعْرِرْ لَا يَقْشَعِرَّا لَا يَقْشَعِرُّوْا لَا تَقْشَعِرَّ لَا تَقْشَعِرِّ لَا تَقْشَعْرِرْ لَا تَقْشَعِرَّا لَا يَقْشَعْرِرْنَ لَا اَقْشَعِرَّ لَا اَقْشَعِرِّ لَا اَقْشَعْرِرْ لَا نَقْشَعِرَّ لَا نَقْشَعِرِّ لَا نَقْشَعْرِرْ

فعل نہی حاضر معلوم بانون ثقیلہ

لَا تَقْشَعِرَّنَّ لَا تَقْشَعِرَّانِّ لَا تَقْشَعِرُّنَّ لَا تَقْشَعِرِّنَّ لَا تَقْشَعِرَّانِّ لَا تَقْشَعْرِرْنَانِّ

فعل نہی غائب معلوم بانون ثقیلہ

لَا يَقْشَعِرَّنَّ لَا يَقْشَعِرَّانِّ لَا يَقْشَعِرُّنَّ لَا تَقْشَعِرَّنَّ لَا تَقْشَعِرَّانِّ لَا يَقْشَعْرِرْنَانِّ لَا اَقْشَعِرَّنَّ لَا نَقْشَعِرَّنَّ

فعل نہی حاضر معلوم بانون خفیفہ

لَا تَقْشَعِرَّنْ لَا تَقْشَعِرُّنْ لَا تَقْشَعِرِّنْ

فعل نہی غائب بانون خفیفہ

لَا يَقْشَعِرَّنْ لَا يَقْشَعِرُّنْ لَا تَقْشَعِرَّنْ لَا اَقْشَعِرَّنْ لَا نَقْشَعِرَّنْ

بحث اسم ظرف

مُقْشَعَرٌّ مُقْشَعَرَّانِ مُقْشَعَرَّاتٌ

ابواب ملحقات

ثلاثی مزید فیہ ملحق برباعی دو قسم پر ہے۔　(۱) ملحق برباعی مجرد　(۲) ملحق برباعی مزید فیہ

اول کے سات باب ہیں :۔

(۱) فَعْلَلَةٌ جیسے جَلْبَبَةٌ چادر پہننا (۲) فَعْوَلَةٌ جیسے سَرْوَلَةٌ شلوار پہننا۔ (۳) فَيْعَلَةٌ جیسے صَيْطَرَةٌ داروغہ ہونا (۴) فَعْيَلَةٌ جیسے شَرْيَفَةٌ کھیتی کے بڑھے ہوئے پتوں کو کاٹنا (۵) فَوْعَلَةٌ جیسے جَوْرَبَةٌ جراب پہننا (۷) فَعْنَلَةٌ جیسے طَلْنَسَةٌ ٹوپی پہننا (۸) فَعْلَاةٌ جیسے قَلْسَاةٌ ٹوپی پہننا۔

پھر ملحق رباعی مزید فیہ تین قسم پر ہے :۔

(۱) ملحق بہ تفعیل　(۲) ملحق بہ افعنلال (۳) ملحق بہ افعلال

اول کے آٹھ باب ہیں :۔

(۱) تَفَعْلُلٌ جیسے تَجَلْبُبٌ چادر پہننا (۲) تَفَعْوُلٌ جیسے تَسَرْوُلٌ شلوار پہننا (۳) تَفَيْعُلٌ جیسے تَشَيْطُنٌ شیطان ہونا۔ (۴) تَفَوْعُلٌ جیسے تَجَوْرُبٌ جراب پہننا (۵) تَفَعْنُلٌ جیسے تَقَلْنُسٌ ٹوپی پہننا (۶) تَمَفْعُلٌ تَمَسْكُنٌ مسکین ہونا (۷) تَفَعْلُتٌ جیسے تَعَفْرُتٌ جن ہوگا (۸) تَفَعْلِيٌ جیسے تَقَلْسِيٌ ٹوپی پہننا۔

ملحق بہ اِفْعِنْلَال کے دو باب ہیں :۔

(۱) اِفْعِنْلَالٌ جیسے اِقْعِنْسَاسٌ سینہ اور گردن نکال کر مٹک مٹک کر چلنا۔ (۲) اِفْعِنْلَاءٌ جیسے اِسْلِنْقَاءٌ گدی پر سونا۔

ملحق بہ افعلال کا صرف ایک باب ہے :۔

(۱) اِفْوِعْلَالٌ جیسے اِكْوِهْدَادٌ کوشش کرنا۔

(الواب الصرف جدید ص۳)

قوانین و ابواب مثال

تعلیل. عِدَۃٌ در اصل وِعْدٌ بود، کسرہ بر واو ثقیل بود، نقل کردہ ما بعد را دادہ واو را حذف کردہ، عوضش تائے متحرکہ بفتحہ ماقبل در آخرش در آوردہ، اعراب را بر تاکہ آخر کلمہ است جاری کردند تا از وِعْدٌ عِدَۃٌ شد.

قانون (۴۷) ہر واوے کہ واقع شود مقابلہ فا کلمہ، مصدریکہ بر وزن فِعْلٌ یا فِعْلَۃٌ باشد. بشرطیکہ مضارع معلومش نیز معلل باشد، کسرہ اش را نقل کردہ بما بعد دادہ آن را حذف کردہ، عوضش تائے متحرکہ در آخرش در آورند وجوباً. بکلیہ اقامۃ. و آن این است.

عِدَۃٌ کا قانون

خلاصہ قانون. ہر "واو"، جو مصدر کے "فا" کلمہ کے مقابلہ میں واقع ہو اور مصدر بھی فِعْلٌ یا فِعْلَۃٌ کے وزن پر ہو. بشرطیکہ اس کا مضارع معلوم بھی تعلیل شدہ ہو اس واؤ کے کسرہ کو نقل کرکے مابعد کو دینا اور اس کو حذف کرکے اس کے بدلے میں "تا"، متحرک اس کے آخر میں لانا واجب ہے اِقَامَۃٌ والے قانون کے تحت.

تشریح. اس قانون میں ایک حکم اور چار شرطیں ہیں.

حکم. واؤ کی حرکت کو نقل کرکے مابعد کو دینا، اور واؤ کو حذف کرکے آخر میں اس کے بدلے "تا" متحرک لانا واجب ہے.

شرط (۱) واؤ ہو. احتراز یُسْرٌ سے کیونکہ یہاں "یا" ہے.

شرط (۲) واؤ فا کلمہ کے مقابلہ میں ہو. احتراز قَوْلٌ سے کیونکہ یہاں واؤ عین کلمہ کے مقابلہ میں ہے.

شرط (۳) مصدر کے فا کلمہ کے مقابلہ میں ہو. احتراز وِتْرٌ، وِزْرٌ سے کیونکہ یہ مصدر نہیں.

شرط (۴) مصدر فِعْلٌ یا فِعْلَۃٌ کے وزن پر ہو. احتراز وَصْلٌ سے کیونکہ یہ فَعْلٌ اور فِعْلَۃٌ کے وزن پر نہیں.

شرط (۵) اس کا مضارع معلوم تعلیل شدہ ہو. احتراز وِجْلٌ سے کیونکہ اس کا مضارع یَوْجَلُ تعلیل شدہ نہیں.

مطابقی مثال. عِدَۃٌ در اصل وِعْدٌ تھا.

فائدہ. ہفت اقسام میں جو تغیر معتل میں ہوتا ہے اس کو اعلال یا تعلیل کہتے ہیں. اور جو مہموز میں ہو اس کو تخفیف. اور جو مضاعف میں ہو اس کو ادغام کہتے ہیں. (علم الصرف)

استعمال قانون. یہ قانون مثال کے ان مصادر پر جاری ہو گا جو فِعْلٌ یا فِعْلَۃٌ کے وزن پر ہوں گے.

قانون (۳۸) درمصدر ہر حرفیکہ بجز التقائے تنوینی بیفتد عوضش تائے متحرکہ در آخرش در آرند وجوباً مگر لُغَۃٌ و مِاۃٌ شاذ اند۔

اِقَامَۃٌ اور اِسْتِقَامَۃٌ کا قانون

خلاصہ قانون جس مصدر میں کوئی حرف التقائے تنوینی کے علاوہ گر جائے اس کے عوض "تا متحرکہ اس کے آخر" میں لانا واجب ہے مگر لغۃ اور مائۃ شاذ ہیں۔

تشریح۔ اس قانون کے حکم و شرائط سے پہلے التقائے تنوینی کا مطلب سمجھنا ضروری ہے۔

فائدہ۔ التقائے تنوینی کا مطلب یہ ہے کہ دو ساکنوں میں سے ایک ساکن نون تنوین کا ہو۔

اس قانون میں ایک حکم، اور دو شرطیں ہیں۔

حکم۔ یہ ہے کہ حذف شدہ حرف کے عوض "تا" متحرک لانا واجب ہے۔

شرط (۱) مصدر کے صیغہ میں کوئی حرف گرا ہوا ہو۔ احتراز یَعِدُ سے کیونکہ یہاں یہ مضارع ہے مصدر نہیں۔

شرط (۲) التقائے تنوینی نہ ہو یعنی دوسرا ساکن نون تنوین کا نہ ہو۔ احتراز ھُدًی سے کیونکہ یہ اصل میں ھُدَیٌ تھا۔ قال باع کے قانون کے تحت ھُدَانٌ ہوا۔ پھر دو ساکن جمع ہوئے، پہلا ساکن مدہ تھا اس کو حذف کیا ھُدًی ہو گیا۔ یہاں مذکورہ قانون جاری نہیں ہوگا۔ کیونکہ یہاں دوسرا ساکن نون تنوین کا ہے۔

مطابقی مثال: جیسے اِقَامَۃٌ اور اِسْتِقَامَۃٌ دراصل اِقْوَامٌ اور اِسْتِقْوَامٌ تھے۔ یہاں دوسرا نون تنوین کا نہیں ہے۔ (انکی تعلیلات التقائے ساکنین کے قانون میں ملاحظہ فرمائیں)۔

فائدہ۔ اضافت کے وقت تاء کا گر جانا جائز ہے۔ جیسے اِقَامَۃُ الصَّلٰوۃِ سے اِقَامُ الصَّلٰوۃِ وغیرہ۔

قولہ لُغَۃٌ و مِاۃٌ اصل میں لُغَوٌ اور مِایٌ تھے۔ بقانون قال باع کے واو اور یا متحرک ماقبل مفتوح تھا الف سے تبدیل کیا لُغَانٌ، مِاآنٌ ہو گئے۔ پھر التقائے ساکنین ہوا۔ درمیان الف اور نون تنوین کے پہلا ساکن مدہ تھا اس کو حذف اس کے بدلے آخر میں تائے متحرکہ لائے تو لُغَۃٌ اور مِاۃٌ ہو گئے۔

سوال۔ لُغَۃٌ اور مِاَئَۃٌ میں دوسری شرط نہیں پائی جاتی پھر آخر میں تا کیوں لائے ہیں؟

جواب۔ مصنف فرماتے ہیں یہ شاذ ہیں یعنی موافق استعمال مخالف قانون۔ اس کو شاذ احسن کہتے ہیں۔

تعلیل مِیْعَادٌ دراصل مِوْعَادٌ بود، واو ساکن منظہر ماقبلش مکسور، آن واو را بیا بدل کردند تا از مِوْعَادٌ مِیْعَادٌ شد

قانون (۳۹) ہر واو ساکن منظہر غیر واقع مقابلہ فا کلمہ، باب افتعال، ماقبلش مکسور، آن واو را بیا بدل کنند وجوباً۔ بشرطیکہ باعث تحریکش موجود نباشد۔

مِیعَادٌ کا قانون

خلاصہ قانون۔ ہر واؤ ساکن مظہر جو باب افتعال کے فا کلمہ کے مقابلہ میں واقع نہ ہو اور اس کا ماقبل مکسور ہو، تو اس واؤ کو یاء سے تبدیل کرنا واجب ہے۔ بشرطیکہ حرکت دینے کا کوئی سبب موجود نہ ہو۔

تشریح۔ اس قانون میں ایک حکم اور پانچ شرطیں ہیں۔

حکم۔ واؤ کو یاء سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط (۱) واؤ ساکن ہو۔ احتراز وَعَدَ سے کیونکہ یہاں واؤ متحرک ہے۔

شرط (۲) واؤ ساکن ہو کر مظہر ہو۔ احتراز اِجْلِوَّاذٌ سے کیونکہ یہاں واؤ مظہر نہیں بلکہ مشدد ہے۔

شرط (۳) باب افتعال کے فا کلمہ کے مقابلہ میں واقع نہ ہو۔ احتراز اِوْتَعَدَ سے کیونکہ یہاں واو باب افتعال کے فا کلمہ کے مقابلہ میں واقع ہے

شرط (۴) واؤ کا ماقبل مکسور ہو۔ احتراز مَوْعِدٌ سے کیونکہ یہاں واو کا ماقبل مفتوح ہے۔

شرط (۵) حرکت دینے کا کوئی سبب موجود نہ ہو۔ احتراز اِوْزَزَّةٌ سے کیونکہ یہاں متجانسین کا اجتماع ہے اس لیے ز ا کی حرکت نقل کرکے واؤ کو دی اور "زا" میں ادغام کیا تو اِوَزَّةٌ ہو گیا۔

مطابقی مثال۔ مِوْعَادٌ سے مِیْعَادٌ۔

تعلیل۔ وَعَدْتَّ دراصل وَعَدْتَ بود۔ دال و تا قریب المخرج بہم آمدہ، دال را تا کردہ در تا ادغام کردند۔ وَعَتَّ شد۔ **قانون (۴۰)** ہر دال ساکن کہ مابعدش تائے متحرکہ غیر تائے افتعال مطلقًا باشد۔ آں دال را تا کردہ، در تا ادغام مے کنند وجوبًا (عکس ایں است) از صرف بنھراں۔

وَعَدْتَّ کا قانون

خلاصہ قانون۔ ہر دال ساکن مطلقًا (مطلقًا کا مطلب یہ ہے کہ خواہ ایک کلمہ میں ہو یا دو کلمہ میں ہو) جس کے بعد "تا" متحرک ہو بشرطیکہ "تا" افتعال کی نہ ہو اس دال کو "تا" کرنا اور تا کو تا میں ادغام کرنا واجب ہے۔ اور اس کا الٹ کرنا یعنی اگر دال سے پہلے "تا" ہے تو "تا" کو دال کرنا اور دال کو دال میں ادغام کرنا واجب ہے۔

تشریح۔ اس قانون میں دو حکم ہیں۔ پہلے حکم کی تین شرطیں، اور دوسرے حکم کی دو شرطیں ہیں۔

حکم (۱) دال ساکن کو "تا" کرنا اور "تا" کو تا میں ادغام کرنا واجب ہے۔

شرط (۱) دال ساکن ہو۔ احتراز وَعَدَ سے کیونکہ یہاں دال متحرک ہے۔

شرط (۲) دال ساکن کے بعد تا متحرک ہو۔ احتراز وَعَدْتُ سے کیونکہ یہاں تا ساکن ہے۔

شرط (۳) "تا" افتعال کی نہ۔ احتراز اِدَّبَرَ سے کیونکہ یہاں "تا" افتعال کی ہے۔

مطابقی مثال۔ دال ساکن اور "تا" کے ایک کلمہ میں ہونے کی جیسے وَعَدْتَ سے وَعَدتَّ دال ساکن اور "تا" کے دو کلمہ میں ہونے کی مثال۔ جیسے قَدْ تَبَیَّنَ سے قَدتَّبَیَّنَ۔

فائدہ۔ مصنف نے قانون کا پہلا حصہ بیان فرمایا ہے اور دوسرا حصہ چھوڑ دیا ہے جو کہ صرف بھترال اور دیگر کتب صرف میں موجود ہے۔ صرف بھترال کی روشنی میں اس حصہ کی تشریح۔

جیسا کہ عرض کیا ہے کہ اس قانون کے دو حکم ہیں، دوسرے حکم کا اسی حصے سے تعلق ہے اور اس کی دو شرطیں ہیں۔

حکم (۲) "تا" کو دال کرنا اور دال کو دال میں ادغام کرنا واجب ہے۔

شرط (۱) تا ساکن ہو۔ احتراز سَکَتَ دَاعٍ سے کیونکہ یہاں "تا" متحرک ہے۔

شرط (۲) تا کے بعد دال متحرک ہو۔ احتراز قَالَتِ ادْعُوا سے کیونکہ یہاں دال ساکن ہے۔

مطابقی مثال۔ فَلَمَّا اَثْقَلَتْ دَعَوَا اللّٰہَ سے فَلَمَّا اَثْقَلَدّ عَوَا اللّٰہَ۔

استعمال قانون۔ جہاں تاء اور دال مشدد (یعنی تاء افتعال کی نہیں ہوگی) یہ قانون جاری ہوگا۔

قانون (۴۱) ہر واؤ مضموم یا مکسور کہ واقع شود در اول کلمہ و ما بعدش دیگر واؤ متحرکہ نباشد، یا مضموم مخفف بحرکت لازمی کہ مقابلہ عین کلمہ باشد ہمزہ می شود جوازاً۔ بشرطیکہ در مضارع معلوم نباشد۔

اُعِدَ، اِشَاحٌ کا قانون

خلاصہ قانون۔ ہر واؤ مضموم یا مکسور جو شروع کلمہ میں واقع ہو اور اس کے بعد دوسری واؤ متحرک نہ ہو یا واؤ مضموم اور مخفف ہو اور اس کی حرکت لازمی ہو اور عین کلمہ کے مقابلہ میں ہو تو اس واؤ کو ہمزہ کرنا جائز ہے بشرطیکہ مضارع معلوم میں نہ ہو۔

تشریح۔ اس قانون میں ایک حکم ہے۔ اور شرائط کے اعتبار سے قانون کی دو صورتیں ہیں، پہلی صورت کی تین شرطیں اور دوسری صورت کی پانچ شرطیں ہیں۔

حکم یہ ہے کہ واؤ کو ہمزہ سے تبدیل کرنا جائز ہے۔

پہلی صورت کی شرائط

شرط (۱) واؤ مضموم یا مکسور ہو۔ احتراز وَعَدَ سے کیونکہ یہاں واؤ مفتوح ہے۔

شرط (۲) واؤ شروع کلمہ میں ہو. احتراز قُوِلَ سے کیونکہ یہاں واؤ درمیان کلمہ میں ہے۔
شرط (۳) واؤ کے بعد دوسری واؤ متحرک نہ ہو. احترازِ وُوْرِيَ سے کیونکہ یہاں دوسری واؤ متحرک ہے۔
مطابقی مثال. وُعِدَ سے اُعِدَ. وِشَاحٌ سے اِشَاحٌ. وُجُوْهٌ سے اُجُوْهٌ، وُقِّتَتْ سے اُقِّتَتْ.

دُوسری صورت کی شرائط

شرط (۱) واؤ مضموم ہو. احتراز قُوِلَ سے کیونکہ یہاں واؤ مکسور ہے۔
شرط (۲) واؤ مخفف ہو. احتراز تَقَوَّلَ سے کیونکہ یہاں واؤ مشدد ہے۔
شرط (۳) حرکت لازمی ہو. احتراز رَاءُ وُوْنَ سے کیونکہ یہ اصل میں رَاءِ وُوْنَ تھا. یہاں واؤ کا ضمہ عارضی ہے۔
شرط (۴) واؤ عین کلمہ کے مقابلہ میں ہو. احتراز دَلْوٌ سے کیونکہ یہاں واؤ لام کلمہ کے مقابلہ میں ہے۔
شرط (۵) مضارع معلوم نہ ہو. احتراز یَقُوْلُ سے کیونکہ یہ مضارع معلوم ہے۔
مطابقی مثال. اَدْوُرٌ سے اَدْؤُرٌ.

تعلیل یَعِدُ الخ در اصل یَوْعِدُ بود. واؤ واقع شود بعد از فتح علامت مضارع وقبل کسرہ، آن واؤ را حذف کردند یَعِدُ الخ شد.
قانون (۳۴) ہر باب مثال واوی بروزن مَنَعَ یَمْنَعُ یا کہ ماضی او نیافتہ شدہ باشد یا مضارع معلومش بروزن یَفْعِلُ باشد، در مضارع معلوم او فا کلمہ را حذف کنند وجوباً. واز باب فَعِلَ یَفْعَلُ در دو باب وَسِعَ یَسَعُ ووَطِئَ یَطَأُ نیز.

یَعِدُ کا قانون

خلاصہ قانون. مثال واوی کا ہر وہ باب جو مَنَعَ یَمْنَعُ کے وزن پر ہو یا اس کی ماضی قلیل الاستعمال ہو (یعنی کم استعمال ہوتی ہو) یا اس کا مضارع معلوم یَفْعِلُ کے وزن پر ہو، اس باب کے مضارع معلوم میں "فا" کلمہ کو حذف کرنا واجب ہے اور فَعِلَ یَفْعَلُ کے وزن کے دو باب وَسِعَ یَسَعُ اور وَطِئَ یَطَأُ میں بھی "فا" کلمہ کو حذف کرنا واجب ہے۔
تشریح. اس قانون میں ایک حکم ہے. اور شرائط کے اعتبار سے تین صورتیں ہیں. اور ہر ایک صورت کی دو دو شرطیں ہیں.
حکم. یہ ہے کہ مضارع معلوم میں "فا" کلمہ کو حذف کرنا واجب ہے۔

پہلی صُورت کی شرائط

شرط (۱) باب مثال واوی کا ہو. احتراز یُسِرَ سے کیونکہ یہ مثال یائی ہے۔

شرط (۲) مَنَعَ یَمْنَعُ کے وزن پر ہو. احتراز دَسُمَ یَوْسُمُ سے کیونکہ یہ مَنَعَ یَمْنَعُ کے وزن پر نہیں.
مطابقی مثال. وَضَعَ یَوْضَعُ سے یَضَعُ پڑھنا واجب ہے.

دُوسری صُورت کی شرائط

شرط (۱) باب مثال واوی کا ہو. احتراز یَسَرَ سے کیونکہ یہ مثال یائی ہے.
شرط (۲) کلام عرب میں اس کی ماضی قلیل الاستعمال ہو. احتراز دَسُمَ یَوْسُمُ سے کیونکہ اس کی ماضی کثیر الاستعمال ہے.
مطابقی مثال. یَوْزَرُ. یَوْرَمُ سے یَزَرُ. یَرَمُ.

تیسری صُورت کی شرائط

شرط (۱) باب مثال واوی کا ہو. احتراز یَسَرَ سے کیونکہ یہ مثال یائی ہے.
شرط (۲) اس کا مضارع معلوم یَفْعِلُ کے وزن پر ہو. احتراز دَسُمَ یَوْسُمُ سے کیونکہ یہ یَفْعِلُ کے وزن پر نہیں.
مطابقی مثال. یَوْعِدُ سے یَعِدُ.
فائدہ. عَلِمَ یَعْلَمُ کے دو باب وَسِعَ. یَسَعُ اور وَطِئَ. یَطَأُ میں سماعاً واو حذف کی گئی ہے.
استعمال قانون. مثال واوی کا ہر وہ باب جس کے مضارع معلوم میں فاکلمہ کو حذف کیا گیا ہو تو وہاں یہ قانون جاری ہوگا.

تعلیل. اَوَاعِدُ دراصل وَوَاعِدُ بود، واوِ متحرک در اول کلمہ بہم آمدند واوِ اولیٰ بہ ہمزہ بدل کردند اَوَاعِدُ شد.
قانون (۳۴) دو واوِ متحرک کہ جمع شوند، در اول کلمہ واوِ اولیٰ را بہ ہمزہ بدل کنند وجوباً.

اَوَاعِدُ، اَوَاصِلُ کا قانون

خلاصہ قانون. دو واو متحرک جو کلمہ کے شروع میں جمع ہو جائیں تو پہلی واو کو ہمزہ سے تبدیل کرنا واجب ہے.
تشریح. اس قانون میں ایک حکم اور چار شرطیں ہیں.
حکم. یہ ہے کہ پہلی واو کو ہمزہ سے تبدیل کرنا واجب ہے.
شرط (۱) دو واو ہوں. احتراز وَعَدَ سے کیونکہ یہاں ایک واو ہے.
شرط (۲) دونوں واو متحرک ہوں. احتراز وُوْرِیَ سے کیوں کہ یہاں دوسرا واو ساکن ہے.
شرط (۳) دونوں واو جمع ہوں. احتراز وَوَلَ، وَتَوَقَّ سے کیونکہ یہاں واو الگ الگ ہیں.

شرط (۴) دونوں واؤ شروع کلمہ میں ہوں۔ احتراز قَوٌوٌ سے کیونکہ یہاں دونوں واؤ آخر میں ہیں۔
مطابق مثال۔ وَوَاعِدُ سے اَوَاعِدُ۔ وَوَاصِلُ سے اَوَاصِلُ پڑھنا واجب ہے۔
فائدہ ۱:- یہ قانون اس وقت جاری ہوگا جب دونوں واؤ ایک کلمہ میں اکٹھی ہوں ہاں اگر دو کلموں میں ہو تو قانون جاری نہ ہوگا۔
جیسے وَوَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاوُدَ۔
فائدہ ۲:- بصریوں کے نزدیک اُوْلٰی اصل میں وُوْلٰی تھا اور کوفیوں کے نزدیک وُوْلٰی تھا ہمزہ کو واؤ کیا تو وُوْلٰی ہوگیا۔
سوال۔ وُوْلٰی میں دونوں واؤ متحرک نہیں تو قانون کیوں جاری کیا ہے؟
جواب۔ یہ شاذ ہے اپنی جمع اُوَلُ پر محمول ہے۔
سوال۔ واؤ کو ہمزہ سے کیوں تبدیل کیا ہے؟
جواب۔ ایک جنس کے دو حرفوں کا کلمہ کے شروع میں جمع ہونے سے ثقل پیدا ہوتا ہے خصوصًا جب کہ وہ دونوں حرف علت کے واؤ ہوں اس سے زیادہ ثقل بڑھ جاتا ہے۔ لہذا اس ثقل سے بچنے کے لیے پہلی واؤ کو ہمزہ سے تبدیل کیا ہے۔
سوال پہلی واؤ کو ہمزہ سے تبدیل کیا ہے دوسری کو کیوں نہیں کیا؟
جواب۔ اگر دوسری واؤ کو ہمزہ سے تبدیل کرتے تو ممکن تھا کہ پہلی واؤ کے ساتھ ایک اور واؤ عاطفہ یا قسمیہ آجاتا۔ پھر بھی ثقل باقی رہتا، اس وجہ سے پہلی واؤ کو ہمزہ سے تبدیل کیا ہے۔ (صرف بھترال)

قانون (۴۴) ہر باب مثال واوی از باب عَلِمَ، يَعْلَمُ کہ غیر محذوف الفا باشد، در مضارع معلوم او سوائے اصل سہ وجہ خواندن جائز اند، چنانچہ در يَوْجَلُ، يَاجَلُ، يَيْجَلُ، يِيْجَلُ خواندن جائز است۔

يَاجَلُ، يَيْجَلُ، يِيْجَلُ کا قانون

خلاصہ قانون۔ مثال واوی کا ہر وہ باب جو عَلِمَ، يَعْلَمُ کے وزن پر ہو اور فاء کلمہ محذوف نہ ہو تو اس باب کے مضارع معلوم میں اصل کے علاوہ تین وجہ پڑھنا جائز ہے جیسا کہ يَوْجَلُ کو يَاجَلُ، يَيْجَلُ، يِيْجَلُ پڑھنا جائز ہے
تشریح۔ اس قانون میں ایک حکم اور تین شرطیں ہیں۔
حکم۔ یہ ہے کہ مضارع معلوم میں سوائے اصل کے تین وجہ پڑھنا جائز ہے۔
شرط (۱) باب مثال واوی کا ہو۔ احتراز يَيْسَرُ سے کیونکہ یہ باب مثال یائی کا ہے۔
شرط (۲) وہ عَلِمَ يَعْلَمُ کے وزن پر ہو۔ احتراز وَسُمَ، يَوْسُمُ سے کیونکہ یہاں یہ باب عَلِمَ، يَعْلَمُ کے وزن پر نہ ہو۔
شرط (۳) مضارع میں فاء کلمہ محذوف نہ ہو۔ احتراز وَسِعَ يَسَعُ سے کیونکہ يَسَعُ میں فاء کلمہ محذوف ہے يَسَعُ اصل میں يَوْسَعُ تھا۔

مطابق مثال. وَجِلَ یَوْجَلُ سے یَاجَلُ، یَیْجَلُ، یِیْجَلُ پڑھنا جائز ہے۔

تعلیل. یُوْسَرُ دراصل یُیْسَرُ بود. یائے ساکن منظہر ماقبلش مضموم آن را بواد بدل کردند تا از یُیْسَرُ، یُوْسَرُ شد.

قانون (۴۶) ہر یائے ساکن منظہر غیر واقع مقابلہ فا کلمہ باب افتعال ماقبلش مضموم آن را بواو بدل کنند وجوباً بشرطیکہ در جمع اَفْعَلُ فُعْلَاءُ صفتے و فُعْلٰی صفتے و اسم مفعول ثلاثی مجرد اجوف یائی نباشد، اگر باشد۔ ضمہ ماقبلش را بکسرہ بدل کنند وجوباً۔

یُوْسَرُ کا قانون

خلاصہ قانون. ہر "یا"، ساکن منظہر جو باب افتعال کے فاکلمہ کے مقابلہ میں نہ ہو، اور اس "یا"، کا ماقبل مضموم ہو تو اس یا، کو واؤ سے تبدیل کرنا واجب ہے. بشرطیکہ اَفْعَلُ فُعْلَاءُ صفتی کی جمع اور فُعْلٰی صفتی، اور اسم مفعول ثلاثی مجرد اجوف یائی کا نہ ہو. اگر ہو تو اس کے ماقبل کے ضمہ کو کسرہ سے تبدیل کرنا واجب ہے.

تشریح. اس قانون کے حکم و شرائط کے سمجھنے سے قبل تین فائدوں کا جاننا ضروری ہے.

فائدہ ۱: وہ اسم جو اَفْعَلُ کے وزن پر آتا ہے وہ تین قسم پر ہے. ۱. اسمی. ۲. تفضیلی. ۳. صفتی.

(۱) اسمی وہ ہے جو اَفْعَلُ کے وزن پر ہو اور کسی کا نام ہو جیسے اَحْمَدُ. یہ اَفْعَلُ کے وزن پر ہے اور نام ہے.

(۲) تفضیلی وہ ہے جو اَفْعَلُ کے وزن پر ہو اور زیادتی والا معنی پایا جاتا ہو جیسے اَضْرَبُ یعنی زیادہ مارنے والا ایک مرد.

(۳) صفتی وہ ہے جو اَفْعَلُ کے وزن پر ہو اور معنی میں صفت کا اعتبار کیا گیا ہو. جیسے اَبْیَضُ یعنی وہ ذات جس میں سفیدی ہو.

فائدہ ۲: فُعْلَاءُ وزن کے اعتبار سے دو قسم پر ہے. ۱. فُعْلَاءُ اسمی. ۲. فُعْلَاءُ صفتی.

(۱) فُعْلَاءُ اسمی وہ ہے جو فُعْلَاءُ کے وزن پر ہو اور کسی کا نام ہو. جیسے صُحْرَاءُ، دُرْدَاءُ.

(۲) فُعْلَاءُ صفتی وہ ہے جو فُعْلَاءُ کے وزن پر ہو. اور معنی میں صفت کا اعتبار کیا جائے. جیسے بُیْضَاءُ یہ فُعْلَاءُ کے وزن پر ہے اور صفت کے معنی کا اعتبار کیا گیا ہے کیونکہ اس کے معنی سفید شئے کے ہیں (جب کہ مؤنث ہو)

فائدہ ۳: فُعْلٰی وزن کے اعتبار سے تین قسم پر ہے. ۱. اسمی. ۲. تفضیلی. ۳. صفتی.

(۱) فُعْلٰی اسمی وہ ہے جو فُعْلٰی کے وزن پر ہو اور کسی کا نام ہو جیسے طُوْبٰی (یہ اصل میں طُیْبٰی تھا یہاں "یا" کو واؤ سے تبدیل کیا ہے) یہ فُعْلٰی کے وزن پر ہے اور جنت میں ایک درخت کا نام ہے.

(۲) فُعْلٰی تفضیلی وہ ہے جو فُعْلٰی کے وزن پر ہو، اور معنی میں زیادتی کا اعتبار کیا جائے. جیسے ضُرْبٰی (یعنی بہت مارنیوالی عورت) یہ فُعْلٰی کے وزن پر ہے اور زیادتی کے معنی کا بھی اعتبار کیا گیا ہے.

(۳) فُعْلیٰ صفتی وہ ہے جو فُعْلیٰ کے وزن پر ہو، اور معنی میں صفت کا اعتبار کیا جائے۔ جیسے حُیْکیٰ (یعنی ناز نخرے کے ساتھ چلنے والی عورت) یہ فُعْلیٰ کے وزن پر ہے، اور صفت کے معنی کا اعتبار کیا گیا ہے۔

اس قانون میں دو حکم ہیں۔ پہلے حکم کی آٹھ شرطیں ہیں۔ چار وجودی اور چار عدمی۔ اور دوسرے حکم کی تین کامل شرطیں ہیں۔

حکم (۱) "یا" کو واؤ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط (۱) "یا" ہو۔ احتراز یُوْعِدُ سے کیونکہ یہاں واؤ ہے۔

شرط (۲) "یا" ساکن ہو۔ احتراز تَیَسَّرَ سے کیونکہ یہاں یا متحرک ہے۔

شرط (۳) "یا" ساکن منظہر ہو۔ احتراز زُیِّنَ سے کیونکہ یہاں یا مشدد ہے۔

شرط (۴) باب افتعال کے فاکلمہ کے مقابلہ میں نہ ہو۔ احتراز اِیْتَسَرَ سے کیونکہ یہاں "یا" افتعال کے فاکلمہ کے مقابلہ میں ہے۔

شرط (۵) "یا" کا ماقبل مضموم ہو۔ احتراز بَیْعٌ سے کیونکہ یہاں "یا" کا ماقبل مفتوح ہے۔

شرط (۶) اَفْعَلُ فَعْلَاءُ صفتی کی جمع میں نہ ہو۔ احتراز بُیْضٌ سے کیونکہ یہ اَبْیَضُ مذکر، اور بَیْضَاءُ مؤنث دونوں کی مشترک جمع ہے۔

شرط (۷) فُعْلیٰ صفتی نہ ہو۔ احتراز حُیْکیٰ سے کیونکہ یہ فُعْلیٰ صفتی ہے (کہ ناز و نخرے سے چلنے والی عورت۔ یہ ایک صفت ہے)۔

شرط (۸) اسم مفعول ثلاثی مجرد اجوف یائی کا نہ ہو۔ احتراز مَبِیْعٌ سے کیونکہ یہ اصل میں مَبْیُوْعٌ تھا تو یہ اجوف یائی ہے۔

مطابقی مثال۔ یُیْسِرُ سے یُوْسِرُ پڑھنا واجب ہے۔

حکم (۲) "یا" کے ماقبل کے ضمہ کو کسرہ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط (۱) اَفْعَلُ فَعْلَاءُ صفتی کی جمع میں ہو۔ احتراز یُوْسِرُ سے کیونکہ یہاں یہ مضارع ہے۔

مطابقی مثال۔ بُیْضٌ سے بِیْضٌ کیونکہ یہ اَبْیَضُ مذکر، بَیْضَاءُ مؤنث دونوں کی مشترک جمع ہے۔

شرط (۲) فُعْلیٰ صفتی ہو۔ احتراز طُیْبیٰ سے کیونکہ یہاں "یا" کو واؤ سے تبدیل کرنا واجب ہے اور یہ ایک درخت کا نام ہے۔

اتفاقی مثال۔ حُیْکیٰ سے حِیْکیٰ پڑھنا واجب ہے۔

شرط (۳) اسم مفعول ثلاثی مجرد اجوف یائی کا ہو۔ احتراز یُیْسِرُ سے کیونکہ یہ فعل مضارع ہے۔

مطابقی مثال۔ مَبْیُوْعٌ سے مَبِیْعٌ پڑھنا واجب ہے۔ وہ اس طرح کہ نقل حقیقی اور حکمی کے قانون کے تحت اسم مفعول ثلاثی مجرد اجوف یائی میں بھی نقل حرکت اور اثبات حرکت دونوں جائز ہیں۔ اثبات کی صورت جیسے مَبْیُوْعٌ۔

نقل حرکت کی صورت مَبُیْوْعٌ اسی قانون کے حکم دوم سے "یا" کے ماقبل کے ضمہ کو کسرہ سے تبدیل کیا تو مَبِیْوْعٌ ہو گیا۔ پھر التقائے ساکنین ہوا، پہلا ساکن مدہ تھا اس کو حذف کیا، اور میعاد کے قانون کے تحت واؤ کو یا سے تبدیل کیا تو مَبِوْعٌ سے مَبِیْعٌ ہو گیا۔

سوال۔ فُعْلیٰ اسمی میں "یا" کو واؤ سے تبدیل کیا ہے اور فُعْلیٰ صفتی میں "یا" کو واؤ سے تبدیل کیوں نہیں کیا؟

جواب۔ فُعْلیٰ اسمی اور فُعْلیٰ صفتی میں فرق ظاہر کرنے کے لیے ایسا کیا۔

سوال. اس کے برعکس کرلیا جاتا تو فرق ظاہر ہو جاتا، ایسا کیوں نہیں کیا؟

جواب. فُعْلیٰ صفتی فعل کی طرح معنًا ثقیل ہے اور واؤ بھی «یا» سے ثقیل ہے اگر «یا» کو واؤ سے تبدیل کرلیا جاتا تو لفظی اور معنوی ثقل لازم آتا اور یہ جائز نہیں، لہذا فُعْلیٰ اسمی میں یا کو واؤ سے تبدیل کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ (صرف بهتر ال ص۷۷)

باب اوّل صرف صغیر ثلاثی مجرد مثال واوی بروزن فَعَلَ یَفْعِلُ چوں اَلْوَعْدُ وَالْعِدَةُ وَالْمِیْعَادُ (وعدہ کرنا)

علامت. اس باب کی ماضی میں عین کلمہ مفتوح اور مضارع میں عین کلمہ مکسور ہوتا ہے۔

وَعَدَ، یَعِدُ، وَعْدًا، وَعِدَةً، وَمِیْعَادًا فهو وَاعِدٌ، وُعِدَ، یُوْعَدُ، وَعْدًا، وَعِدَةً، وَمِیْعَادًا، فذاك مَوْعُوْدٌ، لَمْ یَعِدْ، لَمْ یُوْعَدْ، لَا یَعِدُ، لَا یُوْعَدُ، لَنْ یَعِدَ، لَنْ یُوْعَدَ۔ الامر منه. عِدْ، لِتُوْعَدْ، لِیَعِدْ، لِیُوْعَدْ. والنهی عنه لَا تَعِدْ، لَا تُوْعَدْ، لَا یَعِدْ، لَا یُوْعَدْ. الظرف منه مَوْعِدٌ، مَوْعِدَانِ، مَوَاعِدُ، وَمُوَیْعِدٌ. والآلة منه مِیْعَدٌ، مِیْعَدَانِ، مَوَاعِدُ وَمُوَیْعِدٌ، وَمِیْعَدَةٌ، مِیْعَدَتَانِ، مَوَاعِدُ، وَمُوَیْعِدَةٌ، مِیْعَادٌ، مِیْعَادَانِ، مَوَاعِیْدُ وَمُوَیْعِیْدٌ. افعل التفضیل المذکر منه اَوْعَدُ، اَوْعَدَانِ، اَوْعَدُوْنَ، اَوَاعِدُ، وَاُوَیْعِدٌ. والمؤنث منه وُعْدٰی، وُعْدَیَانِ، وُعْدَیَاتٌ، وُعَدٌ، وُعَیْدٰی.

صرف کبیر فعل ماضی معلوم. وَعَدَ، وَعَدَا، وَعَدُوْا، وَعَدَتْ، وَعَدَتَا، وَعَدْنَ، وَعَدْتَ، وَعَدْتُمَا، وَعَدْتُمْ، وَعَدْتِ، وَعَدْتُمَا، وَعَدْتُنَّ، وَعَدْتُّ، وَعَدْنَا.

صرف کبیر فعل ماضی مجہول. وُعِدَ، وُعِدَا، وُعِدُوْا، وُعِدَتْ، وُعِدَتَا، وُعِدْنَ، وُعِدْتَ، وُعِدْتُمَا، وُعِدْتُمْ، وُعِدْتِ، وُعِدْتُمَا، وُعِدْتُنَّ، وُعِدْتُّ، وُعِدْنَا.

صرف کبیر فعل مضارع معلوم. یَعِدُ، یَعِدَانِ، یَعِدُوْنَ، تَعِدُ، تَعِدَانِ، یَعِدْنَ، تَعِدُ، تَعِدَانِ، تَعِدُوْنَ، تَعِدِیْنَ، تَعِدَانِ، تَعِدْنَ، اَعِدُ، نَعِدُ.

صرف کبیر فعل مضارع مجہول. یُوْعَدُ، یُوْعَدَانِ، یُوْعَدُوْنَ، تُوْعَدُ، تُوْعَدَانِ، یُوْعَدْنَ، تُوْعَدُ، تُوْعَدَانِ، تُوْعَدُوْنَ، تُوْعَدِیْنَ، تُوْعَدَانِ، تُوْعَدْنَ، اُوْعَدُ، نُوْعَدُ.

صرف کبیر اسم فاعل. وَاعِدٌ، وَاعِدَانِ، وَاعِدُوْنَ، وَاعِدَةٌ، وَاعِدَتَانِ، وَاعِدَاتٌ.

صرف کبیر اسم مفعول. مَوْعُوْدٌ، مَوْعُوْدَانِ، مَوْعُوْدُوْنَ، مَوْعُوْدَةٌ، مَوْعُوْدَتَانِ، مَوْعُوْدَاتٌ.

صرف کبیر فعل جحد معلوم. لَمْ یَعِدْ، لَمْ یَعِدَا، لَمْ یَعِدُوْا، لَمْ تَعِدْ، لَمْ تَعِدَا، لَمْ یَعِدْنَ، لَمْ تَعِدْ، لَمْ تَعِدَا، لَمْ تَعِدُوْا، لَمْ تَعِدِیْ، لَمْ تَعِدَا، لَمْ تَعِدْنَ، لَمْ اَعِدْ، لَمْ نَعِدْ

صرف کبیر فعل جحد مجہول. لَمْ یُوْعَدْ، لَمْ یُوْعَدَا، لَمْ یُوْعَدُوْا، لَمْ تُوْعَدْ، لَمْ تُوْعَدَا، لَمْ یُوْعَدْنَ، لَمْ تُوْعَدْ، لَمْ تُوْعَدَا، لَمْ تُوْعَدُوْا، لَمْ تُوْعَدِیْ، لَمْ تُوْعَدَا، لَمْ تُوْعَدْنَ، لَمْ اُوْعَدْ، لَمْ نُوْعَدْ.

صرف کبیر فعل نفی معلوم. لَا یَعِدُ، لَا یَعِدَانِ، لَا یَعِدُوْنَ، لَا تَعِدُ، لَا تَعِدَانِ، لَا یَعِدْنَ، لَا تَعِدُ، لَا تَعِدَانِ، لَا تَعِدُوْنَ
لَا تَعِدِیْنَ، لَا تَعِدَانِ، لَا تَعِدْنَ، لَا اَعِدُ، لَا نَعِدُ۔

صرف کبیر فعل نفی مجہول. لَا یُوْعَدُ، لَا یُوْعَدَانِ، لَا یُوْعَدُوْنَ، لَا تُوْعَدُ، لَا تُوْعَدَانِ، لَا یُوْعَدْنَ، لَا تُوْعَدُ
لَا تُوْعَدَانِ، لَا تُوْعَدُوْنَ، لَا تُوْعَدِیْنَ، لَا تُوْعَدَانِ، لَا تُوْعَدْنَ، لَا اُوْعَدُ، لَا نُوْعَدُ۔

صرف کبیر فعل نفی معلوم مؤکد بالن ناصبہ. لَنْ یَّعِدَ، لَنْ یَّعِدَا، لَنْ یَّعِدُوْا، لَنْ تَعِدَ، لَنْ تَعِدَا، لَنْ یَّعِدْنَ، لَنْ
تَعِدَ، لَنْ تَعِدَا، لَنْ تَعِدُوْا، لَنْ تَعِدِیْ، لَنْ تَعِدَا، لَنْ تَعِدْنَ، لَنْ اَعِدَ، لَنْ نَعِدَ۔

صرف کبیر فعل نفی مجہول مؤکد بالن ناصبہ. لَنْ یُّوْعَدَ، لَنْ یُّوْعَدَا، لَنْ یُّوْعَدُوْا، لَنْ تُوْعَدَ، لَنْ تُوْعَدَا، لَنْ یُّوْعَدْنَ
لَنْ تُوْعَدَ، لَنْ تُوْعَدَا، لَنْ تُوْعَدُوْا، لَنْ تُوْعَدِیْ، لَنْ تُوْعَدَا، لَنْ تُوْعَدْنَ، لَنْ اُوْعَدَ، لَنْ نُوْعَدَ۔

صرف کبیر فعل امر حاضر معلوم بے لام. عِدْ، عِدَا، عِدُوْا، عِدِیْ، عِدَا، عِدْنَ۔
فعل امر حاضر معلوم با نون تاکید ثقیلہ. عِدَنَّ، عِدَانِّ، عِدُنَّ، عِدِنَّ، عِدَانِّ، عِدْنَانِّ۔
فعل امر حاضر معلوم با نون تاکید خفیفہ. عِدَنْ، عِدُنْ، عِدِنْ۔

صرف کبیر فعل امر حاضر مجہول بلام. لِتُوْعَدْ، لِتُوْعَدَا، لِتُوْعَدُوْا، لِتُوْعَدِیْ، لِتُوْعَدَا، لِتُوْعَدْنَ۔
فعل امر حاضر مجہول با نون تاکید ثقیلہ. لِتُوْعَدَنَّ، لِتُوْعَدَانِّ، لِتُوْعَدُنَّ، لِتُوْعَدِنَّ، لِتُوْعَدَانِّ، لِتُوْعَدْنَانِّ۔
فعل امر حاضر مجہول با نون تاکید خفیفہ. لِتُوْعَدَنْ، لِتُوْعَدُنْ، لِتُوْعَدِنْ۔

صرف کبیر فعل امر غائب معلوم بالام. لِیَعِدْ، لِیَعِدَا، لِیَعِدُوْا، لِتَعِدْ، لِتَعِدَا، لِیَعِدْنَ، لِاَعِدْ، لِنَعِدْ۔
فعل امر غائب معلوم با نون تاکید ثقیلہ. لِیَعِدَنَّ، لِیَعِدَانِّ، لِیَعِدُنَّ، لِتَعِدَنَّ، لِتَعِدَانِّ، لِیَعِدْنَانِّ، لِاَعِدَنَّ، لِنَعِدَنَّ۔
فعل امر غائب معلوم با نون تاکید خفیفہ. لِیَعِدَنْ، لِیَعِدُنْ، لِتَعِدَنْ، لِاَعِدَنْ، لِنَعِدَنْ۔

فعل امر غائب مجہول بالام. لِیُوْعَدْ، لِیُوْعَدَا، لِیُوْعَدُوْا، لِتُوْعَدْ، لِتُوْعَدَا، لِیُوْعَدْنَ، لِاُوْعَدْ، لِنُوْعَدْ۔
فعل امر غائب مجہول با نون تاکید ثقیلہ. لِیُوْعَدَنَّ، لِیُوْعَدَانِّ، لِیُوْعَدُنَّ، لِتُوْعَدَنَّ، لِتُوْعَدَانِّ، لِیُوْعَدْنَانِّ،
لِاُوْعَدَنَّ، لِنُوْعَدَنَّ۔
فعل امر غائب مجہول با نون تاکید خفیفہ. لِیُوْعَدَنْ، لِیُوْعَدُنْ، لِتُوْعَدَنْ، لِاُوْعَدَنْ، لِنُوْعَدَنْ۔

صرف کبیر فعل نہی حاضر معلوم. لَا تَعِدْ، لَا تَعِدَا، لَا تَعِدُوْا، لَا تَعِدِیْ، لَا تَعِدَا، لَا تَعِدْنَ،
فعل نہی حاضر معلوم با نون تاکید ثقیلہ. لَا تَعِدَنَّ، لَا تَعِدَانِّ، لَا تَعِدُنَّ، لَا تَعِدِنَّ، لَا تَعِدَانِّ، لَا تَعِدْنَانِّ۔
فعل نہی حاضر معلوم با نون تاکید خفیفہ. لَا تَعِدَنْ، لَا تَعِدُنْ، لَا تَعِدِنْ۔

صرف کبیر فعل نہی حاضر مجہول. لَا تُوْعَدْ، لَا تُوْعَدَا، لَا تُوْعَدُوْا، لَا تُوْعَدِیْ، لَا تُوْعَدَا، لَا تُوْعَدْنَ۔

فعل نہی حاضر مجہول با نون تاکید ثقیلہ. لَا تُوعَدَنَّ، لَا تُوعَدَانِّ، لَا تُوعَدُنَّ، لَا تُوعَدِنَّ، لَا تُوعَدَانِّ، لَا تُوعَدْنَانِّ.

فعل نہی حاضر مجہول با نون تاکید خفیفہ. لَا تُوعَدَنْ، لَا تُوعَدُنْ، لَا تُوعَدِنْ.

صرف کبیر فعل نہی غائب معلوم. لَا يَعِدْ، لَا يَعِدَا، لَا يَعِدُوا، لَا تَعِدْ، لَا تَعِدَا، لَا يَعِدْنَ، لَا أَعِدْ، لَا نَعِدْ.

فعل نہی غائب معلوم با نون تاکید ثقیلہ. لَا يَعِدَنَّ، لَا يَعِدَانِّ، لَا يَعِدُنَّ، لَا تَعِدَنَّ، لَا تَعِدَانِّ، لَا يَعِدْنَانِّ، لَا أَعِدَنَّ، لَا نَعِدَنَّ.

فعل نہی غائب معلوم با نون تاکید خفیفہ. لَا يَعِدَنْ، لَا يَعِدُنْ، لَا تَعِدَنْ، لَا أَعِدَنْ، لَا نَعِدَنْ.

صرف کبیر فعل نہی غائب مجہول. لَا يُوعَدْ، لَا يُوعَدَا، لَا يُوعَدُوا، لَا تُوعَدْ، لَا تُوعَدَا، لَا يُوعَدْنَ، لَا أُوعَدْ، لَا نُوعَدْ.

فعل نہی غائب مجہول با نون تاکید ثقیلہ. لَا يُوعَدَنَّ، لَا يُوعَدَانِّ، لَا يُوعَدُنَّ، لَا تُوعَدَنَّ، لَا تُوعَدَانِّ، لَا يُوعَدْنَانِّ، لَا أُوعَدَنَّ، لَا نُوعَدَنَّ.

فعل نہی غائب مجہول با نون تاکید خفیفہ. لَا يُوعَدَنْ، لَا يُوعَدُنْ، لَا تُوعَدَنْ، لَا أُوعَدَنْ، لَا نُوعَدَنْ.

صرف کبیر اسم ظرف. مَوْعِدٌ، مَوْعِدَانِ، مَوَاعِدُ، مُوَيْعِدٌ.

باب دوم صرف صغیر ثلاثی مجرد مثال واوی بروزن فَعِلَ يَفْعَلُ چون اَلْوَجَلُ (ڈرنا)

علامت. اس باب کی ماضی میں عین کلمہ مکسور، اور مضارع میں عین کلمہ مفتوح ہوتا ہے۔

وَجِلَ، يَوْجَلُ، وَجَلًا فهو وَاجِلٌ، وُوجِلَ، يُوجَلُ، وَجَلًا، فذاك مَوْجُولٌ، لَمْ يَوْجَلْ، لَمْ يُوجَلْ، لَا يَوْجَلُ، لَا يُوجَلُ، لَنْ يَوْجَلَ، لَنْ يُوجَلَ الامر منه اِيجَلْ، لِتُوجَلْ، لِيَوْجَلْ، لِيُوجَلْ والنهى عنه لَا تَوْجَلْ، لَا تُوجَلْ، لَا يَوْجَلْ، لَا يُوجَلْ الظرف منه مَوْجَلٌ، مَوْجَلَانِ، مَوَاجِلُ، ومُوَيْجِلٌ، والآلة منه مِيجَلٌ، مِيجَلَانِ، مَوَاجِلُ، ومُوَيْجِلٌ، مِيجَلَةٌ مِيجَلَتَانِ، مَوَاجِلُ، ومُوَيْجِلَةٌ، مِيجَالٌ، مِيجَالَانِ، مَوَاجِيلُ، ومُوَيْجِيلٌ، وافعل التفضيل المذكر منه أَوْجَلُ، أَوْجَلَانِ، أَوْجَلُونَ، أَوَاجِلُ، وأُوَيْجِلٌ. والمؤنث منه وُجْلَى، وُجْلَيَانِ، وُجْلَيَاتٌ، وُجَلٌ، و وُجَيْلَى. وفعل التعجب منه، مَا أَوْجَلَهُ الخ

باب سوم صرف صغیر ثلاثی مجرد مثال واوی بروزن فَعَلَ يَفْعَلُ چون اَلْوَضْعُ (رکھنا)

علامت. اس باب کی ماضی اور مضارع میں عین کلمہ مفتوح ہوتا ہے۔

وَضَعَ، يَضَعُ، وَضْعًا فهو وَاضِعٌ، وُضِعَ، يُوضَعُ، وَضْعًا، فذاك مَوْضُوعٌ، لَمْ يَضَعْ، لَمْ يُوضَعْ، لَا يَضَعُ، لَا يُوضَعُ، لَنْ يَضَعَ، لَنْ يُوضَعَ. الامر منه ضَعْ، لِتُوضَعْ، لِيَضَعْ، لِيُوضَعْ. والنهى عنه لَا تَضَعْ، لَا تُوضَعْ، لَا يَضَعْ، لَا يُوضَعْ الظرف منه مَوْضَعٌ، مَوْضَعَانِ، مَوَاضِعُ، ومُوَيْضِعٌ، والآلة منه مِيضَعٌ، مِيضَعَانِ، مَوَاضِعُ، ومُوَيْضِعٌ.

مِيْضَعَةٌ، مِيْضَعَتَانِ، مَوَاضِعُ وَمُوَيْضِعَةٌ، مِيْضَاعٌ، مِيْضَاعَانِ، مَوَاضِيْعُ وَمُوَيْضِيْعٌ. وافعل التفضيل المذكر منه أَوْضَعُ، أَوْضَعَانِ، أَوْضَعُوْنَ، أَوَاضِعُ وأُوَيْضِعٌ. والمؤنث منه وُضْعٰى، وُضْعَيَانِ، وُضْعَيَاتٌ، وُضَعٌ، و وُضَيْعٰى. وفعل التعجب منه مَا أَوْضَعَهُ الخ

باب چہارم صرف صغیر ثلاثی مجرد مثال واوی بروزن فَعِلَ يَفْعِلُ. چوں اَلْوَرَمُ (سوجنا)

علامت۔ اس باب کی ماضی اور مضارع میں عین کلمہ مکسور رہتا ہے۔

وَرِمَ، يَرِمُ، وَرَمًا، فهو وَارِمٌ وَوُرِمَ، يُوْرَمُ، وَرَمًا فذاك مَوْرُوْمٌ، لَمْ يَرِمْ، لَمْ يُوْرَمْ، لَا يَرِمُ، لَا يُوْرَمُ، لَنْ يَرِمَ لَنْ يُوْرَمَ. الامر منه. رِمْ لِتُوْرَمْ، لِيَرِمْ، لِيُوْرَمْ والنهي عنه. لَا تَرِمْ، لَا تُوْرَمْ، لَا يَرِمْ، لَا يُوْرَمْ الظرف منه مَوْرِمٌ، مَوْرِمَانِ، مَوَارِمُ، مُوَيْرِمٌ، والآلة منه. مِيْرَمٌ، مِيْرَمَانِ، مَوَارِمُ، وَمُوَيْرِمٌ، مِيْرَمَةٌ، مِيْرَمَتَانِ، مَوَارِمُ و مُوَيْرِمَةٌ، مِيْرَامٌ، مِيْرَامَانِ، مَوَارِيْمُ وَمُوَيْرِيْمٌ، وافعل التفضيل المذكر منه أَوْرَمُ، أَوْرَمَانِ، أَوْرَمُوْنَ، أَوَارِمُ وأُوَيْرِمٌ، والمؤنث منه وُرْمٰى، وُرْمَيَانِ، وُرْمَيَاتٌ، وُرَمٌ وَوُرَيْمٰى وفعل التعجب منه مَا أَوْرَمَهُ وأَوْرِمْ بِهٖ.

باب پنجم صرف صغیر ثلاثی مجرد مثال واوی بروزن فَعُلَ يَفْعُلُ چوں اَلْوَسْمُ وَالْوَسَامَةُ (حسین ہونا)

علامت۔ اس باب کی ماضی اور مضارع میں عین کلمہ مضموم ہوتا ہے۔

وَسُمَ، يَوْسُمُ، وَسْمًا، فهو وَسِيْمٌ، لَمْ يَوْسُمْ، لَا يَوْسُمُ، لَنْ يَوْسُمَ، الامر منه اُوْسُمْ، لِيَوْسُمْ. والنهي عنه لَا تَوْسُمْ، لَا يَوْسُمْ، الظرف منه. مَوْسَمٌ. والآلة منه مِيْسَمٌ، مِيْسَمَةٌ، مِيْسَامٌ. وافعل التفضيل المذكر منه. أَوْسَمُ. والمؤنث منه وُسْمٰى۔

فائدہ۔ مثال واوی اور مثال یائی سے باب نَصَرَ يَنْصُرُ نہیں آتا۔ (تسہیل الارشاد صـ۸۲)

ابواب ثلاثی مزید فیہ مثال واوی

باب اوّل صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ مثال واوی بروزن اِفْعَالٌ چوں اَلْاِيْجَابُ (واجب کرنا)

أَوْجَبَ، يُوْجِبُ، اِيْجَابًا، فهو مُوْجِبٌ وأُوْجِبَ، يُوْجَبُ، اِيْجَابًا، فذاك مُوْجَبٌ. لَمْ يُوْجِبْ، لَمْ يُوْجَبْ، لَا يُوْجِبُ، لَا يُوْجَبُ، لَنْ يُوْجِبَ، لَنْ يُوْجَبَ. الامر منه أَوْجِبْ، لِتُوْجَبْ، لِيُوْجِبْ، لِيُوْجَبْ، والنهي عنه لَا تُوْجِبْ، لَا تُوْجَبْ، لَا يُوْجِبْ، لَا يُوْجَبْ. الظرف منه مُوْجَبٌ، مُوْجَبَانِ، مُوْجَبَاتٌ۔

باب دوم صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ مثال واوی بروزن تَفْعِیْلٌ چون اَلتَّوْحِیْدُ (ایک کا قائل ہونا)
وَحَّدَ، یُوَحِّدُ، تَوْحِیْدًا، فھو مُوَحِّدٌ، وُحِّدَ، یُوَحَّدُ، تَوْحِیْدًا، فذاک مُوَحَّدٌ. لم یُوَحِّدْ. لم یُوَحَّدْ، لا یُوَحِّدُ، لا یُوَحَّدُ، لن یُوَحِّدَ. لن یُوَحَّدَ. الامر منہ وَحِّدْ، لِتُوَحِّدْ، لِیُوَحِّدْ، لِیُوَحَّدْ، والنھی عنہ لا تُوَحِّدْ، لا تُوَحَّدْ لا یُوَحِّدْ، لا یُوَحَّدْ. الظرف منہ. مُوَحَّدٌ، مُوَحَّدَانِ، مُوَحَّدَاتٌ.

باب سوم صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ مثال واوی بروزن مُفَاعَلَۃٌ. چوں اَلْمُوَاظَبَۃُ (ہمیشگی کرنا)
وَاظَبَ، یُوَاظِبُ، مُوَاظَبَۃً فھو مُوَاظِبٌ وُوْظِبَ، یُوَاظَبُ، مُوَاظَبَۃً فذاک مُوَاظَبٌ. لم یُوَاظِبْ، لم یُوَاظَبْ، لا یُوَاظِبُ، لا یُوَاظَبُ، لن یُوَاظِبَ، لن یُوَاظَبَ. الامر منہ وَاظِبْ، لِتُوَاظَبْ، لِیُوَاظِبْ، لِیُوَاظَبْ. والنھی عنہ لا تُوَاظِبْ، لا تُوَاظَبْ، لا یُوَاظِبْ، لا یُوَاظَبْ. الظرف منہ مُوَاظَبٌ، مُوَاظَبَانِ، مُوَاظَبَاتٌ.

باب چہارم صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ مثال واوی بروزن تَفَعُّلٌ، چوں اَلتَّوَحُّدُ (یکتا ہونا)
تَوَحَّدَ، یَتَوَحَّدُ، تَوَحُّدًا فھو مُتَوَحِّدٌ وتُوُحِّدَ، یُتَوَحَّدُ، تَوَحُّدًا فذاک مُتَوَحَّدٌ، لم یَتَوَحَّدْ، لم یُتَوَحَّدْ، لا یَتَوَحَّدُ لا یُتَوَحَّدُ، لن یَتَوَحَّدَ، لن یُتَوَحَّدَ، الامر منہ تَوَحَّدْ. لِتُتَوَحَّدْ، لِیَتَوَحَّدْ، لِیُتَوَحَّدْ، والنھی عنہ لا تَتَوَحَّدْ، لا تُتَوَحَّدْ، لا یَتَوَحَّدْ، لا یُتَوَحَّدْ. الظرف منہ مُتَوَحَّدٌ، مُتَوَحَّدَانِ، مُتَوَحَّدَاتٌ.

باب پنجم صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ مثال واوی بروزن تَفَاعُلٌ چوں اَلتَّوَارُثُ (ایک دوسرے سے وراثت پانا)
تَوَارَثَ، یَتَوَارَثُ، تَوَارُثًا فھو مُتَوَارِثٌ، وتُوُوْرِثَ، یُتَوَارَثُ، تَوَارُثًا الخ

باب ششم صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ مثال واوی بروزن اِفْتِعَالٌ چوں اَلْاِتِّقَادُ (آگ کا روشن ہونا)
اِتَّقَدَ، یَتَّقِدُ، اِتِّقَادًا فھو مُتَّقِدٌ واُتُّقِدَ، یُتَّقَدُ، اِتِّقَادًا فذاک مُتَّقَدٌ، لم یَتَّقِدْ، لم یُتَّقَدْ، لا یَتَّقِدُ، لا یُتَّقَدُ، لن یَتَّقِدَ لن یُتَّقَدَ، الامر منہ اِتَّقِدْ الخ اس باب پر اِتَّخَذَ یَتَّخِذُ کا قانون جاری ہوتا ہے۔

باب ہفتم صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ مثال واوی بروزن اِسْتِفْعَالٌ، چوں اَلْاِسْتِیْجَابُ (لائق ہونا)
اِسْتَوْجَبَ، یَسْتَوْجِبُ، اِسْتِیْجَابًا، فھو مُسْتَوْجِبٌ، واُسْتُوْجِبَ، یُسْتَوْجَبُ، اِسْتِیْجَابًا، فذاک مُسْتَوْجَبٌ، لم

يُسْتَوْجَبُ ، لَمْ يُسْتَوْجَبْ ، لَا يُسْتَوْجِبُ ، لَا يُسْتَوْجَبُ ، لَنْ يَّسْتَوْجِبَ ، لَنْ يُّسْتَوْجَبَ ۔ الامر منه ۔ اِسْتَوْجِبْ ، لِتُسْتَوْجَبْ ، لِيَسْتَوْجِبْ ، لِيُسْتَوْجَبْ ، والنهی عنه ۔ لَا تَسْتَوْجِبْ الخ

فائدہ ۔ اِسْتَوْجَبَ کو اِسْتَاجَبَ پڑھنا جائز ہے جیسا کہ قبیلہ بنی حارث اور بعض دوسرے قبائل واو ساکن جو فتحہ کے بعد ہو اس کو الف سے تبدیل کرتے ہیں جیسا کہ آگے انشاء اللہ آئے گا ۔

باب ہشتم صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ مثال واوی بروزن اِنْفِعَالٌ چوں اَلْاِنْوِقَادُ (روشن ہونا)

اِنْوَقَدَ ، يَنْوَقِدُ ، اِنْوِقَادًا ، فهو مُنْوَقِدٌ و اُنْوُقِدَ ، يُنْوَقَدُ ، اِنْوِقَادًا ، فذاك مُنْوَقَدٌ ، لَمْ يَنْوَقِدْ ، لَمْ يُنْوَقَدْ ، لَا يَنْوَقِدُ ، لَا يُنْوَقَدُ ، لَنْ يَّنْوَقِدَ ، لَنْ يُّنْوَقَدَ ۔ الامر منه ۔ اِنْوَقِدْ ، لِتُنْوَقَدْ ، لِيَنْوَقِدْ ، لِيُنْوَقَدْ والنهی عنه لَا تَنْوَقِدْ ، لَا تُنْوَقَدْ الخ

ختم شد ابواب مثال واوی

ابواب ثلاثی مجرد مثال یائی

باب اوّل صرف صغیر ثلاثی مجرد مثال یائی بروزن فَعَلَ یَفْعِلُ چوں اَلْیُسْرُ وَالْمَیْسِرَةُ (جوا کھیلنا)

علامت۔ ماضی کا عین کلمہ مفتوح اور مضارع کا عین کلمہ مکسور ہوتا ہے۔

یَسَرَ، یَیْسِرُ، یُسْرًا، فهو یَاسِرٌ، ویُسِرَ، یُوْسَرُ، یُسْرًا، فذاک مَیْسُوْرٌ، لَمْ یَیْسِرْ، لَمْ یُوْسَرْ، لَا یَیْسِرُ، لَا یُوْسَرُ، لَنْ یَیْسِرَ، لَنْ یُوْسَرَ. الامر منه. اِیْسِرْ، لِتُوْسَرْ، لِیَیْسِرْ، لِیُوْسَرْ. والنهی عنه. لَا تَیْسِرْ، لَا تُوْسَرْ، لَا یَیْسِرْ، لَا یُوْسَرْ، الظرف منه. مَیْسِرٌ، مَیْسِرَانِ، مَیَاسِرُ، وَمُیَیْسِرٌ. والاٰلة منه مِیْسَرٌ، مِیْسَرَانِ، مَیَاسِرُ، ومُیَیْسِرٌ، مِیْسَرَةٌ، مِیْسَرَتَانِ، مَیَاسِرُ، ومُیَیْسِرَةٌ، مِیْسَارٌ، مِیْسَارَانِ، مَیَاسِیْرُ، ومُیَیْسِیْرٌ. وافعل التفضیل المذکر منه اَیْسَرُ، اَیْسَرَانِ، اَیْسَرُوْنَ، اَیَاسِرُ، واُیَیْسِرُ، والمؤنث منه. یُسْرٰی، یُسْرَیَانِ، یُسْرَیَاتٌ، یُسَرٌ ویُسَیْرٰی وفعل التعجب منه مَا اَیْسَرَهٗ الخ.

صرف کبیر فعل ماضی معلوم۔ یَسَرَ، یَسَرَا، یَسَرُوْا، یَسَرَتْ، یَسَرَتَا، یَسَرْنَ، یَسَرْتَ، یَسَرْتُمَا، یَسَرْتُمْ، یَسَرْتِ، یَسَرْتُمَا، یَسَرْتُنَّ، یَسَرْتُ، یَسَرْنَا.

فعل ماضی مجہول۔ یُسِرَ، یُسِرَا، یُسِرُوْا، یُسِرَتْ، یُسِرَتَا، یُسِرْنَ، یُسِرْتَ، یُسِرْتُمَا، یُسِرْتُمْ، یُسِرْتِ، یُسِرْتُمَا، یُسِرْتُنَّ، یُسِرْتُ، یُسِرْنَا.

فعل مضارع معلوم۔ یَیْسِرُ، یَیْسِرَانِ، یَیْسِرُوْنَ، تَیْسِرُ، تَیْسِرَانِ، یَیْسِرْنَ، تَیْسِرُ، تَیْسِرَانِ، تَیْسِرُوْنَ، تَیْسِرِیْنَ، تَیْسِرَانِ، تَیْسِرْنَ، اَیْسِرُ، نَیْسِرُ.

فعل مضارع مجہول۔ یُوْسَرُ، یُوْسَرَانِ، یُوْسَرُوْنَ، تُوْسَرُ، تُوْسَرَانِ، یُوْسَرْنَ، تُوْسَرُ، تُوْسَرَانِ، تُوْسَرُوْنَ، تُوْسَرِیْنَ، تُوْسَرَانِ، تُوْسَرْنَ، اُوْسَرُ، نُوْسَرُ.

اسم فاعل۔ یَاسِرٌ، یَاسِرَانِ، یَاسِرُوْنَ، یَاسِرَةٌ، یَاسِرَتَانِ، یَاسِرَاتٌ.

اسم مفعول مَیْسُوْرٌ، مَیْسُوْرَانِ، مَیْسُوْرُوْنَ، مَیْسُوْرَةٌ، مَیْسُوْرَتَانِ، مَیْسُوْرَاتٌ.

باب دوم صرف صغیر ثلاثی مجرد مثال یائی بروزن فَعَلَ یَفْعَلُ، چوں اَلْیَنْعُ (پھل کا پک جانا)

علامت اس باب کی ماضی اور مضارع کا عین کلمہ مفتوح ہوتا ہے۔

یَنَعَ، یَیْنَعُ، یَنْعًا فهو یَانِعٌ، وَیُنِعَ، یُوْنَعُ، یَنْعًا، فذاک مَیْنُوْعٌ، لَمْ یَیْنَعْ، لَمْ یُوْنَعْ، لَا یَیْنَعُ، لَا یُوْنَعُ، لَنْ یَیْنَعَ،

لَنْ یُّوْتَعَ۔ الامر منہ اِیْنَعْ ، لِتُوْنَعْ لِیَیْنَعْ ، لِیُوْنَعْ ۔ والنهی عنه لَاتَیْنَعْ ، لَاتُوْنَعْ ، لَایَیْنَعْ لَایُوْنَعْ ۔ الظرف منہ مَیْنَعٌ ، مَیْنَعَانِ ، مَیَانِعُ ، وَمُیَیْنِعٌ ۔ والآلة منه مِیْنَعٌ ، مِیْنَعَانِ ، مَیَانِعُ وَمُیَیْنِعٌ ، مِیْنَعَةٌ ، مِیْنَعَتَانِ ، مَیَانِعُ وَمُیَیْنِعَةٌ مِیْنَاعٌ مِیْنَاعَانِ ، مَیَانِیْعُ ، وَمُیَیْنِیْعٌ وافعل التفضیل المذکر منہ اَیْنَعُ ، اَیْنَعَانِ ، اَیْنَعُوْنَ ، اَیَانِعُ ، وَاُیَیْنِعٌ ۔ والمؤنث منه یُنْعٰی ، یُنْعَیَانِ ، یُنْعَیَاتٌ ، یُنَعٌ وَیُنَیْعٰی ونعل التعجب منہ ۔ مَا اَیْنَعَهٗ الخ

باب سوم صرف صغیر ثلاثی مجرد مثال یائی بروزن فَعِلَ یَفْعِلُ چوں اَلْیُتْمُ (یتیم ہونا)

علامت ۔ اس باب کی ماضی اور مضارع کا عین کلمہ مکسور ہوتا ہے۔

یَتِمَ ، یَیْتِمُ ، یُتْمًا فهو یَتِیْمٌ ۔ وَیُتِمَ ، یُوْتَمُ ، یُتْمًا ، فذاك مَیْتُوْمٌ ، لَمْ یَیْتِمْ ، لَمْ یُوْتَمْ ، لَایَیْتِمُ ، لَایُوْتَمُ ، لَنْ یَّیْتِمَ ، لَنْ یُّوْتَمَ الامر منہ اِیْتِمْ ، لِتُوْتَمْ ، لِیَیْتِمْ ، لِیُوْتَمْ ، والنهی عنہ ۔ لَاتَیْتِمْ ، لَاتُوْتَمْ ، لَایَیْتِمْ ، لَایُوْتَمْ الظرف منه مَیْتِمٌ ، مَیْتِمَانِ مَیَاتِمُ وَمُیَیْتِمٌ والآلة منہ مِیْتَمٌ ، مِیْتَمَانِ ، مَیَاتِمُ وَمُیَیْتِمٌ ، مِیْتَمَةٌ ، مِیْتَمَتَانِ ، مَیَاتِمُ وَمُیَیْتِمَةٌ ، مِیْتَامٌ ، مِیْتَامَانِ مَیَاتِیْمُ ، وَمُیَیْتِیْمٌ ۔ وافعل التفضیل المذکر منہ اَیْتَمُ ، اَیْتَمَانِ ، اَیْتَمُوْنَ ، اَیَاتِمُ وَاُیَیْتِمٌ ۔ والمؤنث منه یُتْمٰی یُتْمَیَانِ یُتْمَیَاتٌ ، یُتَمٌ وَیُتَیْمٰی ، ونعل التعجب منه ۔ مَا اَیْتَمَهٗ الخ

باب چہارم صرف صغیر ثلاثی مجرد مثال یائی بروزن فَعِلَ یَفْعَلُ چوں اَلْیُبْسُ (خشک ہونا)

علامت ۔ ماضی کا عین کلمہ مکسور اور مضارع کا عین کلمہ مفتوح ہوتا ہے۔

یَبِسَ ، یَیْبَسُ ، یُبْسًا فهو یَابِسٌ وَیُبِسَ ، یُوْبَسُ ، یُبْسًا فذاك مَیْبُوْسٌ ، لَمْ یَیْبَسْ ، لَمْ یُوْبَسْ ، لَایَیْبَسُ ، لَایُوْبَسُ ، لَنْ یَّیْبَسَ ، لَنْ یُّوْبَسَ ۔ الامر منہ اِیْبَسْ ، لِتُوْبَسْ ، لِیَیْبَسْ ، لِیُوْبَسْ ۔ والنهی عنہ لَاتَیْبَسْ ، لَاتُوْبَسْ ، لَایَیْبَسْ ، لَایُوْبَسْ ، الظرف منہ مَیْبَسٌ ، مَیْبَسَانِ ، مَیَابِسُ وَمُیَیْبِسٌ ، والآلة منه مِیْبَسٌ ، مِیْبَسَانِ ، مَیَابِسُ وَمُیَیْبِسٌ ، مِیْبَسَةٌ ، مِیْبَسَتَانِ ، مَیَابِسُ وَمُیَیْبِسَةٌ ، مِیْبَاسٌ ، مِیْبَاسَانِ ، مَیَابِیْسُ ، وَمُیَیْبِیْسٌ وَمُیَیْبِیْسَةٌ

وافعل التفضیل المذکر منہ اَیْبَسُ ، اَیْبَسَانِ ، اَیْبَسُوْنَ ، اَیَابِسُ وَاُیَیْبِسٌ ، والمؤنث منہ ۔ یُبْسٰی یُبْسَیَانِ ، یُبْسَیَاتٌ ، یُبَسٌ ، وَیُبَیْسٰی ، نعل التعجب منہ مَا اَیْبَسَهٗ الخ

باب پنجم صرف صغیر ثلاثی مجرد مثال یائی بروزن فَعُلَ یَفْعُلُ چوں اَلْیُسْرُ (آسان ہونا)

علامت ۔ اس کی ماضی اور مضارع کا عین کلمہ مضموم ہوتا ہے۔

یَسُرَ ، یَیْسُرُ ، یُسْرًا ، فهو یَسِیْرٌ ۔ وَیُسِرَ ، یُوْسَرُ ، یُسْرًا ، فذاك مَیْسُوْرٌ ، لَمْ یَیْسُرْ ، لَمْ یُوْسَرْ ، لَایَیْسُرُ ، لَایُوْسَرُ ،

لَنْ يَّيْسُرَ لَنْ تُوْسَرَ. الامر منه اُوْسُرْ، لِتُوْسَرْ، لِيَيْسُرْ، لِيُوْسَرْ. والنهي عنه لَا تَيْسُرْ، لَا تُوْسَرْ، لَا يَيْسُرْ، لَا يُوْسَرْ، الظرف منه مَيْسِرٌ، مَيْسِرَانِ، مَيَاسِرُ، وَمُيَيْسِرٌ. والاٰلة منه مِيْسَرٌ، مِيْسَرَانِ، مَيَاسِرُ، وَمُيَيْسِرٌ، مِيْسَرَةٌ مِيْسَرَتَانِ، مَيَاسِرُ، وَمُيَيْسِرَةٌ، مِيْسَارٌ، مِيْسَارَانِ، مَيَاسِيْرُ، وَمُيَيْسِيْرٌ. وافعل التفضيل المذكر منه اَيْسَرُ اَيْسَرَانِ، اَيْسَرُوْنَ، اَيَاسِرُ، وَاُيَيْسِرُ. والمؤنث منه يُسْرٰى، يُسْرَيَانِ، يُسْرَيَاتٌ، يُسَرٌ، وَيُسَيْرٰى الخ

ابواب ثلاثی مزید فیہ مثال یائی

باب اوّل صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ مثال یائی بروزن اِفْعَالٌ چوں اَلْاِيْسَارُ (مالدار ہونا)

اَيْسَرَ، يُوْسِرُ، اِيْسَارًا، فهو مُوْسِرٌ، وَاُوْسِرَ، يُوْسَرُ، اِيْسَارًا، فذاك مُوْسَرٌ، لَمْ يُوْسِرْ، لَمْ يُوْسَرْ الخ

فائدہ: مضارع کے تمام مشتقات میں یعنی نفی تاکید بلن، نفی جحد بلم، لام تاکید با نون ثقیلہ وخفیفہ، امر ونہی، اسم فاعل، اسم مفعول میں یُوْسِرُ کا قانون جاری ہوگا۔

باب دوم صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ مثال یائی بروزن تَفْعِيْل چوں اَلتَّيْسِيْرُ (آسان ہونا)

يَسَّرَ، يُيَسِّرُ، تَيْسِيْرًا، فهو مُيَسِّرٌ وَيُسِّرَ، يُيَسَّرُ، تَيْسِيْرًا، فذاك مُيَسَّرٌ، لَمْ يُيَسِّرْ، لَمْ يُيَسَّرْ، لَا يُيَسِّرُ، لَا يُيَسَّرُ، لَنْ يُيَسِّرَ، لَنْ يُيَسَّرَ، الامر منه يَسِّرْ، لِتُيَسَّرْ الخ

باب سوم صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ مثال یائی بروزن مُفَاعَلَةٌ چوں اَلْمُيَاسَرَةُ (باہم آسانی کرنا)

يَاسَرَ، يُيَاسِرُ، مُيَاسَرَةً، فهو مُيَاسِرٌ، وَيُوْسِرَ، يُيَاسَرُ، مُيَاسَرَةً فذاك مُيَاسَرٌ لَمْ يُيَاسِرْ، لَمْ يُيَاسَرْ، لَا يُيَاسِرُ، لَا يُيَاسَرُ، لَنْ يُيَاسِرَ، لَنْ يُيَاسَرَ، الامر منه يَاسِرْ، لِتُيَاسَرْ، لِيُيَاسِرْ، لِيُيَاسَرْ. والنهي عنه لَا تُيَاسِرْ، لَا تُيَاسَرْ الخ

باب چہارم صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ مثال یائی بروزن تَفَعُّلٌ چوں اَلتَّيَسُّرُ (آسان ہونا)

تَيَسَّرَ، يَتَيَسَّرُ، تَيَسُّرًا فهو مُتَيَسِّرٌ، وَتُيُسِّرَ، يُتَيَسَّرُ، تَيَسُّرًا فذاك مُتَيَسَّرٌ، لَمْ يَتَيَسَّرْ، لَمْ يُتَيَسَّرْ، لَا يَتَيَسَّرُ، لَا يُتَيَسَّرُ الخ

باب پنجم صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ مثال یائی بروزن تَفَاعُلٌ چوں اَلتَّيَامُنُ (دائیں طرف سے شروع کرنا)

تَيَامَنَ، يَتَيَامَنُ، تَيَامُنًا، فهو مُتَيَامِنٌ، وَتُيُوْمِنَ، يُتَيَامَنُ، تَيَامُنًا، فذاك مُتَيَامَنٌ، لَمْ يَتَيَامَنْ، لَمْ يُتَيَامَنْ، لَا يَتَيَامَنُ

لا یتنیامن ۔ لن یتنیامن ۔ لن یُتنیامن ۔ الامر منہ تیامن الخ

باب ششم صرف صغیر ثلاثی مزید مثال یائی بروزن اِفْتِعَالٌ چوں اَلْاِتِّسَارُ (جوا کھیلنا)

اِتَّسَرَ ، یَتَّسِرُ ، اِتِّسَارًا ، فھو مُتَّسِرٌ ، واُتُّسِرَ ، یُتَّسَرُ ، اِتِّسَارًا ۔ فذاک مُتَّسَرٌ ، لم یَتَّسِرْ ، لم یُتَّسَرْ الخ

باب ہفتم صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ مثال یائی بروزن اِسْتِفْعَالٌ ، چوں اَلْاِسْتِیْسَارُ (آسان ہونا)

اِسْتَیْسَرَ ، یَسْتَیْسِرُ ، اِسْتِیْسَارًا ، فھو مُسْتَیْسِرٌ الخ

فائدہ ۔ اس باب کی ماضی مجہول پر یُوْسُرُ کا قانون جاری ہوتا ہے اس کے علاوہ کہیں تعلیل نہیں ہوئی (و از باقی نیامدہ الاقلیلا)

(ختم شد مثال یائی)

قوانین و ابواب اجوف

باب اوّل صرف صغیر ثلاثی مجرد اجوف واوی بروزن فَعَلَ یَفْعُلُ چوں اَلْقَوْلُ وَالْقِیْلُ وَالْقَالَۃُ (کہنا)

علامت ۔ اس باب کی ماضی میں عین کلمہ مفتوح اور مضارع میں عین کلمہ مضموم ہوتا ہے ۔

قَالَ ، یَقُوْلُ ، قَوْلًا ، فھو قَائِلٌ ، وقِیْلَ ، یُقَالُ ، قَوْلًا فذاک مَقُوْلٌ ، لم یَقُلْ ، لم یُقَلْ ، لا یَقُوْلُ ، لا یُقَالُ ، لن یَقُوْلَ ، لن یُقَالَ ، الامر منہ قُلْ ، لِتُقَلْ ، لِیَقُلْ ، لِیُقَلْ ، والنھی عنہ لا تَقُلْ ، لا تُقَلْ ، لا یَقُلْ ، لا یُقَلْ ، الظرف منہ مَقَالٌ ، مَقَالَانِ ، مَقَاوِلُ ومُقَیِّلٌ والآلۃ منہ مِقْوَلٌ ، مِقْوَلَانِ ، مَقَاوِلُ ومُقَیِّلٌ ۔ مِقْوَلَۃٌ ، مِقْوَلَتَانِ ، مَقَاوِلُ ومُقَیِّلَۃٌ مِقْوَالٌ ، مِقْوَالَانِ ، مَقَاوِیْلُ ومُقَیْوِیْلٌ ۔ وافعل التفضیل المذکر منہ اَقْوَلُ ، اَقْوَلَانِ ، اَقْوَلُوْنَ ، اَقَاوِلُ ، واُقَیِّلٌ ، والمؤنث منہ قُوْلٰی ، قُوْلَیَانِ ، قُوْلَیَاتٌ ، قُوَلٌ ، وقُوَیْلٰی ۔ وفعل التعجب منہ مَا اَقْوَلَہٗ واَقْوِلْ بِہٖ ۔

صرف کبیر فعل ماضی معلوم

قَالَ ، قَالَا ، قَالُوْا ، قَالَتْ ، قَالَتَا ، قُلْنَ ، قُلْتَ ، قُلْتُمَا ، قُلْتُمْ ، قُلْتِ ، قُلْتُمَا ، قُلْتُنَّ ، قُلْتُ ، قُلْنَا ۔

فعل ماضی مجہول قِیْلَ ، قِیْلَا ، قِیْلُوْا ، قِیْلَتْ ، قِیْلَتَا ، قُلْنَ ، قُلْتَ ، قُلْتُمَا ، قُلْتُمْ ، قُلْتِ ، قُلْتُمَا ، قُلْتُنَّ ، قُلْتُ ، قُلْنَا ۔

فعل مضارع معلوم یَقُوْلُ ، یَقُوْلَانِ ، یَقُوْلُوْنَ ، تَقُوْلُ ، تَقُوْلَانِ ، یَقُلْنَ ، تَقُوْلُ ، تَقُوْلَانِ ، تَقُوْلُوْنَ ، تَقُوْلِیْنَ ، تَقُوْلَانِ ، تَقُلْنَ ، اَقُوْلُ ، نَقُوْلُ ۔

فعل مضارع مجہول. یُقَالُ ، یُقَالَانِ ، یُقَالُوْنَ ، تُقَالُ ، تُقَالَانِ ، یُقَلْنَ ، تُقَالُ ، تُقَالَانِ ، تُقَالُوْنَ ، تُقَالِیْنَ ، تُقَالَانِ ، تُقَلْنَ ، اُقَالُ ، نُقَالُ ۔

اسم فاعل. قَائِلٌ ، قَائِلَانِ ، قَائِلُوْنَ ، قَالَۃٌ ، قُوَّالٌ ، قُوَّلٌ ، قَوْلٌ ، قُوْلٌ ، قُوَلَاءُ ، قُوْلَانٌ ، قِیَالٌ ، قُوُوْلٌ ، اَقْوَالٌ ، قَائِلَۃٌ ، قَائِلَتَانِ ، قَائِلَاتٌ ، قَوَائِلُ ، قُوَیْلٌ ، وقُوَیِّلَۃٌ ۔

اسم مفعول. مَقُوْلٌ ، مَقُوْلَانِ ، مَقُوْلُوْنَ ، مَقُوْلَۃٌ ، مَقُوْلَتَانِ ، مَقُوْلَاتٌ ، مَقَاوِیْلُ ، مُقَیِّلٌ ، مُقَیِّلَۃٌ ۔

فعل نفی جحد معلوم. لَمْ یَقُلْ ، لَمْ یَقُوْلَا ، لَمْ یَقُوْلُوْا ، لَمْ تَقُلْ ، لَمْ تَقُوْلَا ، لَمْ یَقُلْنَ ، لَمْ تَقُلْ ، لَمْ تَقُوْلَا ، لَمْ تَقُوْلُوْا ، لَمْ تَقُوْلِیْ ، لَمْ تَقُوْلَا ، لَمْ تَقُلْنَ ، لَمْ اَقُلْ ، لَمْ نَقُلْ

فعل نفی جحد مجہول. لَمْ یُقَلْ ، لَمْ یُقَالَا ، لَمْ یُقَالُوْا ، لَمْ تُقَلْ ، لَمْ تُقَالَا ، لَمْ یُقَلْنَ ، لَمْ تُقَلْ ، لَمْ تُقَالَا ، لَمْ تُقَالُوْا ، لَمْ تُقَالِیْ ، لَمْ تُقَالَا ، لَمْ تُقَلْنَ ، لَمْ اُقَلْ ، لَمْ نُقَلْ ۔

فعل نفی معلوم. لَا یَقُوْلُ ، لَا یَقُوْلَانِ ، لَا یَقُوْلُوْنَ ، لَا تَقُوْلُ ، لَا تَقُوْلَانِ ، لَا یَقُلْنَ ، لَا تَقُوْلُ ، لَا تَقُوْلَانِ ، لَا تَقُوْلُوْنَ ، لَا تَقُوْلِیْنَ ، لَا تَقُوْلَانِ ، لَا تَقُلْنَ ، لَا اَقُوْلُ ، لَا نَقُوْلُ ۔

فعل نفی مجہول. لَا یُقَالُ ، لَا یُقَالَانِ ، لَا یُقَالُوْنَ ، لَا تُقَالُ ، لَا تُقَالَانِ ، لَا یُقَلْنَ ، لَا تُقَالُ ، لَا تُقَالَانِ ، لَا تُقَالُوْنَ ، لَا تُقَالِیْنَ ، لَا تُقَالَانِ ، لَا تُقَلْنَ ، لَا اُقَالُ ، لَا نُقَالُ ۔

فعل نفی مؤکد بلن ناصبہ معلوم. لَنْ یَقُوْلَ ، لَنْ یَقُوْلَا ، لَنْ یَقُوْلُوْا ، لَنْ تَقُوْلَ ، لَنْ تَقُوْلَا ، لَنْ یَقُلْنَ ، لَنْ تَقُوْلَ ، لَنْ تَقُوْلَا ، لَنْ تَقُوْلُوْا ، لَنْ تَقُوْلِیْ ، لَنْ تَقُوْلَا ، لَنْ تَقُلْنَ ، لَنْ اَقُوْلَ ، لَنْ نَقُوْلَ ۔

فعل نفی مؤکد بلن ناصبہ مجہول. لَنْ یُقَالَ ، لَنْ یُقَالَا ، لَنْ یُقَالُوْا ، لَنْ تُقَالَ ، لَنْ تُقَالَا ، لَنْ یُقَلْنَ ، لَنْ تُقَالَ ، لَنْ تُقَالَا ، لَنْ تُقَالُوْا ، لَنْ تُقَالِیْ ، لَنْ تُقَالَا ، لَنْ تُقَلْنَ ، لَنْ اُقَالَ ، لَنْ نُقَالَ ۔

فعل امر حاضر معلوم. قُلْ ، قُوْلَا ، قُوْلُوْا ، قُوْلِیْ ، قُوْلَا ، قُلْنَ ۔

فائدہ۔ امر حاضر کے صیغوں میں تعلیل کے بعد "فا کلمہ کے متحرک ہونے کی وجہ سے" ہمزہ وصلی کی ضرورت نہیں رہتی۔ اس لیے ہمزہ کو حذف کر دیا جاتا ہے۔

فعل امر حاضر مجہول. لِتُقَلْ ، لِتُقَالَا ، لِتُقَالُوْا ، لِتُقَالِیْ ، لِتُقَالَا ، لِتُقَلْنَ ۔

فعل امر غائب معلوم. لِیَقُلْ ، لِیَقُوْلَا ، لِیَقُوْلُوْا ، لِتَقُلْ ، لِتَقُوْلَا ، لِیَقُلْنَ ، لِاَقُلْ ، لِنَقُلْ ۔

فعل امر غائب مجہول. لِیُقَلْ ، لِیُقَالَا ، لِیُقَالُوْا ، لِتُقَلْ ، لِتُقَالَا ، لِیُقَلْنَ ، لِاُقَلْ ، لِنُقَلْ ۔

فعل نہی حاضر معلوم. لَا تَقُلْ ، لَا تَقُوْلَا ، لَا تَقُوْلُوْا ، لَا تَقُوْلِیْ ، لَا تَقُوْلَا ، لَا تَقُلْنَ ۔

فعل نہی حاضر مجہول. لَا تُقَلْ ، لَا تُقَالَا ، لَا تُقَالُوْا ، لَا تُقَالِیْ ، لَا تُقَالَا ، لَا تُقَلْنَ ۔

فعل نہی غائب معلوم. لَا یَقُلْ، لَا یَقُولَا، لَا یَقُولُوا، لَا تَقُلْ، لَا تَقُولَا، لَا یَقُلْنَ۔ لَا اَقُلْ، لَا نَقُلْ۔

فعل نہی غائب مجہول. لَا یُقَلْ، لَا یُقَالَا، لَا یُقَالُوا، لَا تُقَلْ، لَا تُقَالَا، لَا یُقَلْنَ، لَا اُقَلْ، لَا نُقَلْ۔

باقی فعل امر اور فعل نہی با نون تاکید ثقیلہ وخفیفہ، اسم ظرف، اسم آلہ، اسم تفضیل وغیرہ کے صیغہ جات خود نکالیں۔

تعلیل قَالَ در اصل قَوَلَ بود، واؤ متحرک ماقبلش مفتوح آن واو را بالف بدل کردند تا از قَوَلَ، قَالَ شد.

قانون (۴۶) ہر واؤ، ویا متحرک بحرکت لازمی، ماقبلش مفتوح باشد از آن یک کلمہ بالف مبدل شود وجوبًا بشرطیکہ آن واؤ ویا مقابلہ فاء وعین کلمہ ناقص ودر حکم عین کلمہ ناقص نباشد، ومابعدش مدہ زائدہ کہ لازم بود تحقق وسکون او، وحرف تثنیہ والف جمع مؤنث سالم، ویائے نسبت، ونون تاکید نباشد، وآن کلمہ بروزن فَعَلَانٌ وفَعَلَیٰ وبمعنی آن کلمہ کہ در آن تعلیل نیست نہ باشد، ومقابلہ عین کلمہ ملحق، ومقابلہ عین کلمہ بدل از حرف صحیح، ومقابلہ عین کلمہ فعل غیر متصرف نباشد.

قَالَ، بَاعَ کا قانون

خلاصہ قانون ہر واؤ اور یاء جو متحرک ہو اور حرکت بھی لازمی ہو اور اس واؤ اور یا کا ماقبل بھی مفتوح ہو کر اسی کلمہ میں ہو تو ایسی واؤ اور یا کو الف سے تبدیل کرنا واجب ہے۔ بشرطیکہ وہ واؤ اور یاء فاکلمہ کے مقابلہ میں نہ ہو۔ اور ناقص میں کے عین کلمہ کے مقابلہ میں بھی نہ ہو یعنی لفیف مقرون نہ ہو۔ اور حکم ناقص میں عین کلمہ کے مقابلہ میں بھی نہ ہو۔ (حکم ناقص میں عین کلمہ کے مقابلہ میں ہونے کا مطلب یہ ہے کہ "حرف علت لام کلمہ کے مقابلہ میں ہو۔ اور اس حرف علت کے بعد ایک اور حرف علت ہو اس تکرار کی وجہ سے پہلا حرف علت درمیان میں آجائے۔ اب حقیقۃً تو پہلا حرف علت لام کلمہ کے مقابلہ میں ہے۔ لیکن اس حرف علت میں اس حرف علت کے درمیان میں آنے کی وجہ سے یوں کہا جائے کہ وہ عین کلمہ کے مقابلہ میں ہے)

اور اس واؤ اور یاء کے بعد کوئی ایسا مدہ زائدہ بھی نہ ہو جس کا سکون ثابت رکھنا ضروری ہو (ہاں اگر کسی معنی کے لیے مفید ہو تو پھر قانون لگ جائے گا) اور اس واؤ اور یاء کے بعد حرف تثنیہ کا بھی نہ ہو۔ اور الف علامت جمع مؤنث سالم کا بھی نہ ہو اور یا مشدد ویاء نسبت اور نون تاکید ثقیلہ وخفیفہ میں سے بھی کوئی نہ ہو اور وہی کلمہ فَعَلَانٌ یا فَعَلَیٰ کے وزن پر بھی نہ ہو۔ اور وہی کلمہ ایسے کلمہ کے معنی میں بھی نہ ہو جس میں تعلیل کرنی صحیح نہ ہو، اور وہی واؤ اور یا حرف صحیح سے تبدیل شدہ عین کلمہ کے مقابلہ میں اور ملحق برباعی میں عین کلمہ کے مقابلہ میں، اور فعل غیر متصرف (فعل التعجب) میں عین کلمہ کے مقابلہ میں بھی نہ ہو۔

تشریح اس قانون کو سمجھنے سے قبل دو فائدہ کا جاننا ضروری ہے۔

فائدہ ۱ حرکت کی دو قسمیں ہیں۔ ۱۔ حرکت لازمی۔ ۲۔ حرکت عارضی۔

حرکتِ لازمی اس حرکت کو کہتے ہیں جو کلمہ سے جدا نہ ہو سکے. جیسے ضَرَبَ.

اور حرکتِ عارضی اس کو کہتے ہیں جو کلمہ سے جدا ہو سکے. پھر اس کی دو قسمیں ہیں. منقولی اور غیر منقولی.

حرکت عارضی منقولی اس کو کہتے ہیں جو دوسرے کلمہ سے نقل ہو کر آئی ہو جیسے جَیَلٌ دراصل جَیْئَلٌ تھا یہاں "یا" کی فتحہ ہمزہ سے نقل ہو کر آئی ہے. اور حرکت عارضی غیر منقولی اس کو کہتے ہیں جو عارضی ہو مگر کسی کلمہ سے نقل ہو کر نہ آئی ہو. جیسے ضَرَبَتَا میں "تا" کی فتحہ اور لَوِ اسْتَطَعْنَا میں واؤ کا کسرہ. یہ دونوں حرکتیں عارضی ہیں.

فائدہ ۲ لفیف مقرون میں دو تعلیل ہو سکتی ہیں. جیسے یَقِیْ کہ اصل میں یَوْقِیُ تھا یَعِدُ کے قانون کے تحت واؤ کو حذف کیا اور یَدْعُوْ، یَرْمِیْ کے قانون کے تحت "یا" کے ضمہ کو حذف کیا اور دو تعلیلیں لفیف مقرون میں اکٹھی نہیں ہو سکتیں (کہ عین کلمہ بھی معلل ہو اور لام کلمہ بھی. کیوں کہ تعلیل اکثر کلمہ کے آخر میں ہوتی ہے) اس لیے عین کلمہ کو برقرار رکھتے ہیں. جیسے قَوِیَ اصل میں قَوِوَ تھا. چونکہ دوسری واؤ لام کلمہ کے مقابلہ میں تھی ضمہ کو حذف کیا، دُعِیَ کے قانون کے تحت دوسری واؤ کو یاء سے تبدیل کر دیا قَوِیَ ہو گیا.

اس قانون میں ایک حکم، اور اٹھارہ شرطیں ہیں، چار وجودی اور چودہ عدمی.

حکم واؤ اور یاء کو الف سے تبدیل کرنا واجب ہے.

شرائط وجودی ناقص

شرط (۱) واؤ اور یا متحرک ہوں. احتراز قَوْلٌ، بَیْعٌ سے کیونکہ یہاں واؤ اور یا ساکن ہیں.

شرط (۲) واؤ اور یاء کی حرکت لازمی ہو. احتراز لَوِ اسْتَطَعْنَا، اِخْشَیِ اللّٰہَ سے کیونکہ یہاں واؤ اور یا کی حرکت عارضی ہے.

شرط (۳) واؤ اور یاء کا ماقبل مفتوح ہو. احتراز قُوْلَ، بُیِعَ سے کیونکہ یہاں واؤ اور یاء کا ماقبل مضموم ہے.

شرط (۴) واؤ اور یاء ایک کلمہ میں ہو. احتراز سَیَقُوْلُ، نَوْ تَعَدَّ سے کیونکہ یہاں سین اور فاء علیحدہ علیحدہ کلمہ میں ہیں.

شرائط عدمی

شرائط (۱) واؤ اور یاء فاء کلمہ کے مقابلہ نہ ہوں. احتراز تَوَعَّدَ، تَیَسَّرَ سے کیونکہ یہاں واؤ اور یاء فاء کلمہ کے مقابلہ میں ہیں.

شرائط (۲) واؤ اور یاء ناقص (یعنی لفیف مقرون) کے عین کلمہ کے مقابلہ میں نہ ہوں. احتراز قَوِیَ، حَیِیَ سے کیوں کہ یہاں واؤ اور یاء ناقص (یعنی لفیف مقرون) کے عین کے مقابلہ میں ہیں.

شرائط (۳) واؤ اور یاء حکماً ناقص کے عین کلمہ کے مقابلہ میں (لفیف مقرون) نہ ہوں. احتراز اِرْعَوٰی سے کیونکہ یہاں واؤ اور یاء حکماً ناقص کے حکم عین کلمہ کے مقابلہ میں ہیں.

شرائط (۴) واؤ اور یاء کے بعد ایسا مدہ زائدہ نہ ہو جس کا تحقق و سکون لازمی ہو. احتراز سَوَادٌ، بَیَاضٌ سے کیونکہ یہاں واؤ اور

"یا" کے بعد الف مدہ ہے جس کا ثابت رکھنا لازمی ہے، اور نون کے معنی حاصل کرنے کے لیے لایا گیا ہے۔

شرط (۵) واؤ اور یاء کے بعد الف تثنیہ کا نہ ہو۔ احتراز عَصَیَانِ، رَمَیَانِ سے کیونکہ یہاں واؤ اور یاء کے بعد الف تثنیہ کا ہے۔

شرط (۶) واؤ اور یاء کے بعد الف جمع مؤنث سالم کا نہ ہو۔ احتراز عَصَوَاتٌ، رَمَیَاتٌ سے کیونکہ یہاں واؤ اور یا کے بعد الف جمع مؤنث سالم کا ہے۔

شرط (۷) واؤ اور یاء کے بعد یائے نسبت کی نہ ہو۔ احتراز عَصَوِیٌّ، رَحَوِیٌّ سے کیونکہ یہاں واؤ اور یا کے بعد یا نسبت کی ہے۔

شرط (۸) واؤ اور یا کے بعد نون تاکید کا نہ ہو۔ احتراز اِرْعَوَنَّ، اِخْشَیَنَّ سے کیونکہ یہاں واؤ اور یاء کے بعد نون تاکید کا ہے اور اگر ان صیغوں میں تعلیل کریں گے تو نون تاکید کے ماقبل کا فتحہ جو چار صیغوں میں لازم ہوتا ہے وہ اپنے حال پر باقی نہیں رہے گا۔

شرط (۹) واؤ اور یاء کا کلمہ فَعَلَانٌ کے وزن پر نہ ہو۔ احتراز جَوَلَانٌ، حَیَوَانٌ سے کیونکہ یہ فَعَلَانٌ کے وزن پر ہیں۔ نیز جَوَلَانٌ بمعنی ارد گرد گھومنا۔

شرط (۱۰) واؤ اور یاء کا کلمہ فَعَلیٰ کے وزن پر نہ ہو۔ احتراز حَیَدیٰ، صَوَریٰ سے کیونکہ یہ دونوں صیغے فَعَلیٰ کے وزن پر ہیں۔ نیز حَیَدیٰ بمعنی وہ گدھا جو خوشی کی وجہ سے اپنے سایہ سے کودے، یا بمعنی متکبرانہ چال اور صَوَریٰ، ایک پانی کا نام ہے۔ نیز ان میں تعلیل نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ ان دونوں اوزان میں حرکت معنوی لازمی ہے۔ اس لیے ان کے الفاظ کو بھی متحرک رکھتے ہیں تاکہ حرکت لفظی حرکت معنوی پر دلالت کرے۔

شرط (۱۱) واؤ اور یاء کا کلمہ اس کلمہ کے ہم معنی نہ ہو جس میں تعلیل نہ کی گئی ہو۔ احتراز عَوِرَ، عَیِنَ سے کیوں کہ یہ اِعْوَرَّ، اِعْیَنَّ کے ہم معنی ہیں اور ان میں تعلیل نہیں ہوتی۔ نیز دو باب افعلال اور افعیلال۔ رنگ وعیب کا معنی ادا کرنے میں مختص ہیں۔

شرط (۱۲) واؤ اور یاء جو عین کلمہ کے مقابلہ میں ہیں وہ حرف صحیح سے تبدیل شدہ نہ ہوں۔ احتراز شَیَرَ سے کیونکہ یہ اصل میں شَجَرَ تھا اور یہاں یاء جیم سے تبدیل شدہ ہے۔

شرط (۱۳) واؤ اور یا جو عین کلمہ کے مقابلہ میں ہیں ملحق بر باعی میں نہ ہوں۔ احتراز قَوَلْوَلٌ، بَیَعْوَعٌ سے کیونکہ یہ دونوں قَرَبُوسٌ سے ملحق ہیں۔

شرط (۱۴) واؤ اور یاء جو عین کلمہ کے مقابلہ میں ہیں فعل تعجب میں نہ ہوں۔ احتراز مَا اَقْوَلَہٗ، مَا اَبْیَعَہٗ سے کیوں کہ یہ دونوں صیغے فعل تعجب کے ہیں۔

مطابقی مثال قَوَلَ، بَیَعَ سے قَالَ، بَاعَ، نُوَبٌ سے نَابٌ، نُیَبٌ سے نَابٌ پڑھنا واجب ہے۔

اسی قانون کے متعلق مزید فوائد ملاحظہ فرمائیں:۔

فائدہ ۱: اگر واؤ یا یاء حرف صحیح سے تبدیل شدہ لام کلمہ کے مقابلہ میں یا کلمہ ملحق میں لام کلمہ کے مقابلہ میں، یا فعل غیر متصرف میں لام کلمہ کے مقابلہ میں ہوں تو قانون لگ جائے گا۔

یا، حرف صحیح سے تبدیل شدہ لام کے مقابلہ میں ہو۔ اس کی مثال، جیسے دُشّہا دراصل دُسّسہا تھا۔ تیسری سین کو یاء کے ساتھ تبدیل کرنے کے بعد اسی قانون کے تحت الف سے تبدیل کیا تو دشّہا ہوا۔

دوسری مثال: تَظَنّیٰ، تَقَضّیٰ دراصل تَظَنَّنَ، تَقَضَّضَ تھے۔ آخری نون و ضاد کو یاء کے ساتھ تبدیل کرنے کے بعد اسی قانون کے تحت الف کے ساتھ تبدیل کیا تو تَظَنّیٰ، تَقَضّیٰ ہوا۔ چونکہ یہاں "یا"، حرف صحیح سے تبدیل شدہ لام کلمہ کے مقابلہ میں ہے

واؤ اور "یا"، کلمہ ملحق میں لام کے مقابلہ میں ہو۔ اس کی مثال، جیسے قَلْسیٰ تَقَلْسیٰ یہ دونوں صیغے دَحْرَجَ تَدَحْرَجَ کے ساتھ ملحق ہیں دراصل قَلْسَوَ، تَقَلْسَیَ تھے۔ یہاں واؤ اور "یا"، ملحق میں لام کلمہ کے مقابلہ میں ہیں۔ لہٰذا یہاں بھی یہی قانون لگے گا۔ قَلْسَوَ اور تَقَلْسَیَ کو قَلْسیٰ و تَقَلْسیٰ پڑھیں گے۔

واؤ اور "یا"، فعل غیر متصرف میں لام کلمہ کے مقابلہ میں ہو اس کی مثال جیسے مَاأَدْعَاهُ، مَاأَرْمَاهُ دراصل مَاأَدْعَوَهُ مَاأَرْمَیَهُ تھے۔ یہاں واؤ اور یا فعل غیر متصرف میں لام کے مقابلہ میں تھے۔ لہٰذا یہاں بھی یہی قانون لگ جائے گا۔ مَاأَدْعَاهُ مَاأَرْمَاهُ پڑھیں گے۔

فائدہ ۲ جو الف واؤ سے تبدیل ہو کر لام کلمہ کے مقابلہ میں ہوگا اسے اپنی اصلی صورت میں لکھا جائے گا۔ اور جو الف "یا"، سے تبدیل ہو کر لام کلمہ کے مقابلہ میں ہو تو اس الف کو اصلی صورت میں لکھا جائے گا۔ جیسے عَصَوَ سے عَصَا اور رَمَیَ سے رَمیٰ۔

سوال: لَیْسَ دراصل لَیِسَ تھا قانون مذکورہ کی تمام شرائط موجود ہونے کے باوجود یاء کو الف سے تبدیل کیوں نہیں کیا گیا؟

جواب ۱: یہ فعل غیر متصرف ہے۔ ماضی کے علاوہ اس کی کوئی گردان مستعمل نہیں۔

جواب ۲: لَیْسَ اپنے معنی پر بذات خود دلالت نہ کرنے میں حروف کے مشابہ ہے (لَیْسَ لفظاً لَیْتَ کے اور معنیً مَا وَلَا کے مشابہ ہے)

فائدہ ۳: جہاں تین حروف ایک جنس کے جمع ہو جائیں تو تیسرے حرف کو حرف علت یاء سے تبدیل کرنا جائز ہے جیسے دُشّہا جیسے پہلے گذر چکا ہے۔

تعلیل قُلْنَ دراصل قَوُلْنَ بود، واؤ متحرک ماقبلش مفتوح آن واؤ را بالف بدل کردند قَالْنَ شد پس التقائے ساکنین شد، میان الف و لام اول ایشاں مدہ بود، آں را حذف کردند قَلْنَ شد، فتح "قا"، را بضمہ بدل کردند تا که دلالت کنند بر حذفیت واؤ قُلْنَ شد۔

قانون (۴۷) التقائے ساکنین بر دو قسم است علی حدہ و علی غیر حدہ۔ علی حدہ آنکہ ساکن اول مدہ یا یائے تصغیر و ساکن ثانی مدغم، و وحدت کلمہ باشد، و ماسوائے ایں علی غیر حدہ است، و حکم علی حدہ خواندن ساکنین است مطلقاً۔ و حکم علی غیر حدہ خواندن ساکنین است در حالت وقف و نخواندن ساکنین در حالت غیر وقف پس در حالت غیر وقف اگر ساکن اول مدہ یا نون خفیفہ باشد، حذف کردہ می شود اتفاقاً سوائے سہ جا در اجوف یعنی مصدر باب انفعال و استفعال، و اسم مفعول چرا کہ دریں جا اختلاف است، بعضے صرفیاں اولی را حذف می کنند و بعضے ثانی را، و اگر ساکن اول مدہ یا نون خفیفہ نباشد حرکت داوہ شود ساکنے کہ در آخر کلمہ است، و اگر در آخر نباشد اول را کسرہ دہ

تحریکِ ساکن اصل است. وغیر او بسبب عارضہ.

التقائے ساکنین کا قانون

تشریح: قانون کو سمجھنے سے پہلے التقائے ساکنین کا مطلب معلوم کریں۔
التقائے ساکنین کا مطلب یہ ہے کہ دو ساکنوں کا ایک جگہ جمع ہونا خواہ جس طرح کے بھی ہوں، درمیان میں کوئی اور حرف متحرک نہ ہو۔
اس قانون کو سمجھنے کے لیے دو قسمیں بنائی جاتی ہیں۔ پہلی قسم کا نام التقائے ساکنین علیٰ حدہ ہے اور دوسری قسم کا نام التقائے ساکنین علیٰ غیر حدہ ہے
پہلی قسم کی تین شرطیں اور ایک حکم ہے۔ اور دوسری قسم کی سات صورتیں، اور چار حکم ہیں۔
التقائے ساکنین علیٰ حدہ اس کو کہتے ہیں جس میں تین شرطیں پائی جائیں۔
شرط (۱) پہلا ساکن مدہ ہو۔ یا یائے تصغیر کی ہو۔
شرط (۲) دوسرا ساکن مدغم ہو۔
شرط (۳) دونوں ساکن حقیقتاً یا حکماً ایک کلمہ میں ہوں۔ مدہ کی مثال۔ جیسے اِحْمَارَّ اور اُحْمُوْرَّ۔ اور تصغیر کی مثال جیسے خُوَیْصَّۃٌ۔
ان مثالوں میں تینوں شرطیں موجود ہیں۔ جہاں یہ تینوں شرطیں موجود ہوں گی اس کو التقائے ساکنین علیٰ حدہ کہیں گے۔
اور التقائے ساکنین علیٰ غیر حدہ اس کو کہتے ہیں جس میں علیٰ حدہ کی تین شرائط موجود نہ ہوں۔ پھر اس کی سات صورتیں بنتی ہیں۔

صورِ سبعہ کا نقشہ

①	پہلی شرط موجود نہ ہو	جیسے	یَخِصِّمُوْنَ
②	دوسری شرط موجود نہ ہو۔	جیسے	قَاْلَنَ
③	تیسری شرط موجود نہ ہو۔	جیسے	اِضْرِبُنَّ
④	پہلی دو شرطیں موجود نہ ہوں۔	جیسے	مُدَّ
⑤	دوسری اور تیسری شرطیں موجود نہ ہوں۔	جیسے	اِضْرِبُوْا الْقَوْمَ
⑥	پہلی اور تیسری شرط موجود نہ ہوں۔	جیسے	لِتَدْعُوْنَّ
⑦	تینوں شرطیں موجود نہ ہوں۔	جیسے	قُلِ الْحَقَّ

تفصیل صورِ سبعہ

صورت ۱: پہلی شرط موجود نہ ہو لیکن دوسری اور تیسری شرط موجود ہو۔ جیسے یَخْتَصِمُوْنَ "تا"، کو صاد کیا تو یَخْصْصِمُوْنَ

ہوا، پھر صاد کی حرکت نقل کر کے ماقبل (خ) کو دی، پھر صاد کو صاد میں ادغام کیا تو یَخِصِّمُوْنَ ہوا۔ یہاں پہلی شرط موجود نہیں۔ کیونکہ یہاں نہ پہلا ساکن مدہ ہے، اور نہ یائے تصغیر کی ہے۔ آخری دونوں شرطیں موجود ہیں کہ دوسرا ساکن مدغم بھی ہے اور کلمہ بھی ایک ہے۔

صورت ۲؎ دوسری شرط موجود نہ ہو، پہلی اور تیسری شرط موجود ہو۔ جیسے قَائِلَنَّ اصل میں قَوْلَنَّ تھا۔ یہاں پہلی اور تیسری شرط موجود ہے کہ پہلا ساکن مدہ بھی ہے اور کلمہ بھی ایک ہے۔ لیکن دوسری شرط موجود نہیں کہ دوسرا ساکن مدغم ہو۔

صورت ۳؎ تیسری شرط موجود نہ ہو، پہلی اور دوسری شرط موجود ہو جیسے اِضْرِبُنَّ اصل میں اِضْرِبُوْنَّ تھا۔ یہاں دو ساکن جمع ہوئے پہلا ساکن مدہ ہے اور دوسرا ساکن مدغم ہے لیکن تیسری شرط موجود نہیں کہ کلمہ ایک ہو کیونکہ یہ دو کلمے ہیں۔

صورت ۴؎ پہلی دونوں شرطیں موجود نہ ہوں۔ جیسے مُدَّ اصل میں اُمْدُدْ تھا۔ یہاں پہلی دال کو ساکن کر کے دوسری دال میں ادغام کیا تو مُدَّ ہو گیا۔ یہاں پہلا ساکن میم ہے اور دوسرا ساکن دال ہے لیکن یہاں نہ پہلا ساکن مدہ ہے اور نہ دوسرا ساکن مدغم ہے۔

صورت ۵؎ دوسری اور تیسری شرط موجود نہ ہو۔ جیسے اِضْرِبُوا الْقَوْمَ اس میں پہلا ساکن مدہ تو ہے لیکن دوسرا ساکن لام مدغم بھی نہیں اور کلمہ بھی ایک نہیں۔

صورت ۶؎ پہلی اور تیسری شرط موجود نہ ہو، دوسری شرط موجود ہو جیسے لَتُدْعَوُنَّ اس میں دو ساکن واؤ اور نون مدغم جمع ہوئے ہیں۔ اس میں نہ پہلا ساکن مدہ ہے اور نہ کلمہ ایک ہے۔ لیکن دوسرا ساکن مدغم ہے۔

صورت ۷؎ تینوں شرطیں موجود نہ ہوں۔ جیسے قُلِ الْحَقَّ اصل میں قُلْ اَلْحَقَّ تھا۔ ہمزہ وصلی درمیان میں گر گیا تو پھر دو ساکن یعنی دونوں لام جمع ہوئے۔ نہ ان میں پہلا ساکن مدہ ہے اور نہ دوسرا ساکن مدغم ہے اور نہ ہی کلمہ ایک ہے۔

التقائے ساکنین علیٰ حدہ کا حکم۔ التقائے ساکنین علیٰ حدہ کا حکم یہ ہے کہ دونوں ساکنوں کو باقی رکھ کر پڑھنا واجب ہے مطلقًا۔ مطلقًا کا مطلب یہ ہے کہ خواہ حالت وقف ہو یا غیر حالت وقف ہو۔ حالت وقف کی مثال جیسے اِحْمَارَّ۔ اُحْمُوْرَّ۔ خُوَیْصَّۃ۔

حالت غیر وقف کی مثال۔ جیسے اِحْمَارَّ۔ اُحْمُوْرَّ۔ خُوَیْصَّۃ۔

التقائے ساکنین علیٰ غیر حدہ کا حکم (۱) اگر التقائے ساکنین علیٰ غیر حدہ حالت وقف میں ہے تو پھر دونوں ساکنوں کو باقی رکھ کر پڑھنا واجب ہے۔ جیسے قَدِیْرْ۔ حَکِیْمْ۔ نَسْتَعِیْنْ۔

حکم (۲) اگر التقائے ساکنین علی غیر حدہ حالت وقف میں نہیں، تو پھر دیکھیں گے کہ پہلا ساکن مدہ یا نون خفیفہ کا ہے۔ تو پہلے ساکن کو گرانا واجب ہے۔ پہلا ساکن مدہ ہو، اس کی مثال قَائِلَنْ سے قُلْنَ۔

نون خفیفہ کی مثال۔ جیسے لَا تُهِیْنَنْ اَلْفَقِیْرَ سے لَا تُهِیْنَ الْفَقِیْرَ۔

حکم (۳) اور اگر التقائے ساکنین علیٰ غیر حدہ میں پہلا ساکن مدہ اور نون خفیفہ کا نہیں تو اس کا حکم یہ ہے کہ دو ساکنوں میں سے ایک کو حرکت دیں گے۔ بشرطیکہ ایک ساکن ایک کلمہ کے آخر میں اور دوسرا ساکن دوسرے کلمہ کے شروع میں ہو جیسے قُلِ الْحَقَّ۔

حکم (۴) اگر دو ساکنوں میں سے پہلا ساکن مدہ بھی نہیں، اور نون خفیفہ کا بھی نہیں اور کلمہ بھی دو نہیں بلکہ ایک ہو. تو اس وقت پہلے ساکن کو کسرہ کی حرکت دینا واجب ہے کیونکہ ضابطہ ہے اَلسَّاکِنُ اِذَا حُرِّکَ حُرِّکَ بِالْکَسْرِ جب کسی ساکن کو حرکت دی جاتی ہے تو کسرہ کی حرکت دی جاتی ہے. جیسے یَخِصِّمُوْنَ جو کہ اصل میں یَخْتَصِمُوْنَ تھا. تا کی حرکت گرا کر صاد کیا. پھر دو ساکن خاء اور صاد جمع ہو گئے تو پہلا ساکن "خاء" کو کسرہ کی حرکت دی اور صاد کو صاد میں ادغام کیا تو یَخِصِّمُوْنَ ہو گیا.

قولہ سوائے سہ جا الخ اگر التقائے ساکنین علیٰ غیر حدہ "غیر حالت وقف میں" پہلا ساکن مدہ ہو تو اس کا گرانا بالاتفاق واجب ہے یعنی سب صرفیوں کا اتفاق ہے. لیکن اجوف کے ابواب میں تین جگہ اختلاف ہے.

① باب افعال کا مصدر

② استفعال کا مصدر

③ اجوف کے ثلاثی مجرد کا اسم مفعول. اس میں بعض صرفی پہلے ساکن کو حذف کرتے ہیں. اور بعض صرفی دوسرے ساکن کو حذف کرتے ہیں. اجوف کے باب افعال کی مثال. جیسے اِقَامَۃٌ دراصل اِقْوَامٌ تھا. پھر یُقَالُ، یُبَاعُ کے قانون مطابق واؤ کی حرکت نقل کر کے ماقبل "قاف" کو دی اور واؤ کو الف سے تبدیل کیا اور واؤ کے عوض "تا" آخر میں لائے تو یہ اِقَامَۃٌ ہو گیا. دو ساکن جمع ہوئے. ایک وہ الف جو واؤ سے بدلا ہوا تھا اور دوسرا وہ الف جو باب افعال کی علامت ہے. اب بعض (امام اخفش) ساکن اول کو حذف کرتے ہیں. دلیل اِنَّ الثَّانِیَۃَ عَلَامَۃٌ وَالْعَلَامَۃُ لَا تُحْذَفُ کہ دوسرا الف باب کی علامت ہے اور اس علامت کو حذف نہیں کیا جاتا. اور بعض (امام سیبویہ) ساکن ثانی کو حذف کرتے ہیں. لِاَنَّھَا زَائِدَۃٌ وَالزَّائِدَۃُ اَحَقُّ بِالْحَذْفِ. کیونکہ دوسرا الف زائدہ ہے اور زائد چیز حذف ہونے کا زیادہ حق رکھتی ہے. باب استفعال کی مثال جیسے اِسْتِقَامَۃٌ اس کی تعلیل بھی ایسے ہی ہے جیسے اِقَامَۃٌ کی.

اسم مفعول کی مثال. جیسے مَقُوْلٌ دراصل مَقْوُوْلٌ تھا. بقانون یَقُوْلُ، یَبِیْعُ کے مَقُوْوْلٌ ہوا. التقائے ساکنین ہوا. درمیان دو "واؤ" کے ایک کو حذف کیا. باختلاف بالا تو مَقُوْلٌ ہوا.

قولہ غیر او بسبب عارضہ. اگر ان چار صورتوں کے علاوہ التقائے ساکنین ہو تو پھر موقع و محل کے مناسب حرکت دی جائے گی مثلاً مِنَ الشَّیْطَانِ اصل میں مِنْ الشَّیْطَانِ تھا. ہمزہ وصلی درمیان کلام میں گر گیا تو ساکن نون اور "شین" جمع ہوئے تو پہلے ساکن کو حرکت فتحہ کی دی. کیونکہ حرکت ضمہ اور کسرہ دونوں ثقیل ہیں. لہٰذا اس عارضہ کی وجہ سے فتحہ ساکن اول کو حرکت دی اور اسی طرح دَعَوُا اللّٰہَ ہے جو اصل میں دَعَوْا اللّٰہَ تھا. ہمزہ وصلی درمیان کلام میں گر گیا تو دو ساکن "واؤ اور لام" جمع ہوتے تو پہلے ساکن واؤ کو حرکت ضمہ کی دی تا کہ جمع پہ دلالت کرے. تو یہاں بھی حرکت ضمہ کے لیے عارض موجود ہے.

قانون (۴۸) ہر واؤ غیر مکسور کہ در ماضی معلوم ثلاثی مجرد اجوف الف شد بیفتد. فا کلمہ او را حرکت ضمہ مے دہند وجوباً.

قُلْنَ، طُلْنَ کا قانون

خلاصہ قانون. ہر واؤ غیر مکسور جو "اجوف" کے ثلاثی مجرد کی ماضی معلوم میں الف سے تبدیل ہو کر گر جائے تو اسی واؤ کے بدلے فاء کلمہ کو حرکت ضمہ کی دینا واجب ہے.

تشریح. اس قانون میں ایک حکم اور پانچ شرطیں ہیں.

حکم. اجوف کی ماضی معلوم میں فاء کلمہ کو حرکت ضمہ کی دینا واجب ہے.

شرط (۱) واؤ غیر مکسور ہو. احتراز خَوِفَ سے کیونکہ یہاں واؤ مکسور ہے.

شرط (۲) واؤ غیر مکسور ماضی معلوم میں ہو. احتراز یَقُوْلُ سے کیونکہ یہ مضارع ہے.

شرط (۳) باب ثلاثی مجرد کا ہو. احتراز اَقْوَمْنَ سے کیونکہ یہ ثلاثی مزید فیہ ہے.

شرط (۴) واؤ غیر مکسور اجوف میں ہو. احتراز دَعَتْ سے کیونکہ یہ ناقص ہے اصل میں دَعَوَتْ تھا.

شرط (۵) واؤ الف ہو کر گر جائے. احتراز قَالَ سے کیونکہ یہ اصل میں قَوَلَ تھا یہاں واؤ الف ہو کر گری نہیں، بلکہ واؤ الف سے تبدیل ہو گئی ہے.

مطابقی مثال قُلْنَ، طُلْنَ در اصل قَوَلْنَ، طَوَلْنَ تھے. بقانون قَالَ کے قَالْنَ، طَالْنَ ہوئے. پھر بقانون التقائے ساکنین قَلْنَ، طَلْنَ ہوئے. پھر اسی قانون سے قُلْنَ طُلْنَ ہوئے.

فائدہ. قُلْنَ ماضی معلوم. اصل میں قَوَلْنَ تھا اور قُلْنَ ماضی مجہول. اصل میں قُوِلْنَ تھا بقانون قِیْلَ حقیقی حکمی کے واؤ کی حرکت نقل کر کے ماقبل "قاف" کو دی (ماقبل کی حرکت دور کرنے کے بعد) پھر بقانون میعاد کے واؤ ساکن کو یاء سے تبدیل کیا تو قِیْلْنَ ہو گیا. پھر واؤ اور لام کے درمیان التقائے ساکنین ہوا. پہلا ساکن مدہ تھا اس کو حذف کر دیا. قِلْنَ ہو گیا. پھر بقانون قُلْنَ، طُلْنَ کے واؤ محذوف کے بدلے فاء کلمہ کو حرکت ضمہ کی دی تو قُلْنَ ہو گیا.

قُلْنَ امر حاضر معلوم. اصل میں اُقْوُلْنَ تھا. بقانون یَقُوْلُ، یَبِیْعُ کے واؤ کی حرکت نقل کر کے ماقبل (ق) کو دی (ماقبل کی حرکت دور کرنے کے بعد) شروع میں ہمزہ وصلی کی ضرورت نہ رہی تو قُوْلْنَ ہو گیا. پھر التقائے ساکنین ہوا درمیان واؤ اور لام کے پہلا ساکن مدہ تھا. حذف ہوا قُلْنَ ہو گیا.

تعلیل خِفْنَ در اصل خَوِفْنَ بود، واؤ متحرک ماقبلش مفتوح واؤ را با الف بدل کردند تو خَافْنَ شد پس التقائے ساکنین شد میان الف و فاء ایشاں مدہ بود آن حذف کردند تا از خَافْنَ خَفْنَ شد پس فتح فاء کلمہ را بکسرہ بدل کردند تا کہ دلالت کند بر کسرہ عین ماضی خِفْنَ شد.

قانون (۴۹) ہر واؤ مکسور و یائے مطلقاً کہ در ماضی معلوم ثلاثی مجرد اجوف الف شدہ بیفتد فاء کلمہ او را حرکت کسرہ می دہند وجوباً.

خِفْنَ ، بِعْنَ کا قانون

خلاصہ قانون ہر واؤ مکسور اور یاء مطلقاً (یعنی خواہ مکسور ہو، یا مضموم ہو، یا مفتوح ہو) اجوف کی ثلاثی مجرد کی ماضی معلوم میں الف بن کر گر جائے۔ تو ایسی واؤ اور یاء کے بدلے فاء کلمہ کو کسرہ کی حرکت دینا واجب ہے۔

تشریح. اس قانون میں ایک حکم، اور پانچ شرطیں ہیں۔

حکم. اجوف کی ماضی معلوم میں فاء کلمہ کو کسرہ کی حرکت دینا واجب ہے۔

شرط (۱) واؤ مکسور ہو۔ احتراز از قُلْنَ، طُلْنَ سے کیونکہ یہاں واؤ مفتوح ہے۔

شرط (۲) ماضی معلوم میں یا ہو۔ احتراز یَخُوفْنَ، یَبِیْعْنَ سے کیونکہ یہ مضارع ہیں۔

شرط (۳) باب ثلاثی مجرد کا ہو۔ احتراز اَطَرْنَ سے کیونکہ یہ اصل میں اَطْیَرْنَ تھا۔ از باب ثلاثی مزید فیہ۔

شرط (۴) اجوف میں ہو۔ احتراز رَمَتْ سے کیونکہ یہ اصل میں رَمَیَتْ، تھا یہ ناقص ہے۔

شرط (۵) واؤ یا "یا" الف سے تبدیل ہو کر گر جائیں۔ احتراز خَافَ، بَاعَ سے کیونکہ یہ اصل میں خَوِفَ، بَیَعَ تھے یہاں واؤ اور یاء الف سے تبدیل ہو کر نہیں گرے۔

اس قانون کی مطابق امثلہ کی متعدد صورتیں ہیں۔

① واؤ کی مثال۔ جیسے خِفْنَ اصل میں خَوِفْنَ تھا۔

② یا مفتوح کی مثال۔ جیسے بِعْنَ۔ یا مکسور کی مثال۔ جیسے طِبْنَ۔ یا مضموم کی مثال جیسے ھِئْنَ یہ اصل میں بَیَعْنَ، طَیِبْنَ، ھَیُئْنَ تھے۔

فائدہ بکسر العین والی قید عام ہے، خواہ کسرہ ماضی کے عین کلمہ پر ہو۔ جیسے خَوِفَ یَخْوَفُ یا مضارع کے عین کلمہ پر ہو۔ جیسے طَرَحَ یَطْوِحُ۔ جیسے طِحْنَ اصل میں طَوَحْنَ از باب ضَرَبَ یَضْرِبُ۔

تعلیل یَقُوْلُ، تَقُوْلُ، اَقُوْلُ دراصل یَقْوُلُ، تَقْوُلُ، اَقْوُلُ، نَقْوُلُ بود ضمہ بر واؤ ثقیل بود، نقل کردہ بما قبل دادند تا از یَقْوُلُ الخ یَقُوْلُ شد۔

قانون (۵۰) ہر واؤ و یا مضموم یا مکسور متوسط، یا در حکم متوسط، کہ در اصل سلامت نماندہ شد، و در ناقص ثلاثی مجرد مطلقاً در فعل متصرف باشد، یا در متعلقات وے بجز فُعِلَ حقیقی یا حکمی از اجوف، و تَفْعُلِیْنَ از ناقص حرکت آن واؤ و یا نقل کردہ بما قبل مے دہند وجوباً۔ بشرطیکہ آن واؤ و یاء بدل از ہمزہ و ضمہ و کسرہ آنہا منقول از ہمزہ و ما قبل آنہا مفتوح، و الف نباشد۔ و اسم مفعول اجوف یائی نباشد۔

یَقُولُ، یَبِیْعُ کا قانون

خلاصہ قانون. ہر واؤ اور یاء جو مضموم یا مکسور ہو حقیقتًا درمیان میں ہو (یعنی عین کلمہ کے مقابلہ میں ہو یا حکمًا درمیان میں ہو یعنی واؤ اور یا لام کلمہ کے مقابلہ میں ہو اور اس کے بعد ضمیر فاعل ہو) اور وہ واؤ اور یاء اصل یعنی فعل ماضی کے صیغہ واحد میں، سلامت نہ رہی ہو اور وہ واؤ اور یا ناقص کے ثلاثی مجرد میں مطلقًا (مطلقًا کا معنی یہ ہے کہ وہ واؤ اور یاء ناقص کے صیغوں میں ہو، خواہ وہ واؤ اور یاء ماضی میں سلامت ہو یا نہ ہو قانون لگ جائے گا) اور فعل متصرف میں یا متعلقات فعل متصرف میں ہو اور وہ واؤ اور یاء جو اجوف کے کلمہ فُعِلَ حقیقی یا حکمی کے وزن پر ہو اس میں نہ ہو اور یہ کلمہ تفعلین ناقص کے وزن پر بھی نہ ہو تو اس واؤ اور یاء کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دینا واجب ہے. بشرطیکہ وہی واؤ اور یا ہمزہ سے تبدیل ہو کر نہ آئے ہوں اور ان کا ضمہ اور کسرہ بھی ہمزہ سے منقول ہو کر نہ آیا ہو. اور اس واؤ اور یاء کا ماقبل مفتوح اور الف بھی نہ ہو اور وہ واؤ اور یاء اجوف یائی اسم مفعول میں بھی نہ ہوں.

تشریح. اس قانون کے حکم اور شرائط سے قبل چند فوائد کا جاننا ضروری ہے.

فائدہ ۱: متوسط کی دو قسمیں ہیں. ۱. حقیقی. ۲. حکمی. متوسط حقیقی کہ واؤ اور "یا" عین کلمہ کے مقابلہ میں ہو. جیسے یَقُوْلُ، یَبِیْعُ.

متوسط حکمی. کہ واؤ اور یاء لام کلمہ کے مقابلہ میں ہو اس کے بعد ضمیر فاعل یا تثنیہ اور جمع کی علامت لاحق ہو.

ضمیر فاعل کی مثال جیسے یَدْعُوْنَ، یَرْمُوْنَ. علامتِ فاعل کی مثال. جیسے دَاعُوْنَ، رَامِیُوْنَ.

فائدہ ۲: فعل متصرف سے مراد وہ فعل ہے جس کی تمام گردانیں آتی ہوں. مثلاً فعل ماضی، فعل مضارع، امر، نہی وغیرہ.

فائدہ ۳: متعلقات متصرف سے مراد اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مشبہ. اسم ظرف، اسم آلہ، اسم مبالغہ، مصدر.

فائدہ ۴: فُعِلَ کی دو قسمیں ہیں. ۱. فُعِلَ حقیقی اور. ۲. فُعِلَ حکمی. فُعِلَ حقیقی اس کو کہتے ہیں جو فُعِلَ کے وزن پر، جیسے قُوِلَ اور فُعِلَ حکمی اس کو کہتے ہیں جس کے شروع کے بعض حروف گرا کر فُعِلَ کا وزن بنایا جائے. جیسے اُنْقُوِدَ سے "الف" اور "نون"، اور اُخْتُیِرَ سے الف اور "خا" کو گرا دیا جائے تو قُوِدَ اور تُیِرَ بروزن فُعِلَ ہو جائے گا.

اس قانون میں ایک حکم اور بارہ شرطیں ہیں. جن میں تین وجودی ہیں اور آٹھ عدمی.

حکم. واؤ یا "یاء" کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دینا واجب ہے.

شرائط وجودی

شرط (۱) واؤ اور یا مضموم یا مکسور ہو. احتراز یَقْوَلُ، یَبْیَعُ سے کیونکہ یہاں پہلی مثال میں واؤ اور دوسری مثال میں یا مفتوح ہے.

شرط (۲) واؤ یا "یاء" حقیقتًا درمیان میں ہو. احتراز یَدْعُوْ، یَرْمِیْ سے کیونکہ یہاں واؤ اور "یا" لام کلمہ کے مقابلہ میں ہیں.

شرط (۳) واؤ یا "یا" حکمًا درمیان میں ہو. احتراز تَوَعَّدَ، تَیَسَّرَ سے کیونکہ یہاں واؤ اور یاء فا کلمہ کے مقابلہ میں ہیں.

شرط (۴) فعل متصرف یا متعلقات فعل متصرف میں ہو۔ احتراز مَا اَقْوَلَ بِہٖ سے کیونکہ یہ فعل تعجب ہے۔

عدمی شرائط

شرط (۱) واؤ اور یا فعل ماضی میں بھی سلامت نہ رہ چکی ہو۔ احتراز یَعْوِرُ یَصْیِدُ سے کیونکہ ان کا اصل یعنی فعل ماضی عَوِرَ اور صَیِدَ ہے اور ماضی میں واؤ اور "یا" سلامت ہیں۔

شرط (۲) فعل حقیقی یا حکمی نہ ہو۔ احتراز قُوِلَ بُیِعَ سے کیونکہ یہ فعل حقیقی کی مثال ہیں۔ اور اُنْقُوِدَ، اُخْتُیِرَ سے کیونکہ یہ فعل حکمی کی مثال ہیں۔

شرط (۳) واؤ اور یا، ناقص میں تَفْعَلُیْنَ کے وزن پر بھی نہ ہو۔ احتراز تَدْعُوِیْنَ، تَخْشَیِیْنَ سے کیوں کہ یہاں واؤ اور یا تفعلین (ناقص میں ہے)۔

شرط (۴) واؤ اور یا کسی جوازی قانون کی بنا پر ہمزہ سے تبدیل شدہ نہ ہوں۔ احتراز سُوِلَ مُسْتَہْزِوُوْنَ سے کیونکہ یہ اصل میں سُئِلَ مُسْتَہْزِءُوْنَ تھے۔ یہاں واؤ اور "یا" جوازی قانون کی بنا پر ہمزہ سے تبدیل شدہ ہیں۔

شرط (۵) واؤ اور "یا" کی حرکت ہمزہ سے منقول شدہ نہ ہو۔ احتراز یَسُوْءُ۔ یَجِیُ، سے کیونکہ یہ اصل میں یَسُوْءُ، یَجِیْءُ تھے یہاں واؤ اور "یا" کی حرکت ہمزہ سے منقول شدہ ہے۔

شرط (۶) واؤ اور یا کا ماقبل مفتوح نہ ہو۔ احتراز طَوُلَ، خَوَفَ، طَیِبَ سے کیونکہ یہاں واؤ اور "یا" کا ماقبل مفتوح ہے۔

شرط (۷) واؤ اور یا کا ماقبل الف بھی نہ ہو۔ احتراز مَقَاوِلُ، مَبَایِعُ سے کیونکہ یہاں واؤ اور "یا" کا ماقبل مفتوح ہے۔

شرط (۸) واؤ اور یا اجوف یائی کے اسم مفعول میں نہ ہو۔ احتراز مَبْیُوْعٌ سے کیونکہ یہاں یہ اجوف یائی ہے۔

مطابقی مثالیں: اس کی متعدد صورتیں ہیں۔

① واؤ اور یا مضموم یا مکسور ہو کر درمیان میں ہو۔ یعنی عین کلمہ میں ہو، اور وہ واؤ اور "یا" اصل یعنی ماضی میں سلامت نہ رہی ہو۔ جیسے یَقْوُلُ، یَبْیِعُ سے یَقُوْلُ یَبِیْعُ پڑھنا واجب ہے۔

② ناقص کے ثلاثی مجرد میں مطلقاً (یعنی واؤ اور "یا" سلامت ہو یا نہ ہو) قانون جاری ہو گا۔ جیسے دُعِوُوْا سے دُعُوْا، اور خُشِیُوْا سے خُشُوْا پڑھنا واجب ہے۔ واؤ اور یا فعل متصرف میں ہوں جیسے یَدْعُوُوْنَ سے یَدْعُوْنَ۔ یَرْمِیُوْنَ سے یَرْمُوْنَ۔

③ واؤ اور "یا" متعلقات متصرف کی مثال جیسے دَاعِیُوْنَ سے دَاعُوْنَ اور رَامِیُوْنَ سے رَامُوْنَ پڑھنا واجب ہے۔

④ واؤ اور یا کسی جوازی قانون کی بنا پر ہمزہ سے تبدیل ہو کر نہ آئی ہو۔ ہاں اگر وجوبی قانون سے تبدیل ہو کر آئیں تو قانون جاری ہو جاری ہو جائے گا۔ جیسے جَاءِیُوْنَ سے جَاءُوْنَ۔ اس پر اُدْعُوْا کا قانون جاری ہوا ہے۔

⑤ ماقبل میں کہا تھا اجوف یائی کا اسم مفعول میں نہ ہو اگر اسم مفعول اجوف واوی کا ہو تو قانون جاری ہو جائے گا جیسے مَقْوُوْلٌ سے مَقُوْلٌ۔

فائدہ۔ چند مقامات ایسے ہیں جو قانون سے مستثنیٰ ہیں:۔

① اجوف کے عین کلمہ کا ماقبل یا مابعد مدہ زائدہ ہو۔ جیسے تَعَاوُنٌ. تَشَاوُرٌ اور تَعْيِيْنٌ، تَغْيِيْرٌ، تُمَّ يُجِيْبُنَ۔

② اجوف کے عین کلمہ کا مابعد مدغم ہو۔ جیسے اُعُوِرَّ۔

③ اُفْعُلٌ کا وزن ہو۔ جیسے اُدْوُرٌ۔

④ لام کلمہ میں پہلے تعلیل ہو چکی ہو۔ جیسے يُحْيِيْنَ۔

قانون (۵۱) در فُعِلَ از اجوف نقل حرکت، و حذف، و اشمام. و در تفعلین از ناقص، و اسم مفعول ثلاثی مجرد اجوف یائی، نقل حرکت و اثبات وے جائز است.

فعل حقیقی اور حکمی کا قانون

خلاصہ قانون۔ اجوف کا ہر وہ کلمہ جو حقیقتاً یا حکماً فُعِلَ کے وزن پر ہو تو اس میں تین طرح پڑھنا جائز ہے۔ ۱۔ اس کی حرکت نقل کرکے ماقبل کو دے کر پڑھنا۔ ۲۔ حرکت کو حذف کرکے پڑھنا۔ ۳۔ اشمام کرکے پڑھنا۔ اور تفعلین ناقص اور اسم مفعول ثلاثی مجرد (اسم مفعول ثلاثی مجرد اجوف یائی کی مثال مع تفصیل یوسر کے قانون میں ملاحظہ کریں) اجوف یائی ان میں سے ہر ایک میں دو طرح پڑھنا جائز ہے۔

۱۔ اس کی حرکت نقل کرکے ماقبل کو دے کر پڑھنا۔ ۲۔ حرکت کو باقی رکھ کر پڑھنا۔

تشریح۔ اشمام کا مطلب یہ ہے کہ کسرہ کو ضمہ کی طرف مائل کرکے پڑھنا۔ یعنی ہونٹ کو ذرا گول کرکے پڑھنا۔

اس قانون میں دو حکم ہیں۔ اور ہر حکم کی ایک ایک شرط ہے۔

حکم۔ اجوف کا ہر وہ کلمہ جو "حقیقتاً یا حکماً" فُعِلَ کے وزن پر ہو۔ اس کو تین طرح پڑھنا جائز ہے۔

۱۔ نقل حرکت ۲۔ حذف حرکت ۳۔ اشمام

شرط۔ فُعِلَ حقیقی یا حکمی اجوف سے ہو۔ احتراز دُعِيَ رُمِيَ سے کیونکہ یہ اجوف سے نہیں بلکہ مثال اور ناقص سے ہیں۔

مطابقی مثالیں۔ حذف حرکت کی مثال۔ جیسے قُوِلَ، بُيِعَ، قُيِدَ سے قُوْلَ، بُوْعَ، قُوْدَ. نقل حرکت مثال۔ جیسے قِيْلَ، بِيْعَ، قِيْدَ اور اشمام کرکے پڑھنا جائز ہے اور اشمام کا طریقہ قراء حضرات سے سیکھیں۔

حکم (۲) دو طرح پڑھنا جائز ہے۔ ۱۔ نقل حرکت ۲۔ اثبات حرکت

شرط۔ تفعلین کا وزن ناقص سے ہو۔ احتراز تَقُوْلِيْنَ سے کیونکہ یہ اجوف سے ہے۔

مطابقی مثالیں۔ اثبات حرکت کی مثال جیسے تَدْعُوِيْنَ۔ اور نقل حرکت کی مثال۔ جیسے تَدْعُوِيْنَ بقانون مِيْعَادٌ کے واؤ کو یاء

سے تبدیل کیا تو تَدْعِيَيْنَ پھر بقانون التقائے ساکنین کے تَدْعِيْنَ کر کے پڑھنا جائز ہے۔

فائدہ ۱ تَفْعِلِيْنَ ناقص سے تفعلین کا وزن مراد ہے صیغہ مراد نہیں۔

فائدہ ۲ نقل حرکت کی لغت افصح ہے اور حذف حرکت کی لغت ضعیف ہے۔

تعلیل قِيْلَ در اصل قُوِلَ بود کسرہ بر واو ثقیل بود، نقل کردہ بماقبل دادند، بعد از سلب حرکت ماقبل قُوِلَ شد، پس واؤ ساکن منظہر ماقبلش مکسور، آں را بیا بدل کردند تا از قُوِلَ، قِيْلَ شد۔

تعلیل يُقَالُ، تُقَالُ، اُقَالُ، نُقَالُ در اصل يُقْوَلُ، تُقْوَلُ، اُقْوَلُ، نُقْوَلُ بود. واؤ مفتوحہ ماقبلش حرف صحیح ساکن فتحش را نقل کردہ بماقبل دادہ واؤ را بالف بدل کردند، تا از يُقْوَلُ الخ يُقَالُ الخ

قانون (۵۲) ہر واؤ یا متوسط مفتوح کہ در اصل سلامت نہ ماندہ باشد، در فعل متصرف یا متعلقات وے سوائے کلمہ اسم کہ بر وزن اَفْعَلُ ماقبلش حرف صحیح ساکن منظہر قابل حرکت باشد فتحش را نقل کردہ بماقبل دادہ آن را بالف بدل کنند وجوباً. بشرطیکہ آن کلمہ ملحق و بمعنی لون و عیب و صیغہ آلہ نباشد۔

يُقَالُ، يُبَاعُ کا قانون

خلاصہ قانون. ہر واؤ اور یا، جو عین کلمہ میں مفتوح ہو اور اصل میں (یعنی فعل ماضی میں) سلامت نہ ہو اور فعل متصرف یا اس کے متعلقات میں ہو، اور وہ کلمہ اسم کا افعل کے وزن پہ نہ ہو اور اس واؤ اور "یا" کا ماقبل حرف صحیح ساکن منظہر قابل حرکت ہو تو اس واؤ اور یاء کی فتحہ کو نقل کر کے ماقبل کو دینا اور اس واؤ اور "یا" کو الف سے تبدیل کرنا واجب ہے بشرطیکہ وہ کلمہ ملحق بھی نہ ہو، اور اس میں عیب و رنگ کے معنی بھی نہ ہو، اور اسم آلہ کا صیغہ بھی نہ ہو۔

تشریح. اس قانون میں ایک حکم اور پندرہ شرطیں ہیں (مصنفؒ نے بارہ شرائط تو ذکر کی ہیں، آخری تین شرطیں ذکر نہیں کیں) جس میں چھ شرطیں وجودی ہیں اور نو شرطیں عدمی ہیں۔

حکم. واؤ اور یا کی فتحہ نقل کر کے ماقبل کو دینا اور واؤ اور "یا" کو الف سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرائط وجودی

شرط (۱) واؤ اور یا حقیقتاً عین کلمہ کے مقابلہ میں ہوں۔ احتراز اِيْوَعَدَ، اِيْسِرَ، دَعْوَةٌ، رَمْيَةٌ سے کیونکہ یہاں واؤ اور "یا"، عین کے مقابلہ میں نہیں بلکہ پہلی دو مثالوں میں واؤ اور "یا" فاء کے مقابلہ میں ہیں اور آخری دو مثالوں میں لام کے مقابلہ میں ہیں۔

شرط (۲) واؤ اور یا مفتوح ہو۔ احتراز يَقُوْلُ، يَبِيْعُ سے کیونکہ یہاں واؤ اور یا، ساکن ہیں۔

شرط (۳) واؤ اور "یا" فعل متصرف یا متعلقات متصرف میں ہوں۔ احتراز مَا اَقْوَلَہٗ، مَا اَبْیَعَہٗ سے کیونکہ یہاں یہ فعل تعجب میں ہیں۔

شرط (۴) اس واؤ اور یاء کا ماقبل حرف صحیح ہو۔ احتراز قَاوَلَ، بَایَعَ سے کیونکہ یہاں واؤ اور یاء کا ماقبل حرف علت الف ہے، حرف صحیح نہیں۔

شرط (۵) اس واؤ اور یاء کا ماقبل حرف صحیح ساکن ہو۔ احتراز قُوِّلَ، بُیِّعَ سے کیونکہ یہاں واؤ اور یاء کا ماقبل حرف صحیح ساکن نہیں ہے۔

شرط (۶) اس واؤ اور یاء کا ماقبل مطلقاً قابل حرکت ہو۔ احتراز قَاوَلَ، بَایَعَ سے کیونکہ یہاں واؤ اور یاء کا ماقبل قابل حرکت نہیں۔

شرائط عدمی

شرط (۷) واؤ اور یاء اصل (یعنی فعل ماضی) میں سلامت نہ ہوں۔ احتراز یَعْوَرُ، یَصْیَدُ سے کیوں کہ ان کی ماضی عَوِرَ، صَیِدَ میں واؤ اور یاء سلامت ہیں۔

شرط (۸) واؤ اور یاء جس کلمہ میں ہوں وہ کلمہ اسم کا اَفْعَلُ کے وزن پر نہ ہو۔ احتراز اَنْوَرُ، اَقْوَلُ، اَبْیَعُ سے کیوں کہ یہ تمام مثالیں اَفْعَلُ کے وزن پر ہیں۔

شرط (۹) واؤ اور "یا" جس کلمہ میں ہوں وہ کلمہ ملحق نہ ہو۔ احتراز جَہْوَرَ، شَرْیَفَ، اِجْوَنْدَرَ سے کیونکہ جَہْوَرَ اور شَرْیَفَ دَحْرَجَ سے ملحق ہیں۔ اور اِجْوَنْدَرَ، اِحْرَنْجَمَ سے ملحق ہے۔

شرط (۱۰) اس کلمہ میں رنگ والا معنی نہ ہو۔ احتراز اِسْوَدَّ، اِبْیَضَّ سے کیونکہ ان دونوں مثالوں میں رنگ والا معنی پایا جاتا ہے۔

شرط (۱۱) اس کلمہ میں عیب والا معنی نہ ہو۔ احتراز اِعْوَرَّ، اِعْیَنَّ سے کیوں کہ ان دونوں مثالوں میں عیب والا معنی پایا جاتا ہے۔

شرط (۱۲) واؤ اور یاء جس کلمہ میں ہوں وہ کلمہ اسم آلہ کا صیغہ بھی نہ ہو۔ احتراز مِقْوَلٌ، مِبْیَعٌ سے کیونکہ یہاں دونوں اسم آلہ کے صیغہ ہیں۔

آخری تین شرطیں جو مصنف نے ذکر نہیں کیں وہ یہ ہیں:

شرط (۱۳) واؤ اور یاء کے بعد حرف مدغم نہ ہو۔ احتراز اِسْوَدَدْتُ، اِبْیَضَضْتُ سے کیونکہ یہاں واؤ اور "یا" کے بعد حرف مدغم ہے۔

شرط (۱۴) واؤ اور یاء کے بعد حروف مدہ زائدہ میں سے بھی کوئی حرف نہ ہو۔ احتراز یَا خَوَاہِیْہِمْ، اَقْوَالٌ، اَبْیَاعٌ سے کیونکہ یہاں واؤ اور "یا" کے بعد حرف مدہ زائدہ ہے۔

شرط (۱۵) واؤ اور یاء ایسے کلمہ میں بھی نہ ہوں جس کے لام کلمہ میں تعلیل ہو چکی ہو۔ احتراز یَدْعُوْ، یَرْوِیْ سے کیونکہ ان مثالوں میں تعلیل ہو چکی ہے۔

مطابقی مثالیں۔ یَخْوُفُ، یَہْیَبُ سے یَخَافُ، یَہَابُ۔ اور اَغْوَثَ، اِسْتَغْوَثَ سے اَغَاثَ، اِسْتَغَاثَ۔ اور مَقْوَلٌ، مَرْوَحٌ سے مَقَالٌ، مَرَاحٌ۔

سوال: اِسْتَحْوَذَ، اِسْتَصْوَبَ، اَخْیَلَتْ، اَغْیَلَتْ میں قانون کی تمام شرائط موجود ہیں پھر حکم جاری کیوں نہیں کیا گیا؟

جواب۔ یہ صیغے خلافِ قانون اور شاذ ہیں۔ ابوزید کے نزدیک ایسے ابواب کی تصحیح جن کا فعل ثلاثی نہ ہو، قیاسی ہیں جیسے اِسْتَنْوَقَ اور سیبویہ کے نزدیک اِسْتَنْوَقَ بھی شاذ ہے اور صحیح میں ہے۔ ان تمام ابواب کو اپنے اصل پر پڑھنا جائز ہے۔ کیوں کہ اِسْتَحْوَذَ، اِسْتَصْوَبَ میں اہلِ عرب قیاسًا اِسْتَحَاذَ، اِسْتَصَابَ بھی پڑھتے ہیں۔ (ہادی شرح زرادی صہ۸۲)

تعلیل قَائِلٌ در اصل قَاوِلٌ بود، واو واقع شد بعد از الف فاعل، و در اصل سلامت نمانده بود۔ آن را بہمزہ بدل کردند تا از قَاوِلٌ، قَائِلٌ شد۔

قانون (۵۳) ہر واو و یا کہ واقع شود بعد از الف فاعل و در اصل سلامت نمانده باشد، یا اصل او نہ باشد آن واو و یا را بہمزہ بدل کنند وجوبًا۔

قَائِلٌ، بَائِعٌ کا قانون

خلاصہ قانون ہر واو اور یا، جو الف فاعل کے بعد واقع ہو، اور اصل (یعنی فعل ماضی) میں سلامت نہ رہی ہو، یا خود اس کی اصل (یعنی فعل ماضی) کلامِ عرب میں مستعمل ہی نہیں تو اس واو اور یا، کو ہمزہ کے ساتھ تبدیل کرنا واجب ہے۔

تشریح۔ اس قانون میں ایک حکم، اور تین شرطیں ہیں۔

حکم۔ واو اور "یا"، کو ہمزہ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط (۱) واو اور "یا"، الف کے بعد واقع ہو۔ احتراز قُوْلٌ، بُیِعَ سے کیونکہ یہاں واو اور "یا"، الف کے بعد واقع نہیں۔

شرط (۲) واو اور "یا"، الف فاعل کے بعد واقع ہو۔ احتراز مُقَاوِلٌ، مُبَايِعٌ سے کیونکہ یہاں واو اور "یا"، الف مفاعل کے بعد واقع ہو۔

شرط (۳) واو اور "یا"، اصل میں سلامت نہ رہ چکی ہو یا خود اس کا اصل مستعمل ہی نہ ہو۔ احتراز عَاوِرٌ، صَايِدٌ سے کیونکہ ان کی اصل (یعنی فعل ماضی عَوِرَ، صَيِدَ) میں واو اور "یا"، سلامت ہیں۔

مطابقی مثالیں: ۱۔ اصل میں سلامت نہ ہونے کی مثال۔ جیسے قَاوِلٌ، بَايِعٌ سے قَائِلٌ، بَائِعٌ۔ (۲) خود اصل نہ ہونے کی مثال۔ غَاوِطٌ، سَايِفٌ سے غَائِطٌ، سَائِفٌ اور بعض کے نزدیک غَائِطٌ کی ماضی غَاطَ مستعمل ہے لیکن قلیل۔ (حاشیہ ارشاد الصرف، تسہیل الارشاد صہ۸۹)

سوال ۱: صَاوِنٌ میں قانون کی تمام شرائط موجود ہیں۔ پھر قانون کا حکم کیوں جاری نہیں کیا گیا؟ جواب۔ یہ شاذ ہے۔

سوال ۲: شَاكٍ اصل شَاوِكٌ تھا۔ مذکورہ قانون کے تحت واو کی بجائے ہمزہ کو کیوں حذف کیا گیا؟

جواب۔ یہاں بطور شاذ کے تین صورتیں ہیں۔ ۱۔ واو کو ہمزہ سے تبدیل کریں، جوازًا۔ جیسے شَائِكٌ (۲) واو کو حذف کریں۔ جیسے شَاكٌ۔ (۳) شَاوِكٌ میں قلب مکانی کریں شَاكِوٌ ہو گیا۔ پھر بقانون یَدْعُوْ یَرْمِیْ حرکت ضمہ گرانے کے بعد، بقانون مِيْعَادٌ شَاكِيْنٌ ہوا۔ پھر بقانون التقائے ساکنین شَاكٍ ہوا۔

تعلیل رِقِیَالٌ دراصل قِوَالٌ بود، واؤ واقع شود، بجائے عین کلمہ در جمع، و در مفرد سلامت نماندہ بود، و ماقبلش مکسور، آن را بیا بدل کردند: تا از قِوَالٌ، رِقِیَالٌ شد۔

قانون (۵۴) ہر واؤ کہ واقع شود در مقابلہ عین کلمہ مصدر یا جمع، و در فعل و واحد سلامت نماندہ باشد، یا در واحد ساکن، و در جمع قبل الف باشد ماقبلش مکسور، آن واؤ را بیا بدل کردند وجوبًا بشرطیکہ لام کلمہ وے معلل نباشد۔

حِیَاضٌ، رِیَاضٌ کا قانون

خلاصہ قانون۔ ہر واؤ جو عین کلمہ کے مقابلہ میں واقع ہو، وہ دو حال سے خالی نہیں یا تو مصدر کے عین کلمہ میں واقع ہوگی یا جمع کے۔ اور اگر مصدر (خواہ مصدر فِعَلٌ یا فِعَالٌ یا اِنْفِعَالٌ کے وزن پر ہو) کے عین کلمہ میں واقع ہو۔ تو شرط یہ ہے کہ اس کے فعل میں سلامت نہ ہو۔ اور اگر وہ واؤ جمع کے عین کلمہ کے مقابلہ میں ہے۔ تو شرط یہ ہے کہ اس جمع کے واحد کے صیغہ میں سلامت رہی ہو۔ اور ماقبل بھی مکسور ہو، تو اس واؤ کو یاء سے تبدیل کرنا واجب ہے۔ یا وہی واؤ واحد کے صیغہ میں ساکن ہو اور جمع میں الف سے پہلے ہو تو اس واؤ کو "یا" سے تبدیل کرنا واجب ہے۔ بشرطیکہ لام کلمہ تعلیل شدہ نہ ہو۔

تشریح۔ اس قانون میں ایک حکم اور چھ شرطیں ہیں۔ پانچ وجودی اور ایک عدمی۔

حکم۔ واؤ کو یا سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط (۱) واؤ مصدر کے عین کلمہ میں ہو۔ احتراز قِوَالٌ سے کیونکہ یہاں واؤ جمع مکسر کے عین کلمہ میں ہے مصدر میں نہیں نیز اس کے فعل میں بھی واؤ سلامت نہیں رہی۔

شرط (۲) واؤ جمع کے عین کلمہ میں ہو۔ احتراز وَاعِدُوْنَ سے کیونکہ یہاں واؤ جمع میں فاکلمہ کے مقابلہ میں ہے۔

شرط (۳) واؤ واحد کے صیغہ میں ساکن ہو۔ احتراز طِوَالٌ جمع طَوِیْلٌ سے کیونکہ یہاں "واؤ" واحد کے صیغہ میں ساکن نہیں۔

شرط (۴) واؤ جمع میں الف سے پہلے ہو۔ احتراز کِوَزَۃٌ جمع کُوْزٌ سے کیونکہ یہاں الف ہی نہیں۔

شرط (۵) واؤ کا ماقبل مکسور ہو۔ احتراز جَوَاہِرُ جمع جَوْہَرَۃٌ سے کیونکہ یہاں واؤ کا ماقبل مفتوح ہے۔

شرط (۶) لام کلمہ تعلیل شدہ نہ ہو۔ احتراز رِوَائٌ سے کیونکہ یہ اصل میں رِوَایٌ تھا یہاں لام کلمہ تعلیل شدہ ہے۔

مطابقی مثالیں: اس کی تین صورتیں ہیں:۔

۱۔ واؤ مصدر کے عین کلمہ میں ہو اور فعل میں سلامت نہ رہی ہو، جیسے قَامَ، یَقُوْمُ، قِوَامًا سے قِیَامًا پڑھنا واجب ہے۔

۲۔ واؤ جمع کے عین کلمہ میں ہو اور واحد میں سلامت نہ رہی ہو، جیسے قِوَالٌ یہ قَائِلٌ کی جمع ہے واحد میں واؤ سلامت نہیں رہی لہٰذا اس کو قِیَالٌ کر کے پڑھنا واجب ہے۔

۴. واؤ واحد میں ساکن اور جمع میں الف سے پہلے ہو۔ اس کی مثال جیسے حَوْضَۃٌ کی جمع حِوَاضٌ کو حِیَاضٌ اور رَوْضَۃٌ کی جمع رِوَاضٌ کو رِیَاضٌ پڑھنا واجب ہے۔

فائدہ۔ ثَوْرٌ کی جمع ثِیَرَۃٌ میں واؤ کو یا سے تبدیل کرنا خلاف قانون وشاذ ہے چونکہ واؤ الف سے پہلے نہیں۔ (واللہ اعلم)

تعلیل قُوَیِّلٌ و قُوَیِّلَۃٌ دراصل قُوَیْوِلٌ و قُوَیْوِلَۃٌ بودند، واؤ و یا دریک کلمہ بہم آمدند، نخستین ازیشان ساکن بدل ازچیزے نہ بود، آن واؤ را یا کردہ در یا ادغام کردند۔ تا از قُوَیْوِلٌ و قُوَیْوِلَۃٌ، قُوَیِّلٌ و قُوَیِّلَۃٌ شد۔

قانون (۵۵) ہر واؤ و یا کہ جمع شود، دریک کلمہ یا حکم وے سوائے کلمہ اسم بروزن اَفْعَلُ، اول ایشان ساکن لازم غیر مبدل باشد، آن واؤ را یاء کردہ در یاء ادغام مے کنند وجوبًا، سوائے واؤ عین کلمہ بعد از یائے تصغیر کہ در مکبر متحرک باشد چراکہ آن واؤ را بیا بدل کردہ شود جوازًا۔

سَیِّدٌ کا قانون

خلاصہ قانون ہر واؤ اور یا، جو ایک کلمہ، یا حکمًا ایک کلمہ میں جمع ہوں (حکمًا ایک کلمہ کا مطلب یہ ہے کہ صیغہ جمع مذکر سالم کا ہو اور یائے متکلم کی طرف مضاف ہو) اور وہ کلمہ اسم کا افعل کے وزن پر نہ ہو۔ ان میں سے پہلا ساکن لازمی ہو اور کسی سے تبدیل شدہ نہ ہو تو اس واؤ کو یا کرکے یاء کو یاء میں ادغام کرنا واجب ہے۔ سوائے اس واؤ کے جو عین کلمہ کے مقابلہ میں یائے تصغیر کے بعد مکبر میں متحرک ہو۔ اس واؤ کو یاء سے تبدیل کرنا جائز ہے۔

تشریح۔ اس قانون میں دو حکم ہیں۔ پہلے حکم کی پانچ شرطیں ہیں۔ اور دوسرے حکم کی تین شرطیں ہیں۔

حکم (۱) واؤ کو "یا" کرکے "یا" میں ادغام کرنا واجب ہے۔

شرط (۱) واؤ اور "یا"، حقیقتًا یا حکمًا ایک کلمہ میں ہوں۔ احتراز اَبُوْ یَعْقُوْبَ سے کیونکہ یہاں واؤ اور "یا"، جدا جدا کلمے میں ہیں اور حکمًا بھی ایک کلمہ نہیں ہیں۔

شرط (۲) وہ کلمہ اسم کا جس میں واؤ اور "یا"، ہو اَفْعَلُ کے وزن پر نہ ہو۔ احتراز اَیْوَمُ سے کیونکہ یہ کلمہ اسم کا افعل کے وزن پر ہے اور نیز اَیْوَمُ بمعنی روشندان اَیْوَمُ میں ادغام اس لیے نہیں کیا گیا کہ اس کا اَیَّمُ (بمعنی رنڈوا مرد) کے ساتھ التباس ہو جائے گا۔

شرط (۳) واؤ اور یاء میں سے پہلا ساکن ہو۔ احتراز قُوَیِّلٌ سے کیونکہ واؤ اور "یاء"، میں سے پہلی واؤ متحرک ہے ساکن نہیں۔

شرط (۴) سکون لازمی ہو۔ احتراز قُوْیَ سے کیونکہ یہ اصل میں قَوِیَ ہے اور یہاں واؤ کا سکون عارضی ہے بقانون حلقی العین جوازًا۔

شرط (۵) واؤ اور "یا"، کسی سے بدلے ہوئے نہ ہوں۔ احتراز بُوْیِعَ سے کیونکہ یہاں واؤ بقانون ضُوْرِبَ، مَضَارِیْبُ کے الف سے تبدیل شدہ ہے۔ اصل میں بَایَعَ تھا۔

مطابقی مثالیں۔ ایک کلمہ کی مثال۔ جیسے سَیْوِدٌ کو سَیِّدٌ پڑھنا واجب ہے۔ اور حکما ایک کلمہ کی مثال۔ جیسے مُسْلِمِیَّ اصل میں مُسْلِمُوْنَ تھا یا متکلم کی طرف اضافت کی وجہ سے نون گر گیا تو مُسْلِمُوْیَ ہو گیا اور واؤ کو یاء کیا اور یاء کو یاء میں ادغام کیا تو مُسْلِمِیَّ ہو گیا پھر "یا" کے ماقبل کے ضمہ کو کسرہ سے تبدیل کیا تو مُسْلِمِیَّ ہو جائے گا۔ حکم (۲) واؤ کو "یاء" کر کے یاء میں ادغام کرنا جائز ہے۔

شرط (۱) واؤ عین کلمہ کے مقابلہ میں یائے تصغیر کے بعد ہو۔ احتراز مُدَیْعِیُوْ سے کیونکہ یہاں واؤ لام کلمہ کے مقابلہ میں ہے۔

شرط (۲) واؤ عین کلمہ کے مقابلہ میں مکبر میں ہو۔ احتراز مُقَیْوِلٌ سے کیونکہ یہ مُقَالٌ کی تصغیر ہے اور مُقَالٌ اس کا مکبر ہے اور اس میں واو موجود نہیں۔

شرط (۳) واؤ عین کلمہ کے مقابلہ میں مکبر میں ہو کر متحرک ہو۔ احتراز مُقَیْوِیْلٌ سے کیونکہ یہ مُقْوُلٌ کی تصغیر ہے اور مُقْوُلٌ اس کا مکبر ہے اور اس میں واؤ ساکن ہے۔

مطابقی مثالیں۔ مُقْوُلٌ کی تصغیر مُقَیْوِلٌ، مُقَیْوِلَۃٌ آتی ہے۔ یہاں واؤ یاء تصغیر کے بعد مکبر میں واو متحرک ہے۔ اس واو کو یاء کرنا جائز ہے۔ اور پھر ادغام کرنا واجب ہے۔ لہذا مُقَیْوِلٌ، مُقَیْوِلَۃٌ سے مُقَیِّلٌ اور مُقَیِّلَۃٌ پڑھنا واجب ہے۔

تعلیل مَقُوْلٌ در اصل مَقْوُوْلٌ بود ضمہ بر واو ثقل بود، نقل کردہ بماقبل دادند، تا از مَقْوُوْلٌ، مَقُوْوْلٌ شد پس التقائے ساکنین شد، میان ہر دو واؤ۔ بعض صرفیاں واؤ اولی را حذف می کنند، لان الثانیۃ علامۃ والعلامۃ لا تحذف، مَقُوْلٌ شد۔ وبعض صرفیاں واؤ ثانی را حذف می کنند، لانہا زائدۃ والزائدۃ احق بالحذف، مَقُوْلٌ شد بروزن مَفُوْلٌ۔

تعلیل قُوْلُنَّ در اصل قُلْ بود۔ چون نون تاکید ثقیلہ بدو متصل شد۔ ماقبلش مبنی بر فتح گشت پس واو یکہ محذوف شدہ بود، باز آمد زیرا کہ علت حذف او نماند، تا از قُلْ قُوْلَنَّ شد۔

قانون (۵۶) ہر حرف علت کے بباعثی بیفتد، بوقت دور شدن آن باز می آید وجوبا۔

قُوْلَنَّ کا قانون

خلاصہ قانون۔ ہر حرف علت جو کسی سبب کی وجہ سے گر جائے جب وہ دور ہو جائے تو وہ حرف علت واپس آجائے گا وجوبا۔

تشریح۔ اس قانون میں ایک حکم، اور دو شرطیں ہیں۔

حکم۔ گرے ہوئے حرف کو واپس لانا واجب ہے۔

شرط (۱) حرف علت کسی سبب کی وجہ سے گر چکا ہو۔ احتراز قَالَ سے کیونکہ یہاں حرف علت نہیں گرا بلکہ الف سے تبدیل ہوا ہے۔

شرط (۲) گرنے کا سبب دور ہو جائے۔ احتراز قُلْنَ سے کیونکہ یہاں گرنے کا سبب دور نہیں ہوا۔

مطابقی مثالیں: تُوْلَنَّ اصل میں تُلْ تھا جب اس کے ساتھ نون تاکید ثقیلہ ملا تو ماقبل مبنی بر فتحہ ہوا۔ کیونکہ نون ماقبل مفتوحہ کا تقاضا کرتا ہے اور گری ہوئی واؤ واپس آئی تو تُلْ سے تُوْلَنَّ ہوگیا۔

باب دوم صرف صغیر ثلاثی مجرد اجوف واوی بروزن فَعَلَ یَفْعِلُ چوں اَلطَّوْحُ (ہلاک ہونا)

علامت۔ ماضی میں عین کلمہ مفتوح اور مضارع میں مکسور ہوتا ہے۔

طَاحَ یَطِیْحُ، طَوْحًا فهو طَائِحٌ، وَطِیْحَ یُطَاحُ، طَوْحًا فذاک مَطُوْحٌ، لَمْ یَطِحْ، لَمْ یُطَحْ، لَا یَطِیْحُ، لَا یُطَاحُ، لَنْ یَطِیْحَ، لَنْ یُطَاحَ الامر منه طِحْ، لِتُطَحْ، لِیَطِحْ، لِیُطَحْ. والنهی عنه لَا تَطِحْ، لَا تُطَحْ، لَا یَطِحْ، لَا یُطَحْ. الظرف منه مَطِیْحٌ، مَطِیْحَانِ، مَطَاوِحُ، مُطَیِّحٌ والآلة منه مِطْوَحٌ، مِطْوَحَانِ، مَطَاوِحُ مُطَیِّحٌ مِطْوَحَةٌ، مِطْوَحَتَانِ، مَطَاوِحُ، مُطَیِّحَةٌ، مِطْوَاحٌ، مِطْوَاحَانِ، مَطَاوِیْحُ، مُطَیِّیْحٌ، وَمُطَیْطِیْحٌ وافعل التفضیل المذکر منه اَطْوَحُ، اَطْوَحَانِ، اَطْوَحُوْنَ، اَطَاوِحُ، اُطَیِّحٌ والمؤنث منه طُوْحٰی، طُوْحَیَانِ، طُوْحَیَاتٌ، طُوَحٌ وطُوَیْحٰی. فعل التعجب منه مَا اَطْوَحَهٗ واَطْوِحْ بِهٖ.

فعل ماضی معلوم۔ طَاحَ، طَاحَا، طَاحُوْا، طَاحَتْ، طَاحَتَا، طُحْنَ، طُحْتَ، طُحْتُمَا، طُحْتُمْ، طُحْتِ، طُحْتُمَا، طُحْتُنَّ، طُحْتُ، طُحْنَا۔

فعل ماضی مجہول۔ طِیْحَ، طِیْحَا، طِیْحُوْا، طِیْحَتْ، طِیْحَتَا، طُحْنَ، طُحْتَ، طُحْتُمَا، طُحْتُمْ، طُحْتِ، طُحْتُمَا، طُحْتُنَّ، طُحْتُ، طُحْنَا۔

فعل مضارع معلوم۔ یَطِیْحُ، یَطِیْحَانِ، یَطِیْحُوْنَ، تَطِیْحُ، تَطِیْحَانِ، یَطِحْنَ، تَطِیْحُ، تَطِیْحَانِ، تَطِیْحُوْنَ، تَطِیْحِیْنَ، تَطِیْحَانِ، تَطِحْنَ، اَطِیْحُ، نَطِیْحُ۔

فعل مضارع مجہول۔ یُطَاحُ، یُطَاحَانِ، یُطَاحُوْنَ، تُطَاحُ، تُطَاحَانِ، یُطَحْنَ، تُطَاحُ، تُطَاحَانِ، تُطَاحُوْنَ، تُطَاحِیْنَ، تُطَاحَانِ، تُطَحْنَ، اُطَاحُ، نُطَاحُ۔

اسم فاعل۔ طَائِحٌ، طَائِحَانِ، طَائِحُوْنَ، طَاحَةٌ، طَوَّاحٌ، طُوَّحٌ، طَوْحٌ، طُوْحٌ، طُوْحَاءُ، طُوْحَانٌ، طِیْحَانٌ، طِوَاحٌ، طُوُوْحٌ، اَطْوَاحٌ، طَائِحَةٌ، طَائِحَتَانِ، طَائِحَاتٌ، طَوَائِحُ، طُوَیِّحٌ، طُوَیِّحَةٌ۔

اسم مفعول۔ مَطُوْحٌ، مَطُوْحَانِ، مَطُوْحُوْنَ، مَطُوْحَةٌ، مَطُوْحَتَانِ، مَطُوْحَاتٌ، مَطَاوِیْحُ، مُطَیِّیْحٌ، مُطَیِّیْحَةٌ۔

فعل جحد معلوم۔ لَمْ یَطِحْ، لَمْ یَطِیْحَا، لَمْ یَطِیْحُوْا، لَمْ تَطِحْ، لَمْ تَطِیْحَا، لَمْ یَطِحْنَ، لَمْ تَطِحْ، لَمْ تَطِیْحَا، لَمْ تَطِیْحُوْا، لَمْ تَطِیْحِیْ، لَمْ تَطِیْحَا، لَمْ تَطِحْنَ، لَمْ اَطِحْ، لَمْ نَطِحْ۔

فعل جحد مجہول۔ لَمْ یُطَحْ، لَمْ یُطَاحَا، لَمْ یُطَاحُوْا، لَمْ تُطَحْ الخ اس کی گردان اور تعلیل لَمْ یُقَلْ کی طرح ہے۔

فعل نفی معلوم. لَا يَطِيْحُ، لَا يَطِيْحَانِ، لَا يَطِيْحُوْنَ، لَا تَطِيْحُ، لَا تَطِيْحَانِ، لَا يَطِحْنَ، لَا نَطِيْحُ الخ

فعل نفی مجہول. لَا يُطَاحُ، لَا يُطَاحَانِ، لَا يُطَاحُوْنَ الخ

فعل نفی مؤکد بلن ناصبہ معلوم. لَنْ يَّطِيْحَ، لَنْ يَّطِيْحَا، لَنْ يَّطِيْحُوْا، لَنْ تَطِيْحَ، لَنْ تَطِيْحَا، لَنْ يَّطِحْنَ، لَنْ تَطِيْحَ الخ

فعل نفی مؤکد بلن ناصبہ مجہول. لَنْ يُّطَاحَ، لَنْ يُّطَاحَا، لَنْ يُّطَاحُوْا الخ

فعل امر حاضر معلوم. طِحْ، طِيْحَا، طِيْحُوْا، طِيْحِيْ، طِيْحَا، طِحْنَ الخ

فعل امر حاضر مجہول. لِتُطَحْ، لِتُطَاحَا، لِتُطَاحُوْا، لِتُطَاحِيْ الخ

فعل امر غائب معلوم. لِيَطِحْ، لِيَطِيْحَا، لِيَطِيْحُوْا، لِتَطِحْ الخ

فعل امر غائب مجہول. لِيُطَحْ، لِيُطَاحَا، لِيُطَاحُوْا، لِتُطَحْ الخ

فائدہ. فعل نہی کے صیغوں کو فعل امر پر قیاس کریں.

باب سوم صرف صغیر ثلاثی مجرد اجوف واوی بروزن فَعِلَ يَفْعَلُ چون اَلْخَوْفُ وَالْخَافُ وَالْمَخَافَةُ (ڈرنا)

علامت. ماضی کا عین کلمہ مکسور اور مضارع کا عین کلمہ مفتوح ہوتا ہے.

خَافَ، يَخَافُ، خَوْفًا فهو خَائِفٌ، وخِيْفَ، يُخَافُ، خَوْفًا فذاك مَخُوْفٌ، لَمْ يَخَفْ، لَمْ يُخَفْ، لَا يَخَافُ، لَا يُخَافُ، لَنْ يَّخَافَ، لَنْ يُّخَافَ. الامر منه خَفْ، لِتُخَفْ، لِيَخَفْ، لِيُخَفْ، والنهي عنه. لَا تَخَفْ، لَا تُخَفْ، لَا يَخَفْ، لَا يُخَفْ. الظرف منه. مَخَافٌ، مَخَافَانِ، مَخَاوِفُ، ومُخَيِّفٌ. والآلة منه مِخْوَفٌ مِخْوَفَانِ، مَخَاوِفُ، مُخَيِّفٌ، مِخْوَفَةٌ، مِخْوَفَتَانِ، مَخَاوِفُ ومُخَيِّفَةٌ، مِخْوَافٌ، مِخْوَافَانِ، مَخَاوِيْفُ ومُخَيِّيْفٌ ومُخَيِّيْفَةٌ، وافعل التفضيل المذكر منه أَخْوَفُ، أَخْوَفَانِ، أَخْوَفُوْنَ، أَخَاوِفُ وأُخَيِّفٌ. والمؤنث منه. خُوْفٰى، خُوْفَيَانِ، خُوْفَيَاتٌ، خُوَفٌ وخُوَيْفٰى.

فعل ماضی معلوم. خَافَ، خَافَا، خَافُوْا، خَافَتْ، خَافَتَا، خِفْنَ، خِفْتَ الخ

فعل ماضی مجہول. خِيْفَ، خِيْفَا، خِيْفُوْا، خِيْفَتْ، خِيْفَتَا، خِفْنَ، خِفْتَ الخ

فعل مضارع معلوم. يَخَافُ، يَخَافَانِ، يَخَافُوْنَ، تَخَافُ، تَخَافَانِ، يَخَفْنَ، تَخَافُ الخ

فعل مضارع مجہول. يُخَافُ، يُخَافَانِ، يُخَافُوْنَ، تُخَافُ، تُخَافَانِ، يُخَفْنَ، تُخَافُ الخ

اسم فاعل. خَائِفٌ، خَائِفَانِ، خَائِفُوْنَ، خَافَةٌ، خُوَّافٌ، خُوَّفٌ، خَوْفٌ، خُوْفٌ، خُوَفَاءُ، خُوْفَانٌ، خِيَافٌ، خُوُوْفٌ، أَخْوَافٌ، خَائِفَةٌ، خَائِفَتَانِ، خَائِفَاتٌ، خَوَائِفُ وخُوَيِّفٌ، وخُوَيِّفَةٌ.

اسم مفعول. مَخُوْفٌ، مَخُوْفَانِ، مَخُوْفُوْنَ، مَخُوْفَةٌ، مَخُوْفَتَانِ، مَخُوْفَاتٌ، مَخَاوِيْفُ، مُخَيِّفٌ ومُخَيِّفَةٌ

فعل امر حاضر معلوم. خَفْ، خَافَا، خَافُوْا، خَافِيْ، خَافَا، خِفْنَ الخ
فعل امر حاضر مجہول. لِتُخَفْ، لِتُخَافَا، لِتُخَافُوْا، لِتُخَافِيْ، لِتُخَافَا، لِتُخَفْنَ.
امر غائب معلوم. لِيَخَفْ، لِيَخَافَا، لِيَخَافُوْا، لِتَخَفْ، لِتَخَافَا، لِيَخَفْنَ، لِاَخَفْ، لِنَخَفْ.
امر غائب مجہول. لِيُخَفْ، لِيُخَافَا، لِيُخَافُوْا، لِتُخَفْ، لِتُخَافَا، لِيُخَفْنَ، لِاُخَفْ، لِنُخَفْ.

باب چہارم صرف صغیر ثلاثی مجرد اجوف واوی بروزن فَعُلَ يَفْعُلُ چون اَلطُّوْلُ وَالطَّوَالَةُ (لمبا ہونا)

طَالَ، يَطُوْلُ، طَوْلًا فهو طَوِيْلٌ وَطِيْلٌ، يُطَالُ، طَوْلًا فذاك مَطُوْلٌ، لَمْ يَطُلْ، لَمْ يُطَلْ، لَا يَطُوْلُ، لَا يُطَالُ، لَنْ يَطُوْلَ، لَنْ يُطَالَ. الامر منه. طُلْ، لِتُطَلْ، لِيَطُلْ، لِيُطَلْ. والنهي عنه لَا تَطُلْ، لَا تُطَلْ، لَا يَطُلْ، لَا يُطَلْ الظرف منه مَطَالٌ، مَطَالَانِ، مَطَاوِلُ ومُطَيِّلٌ. والآلة منه. مِطْوَلٌ، مِطْوَلَانِ، مَطَاوِلُ، ومُطَيِّلٌ، مِطْوَلَةٌ، مِطْوَلَتَانِ مَطَاوِلُ ومُطَيِّلٌ. مِطْوَالٌ، مِطْوَالَانِ، مَطَاوِيْلُ ومُطَيِّيْلٌ. افعل التفضيل المذكر منه اَطْوَلُ، اَطْوَلَانِ، اَطْوَلُوْنَ، اَطَاوِلُ واُطَيِّلٌ. والمونث منه. طُوْلٰى، طُوْلَيَانِ، طُوْلَيَاتٌ، طُوَلٌ وطُوَيْلٰى. وفعل التعجب منه. مَا اَطْوَلَهُ، وَاَطْوِلْ بِهٖ الخ

(ودیگر ابواب مستعمل نہ شدہ اند)

ابواب ثلاثی مزید فیہ اجوف واوی

باب اوّل صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ اجوف واوی بروزن اِفْعَالٌ چون اَلْاِقَامَةُ (قائم کرنا، مقیم ہونا)

اَقَامَ، يُقِيْمُ، اِقَامَةً فهو مُقِيْمٌ واُقِيْمَ، يُقَامُ، اِقَامَةً فذاك مُقَامٌ، لَمْ يُقِمْ، لَمْ يُقَمْ، لَا يُقِيْمُ، لَا يُقَامُ، لَنْ يُقِيْمَ، لَنْ يُقَامَ. الامر منه اَقِمْ، لِتُقَمْ، لِيُقِمْ، لِيُقَمْ والنهي عنه لَا تُقِمْ، لَا تُقَمْ، لَا يُقِمْ، لَا يُقَمْ. الظرف منه مُقَامٌ، مُقَامَانِ، مُقَامَاتٌ.

باب دوم صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ اجوف واوی بروزن تَفْعِيْلٌ چون اَلتَّحْوِيْلُ (پھیرنا)

حَوَّلَ، يُحَوِّلُ، تَحْوِيْلًا فهو مُحَوِّلٌ وحُوِّلَ، يُحَوَّلُ، تَحْوِيْلًا فذاك مُحَوَّلٌ، لَمْ يُحَوِّلْ، لَمْ يُحَوَّلْ، لَا يُحَوِّلُ، لَا يُحَوَّلُ، لَنْ يُحَوِّلَ، لَنْ يُحَوَّلَ الخ

باب سوم صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ اجوف واوی بروزن مُفَاعَلَةٌ چون اَلْمُقَاوَمَةُ (ایک دوسرے سے مقابلہ کرنا)

قَاوَمَ، يُقَاوِمُ، مُقَاوَمَةً فهو مُقَاوِمٌ وقُوْوِمَ، يُقَاوَمُ، مُقَاوَمَةً الخ

باب چہارم صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ اجوف واوی بروزن تَفَعُّلٌ چون التَّحَوُّلُ (پھرنا)

تَحَوَّلَ، يَتَحَوَّلُ، تَحَوُّلًا، فهو مُتَحَوِّلٌ وتُحُوِّلَ، يُتَحَوَّلُ، تَحَوُّلًا فذاك مُتَحَوَّلٌ الخ

باب پنجم صرف صغیر ثلاثی مزید اجوف واوی بروزن تفاعل چون اَلتَّنَاوُلُ (لینا)

تَنَاوَلَ، يَتَنَاوَلُ، تَنَاوُلًا فهو مُتَنَاوِلٌ وتُنُوْوِلَ، يُتَنَاوَلُ الخ

باب ششم صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ اجوف واوی بروزن اِفْتِعَالٌ چون اَلْاِجْتِيَابُ (جنگل طے کرنا)

اِجْتَابَ، يَجْتَابُ، اِجْتِيَابًا، فهو مُجْتَابٌ واُجْتِيْبَ، يُجْتَابُ، اِجْتِيَابًا فذاك مُجْتَابٌ، لَمْ يَجْتَبْ، لَمْ يُجْتَبْ، لَا يَجْتَابُ، لَا يُجْتَابُ، لَنْ يَجْتَابَ، لَنْ يُجْتَابَ. الامر منه اِجْتَبْ، لِتَجْتَبْ، لِيَجْتَبْ، لِيُجْتَبْ. والنهي عنه لَا تَجْتَبْ، لَا تُجْتَبْ، لَا يَجْتَبْ، لَا يُجْتَبْ. الظرف منه مُجْتَابٌ الخ

باب ہفتم صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ اجوف واوی بروزن اِنْفِعَالٌ چون اَلْاِنْقِيَادُ (فرمانبردار ہونا)

اِنْقَادَ، يَنْقَادُ، اِنْقِيَادًا فهو مُنْقَادٌ، واُنْقِيْدَ، يُنْقَادُ، اِنْقِيَادًا فذاك مُنْقَادٌ، لَمْ يَنْقَدْ، لَمْ يُنْقَدْ، لَا يَنْقَادُ، لَا يُنْقَادُ، لَنْ يَنْقَادَ، لَنْ يُنْقَادَ، الامر منه اِنْقَدْ، لِتُنْقَدْ، لِيَنْقَدْ، لِيُنْقَدْ. والنهي عنه لَا تَنْقَدْ، لَا تُنْقَدْ، لَا يَنْقَدْ الخ

باب ہشتم صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ اجوف واوی بروزن اِسْتِفْعَالٌ چون اَلْاِسْتِقَامَةُ (سیدھا ہونا)

اِسْتَقَامَ، يَسْتَقِيْمُ، اِسْتِقَامَةً. فهو مُسْتَقِيْمٌ واُسْتُقِيْمَ، يُسْتَقَامُ، اِسْتِقَامَةً فذاك مُسْتَقَامٌ، لَمْ يَسْتَقِمْ، لَمْ يُسْتَقَمْ، لَا يَسْتَقِيْمُ، لَا يُسْتَقَامُ، لَنْ يَسْتَقِيْمَ، لَنْ يُسْتَقَامَ. الامر منه اِسْتَقِمْ، لِتُسْتَقَمْ، لِيَسْتَقِمْ، لِيُسْتَقَمْ الخ

باب نہم صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ اجوف واوی بروزن اِفْعِلَالٌ چون اَلْاِسْوِدَادُ (سیاہ ہونا)

اِسْوَدَّ، يَسْوَدُّ، اِسْوِدَادًا فهو مُسْوَدٌّ. واُسْوُدَّ، يُسْوَدُّ، اِسْوِدَادًا فذاك مُسْوَدٌّ، لَمْ يَسْوَدَّ، لَمْ يَسْوَدِّ، لَمْ يَسْوَدِدْ، لَمْ يُسْوَدَّ، لَمْ يُسْوَدِّ، لَمْ يُسْوَدِدْ، لَا يَسْوَدُّ، لَا يُسْوَدُّ، لَنْ يَسْوَدَّ، لَنْ يُسْوَدَّ. الامر منه اِسْوَدَّ، اِسْوَدِّ، اِسْوَدِدْ، لِتُسْوَدَّ، لِتُسْوَدِّ، لِتُسْوَدِدْ، لِيَسْوَدَّ، لِيَسْوَدِّ، لِيَسْوَدِدْ، لِيُسْوَدَّ، لِيُسْوَدِّ، لِيُسْوَدِدْ الخ

باب دہم صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ اجوف واوی بروزن افعیلال چوں اَلْاِسْوِيْدَادُ (بہت سیاہ ہونا)

اِسْوَادَّ، يَسْوَادُّ، اِسْوِيْدَادًا فهو مُسْوَادٌّ، وَاُسْوُودَّ، يُسْوَادُّ، اِسْوِيْدَادًا. فذاك مُسْوَادٌّ، لَمْ يَسْوَادَّ، لَمْ يَسْوَادِّ، لَمْ يَسْوَادِدْ، لَمْ يُسْوَادَّ، لَمْ يُسْوَادِّ، لَمْ يُسْوَادَدْ، لَا يَسْوَادُّ، لَا يُسْوَادُّ الخ

ابواب ثلاثی مجرد اجوف یائی

باب اول صرف صغیر ثلاثی مجرد اجوف یائی بروزن فَعَلَ يَفْعِلُ چوں اَلْبَيْعُ (بیچنا)

بَاعَ، يَبِيْعُ، بَيْعًا فهو بَائِعٌ. وَبِيْعَ، يُبَاعُ، بَيْعًا. فذاك مَبِيْعٌ. لَمْ يَبِعْ، لَمْ يُبَعْ، لَا يَبِيْعُ، لَا يُبَاعُ، لَنْ يَبِيْعَ، لَنْ يُبَاعَ، الامر منه. بِعْ، لِتُبَعْ، لِيَبِعْ، لِيُبَعْ، والنهى عنه. لَا تَبِعْ، لَا تُبَعْ، لَا يَبِعْ، لَا يُبَعْ. الظرف منه. مَبِيْعٌ. والآلة منه مِبْيَعٌ مِبْيَعَةٌ، مِبْيَاعٌ. وافعل التفضيل المذكر منه. اَبْيَعُ. والمؤنث منه بُيْعٰى.

فائدہ. ضمہ یاء کو کسرہ سے تبدیل کردیا برائے موافقت یاء، وفعل التعجب منه مَا اَبْيَعَهٗ، وَاَبْيِعْ بِهٖ الخ

باب دوم صرف صغیر ثلاثی مجرد اجوف یائی بروزن فَعَلَ يَفْعُلُ چوں اَلْغَيْطُ (نیچے اترنا)

غَاطَ، يَغُوْطُ، غَيْطًا فهو غَائِطٌ. وَغِيْطَ، يُغَاطُ، غَيْطًا فذاك مَغِيْطٌ. لَمْ يَغُطْ، لَمْ يُغَطْ، لَا يَغُوْطُ، لَا يُغَاطُ، لَنْ يَغُوْطَ لَنْ يُغَاطَ. الامر منه. غُطْ، لِتُغَطْ الخ

باب سوم صرف صغیر ثلاثی مجرد اجوف یائی بروزن فَعِلَ يَفْعَلُ چوں اَلطَّيَبُ (پاکیزہ ہونا)

طَابَ، يَطَابُ، طَيَبًا، فهو طَائِبٌ. وَطِيْبَ، يُطَابُ، طَيَبًا فذاك مَطِيْبٌ. لَمْ يَطَبْ، لَمْ يُطَبْ، لَا يَطَابُ، لَا يُطَابُ، لَنْ يَطَابَ، لَنْ يُطَابَ. الامر منه. طَبْ، لِتُطَبْ، لِيَطَبْ، لِيُطَبْ. والنهى عنه. لَا تَطَبْ، لَا تُطَبْ، لَا يَطَبْ، لَا يُطَبْ. الظرف منه. مَطَابٌ، مَطَابَانِ، مَطَايِبُ وَمُطَيِّبٌ الخ

(واز دیگر بنا مدہ ختم شد مجردات اجوف یائی)

ابواب ثلاثی مزید فیہ اجوف یائی

باب اوّل صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ اجوف یائی بروزن اِفْعَالٌ چوں اَلْاِطَارَةُ (اڑنا)

اَطَارَ، يُطِيْرُ، اِطَارَةً. فهو مُطِيْرٌ. وَاُطِيْرَ، يُطَارُ، اِطَارَةً. فذاك مُطَارٌ، لَمْ يُطِرْ، لَمْ يُطَرْ، لَا يُطِيْرُ، لَا يُطَارُ، لَنْ تُطِيْرَ،

لَن یُّطَارَ. الامر منہ اَطِرْ، لِتُطَرْ الخ
باب دوم صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ اجوف یائی بر وزن تَفْعِیْلٌ چوں اَلتَّطْیِیْبُ (خوش کرنا)
طَیَّبَ، یُطَیِّبُ، تَطْیِیْبًا، فھو مُطَیِّبٌ. وطُیِّبَ یُطَیَّبُ، تَطْیِیْبًا، فذاک مُطَیَّبٌ الخ
باب سوم صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ اجوف یائی بر وزن مُفَاعَلَۃٌ چوں اَلْمُبَایَعَۃُ (بیعت کرنا)
بَایَعَ، یُبَایِعُ، مُبَایَعَۃً فھو مُبَایِعٌ وبُوْیِعَ، یُبَایَعُ، مُبَایَعَۃً فذاک مُبَایَعٌ، لَمْ یُبَایِعْ، لَمْ یُبَایَعْ، لَا یُبَایِعُ، لَا یُبَایَعُ الخ
باب چہارم صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ اجوف یائی بر وزن تَفَعُّلٌ چوں اَلتَّحَیُّرُ (حیران ہونا)
تَحَیَّرَ، یَتَحَیَّرُ، تَحَیُّرًا فھو مُتَحَیِّرٌ، وتُحُیِّرَ، یُتَحَیَّرُ، تَحَیُّرًا فذاک مُتَحَیَّرٌ الخ
باب پنجم صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ اجوف یائی بر وزن تَفَاعُلٌ چوں اَلتَّزَایُدُ (زیادہ ہونا)
تَزَایَدَ، یَتَزَایَدُ، تَزَایُدًا فھو مُتَزَایِدٌ وتُزُوْیِدَ، یُتَزَایَدُ، تَزَایُدًا فذاک مُتَزَایَدٌ الخ
باب ششم صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ اجوف یائی بر وزن اِفْتِعَالٌ چوں اَلْاِخْتِیَارُ (پسند کرنا)
اِخْتَارَ، یَخْتَارُ، اِخْتِیَارًا فھو مُخْتَارٌ واُخْتِیْرَ، یُخْتَارُ، اِخْتِیَارًا فذاک مُخْتَارٌ الخ
باب ہفتم صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ اجوف یائی بر وزن اِنْفِعَالٌ چوں اَلْاِنْقِیَاسُ (اندازہ کرنا)
اِنْقَاسَ، یَنْقَاسُ، اِنْقِیَاسًا فھو مُنْقَاسٌ، واُنْقِیْسَ، یُنْقَاسُ، اِنْقِیَاسًا فذاک مُنْقَاسٌ لَمْ یَنْقَسْ لَمْ یُنْقَسْ لَا یَنْقَاسُ لَا یُنْقَاسُ الخ
باب ہشتم صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ اجوف یائی بر وزن اِسْتِفْعَالٌ چوں اَلْاِسْتِفَادَۃُ (فائدہ حاصل کرنا)
اِسْتَفَادَ، یَسْتَفِیْدُ، اِسْتِفَادَۃً فھو مُسْتَفِیْدٌ واُسْتُفِیْدَ، یُسْتَفَادُ، اِسْتِفَادَۃً فذاک مُسْتَفَادٌ، لَمْ یَسْتَفِدْ، لَمْ یُسْتَفَدْ الخ
باب نہم صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ اجوف یائی بر وزن اِفْعِلَالٌ چوں اَلْاِبْیِضَاضُ (سفید ہونا)
اِبْیَضَّ، یَبْیَضُّ، اِبْیِضَاضًا فھو مُبْیَضٌّ. واُبْیُضَّ، یُبْیَضُّ، اِبْیِضَاضًا فذاک مُبْیَضٌّ الخ

باب دہم صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ اجوف یائی بروزن اِفْعِیْلَالٌ چوں اَلْاِبْیِیْضَاضُ بہت سفید ہونا،

اِبْیَاضَّ، یَبْیَاضُّ، اِبْیِیْضَاضًا فھو مُبْیَاضٌّ و اُبْیُوْضَّ، یُبْیَاضُّ، اِبْیِیْضَاضًا، فذاک مُبْیَاضٌّ لہ مُبْیَاضَّ الخ

(واز دیگر زیادہ، ختم شدند اجوف، و شروع شدند ابواب ناقص)

قوانین و ابواب ناقص ثلاثی مجرد

باب اول صرف صغیر ثلاثی مجرد ناقص واوی بروزن فَعَلَ یَفْعُلُ چوں اَلدُّعَاءُ و الدَّعْوَۃُ (بلانا)

بیت: دَعْوَتْ اندر مہمانی دِعْوَتْ است اندر نسب دُعْوَتْ اندر حرب باشد اے بزرگ باحسب

اس شعر میں صاحبِ ارشاد فرماتے ہیں کہ جس طرح اس باب کا مصدر "دُعَاءٌ" آتا ہے، اسی طرح باب کے مصدر دُعْوَتْ اور دِعْوَتْ اور دُعْوَتْ بھی آتے ہیں۔ اگر دال کا فتحہ ہو تو معنی ہوگا کسی کو کھانے کی دعوت دینا۔ اور اگر دال کا کسرہ ہو تو معنی ہوگا، کسی کے نسب کا دعوے کرنا۔ اور اگر دال کا ضمہ ہو تو معنی ہوگا کسی کو میدانِ جنگ میں مقابلہ کی دعوت دینا۔

دَعَا، یَدْعُوْ، دُعَآءً فھو دَاعٍ و دُعِیَ، یُدْعٰی، دُعَآءً، فذاک مَدْعُوٌّ، لَمْ یَدْعُ، لَمْ یُدْعَ، لَا یَدْعُوْ، لَا یُدْعٰی، لَنْ یَّدْعُوَ، لَنْ یُّدْعٰی، الامر منہ اُدْعُ، لِتُدْعَ، لِیَدْعُ، لِیُدْعَ۔ والنھی عنہ لَا تَدْعُ، لَا تُدْعَ، لَا یَدْعُ، لَا یُدْعَ۔ الظرف منہ مَدْعًی، مَدْعَیَانِ، مَدَاعٍ، و مُدَیْعٍ۔ والاٰلۃ منہ مِدْعًی، مِدْعَیَانِ، مَدَاعٍ و مُدَیْعٍ، مِدْعَاۃٌ، مِدْعَاتَانِ، مَدَاعٍ و مُدَیْعِیَۃٌ، مِدْعَاءٌ، مِدْعَاءَانِ، مَدَاعِیُّ و مُدَیْعِیٌّ (بعض اہل فن کے نزدیک) و مُدَیْعِیَۃٌ و افعل التفضیل المذکر منہ اَدْعٰی، اَدْعَیَانِ، اَدْعُوْنَ، اَدَاعٍ و اُدَیْعٍ۔ والمؤنث منہ دُعْیٰی، دُعْیَیَانِ، دُعْیَیَاتٌ، دُعًی و دُعَیًّا۔

فائدہ: ناقص اور لفیف کے ابواب کی اسم ظرف ہمیشہ مَفْعَلٌ (یعنی بفتح العین) کے وزن پر آتی ہے تفصیل کما مر فی قانون اسم ظرف۔

فعل ماضی معلوم۔ دَعَا، دَعَوَا، دَعَوْا، دَعَتْ، دَعَتَا، دَعَوْنَ، دَعَوْتَ، دَعَوْتُمَا، دَعَوْتُمْ، دَعَوْتِ، دَعَوْتُمَا، دَعَوْتُنَّ، دَعَوْتُ، دَعَوْنَا۔

فعل ماضی مجہول۔ دُعِیَ، دُعِیَا، دُعُوْا، دُعِیَتْ، دُعِیَتَا، دُعِیْنَ، دُعِیْتَ، دُعِیْتُمَا، دُعِیْتُمْ، دُعِیْتِ، دُعِیْتُمَا، دُعِیْتُنَّ، دُعِیْتُ دُعِیْنَا۔ فعل مضارع معلوم۔ یَدْعُوْ، یَدْعُوَانِ، یَدْعُوْنَ، تَدْعُوْ، تَدْعُوَانِ، یَدْعُوْنَ، تَدْعُوْ، تَدْعُوَانِ، تَدْعُوْنَ، تَدْعِیْنَ، تَدْعُوَانِ، تَدْعُوْنَ، اَدْعُوْ، نَدْعُوْ۔

فعل مضارع مجہول۔ یُدْعٰی، یُدْعَیَانِ، یُدْعَوْنَ، تُدْعٰی، تُدْعَیَانِ، یُدْعَیْنَ، تُدْعٰی، تُدْعَیَانِ، تُدْعَوْنَ، تُدْعَیْنَ، تُدْعَیَانِ، تُدْعَیْنَ، اُدْعٰی، نُدْعٰی۔

اسم فاعل. دَاعٍ، دَاعِیَانِ، دَاعُوْنَ، دُعَاۃٌ، دُعَّاءٌ، دُعًی، دَعْوٌ، دُعِیٌّ، دُعَوَاءُ، دُعْوَانٌ، دِعَاءٌ، دِعِیٌّ، اَدْعَاءٌ، دَاعِیَۃٌ، دَاعِیَتَانِ، دَاعِیَاتٌ، دَوَاعٍ، دُوَیْعٌ، دُوَیْعِیَۃٌ۔

اسم مفعول. مَدْعُوٌّ، مَدْعُوَّانِ، مَدْعُوُّوْنَ، مَدْعُوَّۃٌ، مَدْعُوَّتَانِ، مَدْعُوَّاتٌ، مَدَاعٍ، مُدَیْعِیٌّ، مُدَیْعِیَۃٌ۔

فعل حجد معلوم. لَمْ یَدْعُ، لَمْ یَدْعُوَا، لَمْ یَدْعُوْا، لَمْ تَدْعُ، لَمْ تَدْعُوَا، لَمْ یَدْعُوْنَ، لَمْ تَدْعُ، لَمْ تَدْعُوَا، لَمْ تَدْعُوْا، لَمْ تَدْعِیْ، لَمْ تَدْعُوَا، لَمْ تَدْعُوْنَ، لَمْ اَدْعُ، لَمْ نَدْعُ۔

فعل حجد مجہول. لَمْ یُدْعَ، لَمْ یُدْعَیَا، لَمْ یُدْعَوْا، لَمْ تُدْعَ، لَمْ تُدْعَیَا، لَمْ یُدْعَیْنَ، لَمْ تُدْعَ، لَمْ تُدْعَیَا، لَمْ تُدْعَوْا، لَمْ تُدْعَیْ، لَمْ تُدْعَیَا، لَمْ تُدْعَیْنَ، لَمْ اُدْعَ، لَمْ نُدْعَ۔

فعل نفی مؤکد بلن ناصبہ معلوم. لَنْ یَّدْعُوَ، لَنْ یَّدْعُوَا، لَنْ یَّدْعُوْا، لَنْ تَدْعُوَ، لَنْ تَدْعُوَا، لَنْ یَّدْعُوْنَ، لَنْ تَدْعُوَ، لَنْ تَدْعُوَا، لَنْ تَدْعُوْا، لَنْ تَدْعِیْ، لَنْ تَدْعُوَا، لَنْ تَدْعُوْنَ، لَنْ اَدْعُوَ، لَنْ نَدْعُوَ۔

فعل نفی مؤکد بلن ناصبہ مجہول. لَنْ یُّدْعٰی، لَنْ یُّدْعَیَا، لَنْ یُّدْعَوْا، لَنْ تُدْعٰی، لَنْ تُدْعَیَا، لَنْ یُّدْعَیْنَ، لَنْ تُدْعٰی، لَنْ تُدْعَیَا، لَنْ تُدْعَوْا، لَنْ تُدْعَیْ، لَنْ تُدْعَیَا، لَنْ تُدْعَیْنَ، لَنْ اُدْعٰی، لَنْ نُدْعٰی۔

فعل امر حاضر معلوم. اُدْعُ، اُدْعُوَا، اُدْعُوْا، اُدْعِیْ، اُدْعُوَا، اُدْعُوْنَ۔

فعل امر حاضر معلوم بانون تاکید ثقیلہ. اُدْعُوَنَّ، اُدْعُوَانِّ، اُدْعُنَّ، اُدْعِنَّ، اُدْعُوَانِّ، اُدْعُوْنَانِّ۔

فعل امر حاضر معلوم بانون تاکید خفیفہ. اُدْعُوَنْ، اُدْعُنْ، اُدْعِنْ۔

فعل امر حاضر مجہول. لِتُدْعَ، لِتُدْعَیَا، لِتُدْعَوْا، لِتُدْعَیْ، لِتُدْعَیَا، لِتُدْعَیْنَ۔

فعل امر حاضر مجہول بانون تاکید ثقیلہ. لِتُدْعَیَنَّ، لِتُدْعَیَانِّ، لِتُدْعَوُنَّ، لِتُدْعَیِنَّ، لِتُدْعَیَانِّ، لِتُدْعَیْنَانِّ۔

بانون تاکید خفیفہ. لِتُدْعَیَنْ، لِتُدْعَوُنْ، لِتُدْعَیِنْ۔

فعل امر غائب معلوم. لِیَدْعُ، لِیَدْعُوَا، لِیَدْعُوْا، لِتَدْعُ، لِتَدْعُوَا، لِیَدْعُوْنَ، لِاَدْعُ، لِنَدْعُ۔

فعل امر غائب بانون تاکید ثقیلہ. لِیَدْعُوَنَّ، لِیَدْعُوَانِّ، لِیَدْعُنَّ، لِتَدْعُوَنَّ، لِتَدْعُوَانِّ، لِیَدْعُوْنَانِّ، لِاَدْعُوَنَّ، لِنَدْعُوَنَّ۔

فعل امر غائب معلوم بانون تاکید خفیفہ. لِیَدْعُوَنْ، لِیَدْعُنْ، لِتَدْعُوَنْ، لِاَدْعُوَنْ، لِنَدْعُوَنْ۔

فعل امر غائب مجہول. لِیُدْعَ، لِیُدْعَیَا، لِیُدْعَوْا، لِتُدْعَ، لِتُدْعَیَا، لِیُدْعَیْنَ، لِاُدْعَ، لِنُدْعَ۔

فعل امر غائب مجہول بانون تاکید ثقیلہ. لِیُدْعَیَنَّ، لِیُدْعَیَانِّ، لِیُدْعَوُنَّ، لِتُدْعَیَنَّ، لِتُدْعَیَانِّ، لِیُدْعَیْنَانِّ، لِاُدْعَیَنَّ، لِنُدْعَیَنَّ۔

فعل امر غائب مجہول بانون تاکید خفیفہ. لِیُدْعَیَنْ، لِیُدْعَوُنْ، لِتُدْعَیَنْ، لِاُدْعَیَنْ، لِنُدْعَیَنْ۔

فعل نہی حاضر معلوم. لَا تَدْعُ، لَا تَدْعُوَا، لَا تَدْعُوْا، لَا تَدْعِیْ، لَا تَدْعُوَا، لَا تَدْعُوْنَ۔

بانون تاکید ثقیلہ. لَا تَدْعُوَنَّ، لَا تَدْعُوَانِّ، لَا تَدْعُنَّ، لَا تَدْعِنَّ، لَا تَدْعُوَانِّ، لَا تَدْعُوْنَانِّ۔

فعل نہی حاضر معلوم بانون تاکید خفیفہ. لَا تَدْعُوْنْ، لَا تَدْعُنْ، لَا تَدْعِنْ.

فعل نہی حاضر مجہول. لَا تُدْعَ، لَا تُدْعَیَا، لَا تُدْعَوْا، لَا تُدْعَیْ، لَا تُدْعَیَا، لَا تُدْعَیْنَ.

فعل نہی حاضر مجہول بانون تاکید ثقیلہ. لَا تُدْعَیَنَّ، لَا تُدْعَیَانِّ، لَا تُدْعَوُنَّ، لَا تُدْعَیِنَّ، لَا تُدْعَیَانِّ، لَا تُدْعَیْنَانِّ

فعل نہی غائب معلوم. لَا یَدْعُ، لَا یَدْعُوَا، لَا یَدْعُوْا، لَا تَدْعُ، لَا تَدْعُوَا، لَا یَدْعُوْنَ، لَا اَدْعُ، لَا نَدْعُ.

فعل نہی غائب معلوم بانون تاکید ثقیلہ. لَا یَدْعُوَنَّ، لَا یَدْعُوَانِّ، لَا یَدْعُنَّ، لَا تَدْعُوَنَّ، لَا تَدْعُوَانِّ، لَا یَدْعُوْنَانِّ، لَا اَدْعُوَنَّ لَا نَدْعُوَنَّ

فعل نہی غائب مجہول. لَا یُدْعَ، لَا یُدْعَیَا، لَا یُدْعَوْا، لَا تُدْعَ، لَا تُدْعَیَا، لَا یُدْعَیْنَ، لَا اُدْعَ، لَا نُدْعَ.

فعل نہی غائب مجہول بانون تاکید ثقیلہ. لَا یُدْعَیَنَّ، لَا یُدْعَیَانِّ، لَا یُدْعَوُنَّ، لَا تُدْعَیَنَّ، لَا تُدْعَیَانِّ، لَا یُدْعَیْنَانِّ، لَا اُدْعَیَنَّ، لَا نُدْعَیَنَّ.

فعل نہی غائب مجہول بانون تاکید خفیفہ. لَا یُدْعَیَنْ، لَا یُدْعَوُنْ، لَا تُدْعَیِنْ، لَا اُدْعَیَنْ، لَا نُدْعَیَنْ.

تعلیلات ماضی معلوم

طلبہ کے فائدہ کے لیے یہاں صرف وہ تعلیلات تحریر کی جارہی ہیں جو ارشاد الصرف کے متن میں موجود نہیں ہیں۔

دَعَا: صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم اصل میں دَعَوَ بروزن نَصَرَ تھا. واؤ متحرک ماقبل مفتوح، واؤ کو الف سے تبدیل کیا تو دَعَا ہوگیا. دَعَوَا صیغہ تثنیہ مذکر غائب فعل ماضی معلوم اپنی اصلی حالت پر ہے۔

دَعَوْا: صیغہ جمع مذکر غائب فعل ماضی معلوم اصل میں دَعَوُوْا بروزن نَصَرُوْا تھا. واؤ متحرک ماقبل مفتوح (بقانون قَالَ بَاعَ) واؤ کو الف سے تبدیل کیا تو دَعَاوْا ہوگیا. الف اور واؤ کے درمیان التقائے ساکنین ہوا پہلا ساکن مدہ تھا اس کو حذف کیا تو دَعَوْا بروزن فَعَوْا ہوگیا.

دَعَتْ: صیغہ واحد مؤنث غائب فعل ماضی معلوم اصل میں دَعَوَتْ بروزن نَصَرَتْ تھا. واؤ متحرک ماقبل مفتوح (بقانون قَالَ بَاعَ کے) واؤ کو الف سے تبدیل کیا تو دَعَاتْ ہوگیا. پھر الف اور تا کے درمیان التقائے ساکنین ہوا. پہلا ساکن مدہ تھا اس کو گرادیا. دَعَاتْ سے دَعَتْ بروزن فَعَتْ ہوگیا.

دَعَتَا مثل دَعَتْ کے ہے کیوں کہ یہاں دو تا، حقیقتاً ساکن ہے اور فتحہ الف کی وجہ سے عارضی ہے.

تعلیلات ماضی مجہول

دُعُوْا صیغہ جمع مذکر غائب فعل ماضی مجہول اصل میں دُعِوُوْا بروزن نُصِرُوْا تھا. واؤ پر ضمہ ثقیل تھا نقل کر کے ماقبل کو دیا. التقائے ساکنین ہوا. درمیان دو واؤ کے پہلا ساکن مدہ تھا اس کو حذف کیا. تو دُعُوْا بروزن فُعُوْا ہوگیا.

دُعِیَتْ سے دُعِیْنَا تک تعلیلات مثل دُعِیَ کے ہونگی البتہ جمع مؤنث غائب سے آخر تک یا، ساکن ہوجائے گی جیسا کہ صحیح میں ہوتی ہے۔

تعلیلات مضارع معلوم

یَدْعُوْنَ صیغہ جمع مذکر غائب فعل مضارع معلوم اصل میں یَدْعُوُوْنَ بروزن یَنْصُرُوْنَ تھا (بقانون یَدْعُوْ، یَرْمِیْ کے) واؤ مضموم لام کلمہ کے مقابلہ میں تھی اور ماقبل بھی مضموم تھا تو اس واؤ کی حرکت کو حذف کر دیا (التقائے ساکنین ہوا، دو واؤ کے درمیان) پہلا ساکن مدہ تھا اس کو حذف کر دیا۔ تو یَدْعُوُوْنَ سے یَدْعُوْنَ بروزن یَفْعُوْنَ ہوگیا۔ نیز جمع مذکر حاضر میں بھی یہی تعلیل ہوگی۔ تَدْعُوْ میں یَدْعُوْ جیسی تعلیل ہوتی ہے۔ یہی تعلیل واحد مذکر حاضر، واحد متکلم، جمع متکلم ہوگی۔

تَدْعِیْنَ صیغہ واحد مؤنث حاضر، اصل میں تَدْعُوِیْنَ بروزن تَنْصُرِیْنَ تھا۔ اس میں نقل حرکت اور اثبات حرکت دونوں جائز ہیں لیکن نقل حرکت کی لغت زیادہ فصیح ہے۔ اب یہاں واؤ پر کسرہ ثقیل تھا نقل کر کے ماقبل کو دیا ماقبل کی حرکت دور کرنے کے بعد پھر بقانون مِیْعَادٌ کے "واؤ کو یاء سے تبدیل کیا"، تو تَدْعِیْیْنَ ہوگیا۔ التقائے ساکنین ہوا دونوں کے درمیان پہلا ساکن مدہ تھا اس کو حذف کیا تو تَدْعِیْنَ ہوگیا۔

تعلیلات مضارع مجہول

یُدْعَوْنَ۔ صیغہ جمع مذکر غائب فعل مضارع مجہول اصل میں یُدْعَوُوْنَ بروزن یُنْصَرُوْنَ تھا۔ واؤ چوتھی جگہ پر واقع تھی اور ماقبل کی حرکت اس کے مخالف تھی (بقانون یُدْعٰی، یُرْضٰی کے) واؤ کو یاء سے تبدیل کیا تو یُدْعَیُوْنَ ہوگیا "پھر بقانون قَالَ، بَاعَ کے"، یاء متحرک ماقبل مفتوح الف سے تبدیل کیا تو یُدْعَاوْنَ ہوگیا۔ پھر التقائے ساکنین ہوا الف اور واؤ کے درمیان۔ پہلا ساکن مدہ تھا اس کو حذف کر دیا تو یُدْعَوْنَ بروزن یُفْعَوْنَ ہوگیا۔

یُدْعَیْنَ۔ صیغہ جمع مؤنث غائب فعل مضارع مجہول اصل میں یُدْعَوْنَ تھا۔ واؤ چوتھی جگہ واقع تھی ماقبل کی حرکت اس کے مخالف تھی بقانون یدعٰی یرضٰی کے، واؤ کو یاء سے تبدیل کیا تو یُدْعَوْنَ سے یُدْعَیْنَ بروزن یُفْعَیْنَ ہوگیا اور اسی طرح تُدْعَیْنَ صیغہ جمع مؤنث حاضر کی بھی تعلیل ہوگی۔

تُدْعَیْنَ۔ صیغہ واحد مؤنث حاضر "فعل مضارع مجہول"، اصل میں تُدْعَوِیْنَ بروزن تُنْصَرِیْنَ تھا۔ واؤ کو یاء سے تبدیل کیا تو تُدْعَیِیْنَ ہوا۔ پھر دیا، متحرک کے موافق ماقبل کی حرکت بقانون قَالَ بَاعَ کے یاء کو الف سے تبدیل کیا تُدْعَایْنَ ہوا۔ پھر الف اور یاء کے درمیان التقائے ساکنین ہوا۔ الف کو حذف کیا تو تُدْعَیْنَ بروزن تُفْعَیْنَ ہوگیا۔

تعلیلات اسم فاعل

دَاعٍ صیغہ واحد مذکر اسم فاعل۔ اصل میں دَاعِوٌ بروزن نَاصِرٌ تھا۔ واؤ لام کلمہ کے مقابلہ میں تھی اور ماقبل مکسور تھا بقانون دُعِیَ

کے واؤ کو "یا" سے تبدیل کیا تو دَاعِیٌ ہوگیا، ضمہ یاء پر ثقیل تھا حذف کر دیا تو دَاعِیْنٌ ہوگیا۔ پھر یاء اور نون تنوین کے درمیان التقائے ساکنین ہوا، پہلا ساکن مدہ تھا اس کو حذف کیا تو دَاعٍ بروزن فَاعٍ ہوا۔

دَاعِیَانِ صیغہ تثنیہ مذکر اسم فاعل میں دُعِیَ کا قانون جاری ہوا ہے۔

دَاعُوْنَ صیغہ جمع مذکر سالم اسم فاعل: اصل میں دَاعِوُوْنَ بروزن نَاصِرُوْنَ تھا، واؤ پر ضمہ ثقیل تھا نقل کر کے ماقبل کو دے دیا۔ واؤ کے درمیان التقائے ساکنین ہوا، ساکن اول مدہ تھا اس کو حذف کیا تو دَاعِوُوْنَ سے دَاعُوْنَ بروزن فَاعُوْنَ ہوگیا۔

دُعَّآءٌ صیغہ جمع مکسر اسم فاعل، اصل میں دُعَّاوٌ بروزن نُصَّارٌ تھا۔ واؤ الف زائد کے بعد واقع ہوئی بقانون دُعَاءٌ کے واؤ کو ہمزہ سے تبدیل کیا تو دُعَّآءٌ بروزن فُعَّآءٌ ہوگیا۔

دُعًّی: صیغہ جمع مکسر اسم فاعل: اصل میں دُعَّوٌ بروزن نُصَّرٌ تھا۔ واؤ لام کلمہ میں واقع ہوئی بقانون یدعی کے واؤ کو یاء سے تبدیل کیا تو یاء متحرک ماقبل مفتوح تھا بقانون قَالَ بَاعَ کے یاء کو الف سے تبدیل کیا دُعَّانٌ ہوگیا۔ پھر الف اور نون تنوین کے درمیان التقائے ساکنین ہوا، پہلا ساکن مدہ تھا اس کو حذف کیا تو دُعًّی بروزن فُعًّی ہوا۔ صورۃ خطی میں یاء کو اس لیے باقی رکھا گیا ہے تاکہ واؤ کی یاء سے تبدیلی پر دلالت کرے۔

دُعَّوٌ، دُعَوَآءُ، دُعْوَانٌ اپنی اصلی حالت پر ہے۔

دِعَآءٌ: صیغہ جمع مکسر فاعل: اصل میں دِعَاوٌ بروزن نِصَارٌ تھا واؤ واقع ہوئی الف زائد کے بعد طرف حقیقی میں واؤ کو ہمزہ سے تبدیل کر دیا۔ دِعَاوٌ سے دِعَاءٌ بروزن فِعَاءٌ ہوگیا۔

دِعِیٌّ صیغہ جمع مکسر اسم فاعل اصل میں دُعُوْوٌ بروزن نُصُوْرٌ تھا۔ مزید تفصیل فی المتن۔

دَاعِیَۃٌ، دَاعِیَتَانِ، دَاعِیَاتٌ کی تعلیل ایک جیسی ہیں وہ اس طرح کہ دَاعِیَۃٌ اصل میں دَاعِوَۃٌ تھا۔ واؤ لام کلمہ کے مقابلہ میں تھی بقانون دُعِیَ کے واؤ کو "یا" سے تبدیل کیا تو دَاعِیَۃٌ سے دَاعِیَتَانِ، دَاعِیَاتٌ ہوگیا۔

تعلیلات اسم ظرف

مَدْعًی صیغہ واحد اسم ظرف: اصل میں مَدْعَوٌ بروزن مَنْصَرٌ تھا۔ واؤ چوتھی جگہ واقع تھی ماقبل کی حرکت بھی مخالف تھی بقانون یُدْعٰی کے واؤ کو یاء سے تبدیل کیا، تو مَدْعَیٌ ہوگیا۔ پھر یاء متحرک ماقبل مفتوح تھا۔ بقانون قَالَ بَاعَ کے الف سے تبدیل کیا تو مَدْعَانٌ ہوگیا۔ الف اور نون تنوین کے درمیان التقائے ساکنین ہوا، پہلا ساکن مدہ تھا اس کو حذف کیا تو مَدْعًی بروزن مَفْعًی ہوگیا۔

مَدَاعٍ، اس کی تعلیل کو سمجھنے سے پہلے ایک فائدہ کا جاننا ضروری ہے۔

فائدہ۔ فصول اکبری میں لکھا ہے کہ یائے آخر مَفَاعِلُ رفعًا و جرًّا بیفتد و بدلش تنوین آید الخ یعنی جو جمع مَفَاعِلُ کے وزن پر ہو تو اس کی "یا" حالت رفع اور جر میں گر جاتی ہے اور پھر اس کے بدلے آخر میں تنوین لے آتے ہیں، لیکن حالت نصب میں وہ

"یا" سلامت رہتی ہے۔ نیز اس کو قاعدہ جوارِ کہتے ہیں۔

صاحب علم الصیغہ نے وزن "اَفَاعِلُ وَمَفَاعِلُ واشباہ آن" کی قید بھی لگائی ہے۔ مولانا محمد رفیع عثمانی صاحب شرح علم الصیغہ کے حاشیہ میں لکھتے ہیں کہ اس قاعدہ کو جمع کے ساتھ نہ جمع کیا جائے بلکہ وہ تمام اسماء مراد لیے جائیں جن کے آخر میں "یا" متحرک ماقبل مکسور ہو۔ ورنہ ثُرامِ جیسی مثالیں خارج ہو جائیں گی۔ واللہ اعلم۔

مَدَاعٍ اصل میں مَدَاعِوُ بروزن مَنَاصِرُ تھا۔ واو پانچویں جگہ واقع ہوئی ماقبل کی حرکت مخالف تھی۔ واو کو یاء سے تبدیل کیا۔ بقانون یُدْعٰی کے تو مَدَاعِیُ ہو گیا۔ اب یاء (مذکورہ۔ فائدہ کے تحت) مفاعل کے لام کے مقابلہ میں واقع ہوئی۔ حالت رفعی اور جری میں یاء کو حذف کر دیا۔ اس کے بدلے میں عین کلمہ کو تنوین دے دی۔ تو مَدَاعِیُ سے مَدَاعٍ ہو گیا۔

مُدَيْعٍ صیغہ واحد مصغر اسم ظرف۔ اصل میں مُدَيْعِوٌ بروزن مُنَيْصِرٌ تھا۔ واو پانچویں جگہ واقع تھی اور ماقبل کی حرکت مخالف تھی۔ بقانون یُدْعٰی کے واؤ کو "یاء" سے تبدیل کیا۔ یاء اور نون تنوین کے درمیان التقائے ساکنین ہوا۔ یاء کو حذف کر دیا تو مُدَيْعٍ بروزن مُنَيْصٍ ہو گیا۔ مِدْعًى صیغہ واحد اسم آلہ صغریٰ کی تعلیل مَدْعًى صیغہ واحد اسم ظرف کی طرح ہوگی۔

تعلیلات اسم آلہ وسطی

مِدْعَاةٌ: صیغہ واحد اسم آلہ وسطی۔ اصل میں مِدْعَوَةٌ بروزن مِنْصَرَةٌ تھا۔ واو چوتھی جگہ تھی اور ماقبل کی حرکت مخالف تھی بقانون یدعی کے واؤ کو یاء سے تبدیل کیا تو مِدْعَيَةٌ ہو گیا۔ پھر یاء متحرک ماقبل مفتوح بقانون قَالَ بَاعَ کے الف سے بدل دیا۔ تو مِدْعَيَةٌ سے مِدْعَاةٌ ہو گیا۔

مُدَيْعِيَةٌ: صیغہ واحد مصغر اسم آلہ وسطی: اصل میں مُدَيْعِوَةٌ بروزن مُنَيْصِرَةٌ تھا۔ واو پانچویں جگہ تھی اور ماقبل کی حرکت مخالف تھی اور بقانون یدعی کے "واؤ کو یاء سے تبدیل کیا" تو مُدَيْعِوَةٌ سے مُدَيْعِيَةٌ ہو گیا۔

تعلیل، دُعَاءٌ در اصل دُعَاوٌ بود۔ واو واقع شد بعد از الف زائدہ برطرف۔ آن را بہ ہمزہ بدل کردند۔ تا از دُعَاوٌ تا دُعَاءٌ شد۔

قانون، ہر واؤ و یا کہ واقع شود بعد از الف زائدہ برطرف، یا در حکم، آن را بہ ہمزہ بدل می کنند وجوباً۔

دُعَاءٌ کا قانون

خلاصہ قانون۔ ہر واؤ اور یاء جو الف زائدہ کے بعد کنارہ یا حکم میں آجائے تو اس واؤ اور یاء کو ہمزہ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

تشریح۔ اس قانون کے حکم و شرائط سے قبل حقیقتاً اور حکماً کا مطلب معلوم کریں۔ حقیقتاً کا مطلب یہ ہے کہ واؤ اور یاء بالکل آخر

میں ہوں اس کے بعد اور کوئی حرف نہ ہو جیسے دُعَاءٌ، رِدَائٌ۔
حکماً، کا مطلب یہ ہے کہ واؤ اور یاء کے بعد ایسے حروف ہوں کہ کلمہ کی بنا ان کے بغیر بھی درست رہے یعنی کلمہ ان کے بغیر بھی مستعمل ہوتا ہو جیسے تثنیہ و جمع کی زیادتی اسی حکم میں ہے۔ پس اس قید سے شِقَایَۃٌ، ہِدَایَۃٌ، عَدَاوَۃٌ جیسے کلمات خارج ہو گئے اس لیے کہ ان میں تائے لازمہ ہے اور کلمہ کے بغیر مستعمل نہیں ہوتی تو یہ واؤ اور یا نہ حقیقتاً آخر میں ہیں اور نہ حکماً کنارے میں ہیں۔ نیز مذکورہ قانون مصدر، جامد، مشتق سب پر جاری ہوگا۔
تشریح۔ اس قانون میں ایک حکم اور تین شرطیں ہیں۔
حکم۔ واؤ اور "یا" کو ہمزہ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔
شرط (۱) واؤ اور "یا"، الف کے بعد ہو۔ احتراز دَاعِیَۃٌ، یَاسِرٌ سے کیونکہ یہاں واؤ اور یاء الف سے پہلے ہیں۔
شرط (۲) واؤ اور "یا" الف زائدہ کے بعد ہو۔ احتراز دَاوٌ، ثَایٌ، رَایٌ سے کیونکہ یہاں واؤ اور یاء سے پہلے الف اصلی ہے کیونکہ ثَایٌ، رَایٌ اصل میں ثَوَیٌ اور رَوَیٌ تھے ان میں واؤ خلاف قیاس الف بن گیا ہے اس لیے قیاس کا تقاضا تھا کہ لام کلمہ میں بھی تعلیل ہو۔
شرط (۳) واؤ اور "یا"، حقیقتاً یا حکماً آخر میں ہو۔ احتراز عَدَاوَۃٌ، شِقَایَۃٌ، ہِدَایَۃٌ سے کیونکہ یہاں واؤ اور یا نہ حقیقتاً آخر میں ہے اور نہ حکماً۔
مطابقی مثال۔ واؤ اور "یا"، حقیقتاً آخر میں ہوں۔ اس کی مثال جیسے دُعَاوٌ، مِرْمَایٌ سے دُعَاءٌ، مِرْمَاءٌ۔
واؤ اور "یا"، حکماً آخر میں ہوں۔ اس کی مثال جیسے یَدْعَاوَانِ، مِرْمَایَانِ سے یَدْعَاءَانِ، مِرْمَاءَانِ۔

تعلیل، دُعِیَ دراصل دُعِوَ بود۔ واو واقع شد در مقابلہ لام کلمہ و ماقبلش مکسور آن را بیا بدل کردند تا از دُعِوَ، دُعِیَ شد۔
قانون، ہر واؤ کہ واقع شود مقابلہ لام کلمہ و ماقبل او مکسور باشد آن واؤ را بیا بدل کنند وجوباً۔

دُعِیَ کا قانون

خلاصہ قانون۔ ہر واؤ جو لام کلمہ کے مقابلے میں آجائے اور ماقبل اس کا مکسور ہو تو اس واؤ کو یاء سے تبدیل کرنا واجب ہے۔
تشریح۔ اس قانون میں ایک حکم، اور دو شرطیں ہیں۔
حکم۔ ایسی واؤ جو لام کلمہ کے مقابلہ میں ہو اور ماقبل مکسور ہو تو اس کو یاء سے تبدیل کرنا واجب ہے۔
شرط (۱) واؤ لام کلمہ میں ہو۔ احتراز یُوْعِدُ، عِوَضٌ سے کیونکہ یہاں واؤ فا اور عین کے مقابلہ میں ہے۔
شرط (۲) واؤ کا ماقبل مکسور ہو۔
احتراز لَنْ یَدْعُوَ سے کیونکہ یہاں واؤ کا ماقبل مفتوح اور مضموم ہے۔
مطابقی مثال؛ دُعِوَ سے دُعِیَ۔ رُضِوَ سے رُضِیَ۔

قانون (۵۹) ہر یاء کہ واقع شود در آخر فعل و فتحہ غیر اعرابی و ماقبلش مکسور باشد کسرہ ماقبلش را بفتحہ بدل کردہ، جوازًا. یاء را بالف بدل کنند وجوبًا. بر لغت بنی طے.

دُعَا کا قانون

خلاصہ قانون. ہر یاء جو فعل کے آخر میں واقع ہو اور اس کا فتحہ غیر اعرابی (یعنی کسی عامل کی وجہ سے نہ ہو) اور اس کا ماقبل مکسور ہو تو بنی طے کی لغت میں اس یاء کے ماقبل کے کسرہ کو فتحہ کے ساتھ تبدیل کرنا جائز ہے اور یاء کو الف کے ساتھ تبدیل کرنا جائز ہے۔

تشریح. اس قانون میں ایک حکم اور چھ شرطیں ہیں۔

حکم. یاء کے ماقبل کے کسرہ کو فتحہ سے تبدیل کرنا جائز اور یاء کو الف سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط (۱) یاء ہو. احتراز دُعُوٌّ سے کیونکہ یہاں واو ہے۔

شرط (۲) یا آخر میں ہو. احتراز بِيعَ سے کیونکہ یہاں یاء درمیان میں ہے۔

شرط (۳) یاء مفتوح ہو. احتراز يَرْمِيْ سے کیوں کہ یہاں یاء ساکن ہے۔

شرط (۴) یاء فعل کے آخر میں ہو. احتراز دَاعِيٌ، قَاضِيٌ سے کیوں کہ یہاں یاء اسم کے آخر میں ہے۔

شرط (۵) یاء کا فتحہ غیر اعرابی ہو یعنی کسی عامل کی وجہ سے نہ ہو. احتراز لَنْ يَرْمِيَ سے کیونکہ یہاں لَنْ عامل کی وجہ سے یا پر فتحہ ہے۔

شرط (۶) یاء کا ماقبل مکسور ہو. احتراز رَمَيَ سے کیونکہ یہاں یاء کا ماقبل مکسور نہیں ہے۔

مطابقی مثال. دُعِيَ سے دُعَا اور بَقِيَ سے بَقَا.

فائدہ. صرف بھتراں میں ہے کہ بعض لوگوں کے نزدیک یہ قانون صرف ماضی میں جاری ہوگا. لہذا قَاضِيٌ کو قَاضَا پڑھنا درست نہیں ہے اور بعض لوگوں کے نزدیک یہ قانون فعل ماضی ثلاثی مجرد اور وہ اسم جو فَاعِلَةٌ کے وزن پہ ہوگا اس میں بھی جاری ہوگا. جیسے دَاعِيَةٌ اور بَاقِيَةٌ سے دَاعَاةٌ اور بَاقَاةٌ. اور بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ قانون صرف جمع مفاعل کے ساتھ مختص ہے جیسے مَهَايِيُ سے مَهَايَا، اور صَحَارِيُ سے صَحَارَا. (صرف بھتراں ص۱۰۱)

خلاصہ یہ کہ مذکورہ قانون ماضی معلوم ثلاثی مجرد میں تو قیاسی طور پہ جاری ہوتا ہے اور اسم بروزن مفاعل میں غیر قیاسی اور قلیل ہے۔

تعلیل. يَدْعُوُ الخ در اصل يَدْعُوُ الخ بود ضمہ بر واو ثقیل بود آن را انداختند تا از يَدْعُوُ الخ يَدْعُوْ الخ شدند.

قانون (۶۰) ہر واؤ و یاء مضموم یا مکسور کہ واقع شود بمقابلہ لام کلمہ بعد از ضمہ و کسرہ حرکت آن را حذف می کنند وجوبًا. بشرطیکہ یا در میان کسرہ و واؤ و واؤ در میان ضمہ و یا نہ باشد. آن واؤ و یاء بدل از ہمزہ بابدال جوازی وحرکتش منقول از ہمزہ نباشد.

یَدْعُوْ، یَرْمِیْ کا قانون

خلاصہ قانون۔ ہر واؤ اور یاء "مضموم یا مکسور" جو لام کلمہ کے مقابلہ میں واقع ہو اور ماقبل بھی اس کا مضموم یا مکسور ہو تو اس واؤ اور "یا" کی حرکت کو حذف کرنا واجب ہے۔ بشرطیکہ "یا" کسرہ اور واؤ کے درمیان اور "واؤ" ضمہ اور یاء کے درمیان نہ ہو، اور وہی واؤ یا یاء ہمزہ سے تبدیل شدہ بقانون جوازی اور اس کی حرکت بھی ہمزہ سے منقول شدہ نہ ہو جیسے یَدْعُوُ یَرْمِیُ سے یَدْعُوْ یَرْمِیْ۔

تشریح۔ اس قانون میں ایک حکم اور چھ شرطیں ہیں۔ تین وجودی اور تین عدمی۔

حکم۔ واؤ اور یاء کی حرکت کو حذف کرنا واجب ہے۔

وجودی شرائط

شرط (۱) واؤ اور یاء مضموم یا مکسور ہو۔ احتراز لَنْ یَدْعُوَ، لَنْ یَرْمِیَ سے کیونکہ یہاں واؤ اور یاء مفتوح ہیں۔

شرط (۲) واؤ اور یاء لام کلمہ کے مقابلہ میں واقع ہو۔ احتراز یَقُوْلُ، یَبِیْعُ سے کیونکہ یہاں واؤ اور یاء عین کلمہ کے مقابلہ میں ہیں۔

شرط (۳) واؤ اور یاء کا ماقبل مضموم یا مکسور ہو۔ احتراز مُدْعَوٌ، مُرْمًی سے۔ کیونکہ یہاں واؤ اور یاء کا ماقبل مفتوح ہے۔

عدمی شرائط

شرط (۱) یاء کسرہ اور واؤ کے درمیان اور واؤ ضمہ اور یاء کے درمیان نہ ہو۔ احتراز تَرْمِیُوْنَ، تَدْعُوِیْنَ سے کیونکہ یہاں یاء کسرہ اور واؤ کے درمیان اور "واؤ" ضمہ اور یاء کے درمیان ہے۔

شرط (۲) اور یاء ہمزہ سے بقانون جوازی کے تبدیل شدہ نہ ہوں۔ احتراز سُوُلُ، یَسْتَہْزِیُ سے کیونکہ یہ اصل میں سُؤُلٌ یَسْتَہْزِئُ تھے۔ یہاں واؤ اور یاء ہمزہ سے۔ بقانون جوازی کے تبدیل شدہ ہیں۔

شرط (۳) واؤ اور یاء کی حرکت بھی ہمزہ سے منقول شدہ نہ ہو۔ احتراز یَسُوْءُ، یَجِیْءُ سے۔ کیونکہ یہ اصل میں یَسْوُءُ اور یَجْیِءُ تھے یہاں واؤ اور یاء کی حرکت ہمزہ سے منقول شدہ ہے۔

مطابقی مثالیں۔ اس کی آٹھ صورتیں ہیں:۔

① واؤ مضموم اور ماقبل بھی مضموم ہو۔ جیسے یَدْعُوُ سے یَدْعُوْ۔

② واؤ بھی مکسور اور ماقبل بھی مکسور ہو۔ جیسے مَرَرْتُ، بِدَاعِوٍ۔

③ واؤ مضموم اور ماقبل مکسور ہو۔ جیسے دَاعِوٌ سے دَاعٍ۔

④ واؤ مکسور اور ماقبل مضموم ہو۔ جیسے تَدْعُوِیْنَ سے تَدْعِیْنَ۔

⑤ یا مکسور اور ماقبل بھی مکسور ہو۔ جیسے مَرَرْتُ بِرَامِیٍ سے مَرَرْتُ بِرَامٍ۔

⑥ یا مضموم اور ماقبل بھی مضموم ہو۔ جیسے تَنَهُّیٌ سے تَنَهُّیْ۔

⑦ یا مکسور اور ماقبل مضموم ہو۔ جیسے تَنَهُّیِیْنَ سے تَنَهُّیْنَ

⑧ یا مضموم اور ماقبل مکسور ہو۔ جیسے رَامِیُوْنَ سے رَامُوْنَ۔

تعلیل یُدْعیٰ الخ دراصل یُدْعَوُ بود، واو بود در جائے ثالث واکنوں رابع گشت، حرکت ماقبلش مخالف اوشد، آن را بیا بدل کردہ بالف بدل کردند، تا از یُدْعَوُ الخ یُدْعیٰ الخ شد۔

قانون (۶۱) ہر واو کہ واقع شود، سیوم جا چوں صائد شود و حرکت ماقبلش مخالفش شود آن را بیا بدل کنند وجوبًا

یُدْعیٰ یُرْضیٰ کا قانون

خلاصہ قانون۔ واؤ جو اصل (یعنی اصل سے مراد ماضی معلوم کا پہلا صیغہ ہے یا مصدر مراد ہے جب کہ تین حرفی ہو) میں تیسری جگہ واقع ہو، پھر اس سے آگے بڑھے اور اس کے ماقبل کی حرکت بھی اس کے مخالف (یعنی فتح) ہو تو اس واؤ کو یاء کے ساتھ تبدیل کرنا واجب ہے۔

تشریح۔ اس قانون میں ایک حکم اور چار شرطیں وجودی ہیں۔

حکم۔ واؤ کو یاء سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط (۱) واؤ ہو۔ احتراز یُرْمیٰ سے کیونکہ یہاں "یا" بقانون قال کے الف سے تبدیل شدہ ہے

شرط (۲) واؤ اصل میں (یعنی ماضی یا مصدر میں) تیسری جگہ ہو۔ احتراز اِسْتَوْجَبَ اِقْتَوَلَ سے کیونکہ یہاں واؤ چوتھی جگہ پر ہے۔

شرط (۳) اب وہ واؤ تیسری جگہ سے بڑھ گئی ہو۔ احتراز دَعَوْنَ سے کیونکہ یہاں واؤ تیسری جگہ ہے۔

شرط (۴) ماقبل کی حرکت بھی اس واؤ کے مخالف ہو۔ احتراز یَدْعُوْ سے۔ کیونکہ یہاں ماقبل کی حرکت واؤ کے موافق ہے۔

مطابقی مثالیں۔ یُدْعَوُ، یُدْعَوَانِ سے یُدْعیٰ، یُدْعَیَانِ اور یُرْضَوُ، یُرْضَوَانِ سے یُرْضیٰ، یُرْضَیَانِ واؤ پانچویں یا چھٹی جگہ ہو۔ مثال جیسے اِسْتَدْعَوَ سے اِسْتَدْعیٰ؛ اور مُصْطَفَوٌ، مُسْتَرْضَوٌ سے مُصْطَفیٰ، مُسْتَرْضیٰ۔

واؤ ساتویں جگہ ہو۔ مثال جیسے اِسْتِدْعَاوٌ سے اِسْتِدْعَایٌ۔ اِسْتِرْضَاوٌ سے اِسْتِرْضَایٌ پھر بقانون دُعَاءٌ کے اِسْتِدْعَاءٌ اِسْتِرْضَاءٌ ہوا۔

فائدہ۔ بعض لوگ یوں کہتے ہیں کہ اِسْتِدْعَاءٌ وغیرہ میں ابتداءً ہی واؤ کو ہمزہ سے تبدیل کیا گیا ہے کیونکہ واؤ کا ماقبل متحرک نہیں ہے اور واؤ کو یاء سے تبدیل کرنے کے لیے واؤ کے ماقبل کا متحرک ہونا قانون مذکورہ کی شرط (۴) سے معلوم ہوتا ہے۔ لیکن جو لوگ واؤ کو یاء سے تبدیل کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ چوتھی شرط یوں۔ ضمہ کے بعد واؤ مدہ نہ ہو۔ احتراز مَدْعُوٌّ، یَدْعُوْ سے۔ کیونکہ یہاں

واؤ مدہ ہے۔

سوال. واؤ کو "وجوبی طور پر" یا سے تبدیل کرنے کی کیا وجہ ہے؟

جواب. مذکورہ صورتوں میں واؤ لام کلمہ کے مقابلہ میں ہوتی ہے اور لام کلمہ محلِ اعراب ہوتا ہے جو کہ خفت کو تقاضا کرتا ہے اور یار بنسبت واؤ کے خفیف ہوتی ہے اس لیے واؤ کو یا سے تبدیل کیا جاتا ہے۔

سوال. یَدْعُوْ، یُرْضَوْ میں واؤ متحرک ماقبل مفتوح ہونے کی وجہ سے ابتداءً ہی واؤ کو بقانون قَالَ بَاعَ کے الف کے ساتھ تبدیل کیوں نہیں کیا گیا؟

جواب. مذکورہ مثالوں میں قَالَ بَاعَ اور یُدْعیٰ، یُرضیٰ دونوں قانون لگ سکتے ہیں اس لیے ہم نے دونوں پر عمل کیا ہے. چونکہ اعمال و اہمال میں سے اصل اعمال یعنی عمل اہمال (یعنی چھوڑنا) اصل نہیں. نیز یدعیٰ میں پہلے یدعیٰ والے قانون پر عمل اس لیے کیا گیا ہے کہ اگر پہلے واؤ کو الف سے تبدیل کر دیتے تو بعد میں یدعیٰ والے قانون پر عمل نہیں ہو سکتا تھا کیونکہ الف کو یار سے تبدیل کرنا جائز نہیں ہے۔

سوال. عَدَاوَۃٌ میں واؤ چوتھی جگہ پر واقع ہے اس واؤ کو یار سے کیوں تبدیل نہیں کیا گیا؟

جواب. یہاں واؤ کا ماقبل متحرک نہیں ہے۔

سوال. شِکَایَۃٌ جو اصل میں شِکَاوَۃٌ تھا واؤ کا ماقبل متحرک نہ ہونے کے باوجود واؤ کو یا سے کیوں تبدیل کیا گیا؟

جواب. شِکَایَۃٌ ناقص واوی کا مصدر ہے ناقص یائی کے مصادر کے ہم وزن ہونے کی وجہ سے شِکَایَۃٌ میں واؤ کو یار سے تبدیل کیا گیا ہے کیونکہ ناقص یائی کے اکثر مصادر فِعَالَۃٌ کے وزن پر آتے ہیں. جیسے وِلَایَۃٌ، ہِدَایَۃٌ، دِرَایَۃٌ، رِعَایَۃٌ، عِنَایَۃٌ وغیرہ اور ناقص واوی کا یہ مصدر بھی فِعَالَۃٌ کے وزن پر ہی تھا. اس لیے یہاں واؤ کو یار سے تبدیل کیا گیا ہے۔
جیسے کَیْنُوْنَۃٌ اجوف واوی اصل میں کَوْنُوْنَۃٌ تھا. اور چونکہ قَیْلُوْلَۃٌ، بَیْتُوْتَۃٌ، صَیْرُوْرَۃٌ، غَیْبُوْبَۃٌ وغیرہ اجوف یائی کی مناسبت و موافقت کی وجہ سے واؤ کو یار سے تبدیل کیا گیا ہے. کیونکہ اجوف یائی کے اکثر مصادر اسی وزن پر آتے ہیں۔

تعلیل. دُعَاۃٌ دراصل دَعَوَۃٌ بود، واو را بالف بدل کردند، فتح فا کلمہ را بضم بدل کردند، تاکہ ملتبس نہ شود بصَلوٰۃٍ و زَکوٰۃٍ و قَنَوَاۃٍ کہ ایشاں مفرد اند، تا از دَعَوَۃٌ، دُعَاۃٌ شد۔

قانون (۶۲) ہر جمع مکسر ناقص کہ بر وزن فَعَلَۃٌ باشد، فا کلمہ او را حرکت ضمہ مے دہند وجوباً۔

دُعَاۃٌ، رُمَاۃٌ کا قانون

خلاصہ قانون. ہر جمع مکسر ناقص جو فَعَلَۃٌ کے وزن پر ہو اس جمع کے فا کلمہ کو ضمہ کی حرکت دینا واجب ہے۔

تشریح. اس قانون میں ایک حکم اور چار وجودی شرطیں ہیں.
حکم. فاء کلمہ کو حرکت ضمہ کی دینا واجب ہے.
شرط (۱) صیغہ جمع کا ہو. احتراز صَلٰوۃٌ، زَکٰوۃٌ سے کیونکہ یہ مفرد کے صیغے ہیں.
شرط (۲) جمع مکسر ہو. احتراز دَاعُوْنَ، رَامُوْنَ سے کیونکہ یہ جمع مذکر سالم ہیں.
شرط (۳) جمع مکسر ناقص ہو. احتراز ضَرَبَۃٌ، وَعَدَۃٌ، قَالَۃٌ سے کیونکہ یہ صحیح، مثال، اجوف کے جمع مکسر ہیں.
شرط (۴) جمع فَعَلَۃٌ کے وزن پر ہو. احتراز دِعَاءٌ سے کیونکہ یہ فَعَلَۃٌ کے وزن پر نہیں.
مطابق مثال. دَعْوَۃٌ، رَمْیَۃٌ سے دُعَاۃٌ، رُمَاۃٌ.

تعلیل. دُعِیٌّ دراصل دُعُوْوٌ بود، واو واقع شد در آخر اسم متمکن ماقبلش واو مدہ زائدہ بود، آن را بیا بدل کردند تا از دُعُوْوٌ، دُعُوْیٌ شد پس واو ویاء در یک کلمہ بہم آمدند نخستین از ایشاں ساکن بدل از چیزے نہ بود، آن واو را یاء کردہ در یاء ادغام کردند تا از دُعُوْیٌ، دُعِیٌّ شد پس یاء واقع شد در آخر اسم متمکن ماقبلش مضموم، ضمہ ماقبلش را بکسرہ بدل کردند، تا دُعُیٌّ، دُعِیٌّ شد. پس ضمہ اولیٰ را نیز بکسرہ بدل کردند برائے مناسبت یائے ثانی تا از دُعِیٌّ، دِعِیٌّ شد.

قانون (۶۳) ہر واو لازم غیر بدل از ہمزہ کہ واقع شود در آخر اسم متمکن ماقبلش مضموم باشد، یا واو مدہ زائدہ باشد در جمع آن را بیا بدل کنند وجوبًا. و در مفرد مانع از وجوب اعلال است، آن واو مدہ زائدہ. مگر وقتیکہ ماقبلش دیگر واو متحرک باشد.

اُدْلٍ، دِعِیٌّ (۱) کا قانون

خلاصہ قانون. ہر واو جو لازمی ہو، اور ہمزہ سے تبدیل شدہ نہ ہو اور اسم متمکن کے آخر میں واقع ہو اور اس کا ماقبل بھی مضموم ہو یا واو لازمی جو جمع میں ہو اس کا ماقبل واو مدہ زائدہ ہو تو اس واو کو "یا" سے تبدیل کرنا واجب ہے اگر واو لازمی مفرد میں ہو اور اس کا ماقبل بھی مضموم ہو تو اس واو کو یاء سے تبدیل کرنا واجب ہے. اور اگر واو لازمی کا ماقبل مدہ زائدہ ہو تو اس واو کو یاء سے تبدیل کرنا جائز ہے. ہاں اگر واو مدہ زائدہ کا ماقبل دوسری واو متحرک ہو تو اس صورت میں واو لازمی کو یاء سے تبدیل کرنا واجب ہوگا.
تشریح. اس قانون کی عبارت کے دو حصے ہیں. پہلا حصہ آن را بیاء بدل کنند وجوبًا تک اور دوسرا حصہ و در مفرد مانع سے لیکر آخر تک ہے.
پہلے حصے کا ایک حکم اور سات شرطیں ہیں اور دوسرے حصے کی مطابق مثال کے اعتبار سے تین صورتیں ہیں.
پہلے حصے کا حکم. کہ واو لازمی کو جمع میں یاء سے تبدیل کرنا واجب ہے.
شرط (۱) واو لازمی ہو. احتراز ضَارِبُوْ سے کیونکہ یہ اصل میں ضَارِبٌ تھا اور یہاں واو عارضی ہے جو مد بقانون جوازی، نون تنوین سے تبدیل شدہ ہے.

شرط (۲) واؤ لازمی ہمزہ سے تبدیل شدہ نہ ہو. احتراز کُفُوًّا سے کیونکہ یہاں واؤ ہمزہ سے شدہ اصل میں کُفُوْءً تھا.

شرط (۳) واؤ آخر میں ہو. احتراز مَقْوُدَلٌ سے کیونکہ یہاں واؤ آخر میں نہیں.

شرط (۴) واؤ اسم کے آخر میں ہو. احتراز یَدْعُوْ سے کیونکہ یہاں واؤ فعل کے آخر میں ہے.

شرط (۵) اسم متمکن میں ہو. احتراز ہُوَ سے کیونکہ یہاں واؤ اسم غیر متمکن میں ہے.

شرط (۶) واؤ کا ماقبل مضموم ہو. احتراز دَاعِوٌ سے کیونکہ یہاں واؤ کا ماقبل مکسور ہے.

شرط (۷) واؤ مدہ زائدہ جمع میں ہو. احتراز مَدْعُوْوٌ سے کیونکہ یہاں واؤ مدہ زائدہ مفرد میں ہے.

حصہ اول کی مطابقی مثالیں: اس کی دو صورتیں ہیں :۔

(۱) واؤ لازمی جمع میں ہو اور ہمزہ سے تبدیل شدہ نہ ہو اور اسم متمکن کے آخر میں اس کا ماقبل مضموم ہو. جیسے اَدْلُوٌ پھر بقانون یا مشدد مخفف اَدْلُیٌ ہوا ضمہ یا پر ثقیل تھا اس کو گرا دیا. پھر یا، اور نون تنوین کے درمیان التقائے ساکنین ہوا تو پہلا ساکن مدہ تھا اس کو حذف کر دیا تو اَدْلِیْنٌ سے اَدْلٍ ہوا.

(۲) واؤ لازمی جمع میں ہو اور اس کا ماقبل مدہ زائدہ ہو. جیسے دُعُوْوٌ سے دُعُوْیٌ. قُوْیَلٌ کے قانون کے تحت دُعُیٌّ ہوا. پھر بقانون سید یا مشدد و مخفف کے دِعِیٌّ ہوا. اور رُخُوْوٌ سے رُخِیٌّ ہوا.

دوسرے حصہ کی مطابقی مثالیں: اس کی تین صورتیں ہیں :۔

(۱) واؤ لازمی مفرد میں ہو اور اس کا ماقبل مضموم ہو. جیسے تَبَنُّوٌ سے تَبَنُّیٌ. پھر "یا" پر ضمہ ثقیل تھا اس کو حذف کیا. پھر واؤ اور نون تنوین کے درمیان التقائے ساکنین ہوا. پہلا ساکن مدہ تھا اس کو حذف کیا تو تَبَنٍّ ہو گیا.

(۲) واؤ لازمی مفرد میں ہو اور اس کا ماقبل مدہ زائدہ ہو. جیسے مَدْعُوْوٌ. آخری واؤ کو یا سے تبدیل کیا تو مَدْعُوْیٌ. پھر بقانون قُوْیَلٌ کے مَدْعُیٌّ ہوا. پھر بقانون اَدْلٍ، دِعِیٌّ (۲) اور یائے مشدد مخفف کے مَدْعِیٌّ اور مَدْعُوٌّ دونوں صورتیں پڑھنا جائز ہے. اس صورت میں واؤ کو یا کرنا جائز ہے.

(۳) مفرد میں واؤ مدہ زائدہ کا ماقبل دوسری واؤ متحرک ہو. جیسے مَقْوُوْوٌ سے مَقْوُوْیٌ پڑھنا واجب ہے.

قانون (۶۴) ہر یائے مشدد یا مخفف کہ واقع شود در آخر اسم متمکن ماقبلش اگر یک حرف مضموم باشد ضمہ آن را بکسرہ بدل کنند وجوبًا. و اگر دو باشد چوں دُعُیٌّ ضمہ متصل را وجوبًا غیر متصل را جوازًا.

دِعِیٌّ، اَدْلٍ (۲) یا یائے مشدد مخفف کا قانون

خلاصہ قانون. ہر یائے مشدد یا مخفف جو اسم متمکن کے آخر میں ہو. ماقبل اس کا اگر ایک حرف مضموم ہو تو اس کے ماقبل

کے ضمہ کو کسرہ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔ اور اگر ماقبل میں دو حرف مضموم ہوں تو ضمہ قریبی کو کسرہ سے تبدیل کرنا واجب ہے اور ضمہ بعیدی کو کسرہ سے تبدیل کرنا جائز ہے۔

تشریح۔ اس قانون میں دو حکم ہیں۔ اور ہر حکم کی پانچ پانچ شرطیں ہیں۔

حکم (۱) یاء کے ماقبل کے ضمہ کو کسرہ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط (۱) یا مشدد یا مخفف ہو۔ احتراز دَاعُوٌ سے کیونکہ یہاں واؤ ہے۔

شرط (۲) آخر میں ہو۔ احتراز بُیُعٌ سے کیونکہ یہاں یاء درمیان میں ہے۔

شرط (۳) یاء اسم میں ہو۔ احتراز یَرْمِیُ سے کیونکہ یہاں "یاء" فعل میں ہے۔

شرط (۴) یاء اسم متمکن میں ہو۔ احتراز ہِیَ سے کیونکہ یہاں "یا" اسم غیر متمکن میں ہے۔

شرط (۵) یاء کا ماقبل ایک حرف مضموم ہو۔ احتراز دُعُیٌّ سے کیونکہ یہاں دو حرف مضموم ہیں۔

مطابقی مثال "یا مشدد کی جیسے مَرْمُیٌّ سے مَرْمِیٌّ یا مخفف کی جیسے تَبَنُّیٌ سے تَبَنِّیٌ اور اَدْلُیٌ کو اَدْلٍ پڑھنا واجب ہے۔

حکم (۲) ضمہ قریبی کو کسرہ سے تبدیل کرنا واجب اور ضمہ بعیدی کو کسرہ سے تبدیل کرنا جائز ہے۔

اس حکم میں چار شرطیں تو بعینہ وہی ہیں جو حکم (۱) کے تحت گزر چکی ہیں۔

شرط (۵) یہ ہے کہ یاء کے ماقبل میں دو حرف مضموم ہوں۔ احتراز اَدْلُیٌ، تَبَنُّیٌ سے کیونکہ یہاں ایک حرف مضموم ہے۔

مطابقی مثال۔ دُعُیٌّ کو دُعِیٌّ پڑھنا واجب اور دِعِیٌّ پڑھنا جائز ہے اور رُمُیٌّ سے رِمِیٌّ پڑھنا جائز ہے۔

تعلیل۔ دَوَاعٍ دراصل دَوَاعُوٌ بود، واو واقع شد بجائے لام کلمہ ماقبلش مکسور آن را بیا بدل کردند تا از دَوَاعُوٌ دَوَاعِیٌ شد۔ پس ضمہ بر یا ثقیل بود، آن را انداختند پس التقائے ساکنین شد، میان یا و نون تنوین مقدرہ اول ایشان مدہ بود آن را حذف کردند تا از دَوَاعِیٌ و دَوَاعٍ شد۔

تعلیل۔ لَمْ یَدْعُ، لَمْ یُدْعَ الخ را از یَدْعُوْ، یُدْعٰی الخ بنا کردند۔ یَدْعُوْ، یُدْعٰی الخ فعل مضارع بودند۔ چون خواستند کہ فعل جحد بنا کنند، لم جازمہ جحدیہ در اولش در آوردہ، آخرش را جزم کرد، علامت جزمی سقوط حرف علت شد در پنج صیغہ، وسقوط نونات اعرابیہ شد در ہفت صیغہ۔ وسقوط چیزے نہ شد در دو صیغہ، زیرا کہ مبنی اند والمبنی، مالا یتغیر آخرہ بدخول العوامل المختلفۃ علیہ از یَدْعُوْ، یُدْعٰی الخ لَمْ یَدْعُ لَمْ یُدْعَ شدند۔

قانون (۶۵) ہر حرف علت کہ واقع شود در آخر فعل مضارع غیر بدل از ہمزہ وقت دخول جوازم و بنا کردن امر حاضر معلوم حذف کردہ شود وجوبًا۔

لَمْ یَدْعُ کا قانون

خلاصہ قانون: ہر حرف علت جو فعل مضارع کے آخر میں واقع ہو، ہمزہ سے تبدیل شدہ نہ ہو، حروفِ جوازم میں سے کسی حرف کے داخل ہونے کے وقت اور امر حاضر معلوم بنانے وقت وہ حرف علت گر جاتا ہے وجوبًا۔

تشریح: اس قانون میں ایک حکم، اور تین شرطیں ہیں۔

حکم: یہ ہے کہ حرف علت کو حذف کرنا واجب ہے۔

شرط (۱) حرف علت فعل مضارع کے آخر میں ہو، احتراز دُعِیَ، رُمِیَ سے کیونکہ یہاں حرف علت فعل ماضی کے آخر میں ہے۔

شرط (۲) حرف علت ہمزہ سے تبدیل شدہ نہ ہو۔ احتراز یَھْنِیْ، یَجْرِیْ سے کیونکہ یہ اصل میں یَھْنِئُ، یَجْرِئُ تھے تو یہاں حرف علت ہمزہ سے تبدیل شدہ ہے۔

شرط (۳) اس صیغہ پر حرف جوازم میں سے کوئی حرف داخل ہو یا امر حاضر معلوم کی بنا کریں۔ احتراز یَدْعُوْ، یَرْمِیْ سے کیوں کہ یہاں پر نہ حرف جوازم داخل ہے اور نہ امر بنانے کا ارادہ ہے۔

مطابقی مثالیں: یَدْعُوْ، یَرْمِیْ سے لَمْ یَدْعُ، لَمْ یَرْمِ۔ تَدْعُوْ، تَرْمِیْ سے اُدْعُ، اِرْمِ۔

فائدہ: جو حرف علت فعل مضارع کے آخر میں واقع ہو وہ حرف علت حالت وقف میں جوازًا گر جاتا ہے جیسے وَاللَّیْلِ اِذَا یَسْرِ یہ اصل میں یَسْرِیْ تھا۔ وقف کی وجہ سے یَسْرِ ہو گیا۔ اور ضمیر فاعل یا نون تاکید ثقیلہ اور خفیفہ کے لاحق ہونے سے حرف علت وجوبًا واپس آجاتا ہے وجوبًا۔ جیسے لَمْ یَدْعُ سے لَمْ یَدْعُوْا، اور اُدْعُ سے اُدْعُوَنَّ، اُدْعُوَنْ۔ (صرف بھتر ال)

تعلیل۔ لَتُدْعَوُنَّ در اصل لَتُدْعَوُا بود، چون تاکید ثقیلہ بد متصل شد۔ لَتُدْعَوْنَّ شد، پس التقائے ساکنین شد میان واو، و نون مدغم، چوں اوّل ایشاں غیر مدہ واو جمع بود، آں را حرکت ضمہ دادند تا از لَتُدْعَوُنَّ، لَتُدْعَوُنَّ شد

تعلیل۔ لَتُدْعَیِنَّ در اصل لَتُدْعَیْ بود۔ چون نون تاکید ثقیلہ بد متصل شد لَتُدْعَیْنَّ شد پس التقائے ساکنین شد میان یا و نون مدغم اول ایشاں غیر مدہ یاء واحدہ بود، آں را کسرہ دادند تا از لَتُدْعَیْنَّ، لَتُدْعَیِنَّ شد۔

قانون (۶۵) در التقائے ساکنین علیٰ غیر حدہ اگر ساکن اول غیر مدہ واو جمع باشد۔ آں را حرکت ضمہ می دہند وجوبًا۔ و اگر ساکن اول غیر مدہ یائے واحدہ باشد۔ آں را حرکت کسرہ مے دہند وجوبًا۔

لَتُدْعَوُنَّ، لَتُدْعَیِنَّ کا قانون

خلاصہ قانون۔ التقائے ساکنین علیٰ غیر حدہ میں اگر ساکن اول غیر مدہ واو جمع کی ہو تو اس کو حرکت ضمہ کی دینا واجب ہے

اور اگر ساکن اول غیر مدہ یائے واحد مؤنث مخاطب کی ہو تو اس یا کو حرکت کسرہ کی دینا واجب ہے۔

تشریح۔ اس قانون میں دو حکم ہیں اور ہر حکم کی تین تین شرطیں ہیں۔

حکم (۱) واؤ کو حرکت ضمہ کی دینا واجب ہے۔

شرط (۱) التقائے ساکنین علی غیر حدہ ہو۔ احتراز اِحْمَارَّ سے کیونکہ یہ التقائے ساکنین علی حدہ ہے۔

شرط (۲) اول ساکن غیر مدہ ہو۔ احتراز اِضْرِبُنَّ سے کیونکہ یہ اصل میں اِضْرِبُوْنَّ تھا یہاں ساکن اول مدہ ہے۔

شرط (۳) پہلا ساکن واؤ جمع کی ہو۔ احتراز لَوِاسْتَطَعْنَا سے کیونکہ یہ اصل میں لَوْ اسْتَطَعْنَا تھا۔ یہاں واؤ جمع کی نہیں۔

مطابقی مثال۔ لَتُدْعَوْنَّ سے لَتُدْعَوُنَّ پڑھنا واجب ہے۔

حکم (۲) یاء کو کسرہ حرکت کی دینا واجب ہے۔

شرط (۱) التقائے ساکنین علی غیر حدہ ہو۔ احتراز اِحْمَارَّ سے کیونکہ یہ التقائے ساکنین علی حدہ ہے۔

شرط (۲) ساکن اول غیر مدہ ہو۔ احتراز اِضْرِبِنَّ سے کما مر۔

شرط (۳) ساکن اول یا واحد مؤنث کی ہو۔ احتراز ضَارِبِیْ الْقَوْمِ سے کیونکہ یہ اصل میں ضَارِبِیْنَ الْقَوْمِ تھا۔ یہاں یاء تثنیہ کی ہے اور نون اضافت کی وجہ سے حذف ہو گیا۔

مطابقی مثال۔ لَتُدْعَیْنَّ سے لَتُدْعَیِنَّ پڑھنا واجب ہے۔

تعلیل، دُعْیٰ دراصل دُعْوٰی بود۔ واو واقع شد بجائے لام کلمہ فُعْلیٰ اسمی آن واو را بیا بدل کردند، تا از دُعْوٰی، دُعْیٰ شد۔

قانون (۶۶) ہر واؤ لام کلمہ فُعْلیٰ اسمی یائے میشود وجوباً، و یائے لام کلمہ فَعْلیٰ اسمی واؤ میشود وجوباً۔

دُعْیَا، فَتْوٰی، تَقْوٰی کا قانون

خلاصہ قانون۔ جو واؤ فُعْلیٰ (بضم فاء وسکون عین) اسمی کے لام کلمہ میں آجائے تو اس واؤ کو یاء سے، اور اگر یاء آجائے فَعْلیٰ (بفتحہ فاؤ بالف مقصورہ) اسمی میں تو اس یاء کو واؤ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

تشریح۔ اس قانون میں دو حکم ہیں، اور ہر حکم کی تین تین شرطیں ہیں۔

حکم (۱) واؤ کو یاء کرنا واجب ہے۔

شرط (۱) واؤ لام کلمہ کے مقابلہ میں ہو۔ احتراز وُعْدیٰ، ثُوْلیٰ سے کیونکہ یہاں واؤ، فا اور عین کلمہ کے مقابلہ میں ہو۔

شرط (۲) واؤ فُعْلیٰ میں ہو۔ احتراز دُعَاءٌ سے کیونکہ یہاں واؤ فُعْلیٰ میں نہیں۔

شرط (۳) فُعْلیٰ اسمی میں ہو، احتراز غُزْویٰ (بمعنی جنگ کرنے والی عورت) سے کیونکہ یہ فُعْلیٰ صفتی ہے۔
مطابقی مثال۔ دُعْویٰ، عُلْویٰ، دُنْویٰ کو دُعْیا، عُلْیا، دُنْیا پڑھنا واجب ہے۔
حکم (۲) "یاء" کو واؤ کرنا واجب ہے۔
شرط (۱) یاء لام کلمہ کے مقابلہ میں ہو۔ احتراز بُنْیا سے کیونکہ یہاں یاء عین کلمہ کے مقابلہ میں ہے۔
شرط (۲) فَعْلیٰ کے وزن پر ہو۔ احتراز رُمْیٰ سے کیونکہ یہ فُعْلیٰ کے وزن پر ہے۔
شرط (۳) فَعْلیٰ اسمی میں ہو۔ احتراز صَدْیٰ (بمعنی پیاسی عورت) سے کیونکہ یہ فَعْلیٰ صفتی ہے۔
مطابقی مثال۔ فَتْیا، تَقْیا کو فَتْویٰ، تَقْویٰ پڑھنا واجب ہے۔

باب دوم ثلاثی مجرد ناقص واوی از باب فَعَلَ یَفْعِلُ چوں اَلْجُثُوُّ (دوزانو ہو کر بیٹھنا)

جَثَا، یَجْثِیْ، جُثُوًّا فهو جَاثٍ، وجُثِیَ، یُجْثیٰ، جُثُوًّا فذاك مَجْثِیٌّ. لَمْ یَجْثِ، لَمْ یُجْثَ، لَا یَجْثِیْ، لَا یُجْثیٰ، لَنْ یَجْثِیَ، لَنْ یُجْثیٰ، الامر منه. اِجْثِ، لِتُجْثَ، لِیَجْثِ، لِیُجْثَ. والنهی عنه لَا تَجْثِ، لَا تُجْثَ، لَا یَجْثِ، لَا یُجْثَ. الظرف منه. مَجْثیً. والاٰلة منه مِجْثیً، مِجْثَاةٌ، مِجْثَاءٌ. وافعل التفضیل المذکر منه. اَجْثیٰ، والمؤنث منه جُثْیٰ، وفعل التعجب منه مَا اَجْثَاهُ وَاَجْثِ بِهٖ

باب سوم ثلاثی مجرد ناقص واوی از باب فَعِلَ یَفْعَلُ چوں اَلرِّضَاءُ (راضی ہونا)

رَضِیَ، یَرْضیٰ، رِضًا، ورِضَاءً ورِضْوَانًا، فهو رَاضٍ ورُضِیَ، یُرْضیٰ، رِضًا ورِضَاءً ورِضْوَانًا فذاك مَرْضِیٌّ. لَمْ یَرْضَ، لَمْ یُرْضَ، لَا یَرْضیٰ، لَا یُرْضیٰ، لَنْ یَرْضیٰ، لَنْ یُرْضیٰ الامر منه اِرْضَ، لِتُرْضَ، لِیَرْضَ، لِیُرْضَ، والنهی عنه. لَا تَرْضَ، لَا تُرْضَ، لَا یَرْضَ، لَا یُرْضَ۔ الظرف منه. مَرْضیً. والاٰلة منه مِرْضیً، مِرْضَاةٌ. مِرْضَاءٌ. وافعل التفضیل المذکر منه. اَرْضیٰ. والمؤنث منه. رُضْیٰ، وفعل التعجب منه مَا اَرْضَاهُ وَاَرْضِ بِهٖ. فائدہ: تعال باع کے قانون میں گزر چکا فعل غیر منصرف میں واو اور یاء لام کلمہ کے مقابلہ میں ہو تو الف سے تبدیل کرنا جائز ہے لہذا ما رضاہ پڑھنا جائز ہے۔

باب چہارم ثلاثی مجرد ناقص واوی از باب فَعَلَ یَفْعَلُ چوں اَلْمَحْوُ (دور کرنا، مٹانا)

مَحَا، یَمْحیٰ، مَحْوًا فهو مَاحٍ، ومُحِیَ، یُمْحیٰ، مَحْوًا فذاك مَمْحِیٌّ، لَمْ یَمْحَ، لَمْ یُمْحَ، لَا یَمْحیٰ، لَا یُمْحیٰ، لَنْ یَمْحیٰ، لَنْ یُمْحیٰ. الامر منه اِمْحَ، لِتُمْحَ، لِیَمْحَ، لِیُمْحَ، والنهی عنه لَا تَمْحَ، لَا تُمْحَ، لَا یَمْحَ، لَا یُمْحَ
الظرف منه مَمْحیً الخ

باب پنجم ثلاثی مجرد ناقص واوی از باب فَعُلَ يَفْعُلُ چوں الرَّخُوَةُ (سست ہونا)

رَخُوَ، يَرْخُوُ، رَخْوًا، فهو رَخِيٌّ، لَمْ يَرْخُ، لَايَرْخُوْ، لَنْ يَرْخُوَ. الامر منه. اُرْخُ، لِيَرْخُ. والنهى عنه، لَا تَرْخُ، لَايَرْخُ، الظرف منه. مَرْخًى. والالة منه. مَرْخًى، مِرْخَاةٌ، مِرْخَاءٌ الخ

(وازحسب یحسب نیامده)

تعلیلات صفت مشبه

رَخِيٌّ: اصل میں رَخِيْوٌ تھا۔ واؤ اور یاء ایک کلمہ میں جمع ہو گئے، پہلا ان میں ساکن تھا تو واؤ کو یاء کیا اور یاء کو یاء میں ادغام کیا تو رَخِيٌّ ہو گیا، اور رَخِيَّانِ، رَخِيُّوْنَ کی تعلیل مثل رَخِيٌّ کے ہے۔

رُخْوَاءُ: رُخْوَانٌ، رِخْوَانٌ اپنی اصل پر ہیں۔

رِخَاءٌ: اصل میں رِخَاوٌ تھا۔ بقانون دُعَاءٌ کے واؤ کو ہمزہ سے تبدیل کیا تو یہ رِخَاءٌ بروزن فِعَالٌ ہو گیا۔

رُخِيٌّ: اصل میں رُخُوْوٌ تھا۔ بقانون اَدْلٍ دِعِيٌّ نمبر ایک کے، دوسری واؤ کو یاء کیا۔ اب واؤ اور یاء ایک کلمہ میں جمع ہو گئے۔ پہلا ان میں واؤ ساکن تھا واؤ کو "یا" کیا اور یاء کو یاء میں ادغام کیا تو رُخُيٌّ ہو گیا۔ پھر یامشدد مخفف کے قانون کے تحت ضمہ قریبی کو کسرہ سے تبدیل کیا اور فاء کلمہ کو عین کی مناسبت سے حرکت کسرہ دی تو رِخِيٌّ ہو گیا۔

رُخٍ: اصل میں رُخُوٌ تھا۔ واؤ اسم متمکن کے آخر میں تھی ماقبل مضموم تھا اور ہمزہ سے تبدیل شدہ نہ تھی تو اس واؤ کو یاء کے ساتھ تبدیل کیا رُخُيٌّ ہو گیا۔ پھر یا مشدد مخفف کے قانون کے تحت ضمہ قریبی کو کسرہ دیا اور عین کلمہ کی مناسبت سے فاء کلمہ کو بھی حرکت کسرہ کی دی تو رِخِيٌّ ہو گیا۔ "یا"، پر ضمہ ثقیل تھا حذف کر دیا دو ساکن جمع ہو گئے۔ پہلا ساکن مدہ تھا اس کو حذف کیا تو رُخٍ ہو گیا۔ اَرْخَاءٌ: اصل میں اَرْخَاوٌ ہو گیا۔ بقانون دُعَاوٌ کے اَرْخَاءٌ ہو گیا۔

اَرْخِيَاءُ، اصل میں اَرْخِوَاءُ تھا اس پر دُعِيَ کا قانون جاری ہوتا ہے۔

اَرْخِيَةٌ، رَخِيَّةٌ، رَخِيَّتَانِ، رَخِيَّاتٌ مثل رَخِيٌّ، رَخِيَّانِ، رَخِيُّوْنَ کے ہیں۔

تعلیل۔ رَخَايَا را از رَخِيَّةٌ بنا کردند۔ رد کردندش بسوئے اصلش کہ اصل او رَخِيْوَةٌ بود۔ سوم جائے الف علامت جمع مؤنث مکسر بفتح ماقبل در آوردہ حرفے کہ بعد از الفِ علامت جمع مؤنث مکسر شد آں را کسرہ دادہ تائے واحدہ و تنوین تمکن علامت اسمیت را حذف کردند برائے ضدیت ومنع صرف۔ تا از رَخِيْوَةٌ، رَخَايِوُ شد پس یا واقع شد، بعد از الف مفاعل آں را بہ ہمزہ بدل کردند۔ تا از رَخَايِوُ، رَخَائِوُ شد۔ پس بقانون دُعِيَ

رَخَائِیُ شد پس ہمزہ واقع شد بعد از الف مفاعل قبل یا و در مفرد قبل از یا نہ بود، آن ہمزہ را بیا مفتوح بدل کردہ بقانون بَاعَ جاری کردند رَخَایَا شد.

قانون (۶۷) ہر ہمزہ کہ واقع شود بعد از الف مفاعل قبل یا، و در مفرد قبل از یا، نہ بود آن را بیاء مفتوح بدل کنند وجوباً۔ مگر آن واؤ واقع شدہ در مفرد بعد از الف چہارم جا چراکہ آن ہمزہ را جمع بواؤ مفتوح بدل کنند وجوباً۔

رَخَایَا، اَدَاوِیٰ کا قانون

خلاصہ قانون. ہر ہمزہ جو الف مفاعل کے بعد اور یاء سے پہلے واقع ہو اور مفرد کے صیغہ میں یاء سے پہلے نہ ہو تو اس ہمزہ کو یاء مفتوحہ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔ مگر جس مفرد کے صیغہ میں الف کے بعد چوتھی جگہ واؤ واقع ہو تو اس ہمزہ کو جمع میں واؤ مفتوحہ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

تشریح. اس قانون میں دو حکم ہیں۔ پہلے حکم میں تین شرطیں، اور دوسرے حکم میں چار شرطیں ہیں۔

حکم (۱) ہمزہ کو یاء مفتوحہ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط (۱) ہمزہ الف مفاعل کے بعد واقع ہو۔ احتراز قَائِلٌ سے کیونکہ یہاں ہمزہ علامت اسم فاعل کے بعد واقع ہے۔

شرط (۲) ہمزہ یاء سے پہلے ہو۔ احتراز شَرَائِفُ سے کیونکہ یہاں ہمزہ فا سے پہلے ہے۔

شرط (۳) ہمزہ مفرد کے صیغہ میں یاء سے پہلے نہ ہو۔ احتراز جَوَاءٍ جمع جَائِیَۃٌ سے کیونکہ یہاں مفرد کے صیغہ میں "یا" سے پہلے ہمزہ ہے۔

مطابقی مثال. رَخَائِیُ خَطَائِیُ جمع رَخِیْوَۃٌ خَطِیْئَۃٌ سے رَخَائِیُ، خَطَائِیُ پھر بقانون قَالَ، بَاعَ کے رَخَایَا، خَطَایَا ہوا۔

حکم (۲) ہمزہ کو واؤ مفتوحہ کے ساتھ تبدیل کرنا واجب ہے۔ اس حکم کی چار شرطیں ہیں۔ پہلی تین شرطیں بعینہ وہی ہیں جو حکم (۱) کے تحت گزر چکی ہیں۔ اور چوتھی شرط یہ ہے کہ واؤ مفرد میں چوتھی جگہ پر الف کے بعد واقع ہو۔ احتراز رَخَائِیُ سے کیونکہ اس کا مفرد رَخِیْوَۃٌ ہے۔ یہاں واؤ کے بعد واقع نہیں ہے۔

مطابقی مثال. اَدَائِیُ، ہَرَائِیُ جمع اَدَاوَۃٌ، ہَرَاوَۃٌ سے اَدَاوِیُ، ہَرَاوِیُ. پھر بقانون قَالَ، بَاعَ اَدَاوِیٰ، ہَرَاوِیٰ ہوا۔

فائدہ. کتب صرف میں ہے اس قانون کو ناقص میں ذکر کرنا مسامحت ہے اس کو مہموز میں ذکر کرنا چاہیئے تھا۔ جس طرح ابن حاجب نے شافیہ میں اور دیگر اہل فن نے ذکر کیا ہے۔

تعلیل. رُخِیٌّ، رُخَیَّۃٌ، رُخَیِّیَۃٌ را از رَخِیٌّ و رُخَیِّیَۃٌ بنا کردن بسوئے اصلش ہم چوں شُرَیْفٌ بنا کردن، قانون دُعِیَ

جاری کردند، رُخَيِّيٌ و رُخَيِّيَةٌ شدند پس اجتماع ثلاث یا یات شد دریک کلمہ، اول مدغم در ثانی وثالث مقابلہ لام کلمہ ثالث را حذف کردند نسیاً منسیاً تا از رُخَيِّيٌ و رُخَيِّيَةٌ، رُخَيٌّ و رُخَيَّةٌ شدند.

قانون (۶۸) ہر جائیکہ سہ یاء دریک کلمہ جمع شوند، بایں طور کہ اول مدغم در ثانی وثالث مقابلہ لام کلمہ آن ثالث را حذف کنند نسیاً منسیاً بشرطیکہ در تصغیر باشد ہم چنین اگر دو یا جمع شوند حذف یکی جائز است چوں سَیِّدٌ کہ او را سَیْدٌ خواندن جائز است.

رُخَيٌّ اور رُخَيَّةٌ کا قانون

خلاصہ قانون. ہر وہ مقام جہاں تین یا ایک کلمہ میں اسی طرح جمع ہوں کہ پہلی یاء دوسری یاء میں مدغم ہو اور تیسری یاء لام کلمہ کے مقابلہ میں ہو تو اس تیسری یاء کو حذف کریں گے نسیاً منسیاً بشرطیکہ تصغیر کے صیغے میں ہو، اور اسی طرح اگر دو یا جمع ہو جائیں تو ایک یاء کو حذف کرنا جائز ہے۔ جیسے سَیِّدٌ کو سَیْدٌ پڑھنا جائز ہے۔

تشریح. اس قانون میں ایک حکم اور تین شرطیں ہیں۔

حکم. تیسری یاء کو حذف کرنا واجب ہے۔

شرط (۱) تین یاء ہوں۔ احتراز دُعَيٌّ سے کیونکہ یہاں ایک یاء ہے۔

شرط (۲) تین یاء ایک کلمہ میں اس طرح اکٹھی جمع ہوں کہ پہلی "یاء" دوسری یاء میں مدغم ہو اور تیسری یاء لام کلمہ کے مقابلہ میں ہو۔ احتراز مُقَيِّيلٌ سے کیونکہ یہاں تیسری یا لام کلمہ کے مقابلہ میں نہیں۔

شرط (۳) صیغہ تصغیر کا ہو۔ احتراز يُحَيِّيُّ و مُحَيِّيٌ سے کیونکہ یہاں یہ صیغہ تصغیر کا نہیں ہے۔

مطابقی مثال رُخَيِّيٌ، رُخَيِّيَةٌ سے رُخَيٌّ و رُخَيَّةٌ پڑھنا واجب ہے۔

قانون (۶۹) ہر واؤ و یا کہ واقع شود قبل تائے تانیث یا زیادتی فعلان ماقبلش واؤ مضموم باشد ضمہ ماقبلش را بکسرہ بدل کنند و جوباً. واگر غیر واؤ باشد آن یا را بواؤ بدل کنند و واؤ برحال خود ماند.

زیادتی فعلان کا قانون

خلاصہ قانون ہر واؤ اور یاء جو تائے تانیث یا الف نون زائدتان سے پہلے واقع ہو اور اس کا ماقبل واؤ مضموم ہو تو اس واؤ اور یاء کے ماقبل کے ضمہ کو کسرہ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔ اگر ماقبل میں واؤ نہ ہو تو یاء کو واؤ مفتوح سے تبدیل کرنا واجب اور واؤ کو اپنے حال پر رکھیں گے۔

تشریح: بعض دفعہ اسم کے آخر میں الف و نون زائدہ آجاتے ہیں جن کا گرانا اور باقی رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ ان کو الف و نون زائدہ اور زیادتی فعلان بھی کہتے ہیں۔ اس قانون میں دو حکم ہیں اور ہر ایک حکم کی دو دو شرطیں ہیں۔

حکم (۱) واؤ مضموم کے ضمہ کو کسرہ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط (۱) واؤ اور یا، تاء تانیث یا زیادتی فعلان سے پہلے ہو۔ احتراز رَخُوَ، نَهُيَ سے کیونکہ یہاں تائے تانیث اور زیادتی فعلان نہیں ہے

شرط (۲) اس کے ماقبل میں دوسری واؤ مضموم ہو۔ احتراز رَخُوَتٌ، نَهُيَتٌ سے کیوں کہ یہاں واو اور "یا" کا ماقبل دوسری واو مضموم نہیں ہے۔

مطابقی مثالیں۔ قَوُوَتٌ وَقَوُوَانٍ کو قَوِوَتٌ وَقَوِوَانٍ، طَوُيَتٌ وَطَوُيَانٍ کو طَوِيَتٌ وَطَوِيَانٍ پڑھنا واجب ہے۔

حکم (۲) یا، کو واؤ سے تبدیل کرنا واجب ہے اور واؤ کو اپنے حال پر رکھنا ضروری ہے۔

شرط (۱) واؤ اور یا، تائے تانیث یا الف نون زائدتان سے پہلے ہو۔ احتراز رَخُوَ، نَهُيَ سے کما مر۔

شرط (۲) اس کے ماقبل میں سوائے واؤ کے اور کوئی حرف مضموم ہو۔ احتراز رَضِيَتٌ سے کیونکہ یہاں کچھ بھی نہیں۔

مطابقی مثال۔ واؤ کی مثال جیسے رَخُوَتٌ رَخُوَانٍ اس میں واؤ کو اپنے حال پر رکھیں گے۔ یا، کی مثال جیسے رَمُيَتٌ، اور رَمُيَان کو رَمُوَتٌ اور رَمُوَانٍ کر کے پڑھنا واجب ہے۔

(ختم شد ابواب ثلاثی مجرد ناقص واوی)

ابواب ناقص واوی ثلاثی مزید فیہ

باب اول صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ ناقص واوی از باب اِفعال چوں اَلْاِعْلَاءُ (بلند کرنا)

اَعْلٰی ، یُعْلِیْ ، اِعْلَاءً فهو مُعْلٍ ، واُعْلِیَ ، یُعْلٰی ، اِعْلَاءً فذاك مُعْلًی ، لَمْ یُعْلِ ، لَمْ یُعْلَ ، لَا یُعْلِیْ ، لَا یُعْلٰی ، لَنْ یُّعْلِیَ ، لَنْ یُّعْلٰی ، الامر منه اَعْلِ ، لِتُعْلَ ، لِیُعْلِ ، لِیُعْلَ والنهی عنه لَا تُعْلِ ، لَا تُعْلَ ، لَا یُعْلِ ، لَا یُعْلَ الظرف منه . مُعْلًی ، مُعْلَیَانِ ، مُعْلَیَاتٌ .

فائدہ ۔ میرے عزیز طلبہ کرام اس باب میں قوانین ناقص اور قانون قَالَ ، بَاعَ اور قانون التقائے ساکنین کا جاری ہوتا ہے ۔ خوب محنت سے قوانین یاد کرکے تعلیلات حل کریں ۔ انشاء اللہ کامیابی آپ کے قدم چومے گی ۔

باب دوم صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ ناقص واوی از باب تَفْعِیل چوں اَلتَّنْجِیَةُ (نجات دینا)

نَجّٰی ، یُنَجِّیْ ، تَنْجِیَةً فهو مُنَجٍّ ونُجِّیَ ، یُنَجّٰی ، تَنْجِیَةً فذاك مُنَجًّی ، لَمْ یُنَجِّ ، لَمْ یُنَجَّ ، لَا یُنَجِّیْ ، لَا یُنَجّٰی ، لَنْ یُّنَجِّیَ ، لَنْ یُّنَجّٰی ، الامر منه نَجِّ ، لِتُنَجَّ ، لِیُنَجِّ ، لِیُنَجَّ ۔ والنهی عنه لَا تُنَجِّ ، لَا تُنَجَّ ، لَا یُنَجِّ ، لَا یُنَجَّ ۔ الظرف منه ۔ مُنَجًّی ، مُنَجَّیَانِ ، مُنَجَّیَاتٌ .

فائدہ ۔ اس باب میں اور آئندہ تمام ابواب میں تعلیل باب اِفْعَالٌ کی طرح ہوتی ہے ۔

باب سوم صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ ناقص واوی از باب مُفَاعَلَة چوں اَلْمُنَاجَاةُ (باہم سرگوشی کرنا)

نَاجٰی ، یُنَاجِیْ ، مُنَاجَاةً ، فهو مُنَاجٍ ۔ ونُوْجِیَ ، یُنَاجٰی ، مُنَاجَاةً فذاك مُنَاجًی ، لَمْ یُنَاجِ ، لَمْ یُنَاجَ ، لَا یُنَاجِیْ ، لَا یُنَاجٰی ، لَنْ یُّنَاجِیَ ، لَنْ یُّنَاجٰی ، الامر منه ۔ نَاجِ ، لِتُنَاجَ ، لِیُنَاجِ ، لِیُنَاجَ ، والنهی عنه لَا تُنَاجِ ، لَا تُنَاجَ ، لَا یُنَاجِ ، لَا یُنَاجَ ، الظرف منه مُنَاجًی ، مُنَاجَیَانِ ، مُنَاجَیَاتٌ .

باب چہارم صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ ناقص واوی از باب تَفَعُّل چوں اَلتَّبَنِّیْ (منہ بولا بیٹا بنانا)

تَبَنّٰی ، یَتَبَنّٰی ، تَبَنِّیًا ، فهو مُتَبَنٍّ ، وتُبُنِّیَ ، یُتَبَنّٰی ، تَبَنِّیًا ، فذاك مُتَبَنًّی ، لَمْ یَتَبَنَّ ، لَمْ یُتَبَنَّ ، لَا یَتَبَنّٰی ، لَا یُتَبَنّٰی ، لَنْ یَّتَبَنّٰی ، لَنْ یُّتَبَنّٰی ۔ الامر منه ۔ تَبَنَّ ، لِتُتَبَنَّ ، لِیَتَبَنَّ ، لِیُتَبَنَّ ، والنهی عنه ۔ لَا تَتَبَنَّ ، لَا تُتَبَنَّ ، لَا یَتَبَنَّ ، لَا یُتَبَنَّ ، الظرف منه مُتَبَنًّی ، مُتَبَنَّیَانِ ، مُتَبَنَّیَاتٌ .

باب پنجم صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ ناقص واوی از باب تَفاعُل چوں اَلتَّراضِی (ایک دوسرے سے راضی ہونا)

تَراضٰی، یَتَراضٰی، تَراضِیًا، فهو مُتَراضٍ، وتُرُوضِیَ، یُتَراضٰی، تَراضِیًا، فذاك مُتَراضًی. لَمْ یَتَراضَ، لَمْ یُتَراضَ، لَا یَتَراضٰی، لَا یُتَراضٰی، لَنْ یَتَراضٰی، لَنْ یُتَراضٰی. الامر منه تَراضَ، لِتُتَراضَ، لِیَتَراضَ، لِیُتَراضَ. والنهی عنه لَا تَتَراضَ، لَا تُتَراضَ، لَا یَتَراضَ، لَا یُتَراضَ. الظرف منه مُتَراضًی، مُتَراضَیانِ، مُتَراضَیاتٌ.

باب ششم صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ ناقص واوی از باب اِفْتِعال چوں اَلْاِعْتِداءُ (حد سے تجاوز کرنا)

اِعْتَدٰی، یَعْتَدِیْ، اِعْتِداءً فهو مُعْتَدٍ. واُعْتُدِیَ، یُعْتَدٰی، اِعْتِداءً فذاك مُعْتَدًی، لَمْ یَعْتَدِ، لَمْ یُعْتَدَ، لَا یَعْتَدِیْ، لَا یُعْتَدٰی، لَنْ یَعْتَدِیَ، لَنْ یُعْتَدٰی. الامر منه اِعْتَدِ، لِتُعْتَدَ، لِیَعْتَدِ، لِیُعْتَدَ. والنهی عنه لَا تَعْتَدِ، لَا تُعْتَدَ، لَا یَعْتَدِ، لَا یُعْتَدَ. الظرف منه مُعْتَدًی، مُعْتَدَیانِ، مُعْتَدَیاتٌ.

باب ہفتم صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ ناقص واوی از باب اِنْفِعال چوں اَلْاِنْجِلاءُ (روشن ہونا)

اِنْجَلٰی، یَنْجَلِیْ، اِنْجِلاءً فهو مُنْجَلٍ. واُنْجُلِیَ، یُنْجَلٰی، اِنْجِلاءً فذاك مُنْجَلًی، لَمْ یَنْجَلِ، لَمْ یُنْجَلَ، لَا یَنْجَلِیْ، لَا یُنْجَلٰی، لَنْ یَنْجَلِیَ، لَنْ یُنْجَلٰی. الامر منه اِنْجَلِ، لِتُنْجَلَ، لِیَنْجَلِ، لِیُنْجَلَ. والنهی عنه لَا تَنْجَلِ، لَا تُنْجَلَ، لَا یَنْجَلِ، لَا یُنْجَلَ. الظرف منه مُنْجَلًی، مُنْجَلَیانِ، مُنْجَلَیاتٌ.

باب ہشتم صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ ناقص واوی از باب اِسْتِفْعال چوں اَلْاِسْتِدْعاءُ (چاہنا، طلب کرنا)

اِسْتَدْعٰی، یَسْتَدْعِیْ، اِسْتِدْعاءً فهو مُسْتَدْعٍ، واُسْتُدْعِیَ، یُسْتَدْعٰی، اِسْتِدْعاءً، فذاك مُسْتَدْعًی، لَمْ یَسْتَدْعِ، لَمْ یُسْتَدْعَ، لَا یَسْتَدْعِیْ، لَا یُسْتَدْعٰی، لَنْ یَسْتَدْعِیَ، لَنْ یُسْتَدْعٰی، الامر منه اِسْتَدْعِ، لِتُسْتَدْعَ، لِیَسْتَدْعِ، لِیُسْتَدْعَ والنهی عنه لَا تَسْتَدْعِ، لَا تُسْتَدْعَ، لَا یَسْتَدْعِ، لَا یُسْتَدْعَ. الظرف منه مُسْتَدْعًی، مُسْتَدْعَیانِ، مُسْتَدْعَیاتٌ.

باب نہم صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ ناقص واوی از باب اِفْعِلال چوں اَلْاِرْعِواءُ (غلطی سے باز آنا)

اِرْعَوٰی، یَرْعَوِیْ، اِرْعِواءً فهو مُرْعَوٍ. واُرْعُوِیَ، یُرْعَوٰی، اِرْعِواءً فذاك مُرْعَوًا، لَمْ یَرْعَوِ، لَمْ یُرْعَوَ، لَا یَرْعَوِیْ، لَا یُرْعَوٰی، لَنْ یَرْعَوِیَ، لَنْ یُرْعَوٰی. الامر منه اِرْعَوِ، لِتُرْعَوَ، لِیَرْعَوِ، لِیُرْعَوَ. والنهی عنه لَا تَرْعَوِ، لَا تُرْعَوَ، لَا یَرْعَوِ، لَا یُرْعَوَ. الظرف منه مُرْعَوًی، مُرْعَوَیانِ، مُرْعَوَیاتٌ.

فائدہ. اَلْاِدْعِوَاءُ اصل میں اِدْعِوَاوٌ تھا. بقانون دُعَاءٌ واو کو ہمزہ سے تبدیل کیا اِدْعِوَاءٌ ہوگیا.

سوال. اس باب میں احمر حمیر کی طرح ادغام کیوں نہیں کیا گیا؟

جواب ۱. اِدْعَوَى الخ دو متجانسین میں سے ایک کی حرکت حذف کر کے ادغام کرنا جائز ہے. اور لام ثانی کو بقانون یدعی کے یا سے اور بقانون قَالَ بَاعَ کے الف سے تبدیل کرنا واجب ہے اور قانون وجوبی قانون جوازی سے مقدم ہوتا ہے تو قانون وجوبی پر عمل کرتے ہوئے ادغام نہیں کیا. اور قانون وجوبی ان تمام صیغہ جات پر جاری ہوتا ہے جو ادغام کا احتمال رکھتے ہیں اور زراوی میں ہے کہ لان الابدال مقدم علی الادغام. کہ لفظ کو تبدیل کرنا ادغام پر مقدم ہوتا ہے.

جواب ۲. اعلال اور ادغام جب آپس میں مدغم ہو جائیں تو اعلال ادغام پر مقدم ہوتا ہے. کیونکہ اعلال اصل میں بنسبت ادغام کے خفیف ہوتا ہے. اور نیز ادغام اعلال کے ساتھ ملحق ہوتا ہے اور جب تک اصل کے ساتھ عمل ممکن ہو ملحق کی ضرورت نہیں ہوتی.

سوال. پہلی واؤ کو بقانون قَالَ بَاعَ کے الف سے کیوں تبدیل نہیں کیا گیا؟

جواب. قَالَ بَاعَ کے قانون میں ایک شرطیہ بھی ہے کہ ناقص واؤ (لفیف مقرون) میں حکماً عین کلمہ نہیں نہ ہو جب کہ یہاں واؤ ناقص میں پہلی حکماً عین کلمہ میں ہے. نیز دوسری بات یہ بھی ہے کہ قَالَ بَاعَ کا قانون جاری کرنے میں کئی تعلیلوں کا جمع ہونا لازم آئے گا. جو کہ جائز نہیں.

باب دہم ثلاثی مزید فیہ ناقص واوی از باب اِفْعِيعَال چوں اَلْاِعْرِيرَاءُ (گھوڑے پر برہنہ سوار ہونا)

اِعْرَارَى، يَعْرَارِى، اِعْرِيرَاءً فهو مُعْرَارٍ. وَاُعْرُورِيَ، يُعْرَارَى، اِعْرِيرَاءً فذاك مُعْرَارًى، لَمْ يَعْرَارِ، لَمْ يُعْرَارَ الخ

فائدہ. اِعْرَارَى اصل میں اِعْرَوْرَوَ تھا. یدعی یرضی کے قانون کے تحت دوسری واؤ چھٹی جگہ پر تھی. ماقبل کی حرکت موافق تھی. واؤ کو یاء سے تبدیل کیا تو اِعْرَوْرَيَ ہو گیا. پھر قَالَ بَاعَ کے قانون کے تحت "یا" کو ماقبل کی حرکت کے موافق الف سے تبدیل کیا. تو اِعْرَوْرَىٰ ہوگیا. پھر پہلی واؤ کو ماقبل کی حرکت کے موافق الف سے تبدیل کیا تو اِعْرَارَى ہوگیا. کیونکہ نوادر الاصول شرح فصول اکبری میں ہے کہ قبیلہ بنی حارث اور بعض دوسرے قبائل واؤ اور یاء ساکن کو جو فتحہ کے بعد ہو اس کو الف سے جوازاً تبدیل کرتے ہیں اس لیے کہ الف واؤ اور یاء سے زیادہ خفیف ہے.

(نوادر الوصول شرح فصول اکبری ص۱۱)

(ختم شد مزیدات ناقص واوی و شروع شد مجردات ناقص یائی)

باب اوّل بروزن فَعَلَ یَفْعِلُ چوں اَلرَّمْیُ (تیر پھینکنا)

رَمٰی، یَرْمِیْ، رَمْیًا، فهو رَامٍ، وَرُمِیَ، یُرْمٰی، رَمْیًا، فذاك مَرْمِیٌّ، لَمْ یَرْمِ، لَمْ یُرْمَ، لَا یَرْمِیْ، لَا یُرْمٰی، لَنْ یَرْمِیَ، لَنْ یُرْمٰی. الامر منه اِرْمِ، لِتُرْمَ، لِیَرْمِ، لِیُرْمَ. والنهی عنه لَا تَرْمِ، لَا تُرْمَ، لَا یَرْمِ، لَا یُرْمَ. الظرف منه مَرْمًی، مَرْمَیَانِ، مَرَامٍ ومُرَیْمٍ. والاٰلة منه مِرْمًی، مِرْمَیَانِ، مَرَامٍ ومُرَیْمٍ، مِرْمَاةٌ، مِرْمَاتَانِ، مَرَامٍ ومُرَیْمِیَةٌ. مِرْمَاءٌ، مِرْمَاءَانِ، مَرَامِیُّ ومُرَیْمِیٌّ. وافعل التفضیل المذکر منه اَرْمٰی، اَرْمَیَانِ، اَرْمَوْنَ، اَرَامٍ وَاُرَیْمٍ والمؤنث منه رُمْیٰ، رُمْیَانِ، رُمْیَاتٌ، رُمًی وَرُمًّی.

تعلیل. رَمُوَ دراصل رَمُیَ بود، یا واقع شد، در آخر فعل بعد ضمه آن را بواو بدل کردند تا از رَمُیَ، رَمُوَ شد.

قانون. ہر یا کہ واقع شود در آخر فعل و ماقبل او مضموم باشد واو شود وجوبًا.

رَمُوَ کا قانون

خلاصہ قانون. ہر یاء جو فعل کے آخر میں واقع ہو اور اس کا ماقبل مضموم ہو تو وہ یاء واؤ بن جائے گی وجوبًا.

تشریح. اس قانون میں ایک حکم اور چار شرطیں ہیں.

حکم. یاء کو واؤ سے تبدیل کرنا واجب ہے

شرط (۱) یاء آخر میں ہو. احتراز بُیِعَ سے کیونکہ یہاں "یا" درمیان میں ہے.

شرط (۲) "یا" فعل میں ہو. احتراز نُہْیٌ سے کیونکہ یہاں "یاء" اسم میں ہے.

شرط (۳) یاء کا ماقبل مضموم ہو. احتراز رَمَیَ سے کیوں کہ یہاں "یاء" کا ماقبل مفتوح ہے.

مطابقی مثال. رَمُیَ کو رَمُوَ پڑھنا واجب ہے.

باب دوم بروزن فَعِلَ یَفْعَلُ چون اَلْخَشْیُ (ڈرنا)

خَشِیَ، یَخْشٰی، خَشْیًا فهو خَاشٍ وخُشِیَ، یُخْشٰی، خَشْیًا فذاك مَخْشِیٌّ، لَمْ یَخْشَ، لَمْ یُخْشَ، لَا یَخْشٰی، لَا یُخْشٰی، لَنْ یَخْشٰی، لَنْ یُخْشٰی. الامر منه اِخْشَ، لِتُخْشَ، لِیَخْشَ، لِیُخْشَ والنهی عنه لَا تَخْشَ، لَا تُخْشَ، لَا یَخْشَ، لَا یُخْشَ. الظرف منه. مَخْشًی، مَخْشَیَانِ، مَخَاشٍ، مُخَیْشٍ والاٰلة منه مِخْشًی، مِخْشَیَانِ، مَخَاشٍ، ومُخَیْشٍ، مِخْشَاةٌ، مِخْشَاتَانِ، مَخَاشٍ ومُخَیْشِیَةٌ، مِخْشَاءٌ، مِخْشَاءَانِ، مَخَاشِیُّ، و

مُخَيْشِيَةٌ. افعل التفضيل المذكر منه اَخْشٰى، اَخْشَيَانِ، اَخْشَوْنَ، اَخَاشٍ و اُخَيْشٍ. والمؤنث منه خُشْيٰى خُشْيَانِ، خُشْيَاتٌ.

باب سوم بروزن فَعَلَ يَفْعُلُ چوں اَلْكِنَايَةُ (کنایہ کرنا، ایک لفظ بول کر دوسرے مفہوم کا ارادہ کرنا)

كَنٰى، يَكْنُو، كَنْيًا فهو كَانٍ، وكُنِىَ، يُكْنٰى، كَنْيًا فذاك مَكْنِيٌّ، لَمْ يَكْنُ، لَمْ يُكْنَ، لَا يَكْنُو، لَا يُكْنٰى، لَنْ يَكْنُوَ، لَنْ يُكْنٰى، الامر منه اُكْنُ، لِتُكْنَ، لِيُكْنَ، لِيَكْنُ. والنهي عنه لَا تَكْنُ، لَا تُكْنَ، لَا يَكْنُ، لَا يُكْنَ الظرف منه مَكْنًى، مَكْنَيَانِ، مَكَانٍ و مُكَيْنٍ. والاٰلة منه مِكْنًى، مِكْنَيَانِ، مَكَانٍ و مُكَيْنٍ، مِكْنَاةٌ، مِكْنَاتَانِ مَكَانٍ و مُكَيْنِيَةٌ، مِكْنَاءٌ، مِكْنَاءَانِ، مَكَانِيٌّ، و مُكَيْنِيَّةٌ. افعل التفضيل المذكر منه اَكْنٰى، اَكْنَيَانِ، اَكْنَوْنَ، اَكَانٍ و اُكَيْنٍ. والمؤنث منه كُنْيٰى الخ

فائدہ۔ حاشیہ ارشاد میں اس باب کو ضَرَبَ يَضْرِبُ کے وزن پر بھی لکھا ہے جیسے رَمٰى، يَرْمِىْ آتا ہے۔

باب چہارم فَعَلَ يَفْعَلُ چوں اَلسَّعْيُ (کوشش کرنا)

سَعٰى، يَسْعٰى، سَعْيًا فهو سَاعٍ و سُعِىَ، يُسْعٰى، سَعْيًا فذاك مَسْعِيٌّ، لَمْ يَسْعَ، لَمْ يُسْعَ، لَا يَسْعٰى، لَا يُسْعٰى، لَنْ يَسْعٰى، لَنْ يُسْعٰى. الامر منه اِسْعَ، لِتُسْعَ، لِيُسْعَ، لِيَسْعَ والنهي عنه لَا تَسْعَ، لَا تُسْعَ، لَا يَسْعَ، لَا يُسْعَ. الظرف منه، مَسْعًى، مَسْعَيَانِ، مَسَاعٍ و مُسَيْعٍ. والاٰلة منه مِسْعًى، مِسْعَيَانِ، مَسَاعٍ و مُسَيْعٍ، مِسْعَاةٌ، مِسْعَاتَانِ، مَسَاعٍ و مُسَيْعِيَةٌ مِسْعَاءٌ، مِسْعَاءَانِ، مَسَاعِيٌّ، و مُسَيْعِيَّةٌ. وافعل التفضيل المذكر منه اَسْعٰى، اَسْعَيَانِ، اَسْعَوْنَ، اَسَاعٍ، و اُسَيْعٍ. والمؤنث سُعْيٰى، سُعْيَانِ، سُعْيَاتٌ، سُعًى و سُعًى. وفعل التعجب منه مَا اَسْعَاهُ الخ

فائدہ۔ یہ مثل رَضِىَ يَرْضٰى کے ہے سوائے ماضی معلوم کے وہ مثل رَمٰى کے ہے۔

باب پنجم بروزن فَعُلَ يَفْعُلُ چوں اَلنُّهٰى، وَالنِّهَايَةُ (کمال عقل کو پہنچنا)

نَهُوَ، يَنْهُوْ، نَهْيًا فهو نَهِيٌّ، لَمْ يَنْهُ، لَا يَنْهُوْ، لَنْ يَنْهُوَ. الامر منه اُنْهُ، لِيَنْهُ والنهي عنه لَا تَنْهُ، لَا يَنْهُ، الظرف منه، مُنْهًى. والاٰلة منه مِنْهًى و مِنْهَاةٌ، مِنْهَاءٌ. وافعل التفضيل المذكر منه اَنْهٰى. والمؤنث منه نُهْيٰى. فعل التعجب منه. مَا اَنْهَاهُ الخ

فائدہ اس باب کی صرف کبیر مثل رَخُوَ يَرْخُوْ الخ کے ہے۔

صفت شبہ کی گردان

نَهِيٌّ ، نَهِيَّانِ ، نَهِيُّوْنَ ، نُهَيَاءُ ، نُهَيَانٌ ، نِهْيَانٌ ، نِهَاءٌ ، نِهِيٌّ ، نِهٍ ، اَنْهَاءٌ ، اَنْهِيَاءُ ، اَنْهِيَةٌ ، نَهِيَّةٌ ، نَهِيَّتَانِ ، نَهِيَّاتٌ نَهَايَا ، نُهَيٌّ ، نُهَيَّةٌ . (فانظر تعليلها فى امداد الصرف)

(ختم شدند ابواب مجردات ناقص یائی وشروع شدند مزیدات وے)

ابواب ناقص یائی ثلاثی مزید فیہ

باب اوّل ناقص یائی ثلاثی مزید فیہ از باب اِفْعَالٌ چوں اَلْاِهْدَاءُ (ہدیہ دینا)

اَهْدٰى ، يُهْدِىْ ، اِهْدَاءً فهو مُهْدٍ ، وَاُهْدِىَ ، يُهْدٰى ، اِهْدَاءً فذاك مُهْدًى ، لَمْ يُهْدِ ، لَمْ يُهْدَ ، لَا يُهْدِىْ ، لَا يُهْدٰى لَنْ يُهْدِىَ ، لَنْ يُهْدٰى . الامر منه اَهْدِ ، لِتُهْدَ ، لِيُهْدِ ، لِيُهْدَ . والنهى عنه لَا تُهْدِ ، لَا تُهْدَ ، لَا يُهْدِ ، لَا يُهْدَ الظرف منه مُهْدًى ، مُهْدَيَانِ ، مُهْدَيَاتٌ .

باب دوم ناقص یائی ثلاثی مزید فیہ از باب تَفْعِيْلٌ چوں اَلتَّسْمِيَةُ (نام رکھنا)

سَمّٰى ، يُسَمِّىْ ، تَسْمِيَةً ، فهو مُسَمٍّ ، وَسُمِّىَ ، يُسَمّٰى ، تَسْمِيَةً فذاك مُسَمًّى ، لَمْ يُسَمِّ ، لَمْ يُسَمَّ ، لَا يُسَمِّىْ ، لَا يُسَمّٰى ، لَنْ يُسَمِّىَ ، لَنْ يُسَمّٰى . الامر منه سَمِّ ، لِتُسَمَّ ، لِيُسَمِّ ، لِيُسَمَّ . والنهى عنه لَا تُسَمِّ ، لَا تُسَمَّ ، لَا يُسَمِّ ، لَا يُسَمَّ . الظرف منه ، مُسَمًّى الخ

باب سوم ناقص یائی ثلاثی مزید فیہ از باب مُفَاعَلَةٌ چوں اَلْمُرَامَاةُ (باہم تیراندازی کرنا)

رَامٰى ، يُرَامِىْ ، مُرَامَاةً فهو مُرَامٍ . وَرُوْمِىَ ، يُرَامٰى ، مُرَامَاةً فذاك مُرَامًى ، لَمْ يُرَامِ ، لَمْ يُرَامَ ، لَا يُرَامِىْ ، لَا يُرَامٰى ، لَنْ يُرَامِىَ ، لَنْ يُرَامٰى . الامر منه رَامِ ، لِتُرَامَ ، لِيُرَامِ ، لِيُرَامَ . والنهى عنه لَا تُرَامِ ، لَا تُرَامَ ، لَا يُرَامِ ، لَا يُرَامَ الظرف منه مُرَامًى الخ

باب چہارم ناقص یائی ثلاثی مزید فیہ از باب تَفَعُّلٌ چوں اَلتَّمَنِّىْ (آرزو کرنا)

تَمَنّٰى ، يَتَمَنّٰى ، تَمَنِّيًا فهو مُتَمَنٍّ وَتُمُنِّىَ ، يُتَمَنّٰى ، تَمَنِّيًا فذاك مُتَمَنًّى ، لَمْ يَتَمَنَّ ، لَمْ يُتَمَنَّ ، لَا يَتَمَنّٰى ، لَا يُتَمَنّٰى لَنْ يَتَمَنّٰى ، لَنْ يُتَمَنّٰى . الامر منه تَمَنَّ ، لِتُمَنَّ ، لِيَتَمَنَّ ، لِيُتَمَنَّ والنهى عنه لَا تَتَمَنَّ ، لَا تُتَمَنَّ ، لَا يَتَمَنَّ ،

لَا يُتَمَنَّ ، الظرف منه مُتَمَنًّى الخ فائدہ: اس باب کے مصدر پر یائے مشدد مخفف کا قانون جاری ہے۔

باب پنجم ناقص یائی ثلاثی مزید فیہ از باب تفاعل چوں اَلتَّرَامِیُ (ایک دوسرے کی طرف تیر پھینکنا)

تَرَامٰی ، یَتَرَامٰی ، تَرَامِیًا فهو مُتَرَامٍ و تُرُومِیَ ، یُتَرَامٰی ، تَرَامِیًا فذاک مُتَرَامًی ، لَمْ یَتَرَامَ ، لَمْ یُتَرَامَ ، لَا یَتَرَامٰی لَا یُتَرَامٰی ، لَنْ یَتَرَامٰی ، لَنْ یُتَرَامٰی . الامر منه تَرَامَ لِتُتَرَامَ ، لِیَتَرَامَ ، لِیُتَرَامَ . والنهی عنه لَا تَتَرَامَ ، لَا تُتَرَامَ ، لَا یَتَرَامَ ، لَا یُتَرَامَ . الظرف منه مُتَرَامًی ، مُتَرَامَیَانِ الخ

باب ششم ناقص یائی ثلاثی مزید فیہ از باب اِفْتِعَالٌ چوں اَلْاِخْتِفَاءُ (پوشیدہ ہونا)

اِخْتَفٰی ، یَخْتَفِیْ ، اِخْتِفَاءً فهو مُخْتَفٍ و اُخْتُفِیَ ، یُخْتَفٰی ، اِخْتِفَاءً فذاک مُخْتَفًی ، لَمْ یَخْتَفِ ، لَمْ یُخْتَفَ ، لَا یَخْتَفِیْ لَا یُخْتَفٰی ، لَنْ یَخْتَفِیَ ، لَنْ یُخْتَفٰی . الامر منه اِخْتَفِ لِتُخْتَفَ ، لِیَخْتَفِ ، لِیُخْتَفَ والنهی عنه لَا تَخْتَفِ ، لَا تُخْتَفَ لَا یَخْتَفِ ، لَا یُخْتَفَ ، الظرف منه مُخْتَفًی ، مُخْتَفَیَانِ ، مُخْتَفَیَاتٌ ۔

باب ہفتم ناقص یائی ثلاثی مزید فیہ از باب اِنْفِعَالٌ چوں اَلْاِنْقِضَاءُ (مدت کا پورا ہونا)

اِنْقَضٰی ، یَنْقَضِیْ ، اِنْقِضَاءً ، فهو مُنْقَضٍ و اُنْقُضِیَ ، یُنْقَضٰی ، اِنْقِضَاءً فذاک مُنْقَضًی ، لَمْ یَنْقَضِ ، لَمْ یُنْقَضَ ، لَا یَنْقَضِیْ ، لَا یُنْقَضٰی ، لَنْ یَنْقَضِیَ ، لَنْ یُنْقَضٰی . الامر منه . اِنْقَضِ ، لِتُنْقَضَ ، لِیَنْقَضِ ، لِیُنْقَضَ . والنهی عنه لَا تَنْقَضِ ، لَا تُنْقَضَ ، لَا یَنْقَضِ ، لَا یُنْقَضَ . الظرف منه مُنْقَضًی الخ

باب ہشتم ناقص یائی ثلاثی مزید فیہ از باب اِسْتِفْعَالٌ چوں اَلْاِسْتِغْنَاءُ (بے نیاز ہونا)

اِسْتَغْنٰی ، یَسْتَغْنِیْ ، اِسْتِغْنَاءً فهو مُسْتَغْنٍ . و اُسْتُغْنِیَ ، یُسْتَغْنٰی ، اِسْتِغْنَاءً . فذاک مُسْتَغْنًی ، لَمْ یَسْتَغْنِ ، لَمْ یُسْتَغْنَ لَا یَسْتَغْنِیْ ، لَا یُسْتَغْنٰی ، لَنْ یَسْتَغْنِیَ ، لَنْ یُسْتَغْنٰی . الامر منه . اِسْتَغْنِ ، لِتُسْتَغْنَ ، لِیَسْتَغْنِ ، لِیُسْتَغْنَ . والنهی عنه لَا تَسْتَغْنِ ، لَا تُسْتَغْنَ ، لَا یَسْتَغْنِ ، لَا یُسْتَغْنَ . الظرف منه مُسْتَغْنًی ، مُسْتَغْنَیَانِ الخ

(ختم شد ابواب ناقص)

اللّٰھم اغفر لکاتبه ولوالدیه ولمن سعٰی فیه ولجمیع المسلمین

ابواب لفیف مفروق

باب اول ثلاثی مجرد از باب فَعَلَ یَفْعِلُ چوں اَلْوَقْیُ وَالْوِقَایَةُ (حفاظت کرنا اذیت سے)

وَقٰی یَقِیْ، وَقْیًا فھو واقٍ. وُقِیَ، یُوْقٰی، وَقْیًا. فذاک مَوْقِیٌّ، لَمْ یَقِ، لَمْ یُوْقَ، لَا یَقِیْ، لَا یُوْقٰی، لَنْ یَّقِیَ، لَنْ یُّوْقٰی، الامر منہ. قِ، لِتُوْقَ، لِیَقِ، لِیُوْقَ. والنھی عنہ لَاتَقِ، لَاتُوْقَ، لَا یَقِ، لَا یُوْقَ. الظرف منہ مَوْقًی، مَوْقَیَانِ، مَوَاقٍ، وَمُوَیْقٍ. والآلة منہ. مِیْقًی، مِیْقَیَانِ، مَوَاقٍ، وَمُوَیْقٍ. مِیْقَاةٌ، مِیْقَاتَانِ، مَوَاقٍ وَمُوَیْقِیَةٌ، مِیْقَاءٌ، مِیْقَاءَانِ، مَوَاقِیُّ، وَمُوَیْقِیٌّ. وافعل التفضیل المذکر منہ. اَوْقٰی، اَوْقَیَانِ، اَوْقَوْنَ، اَوَاقٍ، وَاُوَیْقٍ، والمؤنث منہ الخ

لفیف مفروق سے تین باب آتے ہیں۔

۱. ضَرَبَ. ۲. عَلِمَ. ۳. حَسِبَ جیسے وَقٰی یَقِیْ. وَجِیَ یَوْجٰی. وَلِیَ یَلِیْ

اس باب کے فاء کلمہ میں تعلیلات مثل وَعَدَ یَعِدُ کے اور لام کلمہ کی تعلیلات مثل رَمٰی یَرْمِیْ کے ہیں۔

فعل امر حاضر معروف. قِ، قِیَا، قُوْا، قِیْ، قِیَا، قِیْنَ.

فعل امر بانون ثقیلہ. قِیَنَّ، قِیَانِّ، قُنَّ، قِنَّ، قِیَانِّ، قِیْنَانِّ.

فعل امر بانون خفیفہ. قِیَنْ، قُنْ، قِنْ.

فائدہ. لفیف کے ابواب کی اسم ظرف ہمیشہ مَفْعَلٌ (بفتح العین) کے وزن پر آتی ہے۔ کما مر فی قانون اسم ظرف.

باب دوم لفیف مفروق ثلاثی مجرد از باب فَعِلَ یَفْعَلُ چوں اَلْوَجْیُ (ننگے پاؤں ہونا)

وَجِیَ، یَوْجٰی، وَجْیًا فھو وَاجٍ، وُجِیَ، یُوْجٰی، وَجْیًا فذاک مَوْجِیٌّ، لَمْ یَوْجَ، لَمْ یُوْجَ، لَا یَوْجٰی، لَا یُوْجٰی، لَنْ یَّوْجٰی. لَنْ یُّوْجٰی. الامر منہ اِیْجَ، لِتُوْجَ، لِیَوْجَ، لِیُوْجَ. والنھی عنہ لَاتَوْجَ، لَاتُوْجَ، لَا یَوْجَ، لَا یُوْجَ. الظرف منہ مَوْجًی، مَوْجَیَانِ، مَوَاجٍ، وَمُوَیْجٍ. والآلة منہ مِیْجًی، مِیْجَیَانِ، مَوَاجٍ وَمُوَیْجٍ، مِیْجَاةٌ، مِیْجَاتَانِ، مَوَاجٍ وَمُوَیْجِیَةٌ، مِیْجَاءٌ، مِیْجَاءَانِ، مَوَاجِیُّ، وَمُوَیْجِیٌّ. وافعل التفضیل المذکر منہ اَوْجٰی، اَوْجَیَانِ، اَوْجَوْنَ، اَوَاجٍ، اُوَیْجٍ. والمؤنث منہ وُجْیٰی، وُجْیَیَانِ، وُجْیَیَاتٌ. الخ

فائدہ. اِیْجَ اصل میں اِوْجَ تھا. آخر میں وقف کیا تو حرف علت حذف ہوگیا. بقانون مِیْعَادٌ کے واؤ کو یاء سے تبدیل کیا تو اِیْجَ ہوگیا۔ اس باب کے باقی تمام صیغہ جات مثل باب رَضِیَ یَرْضٰی کے ہیں۔

باب سوم لفیف مفروق ثلاثی مجرد از باب فَعَلَ يَفْعِلُ چون اَلْوَلْیُ وَالْوِلَایَةُ نزدیک ہونا، حاکم مقرر کرنا

وَلِيَ، يَلِيْ، وَلْيًا فهو وَالٍ. وُلِيَ، يُوْلٰى، وَلْيًا فذاك مَوْلِيٌّ، لَمْ يَلِ، لَمْ يُوْلَ، لَا يَلِيْ، لَا يُوْلٰى، لَنْ يَّلِيَ، لَنْ يُّوْلٰى، الامر منه. لِ، لِتُوْلَ، لِيَلِ، لِيُوْلَ. والنهى عنه. لَا تَلِ، لَا تُوْلَ، لَا يَلِ، لَا يُوْلَ. الظرف منه مَوْلًى، مَوْلَيَانِ، مَوَالٍ ومُوَيْلٍ. والآلة منه. مِيْلًى، مِيْلَيَانِ، مَوَالٍ، ومُوَيْلٍ، مِيْلَاةٌ، مِيْلَاتَانِ، مَوَالٍ ومُوَيْلِيَةٌ، مِيْلَاءٌ، مِيْلَاءَانِ، مَوَالِيُّ، ومُوَيْلِيٌّ. وافعل التفضيل المذكر منه. اَوْلٰى، اَوْلَيَانِ، اَوْلَوْنَ، اَوَالٍ، واُوَيْلٍ، والمؤنث منه وُلْيٰ، وُلْيَيَانِ، وُلْيَيَاتٌ، وُلًى، ووُلَيّٰ الخ

(ختم شدند مجردات الواب لفیف مفروق)

اللّٰھم اغفر لكاتبه ولوالديه ولمن سعٰى فيه ولجميع المسلمين

ابواب لفیف مفروق ثلاثی مزید فیہ

باب اول لفیف مفروق ثلاثی مزید فیہ از باب اِفْعَال چوں اَلْاِیْصَاءُ (وصیت کرنا)

اَوْصٰی، یُوْصِیْ، اِیْصَاءً، فھو مُوْصٍ، وَاُوْصِیَ، یُوْصٰی، اِیْصَاءً. فذاك مُوْصًی، لَمْ یُوْصِ، لَمْ یُوْصَ، لَا یُوْصِیْ، لَا یُوْصٰی، لَنْ یُّوْصِیَ، لَنْ یُّوْصٰی. الامر منہ. اَوْصِ، لِتُوْصَ، لِیُوْصِ، لِیُوْصَ. والنھی عنہ لَا تُوْصِ، لَا تُوْصَ، لَا یُوْصِ، لَا یُوْصَ. الظرف منہ. مُوْصًی، مُوْصَیَانِ، مُوْصَیَاتٌ.

باب دوم لفیف مفروق ثلاثی مزید فیہ از باب تَفْعِیْل چوں اَلتَّوْفِیَةُ (پورا دینا)

وَفّٰی، یُوَفِّیْ، تَوْفِیَةً، فھو مُوَفٍّ، وُوُفِّیَ، یُوَفّٰی، تَوْفِیَةً. فذاك مُوَفًّی، لَمْ یُوَفِّ، لَمْ یُوَفَّ، لَا یُوَفِّیْ، لَا یُوَفّٰی، لَنْ یُّوَفِّیَ، لَنْ یُّوَفّٰی. الامر منہ. وَفِّ، لِتُوَفَّ، لِیُوَفِّ، لِیُوَفَّ. والنھی عنہ. لَا تُوَفِّ، لَا تُوَفَّ، لَا یُوَفِّ، لَا یُوَفَّ، الظرف منہ مُوَفًّی، مُوَفَّیَانِ، مُوَفَّیَاتٌ.

باب سوم لفیف مفروق ثلاثی مزید فیہ از باب مُفَاعَلَة چوں اَلْمُوَالَاةُ (آپس میں دوستی کرنا)

وَالٰی، یُوَالِیْ، مُوَالَاةً. فھو مُوَالٍ، وُوْلِیَ، یُوَالٰی، مُوَالَاةً. فذاك مُوَالًی، لَمْ یُوَالِ، لَمْ یُوَالَ، لَا یُوَالِیْ، لَا یُوَالٰی، لَنْ یُّوَالِیَ، لَنْ یُّوَالٰی. الامر منہ. وَالِ، لِتُوَالَ، لِیُوَالِ، لِیُوَالَ. والنھی عنہ. لَا تُوَالِ، لَا تُوَالَ، لَا یُوَالِ، لَا یُوَالَ. الظرف منہ. مُوَالًی، مُوَالَیَانِ الخ

باب چہارم لفیف مفروق ثلاثی مزید فیہ از باب تَفَعُّل چوں اَلتَّوَقِّیْ (پرہیز کرنا)

تَوَقّٰی، یَتَوَقّٰی، تَوَقِّیًا، فھو مُتَوَقٍّ، وتُوُقِّیَ، یُتَوَقّٰی، تَوَقِّیًا فذاك مُتَوَقًّی، لَمْ یَتَوَقَّ. لَمْ یُتَوَقَّ لَا یَتَوَقّٰی، لَا یُتَوَقّٰی، لَنْ یَّتَوَقّٰی، لَنْ یُّتَوَقّٰی. الامر منہ تَوَقَّ، لِتُتَوَقَّ، لِیَتَوَقَّ، لِیُتَوَقَّ. والنھی عنہ لَا تَتَوَقَّ، لَا تُتَوَقَّ، لَا یَتَوَقَّ، لَا یُتَوَقَّ، الظرف منہ مُتَوَقًّی الخ

باب پنجم لفیف مفروق ثلاثی مزید فیہ از باب تَفَاعُل چوں اَلتَّوَالِیْ (پے در پے ہونا)

تَوَالٰی، یَتَوَالٰی، تَوَالِیًا، فھو مُتَوَالٍ. وتُوُوْلِیَ، یُتَوَالٰی، تَوَالِیًا. فذاك مُتَوَالًی، لَمْ یَتَوَالَ، لَمْ یُتَوَالَ، لَا یَتَوَالٰی،

لَايَتَوَالٰى، لَنْ يَّتَوَالٰى، لَنْ يُّتَوَالٰى. الامر منه. تَوَالَ. لِتَتَوَالَ. لِيَتَوَالَ. لِيُتَوَالَ. والنهى عنه لَاتَتَوَالَ. لَاتُتَوَالَ. لَايَتَوَالَ، لَايُتَوَالَ. الظرف منه مُتَوَالًى، مُتَوَالَيَانِ، مُتَوَالَيَاتٌ.

بابِ ششم لفیف مفروق ثلاثی مزید فیہ از بابِ اِفْتِعَالٌ چوں اَلْاِتِّقَاءُ (پرہیز کرنا)

اِتَّقٰى، يَتَّقِىْ، اِتِّقَاءً، فهو مُتَّقٍ. وَاُتُّقِىَ، يُتَّقٰى، اِتِّقَاءً، فذاك مُتَّقًى، لَمْ يَتَّقِ، لَمْ يُتَّقَ، لَايَتَّقِىْ، لَايُتَّقٰى، لَنْ يَّتَّقِىَ، لَنْ يُّتَّقٰى، الامر منه. اِتَّقِ، لِتُتَّقَ، لِيَتَّقِ، لِيُتَّقَ. والنهى عنه لَاتَتَّقِ، لَاتُتَّقَ، لَايَتَّقِ، لَايُتَّقَ. الظرف منه مُتَّقًى، مُتَّقَيَانِ، مُتَّقَيَاتٌ.

بابِ ہفتم لفیف مفروق ثلاثی مزید فیہ از بابِ اِسْتِفْعَالٌ چوں اَلْاِسْتِيْفَاءُ (پورا لینا)

اِسْتَوْفٰى، يَسْتَوْفِىْ، اِسْتِيْفَاءً، فهو مُسْتَوْفٍ. وَاُسْتُوْفِىَ، يُسْتَوْفٰى، اِسْتِيْفَاءً. فذاك مُسْتَوْفًى، لَمْ يَسْتَوْفِ، لَمْ يُسْتَوْفَ، لَايَسْتَوْفِىْ، لَايُسْتَوْفٰى، لَنْ يَّسْتَوْفِىَ، لَنْ يُّسْتَوْفٰى. الامر منه. اِسْتَوْفِ، لِتُسْتَوْفَ، لِيَسْتَوْفِ، لِيُسْتَوْفَ. والنهى عنه. لَاتَسْتَوْفِ، لَاتُسْتَوْفَ، لَايَسْتَوْفِ، لَايُسْتَوْفَ. الظرف منه. مُسْتَوْفًى، مُسْتَوْفَيَانِ، مُسْتَوْفَيَاتٌ.

(ختم شد ابواب لفیف مفروق)

اللّٰھم اغفر لکاتبہ ولوالدیہ ولمن سعی فیہ ولجمیع المسلمین

ابواب لفیف مقرون ثلاثی مزید فیہ

باب اوّل لفیف مقرون ثلاثی مزید فیہ از باب اِفْعَالٌ چوں اَلْاِحْیَاءُ (زندہ کرنا)

اَحْیٰی، یُحْیِیْ، اِحْیَاءً. فھو مُحْیٍ. وَاُحْیِیَ، یُحْیٰی، اِحْیَاءً فذاک مُحْیًا، لَمْ یُحْیِ، لَمْ یُحْیَ، لَایُحْیِیْ، لَایُحْیٰی، لَنْ یُحْیِیَ، لَنْ یُحْیٰی. الامر منه. اَحْیِ، لِتُحْیَ، لِیُحْیِ، لِیُحْیَ. والنھی عنه لَاتُحْیِ، لَاتُحْیَ، لَایُحْیِ، لَایُحْیَ، الظرف منه مُحْیًی، مُحْیَیَانِ، مُحْیَیَاتٌ.

باب دوم لفیف مقرون ثلاثی مزید فیہ از باب تَفْعِیْلٌ چوں اَلتَّسْوِیَةُ (برابر کرنا)

سَوّٰی، یُسَوِّیْ، تَسْوِیَةً فھو مُسَوٍّ. وسُوِّیَ، یُسَوّٰی، تَسْوِیَةً فذاک مُسَوًّی، لَمْ یُسَوِّ، لَمْ یُسَوَّ، لَایُسَوِّیْ، لَایُسَوّٰی، لَنْ یُسَوِّیَ، لَنْ یُسَوّٰی. الامر منه. سَوِّ، لِتُسَوَّ، لِیُسَوِّ، لِیُسَوَّ، والنھی عنه لَاتُسَوِّ، لَاتُسَوَّ، لَایُسَوِّ، لَایُسَوَّ. الظرف منه. مُسَوًّی، مُسَوَّیَانِ، مُسَوَّیَاتٌ.

باب سوم لفیف مقرون ثلاثی مزید فیہ از باب مُفَاعَلَةٌ چوں اَلْمُدَاوَاةُ (دوا کرنا)

دَاوٰی، یُدَاوِیْ، مُدَاوَاةً. فھو مُدَاوٍ. ودُوْدِیَ، یُدَاوٰی، مُدَاوَاةً. فذاک مُدَاوًی. لَمْ یُدَاوِ، لَمْ یُدَاوَ، لَا یُدَاوِیْ، لَایُدَاوٰی، لَنْ یُدَاوِیَ، لَنْ یُدَاوٰی. الامر منه. دَاوِ، لِتُدَاوَ، لِیُدَاوِ، لِیُدَاوَ. والنھی عنه لَاتُدَاوِ، لَاتُدَاوَ، لَایُدَاوِ، لَایُدَاوَ. الظرف منه مُدَاوًی، مُدَاوَیَانِ، مُدَاوَیَاتٌ.

باب چہارم لفیف مقرون ثلاثی مزید فیہ از باب تَفَعُّلٌ چوں اَلتَّقَوِّیْ (طاقتور ہونا)

تَقَوّٰی، یَتَقَوّٰی، تَقَوِّیًا. فھو مُتَقَوٍّ وتُقُوِّیَ، یُتَقَوّٰی، تَقَوِّیًا. فذاک مُتَقَوًّی. لَمْ یَتَقَوَّ، لَمْ یُتَقَوَّ، لَایَتَقَوّٰی، لَا یُتَقَوّٰی، لَنْ یَتَقَوّٰی، لَنْ یُتَقَوّٰی. الامر منه. تَقَوَّ، لِتُتَقَوَّ، لِیَتَقَوَّ، لِیُتَقَوَّ والنھی عنه لَاتَتَقَوَّ، لَاتُتَقَوَّ، لَایَتَقَوَّ، لَایُتَقَوَّ. الظرف منه. مُتَقَوًّی، مُتَقَوَّیَانِ، مُتَقَوَّیَاتٌ.

باب پنجم لفیف مقرون ثلاثی مزید فیہ از باب تَفَاعُلٌ چوں اَلتَّسَاوِیْ (برابر ہونا)

تَسَاوٰی، یَتَسَاوٰی، تَسَاوِیًا. فھو مُتَسَاوٍ. وتُسُوْوِیَ، یُتَسَاوٰی، تَسَاوِیًا. فذاک مُتَسَاوًی، لَمْ یَتَسَاوَ

ابواب لفیف مقرون ثلاثی مجرد

باب اوّل لفیف مقرون ثلاثی مجرد از باب فَعَلَ یَفْعِلُ چوں اَلطَّیُّ (لپیٹنا)

طَوٰی، یَطْوِیْ، طَیًّا فهو طَاوٍ. وطُوِیَ، یُطْوٰی، طَیًّا. فذاك مَطْوِیٌّ، لَمْ یَطْوِ، لَمْ یُطْوَ، لَایَطْوِیْ، لَایُطْوٰی، لَنْ یَطْوِیَ، لَنْ یُطْوٰی. الامر منه اِطْوِ، لِتُطْوَ، لِیَطْوِ، لِیُطْوَ. والنهی عنه لَاتَطْوِ، لَاتُطْوَ، لَایَطْوِ، لَایُطْوَ. الظرف منه مَطْوًی مَطْوَیَانِ مَطَاوٍ، ومُطَیٌّ. والاٰلة منه مِطْوًی، مِطْوَیَانِ، مَطَاوٍ ومُطَیٌّ، مِطْوَاةٌ، مِطْوَاتَانِ، مَطَاوٍ ومُطَیِّیَةٌ، مِطْوَاءٌ، مِطْوَاءَانِ، مَطَاوِیٌّ، ومُطَیْوِیٌّ. وافعل التفضیل المذکر منه اَطْوٰی، اَطْوَیَانِ، اَطْوَوْنَ، اَطَاوٍ، واُطَیٌّ. والمؤنث منه طُیًّا، طُیَّیَانِ، طُیَّیَاتٌ، طُوًی وطُوَیٌّ۔

فائدہ۔ طَیًّا اصل میں طَوْیًا تھا بقانون قُوِّیْلٌ کے واؤ کو یاء کیا اور یاء کو یاء میں ادغام کیا تو طَیًّا ہو گیا۔

باب دوم لفیف مقرون ثلاثی مجرد از باب فَعِلَ یَفْعَلُ چوں اَلْقُوَّۃُ (طاقتور ہونا)

قَوِیَ، یَقْوٰی، قُوَّةً فهو قَوِیٌّ، وقُوِیَ، یُقْوٰی، قُوَّةً فذاك مَقْوِیٌّ، لَمْ یَقْوَ، لَمْ یُقْوَ، لَایَقْوٰی، لَایُقْوٰی، لَنْ یَقْوٰی لَنْ یُقْوٰی. الامر منه اِقْوَ، لِتُقْوَ، لِیَقْوَ، لِیُقْوَ. والنهی عنه لَاتَقْوَ، لَاتُقْوَ، لَایَقْوَ، لَایُقْوَ. الظرف منه مَقْوًی، مَقْوَیَانِ مُقَاوٍ، ومُقَیٌّ. والاٰلة مِقْوًی، مِقْوَیَانِ، مَقَاوٍ، ومُقَیٌّ، مِقْوَاةٌ، مِقْوَاتَانِ، مَقَاوٍ ومُقَیِّیَةٌ، مِقْوَاءٌ، مِقْوَاءَانِ، مَقَاوِیٌّ، ومُقَیْوِیٌّ. وافعل التفضیل منه اَقْوٰی، اَقْوَیَانِ، اَقْوَوْنَ، اَقَاوٍ، واُقَیٌّ. والمؤنث منه قُیًّا، قُیَّیَانِ، قُیَّیَاتٌ، قُوًی، وقُوَیٌّ۔

فائدہ ۱ لفیف مقرون ثلاثی مجرد کے یہ دونوں باب ضَرَبَ یَضْرِبُ اور عَلِمَ یَعْلَمُ کے وزن پر آتے ہیں، قَوِیَ اصل میں قَوِوَ تھا۔ بقانون دُعِیَ کے واؤ کا ماقبل مکسور تھا یاء سے تبدیل کیا تو قَوِیَ ہو گیا۔

فائدہ ۲ یہ باب لازمی ہے اس باب سے اسم فاعل کی بجائے صفت مشبہ آتی ہے۔

(ختم شد ابواب مجردات لفیف مقرون)

لَمْ يَتَسَادَ، لَايَتَسَادٰى، لَايَتَسَادٰى، لَنْ يَتَسَادٰى. الامر منه. تَسَادَ، لِتُسَادَ، لِيَتَسَادَ، لِيُتَسَادَ، والنهي عنه لَاتَتَسَادَ، لَاتُتَسَادَ، لَايَتَسَادَ، لَايُتَسَادَ. الظرف منه مُتَسَادًى، مُتَسَادَيَانِ، مُتَسَادَيَاتٌ.

باب ششم لفیف مقرون ثلاثی مزید فیہ از باب اِفْتِعَالٌ چوں اَلْاِسْتِوَاءُ (برابر کرنا)

اِسْتَوٰى، يَسْتَوِيْ، اِسْتِوَاءً فهو مُسْتَوٍ، وَاُسْتُوِيَ، يُسْتَوٰى، اِسْتِوَاءً فذاك مُسْتَوًى، لَمْ يَسْتَوِ، لَمْ يُسْتَوَ، لَايَسْتَوِيْ، لَايُسْتَوٰى، لَنْ يَسْتَوِيَ، لَنْ يُسْتَوٰى. الامر منه اِسْتَوِ، لِتُسْتَوَ، لِيَسْتَوِ، لِيُسْتَوَ. والنهي عنه لَاتَسْتَوِ، لَاتُسْتَوَ، لَايَسْتَوِ، لَايُسْتَوَ. الظرف منه مُسْتَوًى، مُسْتَوَيَانِ، مُسْتَوَيَاتٌ.

باب ہفتم لفیف مقرون ثلاثی مزید فیہ از باب اِنْفِعَالٌ چوں اَلْاِنْزِوَاءُ (گوشہ نشین ہونا)

اِنْزَوٰى، يَنْزَوِيْ، اِنْزِوَاءً فهو مُنْزَوٍ، وَاُنْزُوِيَ، يُنْزَوٰى، اِنْزِوَاءً، فذاك مُنْزَوًى، لَمْ يَنْزَوِ، لَمْ يُنْزَوَ، لَايَنْزَوِيْ، لَايُنْزَوٰى، لَنْ يَنْزَوِيَ، لَنْ يُنْزَوٰى. الامر منه اِنْزَوِ، لِتُنْزَوَ، لِيَنْزَوِ، لِيُنْزَوَ. والنهي عنه لَاتَنْزَوِ، لَاتُنْزَوَ، لَايَنْزَوِ، لَايُنْزَوَ. الظرف منه مُنْزَوًى، مُنْزَوَيَانِ، مُنْزَوَيَاتٌ.

باب ہشتم لفیف مقرون ثلاثی مزید فیہ از باب اِسْتِفْعَالٌ چوں اَلْاِسْتِحْيَاءُ (شرم کرنا)

اِسْتَحْيٰى، يَسْتَحْيِيْ، اِسْتِحْيَاءً، فهو مُسْتَحْيٍ، وَاُسْتُحْيِيَ، يُسْتَحْيٰى، اِسْتِحْيَاءً فذاك مُسْتَحْيًى، لَمْ يَسْتَحْيِ، لَمْ يُسْتَحْيَ، لَايَسْتَحْيِيْ، لَايُسْتَحْيٰى، لَنْ يَسْتَحْيِيَ، لَنْ يُسْتَحْيٰى. الامر منه اِسْتَحْيِ، لِتُسْتَحْيَ، لِيَسْتَحْيِ، لِيُسْتَحْيَ، والنهي عنه. لَاتَسْتَحْيِ، لَاتُسْتَحْيَ، لَايَسْتَحْيِ، لَايُسْتَحْيَ. الظرف منه مُسْتَحْيًى، مُسْتَحْيَيَانِ، مُسْتَحْيَيَاتٌ.

(ختم شد ابواب لفیفین)

اللّٰهم اغفر لكاتبه ولوالديه ولمن سعى فيه

قوانین مہموز

قانون (۱۷) ہر ہمزہ ساکن منظہر کہ ماقبلش متحرک باشد ہمزہ در دیگر کلمہ ماسوائے ہمزہ مطلقاً آں ہمزہ ساکن را بوفق حرکت ماقبل بحرف علت بدل کنند جوازاً بشرطیکہ باعث تحریکش موجود نباشد۔

یَاْخُذُ کا قانون

خلاصہ قانون۔ ہر ہمزہ ساکن منظہر کہ جس کا ماقبل متحرک ہو (خواہ کوئی بھی حرکت ہو) اور اگر ماقبل میں ہمزہ متحرک ہو تو ... کلمہ میں ہو۔ اگر ہمزہ کے علاوہ کوئی اور حرف ہو تو (مطلقاً کا مطلب یہ ہے کہ خواہ ایک کلمہ میں ہو یا دو کلموں میں ہو) تو اس ہمزہ ساکن کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے تبدیل کرنا جائز ہے بشرطیکہ اس ہمزہ کو حرکت دینے کا کوئی سبب موجود نہ ہو۔

تشریح۔ اس قانون میں ایک حکم اور پانچ شرطیں ہیں۔

حکم۔ ہمزہ ساکن کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے تبدیل کرنا جائز ہے۔

شرط (۱) ہمزہ ساکن ہو۔ احتراز سَئَلَ سے کیونکہ یہاں ہمزہ متحرک ہے۔

شرط (۲) ہمزہ منظہر ہو۔ احتراز سَئَّلَ سے کیونکہ یہاں ہمزہ مدغم ہے۔

شرط (۳) ہمزہ کا ماقبل متحرک ہو۔ احتراز یَسْئَلُ سے کیونکہ یہاں ہمزہ کا ماقبل ساکن ہے۔

شرط (۴) دوسرا ہمزہ دوسرے کلمہ میں ہو۔ احتراز اَءْمَنَ سے کیونکہ یہاں دوسرا ہمزہ اسی کلمہ میں ہے۔

شرط (۵) اس ہمزہ کو حرکت دینے کا کوئی سبب موجود نہ ہو۔ احتراز یَأْمُمُ سے کیونکہ یہاں جب میم کا میم میں ادغام کریں گے تو ہمزہ پر ضرور حرکت آئے گی تو یہی سبب ہے۔ لہذا یہاں قانون جاری نہیں ہوگا۔

مطابقی مثالیں۔ اس کی متعدد صورتیں ہیں۔

① ہمزہ ساکن منظہر ہو اور ماقبل میں ہمزہ کے علاوہ کوئی اور حرف ہو جیسے یَأْخُذُ، یُؤْمِنُ سے یَاخُذُ اور یُوْمِنُ

② ہمزہ ساکن منظہر ہو اور اس کا ماقبل ہمزہ کے علاوہ کوئی اور حرف ہو لیکن کلمے دو ہوں یَقُوْلُ اءْذَنْ لِیْ سے یَقُوْلُوْذَنْ لِیْ پڑھنا جائز ہے۔

③ ہمزہ ساکن کا ماقبل ہمزہ متحرک دوسرے کلمہ میں ہو، جیسے اَلْقَارِیُ اءْتُمِنَ سے اَلْقَارِیُ وْتُمِنَ پڑھنا جائز ہے۔

سوال۔ یَأْمُمُ اور یُؤَمِّمُ میں تمام شرائط موجود ہیں۔ مگر یَأْمُمُ اور یُؤَمِّمُ میں ہمزہ کو حرکت دے کر یَئِمُّ اور یُؤَمِّمُ کرکے پڑھتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب. ایک شرط باقی ہے کہ ہمزہ کو حرکت دینے کا کوئی سبب موجود نہ ہو۔ یہاں سبب موجود ہے وہ یہ کہ جس جگہ دو حرف ایک جنس کے آجائیں تو وہاں ادغام واجب ہوتا ہے اور ادغام کے لیے پہلا ساکن اور اس کے ماقبل کا متحرک ہونا ضروری ہے۔ اس لیے یَأْمُمُ اور یُؤْمِمُ میں میم کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دے کر ادغام کیا تو یَأُمُّ اور یُؤِمُّ ہو گیا۔

قانون (۲۷) ہر ہمزہ ساکن مظہر کہ ماقبلش دیگر ہمزہ متحرک باشد از آن کلمہ آن ہمزہ ساکن را بوفق حرکت ماقبل بحرف علت بدل کنند وجوباً۔ بشرطیکہ باعثِ تحریکش موجود نباشد۔ اگر ہمزہ اول وصلی باشد در درج کلام مے افتد، و ہمزہ ثانی بصورتِ خود عود مے کنند وجوباً۔ مگر کُلْ، مُرْ، خُذْ شاذ اند۔

اِیْمَانٌ کا قانون

خلاصہ قانون. ہر ہمزہ ساکن مظہر کہ جس کا ماقبل دوسرا ہمزہ متحرک ہو اور اسی کلمہ میں ہو ایسے ہمزہ ساکن کو ماقبل کی حرکت کے موافق علت سے تبدیل کرنا واجب ہے۔ بشرطیکہ حرکت دینے کا کوئی سبب موجود نہ ہو۔ اگر پہلا ہمزہ وصلی ہو تو درمیان کلام میں گر جائے گا اور دوسرا ہمزہ جو حرف علت سے تبدیل ہو چکا تھا وہ اپنی اصلی حالت پر آجائے گا یعنی دوبارہ ہمزہ ہو جائے گا۔ مگر کُلْ، مُرْ، خُذْ شاذ ہیں۔

تشریح. اس قانون میں دو حکم ہیں۔ پہلے حکم کی پانچ شرطیں، اور دوسرے حکم کی سات شرطیں ہیں۔

حکم (۱) ہمزہ ساکن کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط (۱) ہمزہ ساکن ہو۔ احتراز سَئَلَ سے کیونکہ یہاں ہمزہ متحرک ہے۔

شرط (۲) ہمزہ مظہر ہو۔ احتراز سَئَّلَ سے کیوں کہ یہاں ہمزہ مدغم ہے۔

شرط (۳) ہمزہ ساکن کا ماقبل دوسرا ہمزہ متحرک ہو۔ احتراز یَأْخُذُ سے کیوں کہ یہاں ہمزہ ساکن کے ماقبل میں دوسرا ہمزہ متحرک نہیں ہے۔

شرط (۴) دونوں ہمزہ ایک کلمہ میں ہوں۔ احتراز اَلْقَارِئُ ؤْتُمِنَ سے کیونکہ یہاں دونوں ہمزے الگ الگ کلمہ میں ہیں۔

شرط (۵) اس ہمزہ کو حرکت دینے کا کوئی سبب موجود نہ ہو۔ احتراز أَئِمَّۃٌ سے کیونکہ یہ اصل میں أَئْمِمَۃٌ تھا ادغام کی صورت میں ہمزہ متحرک ہو گیا ہے۔ بس یہی متحرک ہونا ادغام کا سبب ہے۔ لہذا یہاں قانون جاری نہیں ہو گا۔

مطابقی مثال. اٰمَنَ، اُوْمِنَ، اِیْمَانًا سے آمَنَ، اُؤْمِنَ، اِیْمَانًا پڑھنا واجب ہے۔

حکم (۲) ہمزہ وصلی کو گرا کے دوسرے ہمزہ کو اپنی اصلی حالت پر لانا واجب ہے۔

اس حکم کی پانچ شرطیں تو وہی ہیں جو پہلے حکم میں گزر چکی ہیں اور

شرط (۶) یہ ہے کہ پہلا ہمزہ وصلی ہو۔ احتراز اُؤْمِنَ سے کیونکہ یہاں پہلا ہمزہ قطعی باب افعال کا ہے۔

شرط (۷) یہ ہے کہ پہلا ہمزہ وصلی درمیان کلام میں واقع ہو۔ احتراز اُؤْتُمِنَ سے کیونکہ یہاں ہمزہ وصلی درمیان کلام میں نہیں ہے۔

مطابقی مثالیں فَلْیُؤَدِّ الَّذِی اؤْتُمِنَ اصل میں اُؤْتُمِنَ تھا۔ اس میں ہمزہ اول وصلی ہے۔ درمیان کلام میں ہونے کی وجہ سے گرجائے گا۔ اور ہمزہ ثانی کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے تبدیل کیا گیا۔ تو الَّذِی یْتُمِنَ ہوگیا۔ اور پھر ہمزہ ثانی جس کو "یا" سے تبدیل کیا گیا تھا، وہ اپنی اصلی حالت میں لوٹ آئے گا۔ الَّذِی اؤْتُمِنَ ہوا۔ پھر التقائے ساکنین ہوا۔ یا، اور ہمزہ کے درمیان پہلا ساکن مدہ تھا، اس کو حذف کیا تو الَّذِ اؤْتُمِنَ ہوگیا۔ اب اس میں ہمزہ کو ثابت رکھنا اور "یا" سے تبدیل کرنا دونوں وجہ جائز ہیں۔ نعتزل وغیرہ۔

سوال، کُل، مُر، خُذ۔ اصل میں اُؤْکُلْ، اُؤْمُرْ، اُؤْخُذْ تھے بس مذکورہ قانون کے مطابق واجب تھا کہ دوسرے ہمزہ کو واؤ سے تبدیل کرتے۔ حالانکہ استعمال میں دونوں ہمزوں کو حذف کرتے ہیں؟

جواب ۱ ان تینوں مثالوں میں دوسرے ہمزہ کو کثرت استعمال کی وجہ سے خلاف قیاس حذف کیا ہے۔ باقی رہا پہلا ہمزہ تو دوسرے ہمزہ کے حذف سے پہلے ہمزہ کی ضرورت باقی نہیں رہی لہٰذا وہ بھی گرگیا لیکن درمیان کلام میں "مُر" کا دوسرا ہمزہ باقی رکھنا فصیح ہے۔ جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ وَأْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ۔ اور بحالت ابتداء کلام لفظ "مُر" میں دونوں ہمزوں کا حذف کرنا فصیح ہے جیسے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ مُرُوْا صِبْيَانَكُمْ بِالصَّلٰوةِ

جواب ۲ مصنف نے تو فرمایا کہ یہ خلاف قانون ہے۔ مگر علامہ عنایت احمد اپنی کتاب "علم الصیغہ" میں لکھتے ہیں کہ میرے استاد محترم نے ان شذوذ اس طرح دور فرمایا کہ ان صیغوں میں قلب مکانی ہوئی ہے (قلب مکانی حروف کی ترتیب میں تقدیم وتاخیر کرنے کو کہتے ہیں اس کا کوئی قاعدہ مقرر نہیں ہے) وہ اس طرح کہ فاء کو عین کی جگہ رکھ دیا گیا ہے چنانچہ اُکُوْلُ، اُخُوْذُ اور اُمُوْرُ ہوگئے۔ پھر یَسِیْلُ کے قاعدہ سے ہمزہ کو حذف کیا تو ہمزہ وصلی بھی استغناء کی وجہ سے گرگیا تو کُلْ، مُرْ، خُذْ ہوگئے۔

قانون (۲۷) ہر ہمزہ مفتوحہ کہ ماقبلش مضموم یا مکسور باشد یا ہمزہ در دیگر کلمہ ماسوائے ہمزہ مطلقاً ہمزہ مفتوحہ را بوفق حرکت ماقبل بحرف علت بدل کنند، جوازاً

سُؤَالٌ کا قانون

خلاصہ قانون، ہر ہمزہ مفتوحہ کہ جس کا ماقبل مضموم یا مکسور ہو۔ یا ہمزہ ہو تو دوسرے کلمہ میں ہو۔ اور ماسوائے ہمزہ کے مطلقاً (مطلقاً کا مطلب یہ ہے کہ ہمزہ کے علاوہ کوئی اور حرف ہو تو عام ہے خواہ ایک کلمہ میں ہو خواہ دوسرے کلمہ میں ہو)۔ اس ہمزہ مفتوحہ کو حرف علت سے تبدیل کرنا جائز ہے۔

تشریح. اس قانون میں ایک حکم، اور تین شرطیں ہیں۔
حکم. ہمزہ مفتوحہ کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے تبدیل کرنا جائز ہے۔
شرط (۱) ہمزہ مفتوحہ ہو۔ احتراز یَأْخُذُ سے کیوں کہ یہاں ہمزہ ساکن ہے۔
شرط (۲) ہمزہ کا ماقبل مضموم یا مکسور ہو۔ احتراز سَأَلَ سے کیونکہ یہاں ہمزہ کا ماقبل مفتوح ہے۔
شرط (۳) اگر ماقبل میں ہمزہ ہو تو دوسرے کلمہ میں ہو۔ احتراز أُؤْمِنَ سے کیونکہ یہاں ہمزہ کا ماقبل دوسرا ہمزہ ایک کلمہ میں ہے۔
مطابقی مثالیں اس کی متعدد صورتیں ہیں:۔
① ہمزہ کے ماقبل میں کوئی اور حرف ہو اور کلمہ ایک ہو۔ جیسے سُؤَالٌ سے سُوَالٌ اور مِئَرٌ سے مِیَرٌ پڑھنا جائز ہے۔
② ہمزہ کے ماقبل میں اور حرف ہو لیکن کلمہ دو ہوں جیسے غُلَامُ أَحْمَدَ سے غُلَامُ وَحْمَدَ پڑھنا جائز ہے۔
③ اس ہمزہ کے ماقبل بھی ہمزہ ہو۔ جیسے یَجِیُٔ أَحْمَدُ سے یَجِیُٔ وَحْمَدُ، بَقَارِئِ أَبِیْكَ سے بِقَارِئِ یَبِیْكَ پڑھنا جائز ہے۔

قانون (۴۷) ہر دو ہمزہ متحرک جمع شوند در یک کلمہ اگر یکے از ایشان مکسور باشد ثانی را بیا بدل کنند وجوبًا. سوائے أَئِمَّةٌ. کہ دریں جا جائز است۔ واگر ہیچ یکے از ایشان مکسور نباشد ثانی را بواو مفتوحہ بدل کنند وجوبًا. مگر أَأَرَمُ شاذ است۔

جَائِئٌ، أَوَادِمُ، أَئِمَّةٌ کا قانون

خلاصہ قانون. ہر وہ مقام جہاں دو ہمزہ متحرک ایک کلمہ میں اکٹھے ہو جائیں اگر ان میں سے ایک مکسور ہو تو دوسرے ہمزہ کو یاء سے تبدیل کرنا واجب ہے۔ مگر أئمة میں دوسرے ہمزہ کو یاء سے تبدیل کرنا جائز ہے اور اگر کوئی ایک ہمزہ ان میں سے مکسور نہ ہو تو دوسرے ہمزہ کو واو مفتوحہ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔ مگر أَأَرَمُ شاذ ہے۔
تشریح. اس قانون میں دو حکم ہیں، اور ہر حکم کی تین تین شرطیں ہیں۔
حکم (۱) دوسرے ہمزہ کو یاء سے تبدیل کرنا واجب ہے۔
شرط (۱) دونوں ہمزے متحرک ہوں۔ احتراز أُؤْمَنَ سے کیونکہ یہاں دوسرا ہمزہ ساکن ہے۔
شرط (۲) دونوں ہمزے ایک ہی کلمہ میں اکٹھے ہوں۔ احتراز إِئْ أَمَرَ سے کیونکہ یہاں دونوں ہمزہ الگ الگ کلمہ میں ہیں۔
شرط (۳) کوئی ایک ہمزہ ان میں سے مکسور ہو۔ احتراز أَءَادِمُ سے کیونکہ یہاں کوئی ایک ہمزہ مکسور نہیں۔
مطابقی مثالیں: جَائِءٌ کو جَائِیٌ پڑھنا واجب ہے۔ مگر أَئِمَّةٌ کو أَیِمَّةٌ پڑھنا جائز ہے۔
حکم (۲) دوسرے ہمزہ کو واؤ مفتوحہ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔ اس حکم کی بھی تین شرطیں ہیں۔ دو شرطیں مذکورہ بالا۔

اور تیسری یہ ہے کہ دونوں ہمزوں میں سے کوئی ایک مکسور نہ ہو۔ احتراز جاءٍ سے کیوں کہ یہاں دونوں ہمزوں میں سے پہلا ہمزہ مکسور ہے۔

مطابقی مثال۔ أَأْدِمُ کو آدِمُ پڑھنا واجب ہے۔

فائدہ۔ أَئِمَّةٌ دراصل أَأْمِمَةٌ تھا میم کی حرکت نقل کر کے ماقبل کر دی اور میم کو میم میں ادغام کر دیا تو أَئِمَّةٌ ہو گیا۔

سوال۔ حکم اول کے مطابق أئمہ میں قانون کی سب شرطیں موجود ہیں تو ہم قانون جاری کیوں نہیں کرتے؟

جواب۔ أئمہ میں دوسرے ہمزہ کی حرکت عارضی ہے۔

سوال۔ دوسرے حکم کے أُءْ كَرِمُ میں تمام شرائط پائی جاتی ہیں مگر اس میں قانون جاری کیوں نہیں کیا؟

جواب۔ دوسرے ہمزہ کو کثرتِ استعمال کی وجہ سے خلاف قیاس حذف کیا گیا ہے۔ اب چونکہ ایک ہمزہ باقی رہا اور قانون میں دو ہمزوں کا ہونا شرط ہے۔ اس لیے یہاں قانون جاری نہیں کیا گیا۔

قانون (۷۵) ہر ہمزہ متحرک کہ ماقبلش ساکن مظہر قابل حرکت باشد سوائے یائے تصغیر ونون انفعال، وواؤ ویائے مدہ زائدہ دریک کلمہ، حرکت آن ہمزہ را نقل کردہ بماقبل دادہ جوازًا۔ ہمزہ حذف کنند وجوبًا۔ مگر مَرَاةٌ شاذ است۔

يَسَلُ کا قانون

خلاصہ قانون۔ ہر ہمزہ متحرک جس کا ماقبل ساکن مظہر قابل حرکت ہو۔ خواہ وہ ہمزہ ایک کلمہ میں ہو یا دو کلمہ میں ہو لیکن وہ ہمزہ یائے تصغیر اور نون انفعال اور واؤ اور یاء مدہ زائدہ کے بعد ایک کلمہ میں نہ ہو تو اس ہمزہ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دینا جائز اور ہمزہ کو حذف کرنا واجب ہے۔ مگر مراۃ شاذ ہے۔

تشریح۔ اس قانون میں ایک حکم اور سات شرطیں ہیں، چار شرطیں وجودی اور تین شرطیں عدمی ہیں۔

حکم۔ ہمزہ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دینا جائز، پھر ہمزہ کو حذف کرنا واجب ہے۔

شرائط وجودی

شرط (۱) ہمزہ متحرک ہو۔ احتراز يَأْخُذُ سے کیونکہ یہاں ہمزہ ساکن ہے۔

شرط (۲) ہمزہ کا ماقبل ساکن ہو۔ احتراز سَأَلَ سے کیونکہ یہاں ہمزہ کا ماقبل متحرک ہے۔

شرط (۳) ہمزہ ساکن ہو کر مظہر ہو۔ احتراز سَأَّلَ سے کیوں کہ یہاں ہمزہ مدغم ہے مظہر نہیں ہے۔

شرط (۴) ہمزہ کا ماقبل حرکت کو قبول کرتا ہو۔ احتراز تَسَاءَلَ سے کیونکہ یہاں ہمزہ کا ماقبل حرکت کو قبول نہیں کرتا

شرائط عدمی

شرط (۱) ہمزہ سے پہلے یائے تصغیر نہ ہو، احتراز سُوَیْئِلٌ سے کیونکہ یہاں ہمزہ سے پہلے یا تصغیر کی ہے۔

شرط (۲) ہمزہ سے پہلے نون انفعال کا نہ ہو، احتراز اِنْئَطَرَ سے کیونکہ یہاں ہمزہ سے پہلے نون انفعال کا ہے۔

شرط (۳) ہمزہ سے پہلے واؤ اور یا، مدہ زائدہ ایک کلمہ میں نہ ہوں۔ احتراز مَقْرُوْءَةٌ اور خَطِیْئَةٌ سے کیونکہ واو اور یا، مدہ زائدہ ایک کلمہ میں ہیں۔

مطابقی مثالیں۔ اس کی متعدد صورتیں ہیں :۔

صورت ۱ ہمزہ متحرک ماقبل ساکن مظہر قابل حرکت ہو لیکن ایک کلمہ میں ہو جیسے یَسْئَلُ سے ہمزہ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دینا جائز اور ہمزے کو حذف کرنا واجب ہے یعنی یَسَلُ پڑھنا جائز نہیں۔

صورت ۲ صورت مذکورہ ہو لیکن دو کلمے ہوں۔ جیسے مَنْ اَرْمَنَ کو مَنَ اَمَنَ پڑھنا۔

صورت ۳ صورت یائے تصغیر کے بعد نہ ہو۔ ہاں اگر کسی اور یا، کے بعد ہے تو قانون جاری ہو جائے گا۔ جیسے یَرْمِیْ اَخَاهُ کو یَرْمِیَ خَاهُ پڑھنا۔

صورت ۴ ہمزہ واؤ اور یا، مدہ کے بعد نہ ہو۔ ہاں اگر ہمزہ واؤ اور یا، لین کے بعد ہے تو قانون جاری ہو جائے گا جیسے حُوْءَبٌ، جُیْئَلٌ کو حَوَبٌ جَیَلٌ پڑھنا۔

صورت ۵ ہمزہ واؤ اور یا، مدہ زائدہ کے بعد نہ ہو۔ ہاں اگر ہمزہ مدہ اصلی کے بعد ہے تو قانون جاری ہو جائے گا۔ جیسے یَسُوْءُ، یَجِیْءُ کو یَسُوْ اور یَجِیْ پڑھنا۔

صورت ۶ ہمزہ واؤ اور یا، مدہ زائدہ جو ایک کلمہ میں ہوں اس کے بعد نہ ہو۔ جیسے یَادْعُوْ۔ ہاں اگر دو کلموں میں ہوں اس کے بعد ہمزہ ہو تو قانون جاری ہو جائے گا۔ جیسے یَادْعُوْ اَمْوَالَهُمْ سے یَادْعُوْ مُوَالَهُمْ پڑھنا۔

فائدہ ۱ یَرَیٰ، یُرِیْ اور تمام افعال رؤیۃ میں یہ قاعدہ وجوباً جاری ہوتا ہے۔ رؤیت کے اسماء مشتقہ میں نہیں۔ مَرْأَیٌ ظرف اور مصدر میمی میں مِرْأَۃٌ اسم آلہ میں اور مَرْئِیٌّ اسم مفعول میں ہمزہ کی حرکت ماقبل کو دے کر حذف کرنا جائز ہے واجب نہیں (علم الصیغہ)

فائدہ ۲ رؤیت کے اسماء مشتقہ میں یہ قانون وجوباً جاری نہیں ہوتا۔ اس لیے یہ کثیر الاستعمال نہیں بخلاف افعال کے وہ کثیر الاستعمال ہیں۔

فائدہ۔ صاحب نقود الصرف نے رؤیت اسماء مشتقہ میں اس قانون کو ممنوع لکھا ہے۔

قانون (۷۶) ہر ہمزہ کہ واقع شود بعد از یائے تصغیر و واؤ و یا، مدہ زائدہ در یک کلمہ بر آن ہمزہ را جنس ماقبل کردہ جوازاً ادغام مے کنند وجوباً۔

خَطِیْئَۃٌ، مَقْرُوءَۃٌ کا قانون

خلاصہ قانون. ہر وہ ہمزہ جو یائے تصغیر اور واؤ اور یا مدہ زائدہ کے بعد ایک کلمہ میں واقع ہو، تو اس ہمزہ کو ماقبل کی جنس کرنا جائز اور ادغام کرنا واجب ہے.

تشریح. اس قانون میں ایک حکم اور تین شرطیں ہیں.

حکم. ہمزہ کو ماقبل کی جنس کرنا جائز اور ادغام کرنا واجب ہے.

شرط (۱) ہمزہ یاء تصغیر کے بعد واقع ہو. احتراز اِنْتَطَرَ سے کیونکہ یہاں ہمزہ انفعال کے بعد واقع ہے.

شرط (۲) ہمزہ کا ماقبل واؤ اور یاء مدہ ہو. احتراز حَوْءَبٌ. جَئْیَلٌ سے کیونکہ یہاں ہمزہ کا ماقبل واؤ اور یاء مدہ نہیں

شرط (۳) ہمزہ کا ماقبل واؤ اور یاء مدہ زائدہ ایک کلمہ میں ہو. احتراز بِاُعْوَاٰمَنُوْا لَہُمْ سے کیونکہ یہاں ہمزہ جدا کلمہ میں ہے اور مدہ زائدہ اس کا ماقبل جدا کلمہ میں ہے.

مطابقی مثالیں. خَطِیْئَۃٌ، مَقْرُوْءَۃٌ، اُفَیْئِسٌ کو خَطِیْئَۃٌ، مَقْرُوْءَۃٌ، اُفَیْئِسٌ پڑھنا جائز، اور پھر خَطِیَّۃٌ، مَقْرُوَّۃٌ، اُفَیِّسٌ پڑھنا واجب ہے.

قانون (۷۷) اگر دو ہمزہ جمع شوند در کلمہ غیر موضوع علی التضعیف اول ساکن ثانی متحرک باشد آں را بیاء بدل کنند وجوبًا.

قِرَءِیٌ کا قانون

خلاصہ قانون. اگر دو ہمزہ اکٹھے جمع ہو جائیں کلمہ غیر موضوع علی التضعیف میں (یعنی وہ کلمہ مشدد نہ ہو) اور وہ اس طرح کہ پہلا ہمزہ ساکن ہو اور دوسرا ہمزہ متحرک ہو تو اس دوسرے ہمزہ کو یاء سے تبدیل کرنا واجب ہے.

تشریح. اس قانون میں ایک حکم اور پانچ شرطیں ہیں.

حکم. دوسرے ہمزہ کو یاء سے تبدیل کرنا واجب ہے.

شرط (۱) دو ہمزہ ہوں. احتراز یَأْخُذُ سے کیونکہ یہاں ایک ہمزہ ہے.

شرط (۲) دونوں ہمزہ اکٹھے ہوں. احتراز لُؤْلُؤٌ سے کیونکہ یہاں دونوں ہمزے علیحدہ علیحدہ ہیں.

شرط (۳) دونوں ہمزہ ایک کلمہ میں ہوں. احتراز یَقْرَءُ اِضْرِبْ سے کیونکہ یہاں دونوں ہمزہ علیحدہ علیحدہ کلمہ میں ہیں.

شرط (۴) دونوں ہمزہ کلمہ غیر موضوع علی التضعیف میں ہوں (یعنی وہ کلمہ مشدد نہ ہو) احتراز سَأَّلٌ سے کیوں کہ یہاں

کلمہ مشدد ہے۔ نیز موضوع علی التضعیف سے دو باب آتے ہیں:۔

۱۔ باب تفعیل ۲۔ باب تفعل

شرط (۵) دونوں ہمزے اس ترتیب سے ہوں کہ پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہو۔ احتراز اَئْمِنَ سے کیونکہ یہاں دوسرا ہمزہ ساکن ہے۔

مطابقی مثال۔ قَرْأَءٌ کو قَرْءَ ئٌ پڑھنا واجب ہے۔

قانون (۷۸) ہر ہمزہ متحرکہ منفردہ راکہ ماقبلش نیز متحرک باشد بآن حرکت بوفق حرکت ماقبل بحرف علت بدل کنند جوازًا "نزد بعض"

سَأَلَ کا قانون

خلاصہ قانون۔ ہر ہمزہ متحرک جو اکیلا ہو اور اس ہمزہ کا ماقبل بھی متحرک ہو۔ بشرطیکہ ہمزہ اور اس کے ماقبل کی حرکت ایک ہو۔ بعض کے نزدیک اس ہمزہ کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے تبدیل کرنا جائز ہے۔

تشریح۔ اس قانون میں ایک حکم، اور چار شرطیں ہیں۔

حکم۔ ہمزہ کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے تبدیل کرنا جائز ہے۔

شرط (۱) ہمزہ متحرک ہو۔ احتراز یَأْخُذُ سے کیونکہ یہاں ہمزہ ساکن ہے۔

شرط (۲) ہمزہ اکیلا ہو۔ احتراز آءَادِمُ سے کیونکہ یہاں دو ہمزہ ہیں۔

شرط (۳) ہمزہ کا ماقبل متحرک ہو۔ احتراز یَسْئَلُ سے کیونکہ یہاں ہمزہ کا ماقبل ساکن ہے۔

شرط (۴) ہمزہ اور اس کے ماقبل کی حرکت ایک ہو۔ احتراز سُئِلَ سے کیونکہ یہاں ہمزہ اور اس کے ماقبل کی حرکت ایک نہیں۔

مطابقی مثالیں۔ سَأَلَ سے سَالَ مِنْسَأَةٌ سے مِنْسَاةٌ (یعنی وہ لکڑی جس سے چوپایوں کو ہانکتے ہیں)۔

نوادر الوصول شرح فصول اکبری میں ہے کہ ہمزہ مکسور فتحہ کے بعد الف ہو جاتا ہے۔ یہ قول نہایت قلیل ہے۔ جیسے لَا يَئْتَامُ میں لَا يَئْتَيِمُ تھا۔ (ص ۱۳۱)

قانون (۷۹) ہر ہمزہ منفردہ مکسور کہ ماقبلش مضموم باشد و مضموم بعد از کسرہ بواو و یا بدل کردہ شود، جوازًا۔ نزد اخفش۔

سُوِلَ، مُسْتَهْزِئُونَ کا قانون

خلاصہ قانون. ہر ہمزہ منفردہ جو خود مکسور ہو، اور اس کا ماقبل مضموم ہو، یا خود مضموم ہو، اور اس کا ماقبل مکسور ہو اس ہمزہ کو واؤ اور یاء سے تبدیل کرنا جائز ہے۔ "امام اخفش کے نزدیک"

تشریح. اس قانون میں دو حکم ہیں. ہر حکم کی تین تین شرطیں ہیں.

حکم (۱) ہمزہ مکسور ہو اور اس کا ماقبل مضموم ہو تو اس کو واؤ سے تبدیل کرنا جائز ہے.

شرط (۱) ہمزہ منفرد ہو. احتراز اُئِمَّ سے کیونکہ یہاں دو ہمزے ہیں.

شرط (۲) ہمزہ خود مکسور ہو. احتراز سُئَلُ سے کیونکہ یہاں ہمزہ خود مفتوح ہے.

شرط (۳) اس ہمزہ کا ماقبل مضموم ہو. احتراز سَئِلَ سے کیونکہ یہاں ہمزہ کا ماقبل مفتوح ہے.

مطابقی مثال. سُئِلَ کو سُوِلَ پڑھنا جائز ہے

حکم (۲) ہمزہ مضموم ہو اور اس کا ماقبل مکسور ہو تو اس کو یاء سے تبدیل کرنا جائز ہے.

شرط (۱) ہمزہ منفرد ہو. احتراز اُئِمَّ سے کیونکہ یہاں دو ہمزے ہیں.

شرط (۲) ہمزہ خود مضموم ہو. احتراز سُئِلَ سے کیونکہ یہاں ہمزہ خود مکسور ہے.

شرط (۳) اس ہمزہ کا ماقبل مکسور ہو. احتراز سَئَلَ سے کیونکہ یہاں ہمزہ کا ماقبل مفتوح ہے

مطابقی مثال. مُسْتَهْزِءُونَ کو مُسْتَهْزِيُونَ پڑھنا جائز ہے.

قانون (۸۰) ہر ہمزہ وصلی مفتوحہ کہ داخل شود برآں ہمزہ استفہام بالف کردہ شود وجوبًا بمع باقی داشتن التقائے ساکنین.

آلْحَسَنُ کا قانون

خلاصہ قانون. ہمزہ استفہام جب ہمزہ وصلی مفتوحہ پر داخل ہو جائے تو اس ہمزہ کو الف سے تبدیل کرنا واجب ہے التقائے ساکنین کو باقی رکھتے ہوئے.

تشریح. اس قانون میں ایک حکم اور تین شرطیں ہیں.

حکم. التقائے ساکنین کو باقی رکھتے ہوئے ہمزہ وصلی کو الف سے تبدیل کرنا واجب ہے.

شرط (۱) ہمزہ وصلی ہو. احتراز اَکْرَمَ سے کیونکہ یہاں ہمزہ قطعی ہے.

شرط (۲) ہمزہ مفتوح ہو۔ احتراز اِکْتَتَبَ سے کیونکہ یہاں ہمزہ مکسور ہے۔
شرط (۳) اس ہمزہ وصلی پر ہمزہ استفہام کا داخل ہو۔ احتراز جَاءَ الْحَسَنُ سے کیونکہ یہاں ہمزہ وصلی پر ہمزہ استفہام کا داخل نہیں ہوا۔
مطابقی مثال۔ ءَ اَلْحَسَنُ سے آلْحَسَنُ۔ ءَ اَلْاٰنَ سے آلْاٰنَ پڑھنا واجب ہے۔

قانون (۸۱) ہر کلمہ کہ درآں زیادہ از دو ہمزہ جمع شوند تخفیف کردہ مے شود، دوم وچہارم۔ باقی بہرحال باشند۔

اَ ءْ ءَ یْ ءُ کا قانون

خلاصہ قانون۔ جس کلمہ میں دو سے زیادہ ہمزہ جمع ہو جائیں اگر وہ تین ہیں تو دوسرے میں تخفیف کریں گے۔ اور اگر چار یا پانچ ہیں تو دوسرے اور چوتھے میں تخفیف کریں گے۔
تشریح۔ اس قانون میں ایک حکم اور ایک شرط ہے۔
حکم۔ دوسری اور چوتھی جگہ پر آنے والے ہمزہ میں تخفیف کرنا اور باقی کو اپنے حال پر رکھنا واجب ہے۔
شرط ہے کہ دو ہمزوں سے زیادہ ہوں۔ احتراز جَاءٍ ءٌ سے کیونکہ یہاں دو ہی ہمزہ ہیں۔
مطابقی مثال۔ اَءْءَءْءٌ کو اَوْءَیْءٌ پڑھنا واجب ہے اور وہ اس طریقہ پر آپ پہلے دو ہمزوں کو کلمہ واحد فرض کرلیں پھر اَوَادِمُ اَئِمَّۃٌ کے قانون کے تحت دوسرے ہمزے کو واؤ سے تبدیل کریں، اَوْءَءْءٌ ہو جائے گا۔ پھر تیسرے اور چوتھے ہمزہ کو کلمہ واحد فرض کرلیں قِرْءٌ یٌ والے قانون کے تحت چوتھے ہمزہ کو یاء سے تبدیل کریں اور پانچویں کو اپنے حال پر چھوڑ دیں۔ تو اَوْءَیْءٌ بروزن سَفَرْجَلٌ ہو جائے گا۔ اگر ہمزہ چار ہوں جیسے ءُءْءُءٌ تو دوسرے کو واؤ سے تبدیل کریں گے بقانون اَوَادِمُ اَئِمَّۃٌ کے۔ اور چوتھے ہمزہ کو یاء سے تبدیل کریں گے " بقانون قِرْءٌ یٌ کے "، تو ءُوْءُیٌ ہو جائے گا۔ اور اگر تین ہمزے ہوں تو " بقانون اَوَادِمُ اَئِمَّۃٌ کے "، دوسرے ہمزہ کو واؤ سے تبدیل کریں گے اَوْءٌ ہو جائے گا۔

ابواب المهموز

باب اوّل مہموز الفاء بروزن فَعَلَ يَفْعِلُ چوں الْاَزْرُ (گھیرنا، احاطہ کرنا)

اَزَرَ، يَاْزِرُ، اَزْرًا، فهو اٰزِرٌ، وَاُزِرَ، يُوْزَرُ، اَزْرًا، فذاك مَاْزُوْرٌ، لَمْ يَاْزِرْ، لَمْ يُوْزَرْ، لَا يَاْزِرُ، لَا يُوْزَرُ، لَنْ يَّاْزِرَ، لَنْ يُّوْزَرَ. الامر منه اِيْزِرْ، لِتُوْزَرْ، لِيَاْزِرْ، لِيُوْزَرْ. والنهي عنه لَا تَاْزِرْ، لَا تُوْزَرْ، لَا يَاْزِرْ، لَا يُوْزَرْ. الظرف منه مَاْزِرٌ، مَاْزِرَانِ، مَاٰزِرُ ومُوَيْزِرٌ. والاٰلة منه مِيْزَرٌ، مِيْزَرَانِ، مَاٰزِرُ ومُوَيْزِرٌ، مِيْزَرَةٌ، مِيْزَرَتَانِ مَاٰزِرُ و مُوَيْزِرَةٌ، مِيْزَارٌ، مِيْزَارَانِ، مَاٰزِيْرُ ومُوَيْزِيْرٌ. وافعل التفضيل المذكر منه اٰزَرُ، اٰزَرَانِ، اٰزَرُوْنَ، اَوَاٰزِرُ واُوَيْزِرٌ. والمؤنث منه اُزْرٰى، اُزْرَيَانِ، اُزْرَيَاتٌ، اُزَرٌ واُزَيْرٰى.

فائدہ ۱: اس باب کی صرف کبیر مثل صحیح کے ہے۔

فائدہ ۲: مَاْزُوْرٌ اسم مفعول میں ہمزہ کو ماقبل کی حرکت کے حرف علت سے تبدیل کرنا بقانون يَاْخُذُ کے جائز ہے مضارع مجہول اور اسم مفعول، نہی اور اسم ظرف میں بھی یہی تعلیل ہوتی ہے۔

باب دوم مہموز الفاء بروزن فَعَلَ يَفْعُلُ چوں الْاَمْرُ (حکم کرنا)

اَمَرَ، يَاْمُرُ، اَمْرًا، فهو اٰمِرٌ. واُمِرَ، يُوْمَرُ، اَمْرًا، فذاك مَاْمُوْرٌ، لَمْ يَاْمُرْ، لَمْ يُوْمَرْ، لَا يَاْمُرُ، لَا يُوْمَرُ، لَنْ يَّاْمُرَ، لَنْ يُّوْمَرَ. الامر منه مُرْ، لِتُوْمَرْ، لِيَاْمُرْ، لِيُوْمَرْ. والنهي عنه لَا تَاْمُرْ، لَا تُوْمَرْ، لَا يَاْمُرْ، لَا يُوْمَرْ. الظرف منه مَاْمَرٌ، مَاْمَرَانِ، مَاٰمِرُ ومُوَيْمِرٌ. والاٰلة منه مِيْمَرٌ، مِيْمَرَانِ، مَاٰمِرُ ومُوَيْمِرٌ، مِيْمَرَةٌ، مِيْمَرَتَانِ، مَاٰمِرُ ومُوَيْمِرَةٌ، مِيْمَارٌ، مِيْمَارَانِ، مَاٰمِيْرُ، ومُوَيْمِيْرٌ. وافعل التفضيل المذكر منه اٰمَرُ، اٰمَرَانِ، اٰمَرُوْنَ، اَوَاٰمِرُ واُوَيْمِرٌ والمؤنث منه اُمْرٰى، اُمْرَيَانِ، اُمْرَيَاتٌ، اُمَرٌ، واُمَيْرٰى.

فائدہ: مُرْ کی تعلیل اور مزید تفصیل ایمان کے قانون میں دیکھیں۔

باب سوم مہموز الفاء بروزن فَعِلَ يَفْعَلُ چوں الْاَمْنُ (بے خوف ہونا)

اَمِنَ، يَاْمَنُ، اَمْنًا، فهو اٰمِنٌ، واُمِنَ، يُوْمَنُ، اَمْنًا فذاك مَاْمُوْنٌ، لَمْ يَاْمَنْ، لَمْ يُوْمَنْ، لَا يَاْمَنُ، لَا يُوْمَنُ، لَنْ يَّاْمَنَ لَنْ يُّوْمَنَ. الامر منه اِيْمَنْ، لِتُوْمَنْ، لِيَاْمَنْ، لِيُوْمَنْ. والنهي عنه لَا تَاْمَنْ، لَا تُوْمَنْ، لَا يَاْمَنْ، لَا يُوْمَنْ. الظرف منه مَاْمَنٌ، مَاْمَنَانِ، مَاٰمِنُ ومُوَيْمِنٌ. والاٰلة منه مِيْمَنٌ، مِيْمَنَانِ، مَاٰمِنُ ومُوَيْمِنٌ، مِيْمَنَةٌ، مِيْمَنَتَانِ، مَاٰمِنُ ومُوَيْمِنَةٌ

مِيمَانٌ، مِيمَانَانِ، مَامِنٌ دمُؤيمِنٌ. دافعل التفضيل المذكر منه اَمَنُ، اَمَنَانِ، اَمَنُونَ، اَوَامِنُ، اُوَيمِنٌ. والمؤنث منه اُمْنىٰ، اُمْنَيَانِ، اُمْنَيَاتٌ، اُمَنٌ دا ُمَينىٰ.

فائدہ۔ اسی باب کے وزن پر باب اَذِنَ یَاْذَنُ اِذْنًا بھی آتا ہے۔

باب چہارم مہموز الفاء بروزن فَعَلَ یَفْعُلُ چوں اَلاِلٰهَةُ (پوجنا)

اَلَهَ، يَاْلَهُ، اِلٰهَةً، فهو اٰلِهٌ واُوْلِهَ، يُؤلَهُ، اِلٰهَةً فذاك مَاْلُوهٌ، لَمْ يَاْلَهْ، لَمْ يُؤلَهْ، لَا يَاْلَهُ، لَا يُؤلَهُ، لَنْ يَّاْلَهَ، لَنْ يُّؤلَهَ. الامر منه۔ اِيلَهْ، لِتُؤلَهْ، لِيَاْلَهْ، لِيُؤلَهْ. والنهي عنه. لَا تَاْلَهْ، لَا تُؤلَهْ، لَا يَاْلَهْ، لَا يُؤلَهْ. الظرف منه مَاْلَهٌ، مَاْلَهَانِ، مَاٰلِهُ دمُؤيلِهٌ. والاٰلة منه مِيلَهٌ، مِيلَهَانِ، مَاٰلِهُ ومُؤيلِهٌ. مِيلَهَةٌ، مِيلَهَتَانِ، مَاٰلِهُ ومُؤيلِهَةٌ، مِيلَاهٌ، مِيلَاهَانِ، مَاٰلِيهُ ومُؤيلِيهٌ. دافعل التفضيل المذكر منه. اٰلَهُ، اٰلَهَانِ، اٰلَهُونَ، اَوَالِهُ داُوَيلِهٌ، والمؤنث منه اُلْهىٰ، اُلْهَيَانِ، اُلْهَيَاتٌ، اُلَهٌ، داُلَيْهىٰ.

فائدہ۔ اسی باب کے وزن پر اَرَخَ یَاْرُخُ اَرْخًا بھی آتا ہے۔

باب پنجم مہموز الفاء بروزن فَعُلَ یَفْعُلُ چوں اَلاَدَبُ (شائستہ ہونا)

اَدُبَ، يَاْدُبُ، اَدَبًا فهو اَدِيبٌ. واُدِبَ، يُؤدَبُ، اَدَبًا فذاك مَاْدُوبٌ، لَمْ يَاْدُبْ، لَمْ يُؤدَبْ، لَا يَاْدُبُ، لَا يُؤدَبُ، لَنْ يَّاْدُبَ، لَنْ يُّؤدَبَ. الامر منه اُدُبْ، لِتُؤدَبْ، لِيَاْدُبْ، لِيُؤدَبْ. والنهي عنه. لَا تَاْدُبْ، لَا تُؤدَبْ، لَا يَاْدُبْ، لَا يُؤدَبْ. الظرف منه مَاْدَبٌ، مَاْدَبَانِ، مَاٰدِبُ، مُؤيدِبٌ. والاٰلة منه مِيدَبٌ، مِيدَبَانِ، مَاٰدِبُ ومُؤيدِبٌ مِيدَبَةٌ، مِيدَبَتَانِ، مَاٰدِبُ ومُؤيدِبَةٌ، مِيدَابٌ، مِيدَابَانِ، مَاٰدِيبُ، ومُؤيدِيبٌ. دافعل التفضيل المذكر منه. اٰدَبُ، اٰدَبَانِ، اٰدَبُونَ، اَوَادِبُ داُوَيدِبٌ. والمؤنث منه اُدْبىٰ، اُدْبَيَانِ، اُدْبَيَاتٌ، اُدَبٌ واُدَيبىٰ.

فائدہ۔ یہ باب بھی لازمی ہے طلبہ کی آسانی کے لیے مجہول وغیرہ لکھ دیا ہے۔

(ختم شد ابواب مہموز الفاء)

اللّٰھم اغفر لکاتبه ولوالدیه ولمن سعٰی فیه

ابواب مہموز الفاء ثلاثی مزید فیہ

باب اول ثلاثی مزید فیہ بروزن اِفعَال چون اَلْاِیْمَانُ (ایمان لانا)

اٰمَنَ، یُؤْمِنُ، اِیْمَانًا فهو مُؤْمِنٌ. واُوْمِنَ، یُؤْمَنُ، اِیْمَانًا فذاك مُؤْمَنٌ. لَمْ یُؤْمِنْ. لَمْ یُؤْمَنْ. لَا یُؤْمِنُ. لَا یُؤْمَنُ، لَنْ یُؤْمِنَ، لَنْ یُؤْمَنَ. الامر منه. اٰمِنْ، لِتُؤْمَنْ، لِیُؤْمِنْ، لِیُؤْمَنْ. والنهی عنه. لَا تُؤْمِنْ، لَا تُؤْمَنْ، لَا یُؤْمِنْ، لَا یُؤْمَنْ. الظرف منه. مُؤْمَنٌ، مُؤْمَنَانِ، مُؤْمَنَاتٌ.

باب دوم ثلاثی مزید فیہ بروزن تَفعِیل چون اَلتَّادِیْبُ (ادب سکھانا)

اَدَّبَ، یُؤَدِّبُ، تَادِیْبًا، فهو مُؤَدِّبٌ، واُدِّبَ، یُؤَدَّبُ، تَادِیْبًا فذاك مُؤَدَّبٌ، لَمْ یُؤَدِّبْ، لَمْ یُؤَدَّبْ، لَا یُؤَدِّبُ، لَا یُؤَدَّبُ، لَنْ یُؤَدِّبَ، لَنْ یُؤَدَّبَ. الامر منه. اَدِّبْ، لِتُؤَدَّبْ، لِیُؤَدِّبْ، لِیُؤَدَّبْ. والنهی عنه. لَا تُؤَدِّبْ، لَا تُؤَدَّبْ، لَا یُؤَدِّبْ، لَا یُؤَدَّبْ. الظرف منه. مُؤَدَّبٌ، مُؤَدَّبَانِ، مُؤَدَّبَاتٌ.

باب سوم ثلاثی مزید فیہ بروزن مُفَاعَلَۃ چون اَلْمُوَاخَذَۃُ (مواخذہ کرنا یعنی پکڑ کر باز پرس کرنا)

اٰخَذَ، یُوَاخِذُ، مُوَاخَذَۃً فهو مُوَاخِذٌ. واُوْخِذَ، یُوَاخَذُ، مُوَاخَذَۃً. فذاك مُوَاخَذٌ، لَمْ یُوَاخِذْ، لَمْ یُوَاخَذْ، لَا یُوَاخِذُ، لَا یُوَاخَذُ، لَنْ یُوَاخِذَ، لَنْ یُوَاخَذَ. الامر منه اٰخِذْ. لِتُوَاخَذْ، لِیُوَاخِذْ، لِیُوَاخَذْ. والنهی عنه. لَا تُوَاخِذْ، لَا تُوَاخَذْ، لَا یُوَاخِذْ، لَا یُوَاخَذْ. الظرف منه. مُوَاخَذٌ، مُوَاخَذَانِ، مُوَاخَذَاتٌ.

باب چہارم ثلاثی مزید فیہ بروزن تَفَعُّل چون اَلتَّاَدُّبُ (ادب حاصل کرنا)

تَاَدَّبَ، یَتَاَدَّبُ، تَاَدُّبًا، فهو مُتَاَدِّبٌ، وتُؤُدِّبَ، یُتَاَدَّبُ، تَاَدُّبًا. فذاك مُتَاَدَّبٌ. لَمْ یَتَاَدَّبْ، لَمْ یُتَاَدَّبْ، لَا یَتَاَدَّبُ، لَا یُتَاَدَّبُ، لَنْ یَتَاَدَّبَ، لَنْ یُتَاَدَّبَ. الامر منه تَاَدَّبْ، لِتُتَاَدَّبْ الخ

باب پنجم ثلاثی مزید فیہ بروزن تفاعل چون اَلتَّاَمُرُ (مشورہ کرنا)

تَاٰمَرَ، یَتَاٰمَرُ، تَاٰمُرًا فهو مُتَاٰمِرٌ وتُؤُوْمِرَ، یُتَاٰمَرُ، تَاٰمُرًا فذاك مُتَاٰمَرٌ، لَمْ یَتَاٰمَرْ، لَمْ یُتَاٰمَرْ، لَا یَتَاٰمَرُ، لَا یُتَاٰمَرُ، لَنْ یَتَاٰمَرَ، لَنْ یُتَاٰمَرَ. الامر منه تَاٰمَرْ، لِتُتَاٰمَرْ، لِیَتَاٰمَرْ، لِیُتَاٰمَرْ الخ

باب ششم ثلاثی مزید فیہ بروزن اِفْتِعَالٌ چوں اَلْاِیْتِمَانُ (امین بنانا، امین سمجھنا)

اِیْتَمَنَ، یَاْتَمِنُ، اِیْتِمَانًا فہو مُؤْتَمِنٌ واُؤْتُمِنَ، یُؤْتَمَنُ، اِیْتِمَانًا فذاک مُؤْتَمَنٌ، لَمْ یَاْتَمِنْ، لَمْ یُؤْتَمَنْ، لَا یَاْتَمِنُ، لَا یُؤْتَمَنُ، لَنْ یَّاْتَمِنَ، لَنْ یُّؤْتَمَنَ. الامر منہ اِیْتَمِنْ، لِتُؤْتَمَنْ، لِیَاْتَمِنْ، لِیُؤْتَمَنْ. والنہی عنہ لَا تَاْتَمِنْ، لَا تُؤْتَمَنْ لَا یَاْتَمِنْ، لَا یُؤْتَمَنْ. الظرف منہ مُؤْتَمَنٌ، مُؤْتَمَنَانِ، مُؤْتَمَنَاتٌ.

باب ہفتم ثلاثی مزید فیہ بروزن اِنْفِعَالٌ چوں اَلْاِنْئِطَارُ (موڑنا)

اِنْئَطَرَ، یَنْئَطِرُ، اِنْئِطَارًا فہو مُنْئَطِرٌ واُنْئُطِرَ، یُنْئَطَرُ، اِنْئِطَارًا، فذاک مُنْئَطَرٌ، لَمْ یَنْئَطِرْ، لَمْ یُنْئَطَرْ، لَا یَنْئَطِرُ، لَا یُنْئَطَرُ، لَنْ یَّنْئَطِرَ، لَنْ یُّنْئَطَرَ. الامر منہ اِنْئَطِرْ الخ

باب ہشتم ثلاثی مزید فیہ بروزن اِسْتِفْعَالٌ چوں اَلْاِسْتِئْجَارُ (مزدوری لینا)

اِسْتَئْجَرَ، یَسْتَئْجِرُ، اِسْتِئْجَارًا فہو مُسْتَاْجِرٌ. واُسْتُوْجِرَ، یُسْتَاْجَرُ، اِسْتِئْجَارًا فذاک مُسْتَاْجَرٌ، لَمْ یَسْتَاْجِرْ. لَمْ یُسْتَاْجَرْ، لَا یَسْتَاْجِرُ، لَا یُسْتَاْجَرُ، لَنْ یَّسْتَاْجِرَ. لَنْ یُّسْتَاْجَرَ. الامر منہ اِسْتَاْجِرْ، لِتُسْتَاْجَرْ، لِیَسْتَاْجِرْ، لِیُسْتَاْجَرْ. والنہی عنہ لَا تَسْتَاْجِرْ الخ

ابواب مہموز العین ثلاثی مجرد

باب اوّل بروزن فَعَلَ یَفْعَلُ چوں اَلزَّئْرُ (شیر کا دھاڑنا)

زَئَرَ، یَزْئَرُ، زَئْرًا فہو زَائِرٌ. وزُئِرَ، یُزْئَرُ، زَئْرًا فذاک مَزْءُوْرٌ، لَمْ یَزْئَرْ، لَمْ یُزْئَرْ، لَا یَزْئَرُ، لَا یُزْئَرُ، لَنْ یَّزْئَرَ، لَنْ یُّزْئَرَ. الامر منہ اِزْئَرْ، لِتُزْئَرْ الخ

فائدہ ۱: اَلزَّئْرُ پر یَاْخُذُ کا قانون جاری ہوتا ہے۔

فائدہ ۲: یَزْئَرُ پر یَسْئَلُ کا قانون جاری ہوتا ہے۔

باب دوم بروزن فَعِلَ یَفْعَلُ چوں اَلسَّأْمُ (رنج ہونا)

سَئِمَ، یَسْئَمُ، سَأْمًا فہو سَائِمٌ. وسُئِمَ، یُسْئَمُ، سَأْمًا. فذاک مَسْئُوْمٌ، لَمْ یَسْأَمْ، لَمْ یُسْأَمْ، لَا یَسْأَمُ، لَا یُسْأَمُ،

لن يَسْأَمَ، لن يُسْأَمَ، الامر منه إِسْأَمْ، لِتَسْأَمْ، لِيَسْأَمْ، لِيُسْأَمْ، والنهي منه لا تَسْأَمْ، لا تُسْأَمْ، لا يَسْأَمْ، لا يُسْأَمْ، الظرف منه مَسْأَمٌ الخ

باب سوم بروزن فَعَلَ يَفْعَلُ چوں اَلسُّؤَالُ وَالْمَسْأَلَةُ (پوچھنا)

سَأَلَ، يَسْأَلُ، سُؤَالًا فهو سَائِلٌ، وسُئِلَ يُسْأَلُ سُؤَالًا فذاك مَسْئُولٌ، لم يَسْأَلْ، لم يُسْأَلْ، لا يَسْأَلُ، لا يُسْأَلُ، لن يَسْأَلَ، لن يُسْأَلَ، الامر منه اِسْأَلْ، لِتُسْأَلْ، لِيَسْأَلْ، لِيُسْأَلْ، والنهي منه لا تَسْأَلْ، لا تُسْأَلْ، لا يَسْأَلْ، لا يُسْأَلْ، الظرف منه مَسْأَلٌ، مَسْأَلَانِ، مَسَائِلُ، مُسَيْئِلٌ، والآلة منه مِسْأَلٌ، مِسْأَلَةٌ، مِسْآلٌ، وافعل التفضيل المذكر منه أَسْأَلُ، والمؤنث منه سُؤْلَى، سُؤْلَيَانِ، سُؤْلَيَاتٌ، سُؤَلٌ وسُؤَيْلَى.

باب چہارم بروزن فَعِلَ يَفْعَلُ چوں اَلْبُؤْسُ (سختی میں پہنچنا)

بَئِسَ، يَبْأَسُ، بُؤْسًا فهو بَائِسٌ، وبُئِسَ، يُبْأَسُ، بُؤْسًا فذاك مَبْئُوسٌ، لم يَبْأَسْ، لم يُبْأَسْ، لا يَبْأَسُ، لا يُبْأَسُ، لن يَبْأَسَ، لن يُبْأَسَ، الامر منه اِبْأَسْ، لِتُبْأَسْ، لِيَبْأَسْ، لِيُبْأَسْ، والنهي عنه لا تَبْأَسْ، لا تُبْأَسْ، لا يَبْأَسْ، لا يُبْأَسْ، الظرف منه مَبْأَسٌ، والآلة منه مِبْأَسٌ، مِبْأَسَةٌ، مِبْآسٌ، وافعل التفضيل المذكر منه أَبْأَسُ، والمؤنث منه بُؤْسَى، وفعل التعجب منه مَا أَبْأَسَهُ الخ

باب پنجم بروزن فَعَلَ يَفْعُلُ چوں اَللُّؤْمُ وَالْمَلَامَةُ (کمینہ ہونا)

لَؤُمَ، يَلْؤُمُ، لُؤْمًا فهو لَئِيمٌ، لم يَلْؤُمْ، لا يَلْؤُمُ، لن يَلْؤُمَ، الامر منه اُلْؤُمْ، لِيَلْؤُمْ، والنهي عنه لا تَلْؤُمْ، لا يَلْؤُمْ، الظرف منه مَلْأَمٌ، والآلة منه مِلْأَمٌ، ومِلْأَمَةٌ، ومِلْآمٌ، وافعل التفضيل المذكر منه أَلْأَمُ، والمؤنث منه لُؤْمَى الخ (از نصر ينصر نيامده مزيدات دے)

ابواب ثلاثی مزید فیہ مہموز العین

باب اوّل بروزن افعال چوں اَلْإِسْآمُ (آنیوالے کی تعریف کرنا)

ف. اس باب پر يُسْأَلُ کا قانون جاری ہوتا ہے۔

أَسْأَمَ، يُسْئِمُ، إِسْآمًا فهو مُسْئِمٌ، وأُسْئِمَ، يُسْأَمُ، إِسْآمًا فذاك مُسْأَمٌ، لم يُسْئِمْ، لم يُسْأَمْ، لا يُسْئِمُ، لا يُسْأَمُ،

لَنْ تُسْئِمْ ، لَنْ يُسْئَمْ . الامر منہ اَسْئِمْ ، لِتُسْئَمْ ، لِيُسْئِمْ ، لِيُسْئَمْ . والنهى عنہ لَا تُسْئِمْ ، لَا تُسْئَمْ ، لَا يُسْئِمْ لَا يُسْئَمْ . الظرف منہ ، مُسْئَمٌ الخ

باب دوم بروزن تَفْعِيْلٌ چوں اَلتَّسْئِيْلُ (سوال کرنا)

سَئَّلَ ، يُسَئِّلُ ، تَسْئِيْلاً فهو مُسَئِّلٌ وسُئِّلَ ، يُسَئَّلُ ، تَسْئِيْلاً فذاك مُسَئَّلٌ ، لَمْ يُسَئِّلْ ، لَمْ يُسَئَّلْ ، لَا يُسَئِّلُ ، لَا يُسَئَّلُ ، لَنْ يُسَئِّلَ ، لَنْ يُسَئَّلَ . الامر منہ سَئِّلْ . والنهى عنہ . لَا تُسَئِّلْ . الظرف منہ مُسَئَّلٌ الخ

باب سوم بروزن مُفَاعَلَةٌ چوں اَلْمُسَائَلَةُ (آپس میں سوال کرنا)

سَائَلَ ، يُسَائِلُ ، مُسَائَلَةً فهو مُسَائِلٌ وسُوْئِلَ ، يُسَائَلُ ، مُسَائَلَةً فذاك مُسَائَلٌ ، لَمْ يُسَائِلْ . الامر منہ . سَائِلْ والنهى عنہ لَا تُسَائِلْ . الظرف منہ مُسَائَلٌ الخ

باب چہارم بروزن تَفَعُّلٌ چوں اَلتَّرَءُّسُ (رئیس ہونا)

تَرَءَّسَ ، يَتَرَءَّسُ ، تَرَءُّسًا فهو مُتَرَءِّسٌ . وتُرُءِّسَ ، يُتَرَءَّسُ ، تَرَءُّسًا فذاك مُتَرَءَّسٌ ، لَمْ يَتَرَءَّسْ ، لَمْ يُتَرَءَّسْ ، لَا يَتَرَءَّسُ ، لَا يُتَرَءَّسُ ، لَنْ يَتَرَءَّسَ ، لَنْ يُتَرَءَّسَ . الامر منہ تَرَءَّسْ ، لِتُتَرَءَّسْ والنهى عنہ لَا تَتَرَءَّسْ . الظرف منہ مُتَرَءَّسٌ الخ

باب پنجم بروزن تَفَاعُلٌ چوں اَلتَّسَائُلُ (آپس میں سوال کرنا)

تَسَائَلَ ، يَتَسَائَلُ ، تَسَائُلاً فهو مُتَسَائِلٌ وتُسُوْئِلَ ، يُتَسَائَلُ ، تَسَاؤُلاً . فذاك مُتَسَائَلٌ ، لَمْ يَتَسَائَلْ ، لَمْ يُتَسَائَلْ ، لَا يَتَسَائَلُ ، لَا يُتَسَائَلُ ، لَنْ يَتَسَائَلَ ، الامر منہ تَسَائَلْ الخ

باب ششم بروزن اِفْتِعَالٌ چوں اَلْاِلْتِئَامُ (پیوستہ ہونا)

اِلْتَئَمَ ، يَلْتَئِمُ ، اِلْتِيَامًا فهو مُلْتَئِمٌ واُلْتُئِمَ ، يُلْتَئَمُ ، اِلْتِيَامًا فذاك مُلْتَئَمٌ ، لَمْ يَلْتَئِمْ ، لَمْ يُلْتَئَمْ ، لَا يَلْتَئِمُ ، لَا يُلْتَئَمُ ، لَنْ يَلْتَئِمَ ، لَنْ يُلْتَئَمَ . الامر منہ اِلْتَئِمْ . والنهى عنہ لَا تَلْتَئِمْ . الظرف منہ مُلْتَئَمٌ الخ

باب ہفتم بروزن اِنْفِعَالٌ چوں اَلْاِنْطِئَاشُ (واپس کرنا)

اِنْطَئَشَ ، يَنْطَئِشُ ، اِنْطِئَاشًا فهو مُنْطَئِشٌ واُنْطُئِشَ ، يُنْطَئَشُ ، اِنْطِئَاشًا فذاك مُنْطَئَشٌ ، لَمْ يَنْطَئِشْ ، لَمْ يُنْطَئَشْ ،

لَایَنْطَئِشُ، لَایُنْطَئَشُ، لَنْ یَّنْطَئِشَ، لَنْ یُّنْطَئَشَ۔ الامر منه۔ اِنْطَئِشْ۔ والنهی عنه لَاتَنْطَئِشْ الخ

بابِ ہشتم بروزن اِسْتِفْعَالٌ چوں اَلْاِسْتِرْءَافُ (رحمت طلب کرنا)

اِسْتَرْءَفَ، یَسْتَرْئِفُ۔ اِسْتِرْءَافًا فهو مُسْتَرْئِفٌ و اُسْتُرْئِفَ، یُسْتَرْئَفُ، اِسْتِرْءَافًا فذاك مُسْتَرْئَفٌ، لَمْ یَسْتَرْئِفْ لَمْ یُسْتَرْئَفْ، لَایَسْتَرْئِفُ، لَایُسْتَرْئَفُ، لَنْ یَسْتَرْئِفَ، لَنْ یُّسْتَرْئَفَ۔ الامر منه۔ اِسْتَرْئِفْ، والنهی عنه لَاتَسْتَرْئِفْ، الظرف منه مُسْتَرْئَفٌ الخ

(واز باقی نیامده)

اللّٰهم اغفر لمؤلفه ولکاتبه ولمن سعی فیه

ابواب ثلاثی مجرد مہموز اللام

باب اول بروزن فَعَلَ يَفْعَلُ چوں اَلْهَنْأُ (کھانے کا ہضم ہونا)

هَنَأَ، يَهْنَئُ، هَنْأً فهو هَانِئٌ، وهُنِئَ، يُهْنَأُ، هَنْأً، فذاك مَهْنُوءٌ، لم يَهْنِئْ، لم يُهْنَأْ. الامر منه. اِهْنِئْ والنهي عنه. لا تَهْنِئْ، الظرف منه مَهْنِئٌ الخ

فائدہ۔ "مہموز اللام" ثلاثی مجرد کے تین بابوں سے آتا ہے۔ ۱۔ مَنَعَ يَمْنَعُ۔ ۲۔ شَرُفَ يَشْرُفُ۔ ۳۔ عَلِمَ يَعْلَمُ سے۔ لیکن ضَرَبَ سے کم اور نَصَرَ سے بہت کم مستعمل ہوتا ہے جیسا کہ کتب صرف میں تصریح ہے۔

باب دوم بروزن فَعِلَ يَفْعَلُ چوں اَلْبَرَاءَةُ (بری ہونا)

بَرِءَ، يَبْرَءُ، بَرَاءَةً فهو بَرِيْءٌ، وبُرِئَ، يُبْرَءُ، بَرَاءَةً، فذاك مَبْرُوْءٌ، لم يَبْرَءْ، لم يُبْرَءْ. الامر منه اِبْرَأْ. والنهي عنه. لا تَبْرَءْ. الظرف منه. مَبْرَءٌ. والآلة منه مِبْرَءٌ، ومِبْرَءَةٌ ومِبْرَاءٌ. وافعل التفضيل المذكر منه اَبْرَءُ. والمؤنث منه بُرْئٰى، فعل التعجب منه مَا اَبْرَأَهُ الخ

باب سوم بروزن فَعُلَ يَفْعُلُ چوں اَلدَّنَاءَةُ (کم ظرف ہونا)

دَنُأَ، يَدْنُؤُ، دَنَاءَةً، فهو دَانِئٌ ودُنِئَ، يُدْنَؤُ، دَنَاءَةً، فذاك مَدْنُوءٌ، لم يَدْنَأْ، لم يُدْنَأْ، لا يَدْنُؤُ، لا يُدْنَؤُ، لن يَدْنَأَ، لن يُدْنَأَ. الامر منه. اُدْنَأْ، لِتُدْنَأْ، لِيَدْنَأْ، لِيُدْنَأْ. والنهي عنه لا تَدْنَأْ، لا تُدْنَأْ، لا يَدْنَأْ. الظرف منه مَدْنَؤٌ الخ

باب چہارم بروزن فَعَلَ يَفْعَلُ چوں اَلْقِرَاءَةُ والْقُرْآنُ والْقَرْءُ (پڑھنا)

قَرَءَ، يَقْرَءُ، قِرَاءَةً فهو قَارِئٌ وقُرِئَ، يُقْرَءُ، قِرَاءَةً. فذاك مَقْرُوْءٌ، لم يَقْرَأْ، لم يُقْرَأْ، لا يَقْرَأُ، لا يُقْرَأُ، لن يَقْرَأَ، لن يُقْرَأَ، الامر منه اِقْرَأْ، لِتُقْرَأْ، لِيَقْرَأْ، لِيُقْرَأْ والنهي عنه لا تَقْرَأْ، لا تُقْرَأْ، لا يَقْرَأْ، لا يُقْرَأْ۔ الظرف منه. مَقْرَأٌ، مَقْرَءَانِ، مَقَارِئُ ومُقَيْرِئٌ. والآلة منه مِقْرَأٌ، مِقْرَءَانِ، مَقَارِئُ ومُقَيْرِئٌ، مِقْرَأَةٌ مِقْرَأَتَانِ، مَقَارِئُ ومُقَيْرِئَةٌ، مِقْرَاءٌ، مِقْرَاءَانِ، مَقَارِيْئُ ومُقَيْرِيْئٌ. وافعل التفضيل المذكر منه، اَقْرَأُ، اَقْرَءَانِ، اَقْرَءُوْنَ، اَقَارِئُ واُقَيْرِئُ. والمؤنث منه قُرْئٰى، قُرْأَيَانِ، قُرْأَيَاتٌ، قُرَؤٌ، قُرَيْئٰى۔

بابِ پنجم بروزن فَعُلَ يَفْعُلُ چوں اَلْجُرْأَةُ (دلیر ہونا)

جَرُءَ، يَجْرُءُ، جُرْءَةً فهو جَرِيْئٌ وجُرِئَ، يُجْرَءُ، جُرْءَةً. فذاك مَجْرُوْءٌ، لَمْ يَجْرُءْ، لَمْ يُجْرَءْ، لَا يَجْرُءُ، لَنْ يَجْرُءَ، لَنْ يُجْرَءَ. الامر منه اُجْرُءْ، لِتُجْرَءْ الخ

(وازحَسِبَ يَحْسِبُ بنا مده)

ابواب ثلاثی مزید فیه مهموز اللام

باب اوّل بروزن اِفْعَالٌ چوں اَلْاِبْرَاءُ (بری کرنا)

اَبْرَءَ، يُبْرِءُ، اِبْرَاءً فهو مُبْرِئٌ. واُبْرِءَ، يُبْرَءُ، اِبْرَاءً فذاك مُبْرَءٌ، لَمْ يُبْرِءْ، لَمْ يُبْرَءْ، لَا يُبْرِئُ، لَا يُبْرَءُ، لَنْ يُبْرِئَ، لَنْ يُبْرَءَ. الامر منه اَبْرِءْ، لِتُبْرَءْ، لِيُبْرِءْ، لِيُبْرَءْ الخ

باب دوم بروزن تَفْعِيْلٌ چوں اَلتَّبْرِأَةُ (بری کرنا)

بَرَّءَ، يُبَرِّئُ، تَبْرِءَةً فهو مُبَرِّئٌ. وبُرِّئَ، يُبَرَّأُ، تَبْرِئَةً فذاك مُبَرَّأٌ، لَمْ يُبَرِّءْ، لَمْ يُبَرَّءْ، لَا يُبَرِّئُ، لَا يُبَرَّأُ لَنْ يُبَرِّئَ، لَنْ يُبَرَّأَ. الامر منه بَرِّءْ الخ

باب سوم بروزن مُفَاعَلَةٌ چوں اَلْمُفَاجَأَةُ (اچانک واقع ہونا)

فَاجَأَ، يُفَاجِئُ، مُفَاجَأَةً فهو مُفَاجِئٌ وفُوْجِئَ، يُفَاجَأُ، مُفَاجَأَةً، فذاك مُفَاجَأٌ، لَمْ يُفَاجِئْ، لَمْ يُفَاجَأْ، لَا يُفَاجِئُ لَا يُفَاجَأُ، لَنْ يُفَاجِئَ، لَنْ يُفَاجَأَ. الامر منه. فَاجِئْ، لِتُفَاجَأْ، لِيُفَاجِئْ، لِيُفَاجَأْ. والنهی عنه لَا تُفَاجِئْ لَا تُفَاجَأْ، لَا يُفَاجِئْ، لَا يُفَاجَأْ.

الظرف منه مُفَاجَأٌ، مُفَاجَأَانِ، مُفَاجَآتٌ.

باب چہارم بروزن تَفَعُّلٌ چوں اَلتَّبَرُّءُ (بری ہونا)

تَبَرَّءَ، يَتَبَرَّءُ، تَبَرُّءً فهو مُتَبَرِّئٌ. وتُبُرِّئَ، يُتَبَرَّءُ، تَبَرُّءً فذاك مُتَبَرَّءٌ، لَمْ يَتَبَرَّءْ، لَمْ يُتَبَرَّءْ، لَا يَتَبَرَّءُ، لَا يُتَبَرَّءُ، لَنْ يَتَبَرَّءَ، لَنْ يُتَبَرَّءَ. الامر منه تَبَرَّءْ، لِتُتَبَرَّءْ، لِيَتَبَرَّءْ، لِيُتَبَرَّءْ. والنهی عنه لَا تَتَبَرَّءْ الخ

باب پنجم بروزن تَفَاعُلٌ چوں اَلتَّوَاطُؤُ (موافقت کرنا)

تَوَاطَأَ، يَتَوَاطَأُ، تَوَاطُؤًا فهو مُتَوَاطِئٌ وتُوُوطِئَ، يُتَوَاطَأُ، تَوَاطُؤًا فذاك مُتَوَاطَأٌ الخ

باب ششم بروزن اِفْتِعَالٌ چوں اَلْاِجْتِرَاءُ (دلیری کرنا)

اِجْتَرَأَ، يَجْتَرِئُ، اِجْتِرَاءً فهو مُجْتَرِئٌ واُجْتُرِئَ، يُجْتَرَأُ، اِجْتِرَاءً فذاك مُجْتَرَءٌ، لم يَجْتَرِئْ، لم يُجْتَرَءْ الخ

باب ہفتم بروزن اِنْفِعَالٌ چوں اَلْاِنْطِفَاءُ (چراغ کا بجھنا)

اِنْطَفَأَ، يَنْطَفِئُ، اِنْطِفَاءً فهو مُنْطَفِئٌ واُنْطُفِئَ، يُنْطَفَأُ، اِنْطِفَاءً، فذاك مُنْطَفَأٌ، لم يَنْطَفِئْ، لم يُنْطَفَأْ الخ

باب ہشتم بروزن اِسْتِفْعَالٌ چوں اَلْاِسْتِبْرَاءُ (بیزاری کا مطالبہ کرنا)

اِسْتَبْرَأَ، يَسْتَبْرِئُ، اِسْتِبْرَاءً فهو مُسْتَبْرِئٌ واُسْتُبْرِئَ، يُسْتَبْرَأُ، اِسْتِبْرَاءً، فذاك مُسْتَبْرَءٌ، لم يَسْتَبْرِءْ، لم يُسْتَبْرَءْ الخ

(ختم شد ابواب وقوانین مہموز)

اللّٰھم اغفر لکاتبہ ولوالدیہ ولمن سعی فیہ ولجمیع المسلمین

قوانین مضاعف

قانون (۸۲) ہرگاہ دو حرف متجانسین اگر جمع شوند در اوّل کلمہ ثلاثی مجرد، یا رباعی مجرد رباعی مزید فیہ ادغام ممتنع است. و در اول کلمہ ثلاثی مزید فیہ جائز است مطلقاً سوائے مضارع چرا کہ در مضارع وقتیکہ جائز کہ حاجت بہ ہمزہ وصلی نیفتد۔

مضاعف (۱) کا قانون

خلاصہ قانون ۔ ہر وہ مقام جہاں دو حرف ایک جنس کے اکٹھے کلمہ کے شروع میں آجائیں تو وہ کلمہ چاہے ثلاثی مجرد کا ہو یا رباعی مجرد، یا رباعی مزید فیہ کا تو اس میں ادغام کرنا ممتنع ہے۔ ثلاثی کی مثال۔ جیسے طَظَمَ۔ رباعی مجرد کی مثال۔ جیسے ضَضَرَبَ۔ اور رباعی مزید فیہ کی مثال۔ جیسے تَتَدَحْرَجَ۔

اور اگر دو حرف ایک جنس کے ثلاثی مزید فیہ کی ماضی کے شروع میں آجائیں تو مطلقاً (یعنی خواہ ماضی کے شروع میں ہمزہ وصلی کی ضرورت ہو یا نہ ہو) ادغام کرنا جائز ہے۔ اگر ہمزہ وصلی کی ضرورت ہو تو اس کی مثال جیسے تَتَارَكَ سے اِتَّارَكَ، اِتَّرَكَ۔ اور اگر ہمزہ وصلی کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کی مثال۔ جیسے فَتَتَارَكَ سے فَتَّارَكَ سے فَتَّرَكَ۔ اور اگر مضارع ہے اور شروع میں ہمزہ وصلی کی بھی ضرورت پڑے تو ادغام ناجائز ہے جیسے تَتَضَارَبُ اس میں اگر تاء کا تاء میں ادغام کریں تو شروع میں ہمزہ وصلی لانا پڑے گا۔ اور اگر مضارع میں ہمزہ وصلی کی ضرورت نہ ہو تو پھر ادغام جائز ہے۔ جیسے فَتَتَضَارَبُ سے فَتَّضَارَبُ کیونکہ شروع میں فاء ہے اس لیے ہمزہ کی ضرورت نہیں ہے۔

قانون (۸۳) و اگر ہر متجانسین در اول کلمہ نباشد و اوّل ساکن ثانی متحرک باشد ادغام واجب است بوجود پنج شرائط اول آن متجانسین دو ہمزہ در کلمہ غیر موضوع علی التضعیف نباشد چنانچہ قَرَءِيٌّ کہ در اصل قَرْءُءٌ بود۔ دوم اینکہ اول متجانسین ہاء وقف نباشد چنانچہ اَغْزِهٖ هِلَالٌ۔ سوم اینکہ اوّل متجانسین مدہ مبدل ابدال جائز نباشد۔
چنانچہ رِیْیَا در اصل رِءْیَا بود۔ چہارم اینکہ اول متجانسین مدہ در آخر کلمہ نباشد چنانچہ فِیْ یَوْمٍ۔ پنجم ایں کہ ادغام باعث التباس یک وزن قیاسی نباشد۔ چنانچہ تُوُوْل و تقوول کہ ملتبس می شود بہ قُوَّل و تقول۔

مضاعف (۲) کا قانون

خلاصہ قانون۔ اگر دو حرف ایک جنس کے کلمہ کے شروع میں نہ ہوں (یعنی درمیان میں ہوں یا آخر میں) لیکن پہلا ساکن ہو دوسرا متحرک ہو تو ادغام کرنا واجب ہے۔

تشریح۔ اس قانون میں ایک حکم اور پانچ شرائط ہیں۔

حکم۔ جہاں دو حرف ایک جنس کے جمع ہوں پہلا ساکن ہو دوسرا متحرک ہو تو ادغام کرنا واجب ہے۔

شرط (۱) دو حرف ایک جنس کے دو ہمزہ کلمہ غیر موضوع علی التضعیف میں نہ ہوں۔ یعنی دو حرف کلمہ مخفف میں نہ ہوں۔ احتراز قَرِئَ سے کیونکہ یہ اصل میں قَرِءَ تھا۔ یہاں دو ہمزے کلمہ مخفف میں ہیں۔

شرط (۲) دو ہم جنسوں میں سے پہلا حرف ہاء وقف کی نہ ہو۔ احتراز اَغْزَہْ ہِلَالٌ سے۔ کیونکہ یہاں ہاء وقف انفصال کو چاہتا ہے۔ اگر ادغام کر دیں تو انفصال کا فائدہ باقی نہیں رہے گا۔

شرط (۳) دونوں ہم جنس میں پہلا ساکن مدہ ہو (کہ کسی جوازی قانون کے تحت ہمزہ سے بدلا ہوا نہ ہو) احتراز رِيْيَا سے کیونکہ یہ اصل میں رِئْيَا تھا۔ یہاں اول ساکن جوازی قانون سے بدلا ہوا ہے۔

شرط (۴) دونوں ہم جنس میں سے پہلا ساکن مدہ ہو کر کلمہ کے آخر میں نہ ہو۔ احتراز فِیْ یَوْمٍ۔ قَالُوْا وَمَالَنَا سے کیونکہ یہاں دونوں متجانسین یاء اور واؤ مدہ آخر میں ہیں۔

شرط (۵) ان دونوں ہم جنسوں میں ادغام کرنے سے ایک باب کے صیغوں کا دوسرے باب کے صیغوں سے التباس نہ آتا ہو۔ احتراز قُوْوِلَ اور تُقُوْوِلَ سے کیونکہ ادغام کے بعد قُوِّلَ اور تُقُوِّلَ ہو جائیں گے تو باب تفعیل اور باب تفعل کے ماضی مجہول کے صیغہ سے التباس آجائے گا۔

مطابقی مثال۔ اِضْرِبْ بِعَصَاكَ الْحَجَرَ سے اِضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ اور مِنْ نَا سے مِنَّا پڑھنا واجب ہے۔

قانون۔ و اگر آں متجانسین ہر دو متحرک باشد ادغام واجب است بوجود نو شرائط (۱) اول اینکہ اول متجانسین مدغم فیہ نباشد۔ چنانچہ حَبَّبَ (۲) دوم اینکہ کسے از متجانسین زائدہ برائے الحاق نباشد چنانچہ جَلْبَبَ شَمْلَلَ۔ (۳) سوم اینکہ اول متجانسین تائے افتعال نباشد چنانچہ اِقْتَتَلَ (۴) چہارم اینکہ آں متجانسین دو واو در باب افعلال نباشد چنانچہ اِرْعَوَی کہ در اصل اِرْعَوَوَ بود۔ (۵) پنجم اینکہ کسے از متجانسین مقتضی اعلال نباشد چنانچہ قَوِیَ کہ در اصل قَوِوَ بود۔ (۶) ششم اینکہ حرکت ثانی عارضی نباشد چوں اُرْدُدِ الْقَوْمَ۔ (۷) ہفتم اینکہ آں متجانسین در یک کلمہ باشد چوں مَكَّنَنِیْ و اگر در دو کلمہ باشند پس اگر ما قبل متحرک یا لین غیر مدغم باشد ادغام جائز است،

ورنہ ممتنع (۸) ہشتم اینکہ آن متجانسین دو یاء نباشند چوں حَیِیَ در مُیَیانِ (۹) نہم اینکہ آن متجانسین در اسم بریکی ازین پنج اوزان نباشد. چوں فَعَلٌ، فِعِلٌ، فُعُلٌ، فِعَلٌ، فُعَلٌ چوں سَبَبٌ، رِدَدٌ، سُرُرٌ، عِلَلٌ، دُرَرٌ.

مضاعف (۳) کا قانون

خلاصہ قانون: جس کلمہ میں دو حرف ایک جنس کے جمع ہوں اور دونوں متحرک ہوں تو ان میں ادغام کرنا واجب ہے۔

تشریح: اس قانون میں ایک حکم اور نو شرائط ہیں۔

حکم: دو حرف متجانسین میں ادغام کرنا واجب ہے۔

شرط (۱) پہلا حرف متجانسین کا مدغم فیہ نہ ہو۔ احتراز حَبَّبَ سے کیونکہ یہاں پہلا حرف متجانسین کا مدغم فیہ ہے۔

شرط (۲) متجانسین میں سے کوئی ایک الحاق کے لیے زائد نہ کیا گیا ہو۔ احتراز جَلْبَبَ و شَمْلَلَ سے کیونکہ یہاں بار ثانی اور لام ثانی الحاق کے لیے ہیں۔

فائدہ: جس مقام پر تکرار کے لیے حرف الحاق ہو وہاں ادغام جائز نہیں ہے جیسے شَمْلَلَ ہے۔ اس میں لام ثانی دَحْرَجَ کے ہموزن کرنے کے لیے لائی گئی ہے (اور الحاق کا مطلب یہ ہے کہ ثلاثی میں ایک حرف کا اضافہ کر کے رباعی کے ہموزن بنایا جائے یا رباعی میں ایک حرف کا اضافہ کر کے خماسی کے ہموزن بنایا جائے تاکہ جو معاملہ ملحق کے ساتھ تھا وہی معاملہ ملحق بہ کے ساتھ کیا جائے)۔

شرط (۳) متجانسین میں سے پہلا حرف تاء افتعال کی نہ ہو۔ احتراز اِقْتَتَلَ سے کیونکہ یہاں پہلی تا افتعال کی ہے۔

شرط (۴) دونوں ہم جنس واؤ ہو کر باب افعلال میں نہ ہوں۔ احتراز اِرْعَوَى سے کہ یہ اصل اِرْعَوَوَ تھا۔ کیونکہ یہاں دو واؤ باب افعلال میں ہیں۔

شرط (۵) متجانسین میں سے کوئی ایک حرف تعلیل کا تقاضا نہ کرتا ہو۔ احتراز قَوِيَ سے کہ دراصل قَوُوَ تھا۔ کیونکہ یہ مثال تعلیل کا تقاضا کرتی ہے (دُعِيَ کے قانون سے واؤ کو یاء سے تبدیل کیا ہے)

شرط (۶) متجانسین میں سے دوسرے حرف کی حرکت عارضی نہ ہو۔ احتراز اُرْدُدِ الْقَوْمَ سے کہ دراصل اُرْدُدْ اَلْقَوْمَ تھا۔ کیونکہ یہاں دوسری دال کی حرکت عارضی ہے (التقائے ساکنین کی وجہ سے)

شرط (۷) دو متجانسین ایک کلمہ میں ہوں۔ احتراز مَكَّنَنِي سے کیونکہ یہاں متجانسین دو کلمہ میں ہیں اور یہ دوسرا نون وقایہ کا ہے۔ اگر متجانسین دو کلموں میں ہوں اور ماقبل متحرک یا لین غیر مدغم ہو تو ادغام جائز ہے ورنہ ممتنع اس کی تفصیل اس طرح ہے کہ ادغام کے جائز ہونے کی دو صورتیں ہیں۔

صورت ۱: متجانسین دو کلموں میں ہوں اور پہلا متحرک ہو، جیسے ضَرَبَ بَشَرٌ کو ضَرَبْ بَشَرٌ، لَاتَأْمَنُنَا کو لَاتَأْمَنَّا پڑھنا جائز ہے۔ اگر متجانسین میں سے پہلا متحرک نہیں تو ادغام ممتنع ہے۔ جیسے قَدَمُ مَالِكٍ یا متجانسین دو ہمزے علیحدہ علیحدہ کلمہ میں ہیں تو بھی ادغام ممتنع ہے۔ جیسے قَرَءَ اٰبُوْكَ۔

صورت ۲: متجانسین دو کلمہ میں ہوں اور پہلا حرف لین غیر مدغم ہو تو اس صورت میں بھی ادغام ناجائز ہے جیسے ثَوْبُ بَشَرٍ سے ثَوْبَّشَرٍ پڑھنا جائز ہے۔

شرط (۸) متجانسین دو یا، نہ ہوں۔ احتراز حَيِيَ، رَئْيَيَانِ سے کیونکہ یہاں دو یا ہیں۔

شرط (۹) متجانسین اسم میں ان پانچ اوزانوں (فَعَلٌ، فِعِلٌ، فُعُلٌ، فِعَلٌ، فُعَلٌ) میں سے نہ ہو۔ احتراز سَبَبٌ، رِدِدٌ، سُرُرٌ، عِلَلٌ، دُرَرٌ سے کیونکہ یہ مثالیں ان پانچ اوزانوں میں سے ہیں۔

مطابقی مثال: حذف حرکت سے یا نقل حرکت سے ادغام کریں گے جیسے فَرَرَ سے فَرَّ، مَدَدَ سے مَدَّ۔ یَمْدُدُ سے یَمُدُّ پڑھنا واجب ہے۔

قانون (۸۵) ہر اسم کہ بر وزن فِعَّالٌ باشد سوائے مصدر حرف مدغمش را بیاء بدل کنند وجوبًا چوں دِیْنَارٌ دِیْرَازٌ۔

دِیْنَارٌ و شِیْرَازٌ کا قانون

خلاصہ قانون: جو اسم فِعَّالٌ کے وزن پر ہو اور مصدر نہ ہو اس کے حرف مدغم کو یاء کے ساتھ تبدیل کرنا واجب ہے جیسے دِیْنَارٌ، دِیْرَازٌ۔

تشریح: اس قانون میں ایک حکم اور دو شرطیں ہیں۔

حکم: جو اسم مصدر کے علاوہ فِعَّالٌ کے وزن پر ہو اس کو یاء سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط (۱) اسم فِعَّالٌ کے وزن پر ہو۔ احتراز فَعَّالٌ یا فُعَّالٌ کے وزن سے ہو، جیسے غَفَّارٌ۔

شرط (۲) مصدر نہ ہو۔ احتراز کِذَّابًا سے کیونکہ یہ باب تفعیل کا مصدر ہے۔

مطابقی مثال: دِنَّارٌ، شِرَّازٌ کو دِیْنَارٌ و شِیْرَازٌ پڑھنا واجب ہے۔

(ختم شد قوانین مضاعف)

ابوابُ المضاعف

باب اوّل (مضاف)، فَعَلَ يَفْعِلُ چوں اَلْفَرُّ وَالْفِرَارُ (بھاگنا)

فَرَّ، يَفِرُّ، فِرَارًا فهو فَارٌّ. وفُرَّ، يُفَرُّ، فِرَارًا، فذاك مَفْرُوْرٌ. لَمْ يَفِرَّ، لَمْ يَفِرِّ، لَمْ يَفْرِرْ، لَمْ يُفَرَّ، لَمْ يُفَرِّ، لَمْ يُفْرَرْ. لَا يَفِرُّ، لَا يُفَرُّ، لَنْ يَفِرَّ، لَنْ يُفَرَّ. الامر منه فِرَّ، فِرِّ، اِفْرِرْ، لِتُفَرَّ، لِتُفَرِّ، لِتُفْرَرْ، لِيَفِرَّ، لِيَفِرِّ، لِيَفْرِرْ، لِيُفَرَّ، لِيُفَرِّ، لِيُفْرَرْ. والنهي عنه لَا تَفِرَّ، لَا تَفِرِّ، لَا تَفْرِرْ، لَا تُفَرَّ، لَا تُفَرِّ، لَا تُفْرَرْ، لَا يَفِرَّ، لَا يَفِرِّ، لَا يَفْرِرْ، لَا يُفَرَّ، لَا يُفَرِّ، لَا يُفْرَرْ. الظرف منه مَفِرٌّ، مَفِرَّانِ، مَفَارُّ، ومُفَيْرٌّ. والآلة منه مِفَرٌّ، مِفَرَّانِ، مَفَارُّ، مُفَيْرٌّ، مِفَرَّةٌ، مِفَرَّتَانِ، مَفَارُّ، ومُفَيْرَّةٌ، مِفْرَارٌ، مِفْرَارَانِ، مَفَارِيْرُ، ومُفَيْرِيْرٌ. وافعل التفضيل المذكر منه اَفَرُّ، اَفَرَّانِ، اَفَرُّوْنَ، اَفَارُّ، واُفَيْرٌّ، والمؤنث منه فُرّٰى، فُرَّيَانِ، فُرَّيَاتٌ، فُرَرٌ، وفُرَيْرٰى.

ا. گردانِ اسم فاعل. فَارٌّ، فَارَّانِ، فَارُّوْنَ، فَرَّةٌ، فُرَّارٌ، فُرَّرٌ، فُرَّاءٌ، فِرَّانٌ، فِرَارٌ، فُرُوْرٌ، فَارَّةٌ، فَارَّتَانِ، فَارَّاتٌ، فَوَارُّ، فُوَيْرَّةٌ.

۲. مضاعف کے ابواب کی ظرف صحیح، مہموز، اجوف کے ابواب کی طرح ہے۔

فائدہ: مضاعف کے ابواب کی صرف صغیر یاد کرنے کے لیے ایک قانون یاد رکھیں۔ وہ یہ ہے کہ ہر وہ باب جس کے مضارع کا آخری حرف مشدد ہو جب اس پر حروف جوازم داخل ہوں یا اس سے امر یا نہی کا صیغہ بنایا جائے تو اس میں تین وجہ پڑھنا جائز ہے بشرطیکہ مضارع کا عین کلمہ مضموم نہ ہو ورنہ چار وجہ پڑھنا جائز ہے۔ اس قانون کو مد نظر رکھ کر ابواب یاد کریں ان شاء اللہ آسانی ہوگی۔

باب دوم بروزن فَعَلَ يَفْعُلُ چوں اَلْمَدُّ وَالْمَدَادُ (کھینچنا)

مَدَّ، يَمُدُّ، مَدًّا فهو مَادٌّ. ومُدَّ، يُمَدُّ، مَدًّا فذاك مَمْدُوْدٌ. لَمْ يَمُدَّ، لَمْ يَمُدِّ، لَمْ يَمُدُّ، لَمْ يَمْدُدْ، لَمْ يُمَدَّ، لَمْ يُمَدِّ، لَمْ يُمْدَدْ، لَا يَمُدُّ، لَا يُمَدُّ، لَنْ يَمُدَّ، لَنْ يُمَدَّ. الامر منه مُدَّ، مُدِّ، مُدُّ، اُمْدُدْ، لِتُمَدَّ، لِتُمَدِّ، لِتُمْدَدْ. لِيَمُدَّ، لِيَمُدِّ، لِيَمُدُّ، لِيَمْدُدْ، لِيُمَدَّ، لِيُمَدِّ، لِيُمْدَدْ. والنهي عنه لَا تَمُدَّ، لَا تَمُدِّ، لَا تَمُدُّ، لَا تَمْدُدْ، لَا تُمَدَّ، لَا تُمَدِّ، لَا تُمْدَدْ، لَا يَمُدَّ، لَا يَمُدِّ، لَا يَمُدُّ، لَا يَمْدُدْ، لَا يُمَدَّ، لَا يُمَدِّ، لَا يُمْدَدْ. الظرف منه مَمَدٌّ الخ

باب سوم بروزن فَعِلَ يَفْعَلُ چوں اَلْعَضُّ (دانتوں سے چیز کا پکڑنا)

عَضَّ، يَعَضُّ، عَضًّا فهو عَاضٌّ. وعُضَّ، يُعَضُّ، عَضًّا فذاك مَعْضُوْضٌ، لَمْ يَعَضَّ، لَمْ يَعَضِّ، لَمْ يَعْضَضْ

لَمْ يُعَضَّ ، لَمْ يُعَضِّ ، لَمْ يُعْضَضْ ، لَا يَعَضُّ ، لَا يُعَضُّ ، لَنْ يَعَضَّ ، لَنْ يُّعَضَّ . الامر منه عَضَّ ، عَضِّ ، اِعْضَضْ ، لِتُعَضَّ ، لِتُعَضِّ ، لِتُعْضَضْ ، لِيَعَضَّ ، لِيَعَضِّ ، لِيَعْضَضْ ، لِيُعَضَّ ، لِيُعَضِّ ، لِيُعْضَضْ . والنهى عنه لَا تَعَضَّ ، لَا تَعَضِّ ، لَا تَعْضَضْ . الظرف منه مَعَضٌّ . والآلة منه مِعَضٌّ ومِعَضَّةٌ ومِعْضَاضٌ .

باب چہارم بروزن فَعَلَ يَفْعُلُ چوں اَلْحُبُّ وَالْمَحَبَّةُ (دوست رکھنا)

حَبَّ ، يَحُبُّ ، حَبًّا فهو حَبِيْبٌ ، لَمْ يَحُبَّ ، لَمْ يَحُبِّ ، لَمْ يَحُبُّ ، لَمْ يَحْبُبْ ، لَا يَحُبُّ ، لَنْ يَّحُبَّ . الامر منه ، حُبَّ ، حُبِّ ، حُبُّ ، اُحْبُبْ ، لِيَحُبَّ ، لِيَحُبِّ ، لِيَحُبُّ ، لِيَحْبُبْ ، والنهى عنه . لَا تَحُبَّ ، لَا تَحُبِّ ، لَا تَحُبُّ ، لَا تَحْبُبْ . الظرف منه مَحَبٌّ الخ

(ختم شد ابواب مجردات مضاعف)

ابواب مضاعف ثلاثی مزید فیہ

باب اوّل بروزن افعال چوں اَلْاِمْدَادُ (مدد کرنا)

اَمَدَّ ، يُمِدُّ ، اِمْدَادًا فهو مُمِدٌّ . وَاُمِدَّ ، يُمَدُّ ، اِمْدَادًا فذاك مُمَدٌّ ، لَمْ يُمِدَّ ، لَمْ يُمِدِّ ، لَمْ يُمْدِدْ ، لَمْ يُمَدَّ ، لَمْ يُمَدِّ ، لَمْ يُمْدَدْ ، لَا يُمِدُّ ، لَا يُمَدُّ ، لَنْ يُّمِدَّ ، لَنْ يُّمَدَّ . الامر منه اَمِدَّ ، اَمِدِّ ، اَمْدِدْ ، لِتُمَدَّ ، لِتُمَدِّ ، لِتُمْدَدْ الخ

باب دوم بروزن تفعیل چوں اَلتَّقْلِيْلُ (تھوڑا بنانا)

قَلَّلَ ، يُقَلِّلُ ، تَقْلِيْلًا فهو مُقَلِّلٌ . وَقُلِّلَ ، يُقَلَّلُ ، تَقْلِيْلًا فذاك مُقَلَّلٌ ، لَمْ يُقَلِّلْ ، لَمْ يُقَلَّلْ ، لَا يُقَلِّلُ ، لَا يُقَلَّلُ ، لَنْ يُّقَلِّلَ ، لَنْ يُّقَلَّلَ . الامر منه قَلِّلْ ، لِتُقَلَّلْ . والنهى عنه لَا تُقَلِّلْ الخ

باب سوم بروزن مُفَاعَلَة چوں اَلْمُحَابَّةُ والْحِبَابُ (آپس میں دوستی رکھنا)

حَابَّ ، يُحَابُّ ، مُحَابَّةً وحِبَابًا فهو مُحَابٌّ . وحُوْبَّ ، يُحَابُّ ، مُحَابَّةً وحِبَابًا فذاك مُحَابٌّ ، لَمْ يُحَابَّ ، لَمْ يُحَابِّ ، لَمْ يُحَابِبْ ، لَمْ يُحَابَّ ، لَمْ يُحَابِّ ، لَمْ يُحَابَبْ ، لَا يُحَابُّ ، لَا يُحَابُّ ، لَنْ يُّحَابَّ ، لَنْ يُّحَابَّ . الامر منه حَابَّ ، حَابِّ ، حَابِبْ ، لِتُحَابَّ ، لِتُحَابِّ ، لِتُحَابَبْ . والنهى عنه لَا تُحَابَّ ، لَا تُحَابِّ ، لَا تُحَابِبْ ، لَا تُحَابَّ ، لَا تُحَابِّ ، لَا تُحَابَبْ . الظرف منه مُحَابٌّ الخ

بابِ چہارم بروزن تفعّل چوں اَلتَّحَبُّبُ (دوستی رکھنا)

تَحَبَّبَ، يَتَحَبَّبُ، تَحَبُّبًا فهو مُتَحَبِّبٌ. وتُحُبِّبَ، يُتَحَبَّبُ، تَحَبُّبًا فذاك مُتَحَبَّبٌ الخ

بابِ پنجم بروزن تفاعل چوں اَلتَّحَابُّ (آپس میں دوستی رکھنا)

تَحَابَّ، يَتَحَابُّ، تَحَابًّا، فهو مُتَحَابٌّ. وتُحُوبَّ، يُتَحَابُّ، تَحَابًّا، فذاك مُتَحَابًّا، لَمْ يَتَحَابَّ، لَمْ يَتَحَابِّ، لَمْ يَتَحَابَبْ، لَمْ يُتَحَابَّ، لَمْ يُتَحَابِّ، لَمْ يُتَحَابَبْ، لَا يَتَحَابُّ، لَا يُتَحَابُّ، لَن يَتَحَابَّ، لَن يُتَحَابَّ.

الامر منه تَحَابَّ، تَحَابِّ، تَحَابَبْ، لِتُتَحَابَّ، لِتُتَحَابِّ، لِتُتَحَابَبْ، لِيَتَحَابَّ، لِيَتَحَابِّ، لِيَتَحَابَبْ، لِيُتَحَابَّ، لِيُتَحَابِّ، لِيُتَحَابَبْ.

والنهي عنه لَا تَتَحَابَّ، لَا تَتَحَابِّ، لَا تَتَحَابَبْ، لَا تُتَحَابَّ، لَا تُتَحَابِّ، لَا تُتَحَابَبْ، لَا يَتَحَابَّ، لَا يَتَحَابِّ، لَا يَتَحَابَبْ، لَا يُتَحَابَّ، لَا يُتَحَابِّ، لَا يُتَحَابَبْ. الظرف منه مُتَحَابٌّ الخ

بابِ ششم بروزن افتعال چوں اَلْاِمْتِدَادُ (لمبا ہونا)

اِمْتَدَّ، يَمْتَدُّ، اِمْتِدَادًا فهو مُمْتَدٌّ. واُمْتُدَّ، يُمْتَدُّ، اِمْتِدَادًا. فذاك مُمْتَدٌّ، لَمْ يَمْتَدَّ، لَمْ يَمْتَدِّ، لَمْ يَمْتَدِدْ، لَمْ يُمْتَدَّ، لَمْ يُمْتَدِّ، لَمْ يُمْتَدَدْ، لَا يَمْتَدُّ، لَا يُمْتَدُّ، لَن يَمْتَدَّ، لَن يُمْتَدَّ. الامر منه اِمْتَدَّ، اِمْتَدِّ، اِمْتَدِدْ الخ

بابِ ہفتم بروزن انفعال چوں اَلْاِنْسِدَادُ (بند ہونا)

اِنْسَدَّ، يَنْسَدُّ، اِنْسِدَادًا، فهو مُنْسَدٌّ. واُنْسُدَّ، يُنْسَدُّ، اِنْسِدَادًا. فذاك مُنْسَدٌّ، لَمْ يَنْسَدَّ، لَمْ يَنْسَدِّ، لَمْ يَنْسَدِدْ الخ

بابِ ہشتم بروزن استفعال چوں اَلْاِسْتِمْدَادُ (مدد طلب کرنا)

اِسْتَمَدَّ، يَسْتَمِدُّ، اِسْتِمْدَادًا، فهو مُسْتَمِدٌّ، واُسْتُمِدَّ، يُسْتَمَدُّ، اِسْتِمْدَادًا، فذاك مُسْتَمَدٌّ، لَمْ يَسْتَمِدَّ، لَمْ يَسْتَمِدِّ، لَمْ يَسْتَمْدِدْ الخ

(وازباقی نیامده)

ابواب مضاعف رباعی مجرد

باب اوّل از رباعی مجرد مضاعف چوں اَلزَّلْزَلَةُ وَالزِّلْزَالُ (ہلانا)

زَلْزَلَ، يُزَلْزِلُ، زَلْزَلَةً، وزِلْزَالًا فهو مُزَلْزِلٌ، وزُلْزِلَ، يُزَلْزَلُ، زَلْزَلَةً، وزِلْزَالًا، فذاك مُزَلْزَلٌ الخ

ابواب مضاعف رباعی مزید فیہ

باب اوّل از رباعی مزید فیہ بروزن تفعلل چوں التَّسَلْسُلُ (پیوستہ ہونا)

تَسَلْسَلَ، يَتَسَلْسَلُ، تَسَلْسُلًا فهو مُتَسَلْسِلٌ وتُسُلْسِلَ يُتَسَلْسَلُ، تَسَلْسُلًا فذاك مُتَسَلْسَلٌ، لَمْ يَتَسَلْسَلْ، لَمْ يُتَسَلْسَلْ الخ

(ختم شدند ابواب مضاعف)

ابواب مختلطات ومرکبات غیر صحیح

فائدہ۔ ابواب مختلطات ومرکبات "ثلاثی مجرد" سے سولہ قسم پر آتے ہیں جن کو مصنف رحمہ اللہ یہاں سے بیان فرماتے ہیں مہموز اور معتل کے ابواب کے متعلق ایک قانون یاد رکھیں۔ وہ یہ ہے کہ جہاں مہموز اور معتل کے قوانین باہم متعارض ہوں وہاں ترجیح معتل کے قوانین کو ہوگی۔

باب اوّل مہموز الفاء واجوف واوی بروزن نَصَرَ يَنْصُرُ چوں اَلْاَوْبُ (لوٹنا)

اٰبَ، يَئُوْبُ، اَوْبًا فهو اٰئِبٌ. واِيْبَ، يُئَابُ، اَوْبًا، فذاك مَئُوْبٌ، لَمْ يَئُبْ، لَمْ يُأَبْ، لَا يَئُوْبُ، لَا يُئَابُ، لَنْ يَئُوْبَ، لَنْ يُئَابَ الامر منه اُبْ لِتُئَابْ، لِيَئُبْ، لِيُأَبْ والنهى عنه لَا تَئُبْ، الظرف منه مَاٰبٌ والاٰلة منه مِئْوَبٌ. افعل التفضيل المذكر منه اَوْبٌ، والمؤنث منه اُوْبٰى فعل التعجب منه مَا اَوْبَهٗ واَوِبْ بِهٖ،

ا۔ گردان باب اٰبَ يَئُوْبُ بعینہ مثل باب قَالَ يَقُوْلُ کے ہے۔

باب دوم مہموز الفاء واجوف یائی بروزن ضَرَبَ يَضْرِبُ چوں اَلْاَيْدُ (طاقتور ہونا)

اٰدَ، يَئِيْدُ، اَيْدًا فهو اٰئِدٌ. واِيْدَ، يُئَادُ، اَيْدًا فذاك مَئِيْدٌ، لَمْ يَئِدْ، لَمْ يُأَدْ، لَا يَئِيْدُ، لَا يُئَادُ، لَنْ يَئِيْدَ، لَنْ يُئَادَ،

الامر منه اِدْ، لِتَئِدْ، لِيَئِدْ، لِيُئَدْ الخ

فائدہ۔ یہ باب مثل بَاعَ يَبِيعُ کے ہے۔

باب سوم مہموز الفاء ناقص واوی بروزن نصر ینصر چوں اَلْاَلُوُّ (کوتاہی کرنا)

اَلَا، يَأْلُوْ، اَلْوًا فهو آلٍ، دُلِيَ، يُؤْلٰى، اَلْوًا، فذالك مَأْلُوٌّ، لَمْ يَأْلُ، لَمْ يُؤْلَ. لَا يَأْلُوْ، لَا يُؤْلٰى، لَنْ يَأْلُوَ، لَنْ يُؤْلٰى.
الامر منه اُوْلُ، لِتُؤْلَ، لِيَأْلُ، لِيُؤْلَ. والنهى عنه لَا تَأْلُ، لَا تُؤْلَ، لَا يَأْلُ، لَا يُؤْلَ، الظرف منه مَأْلًى.
والآلة منه مِئْلًى، مِئْلَاةٌ، مِئْلَاءٌ. افعل التفضيل المذكر منه اَلٰى. والمؤنث منه اُلْيٰ
وفعل التعجب منه مَا اَلَاهُ، وَاَلِ بِهٖ.

فائدہ۔ یہ باب مثل دعا یدعو کے ہے۔

باب چہارم مہموز الفاء ناقص یائی بروزن ضرب یضرب چوں اَلْاَدْیُ (دودھ کا جمنا)

اَدٰى، يَأْدِيْ، اَدْيًا فهو آدٍ، وَاُدِيَ، يُؤْدٰى، اَدْيًا، فذالك مَأْدِيٌّ، لَمْ يَأْدِ، لَمْ يُؤْدَ، لَا يَأْدِيْ، لَا يُؤْدٰى، لَنْ يَأْدِيَ، لَنْ يُؤْدٰى، الامر منه اِئْدِ، لِتُؤْدَ، لِيَأْدِ، لِيُؤْدٰى، والنهى عنه لَا تَأْدِ، لَا تُؤْدَ، لَا يَأْدِ، لَا يُؤْدَ.
الظرف منه مَأْدًى، مَأْدَيَانِ الخ

فائدہ۔ یہ باب مثل رمی یرمی اور اتی یاتی کے ہے۔ (۲) اَتٰى، يَأْتِيْ، اَتْيًا فهو آتٍ الخ

باب پنجم مثال واوی و مہموز العین از باب ضرب یضرب چوں اَلْوَءْدُ (لڑکی کو زندہ در گور کرنا)

وَئَدَ، يَئِدُ، وَءْدًا فهو وَائِدٌ، وُئِدَ، يُوْءَدُ، وَءْدًا فذالك مَوْءُوْدٌ، لَمْ يَئِدْ، لَمْ يُوْءَدْ، لَا يَئِدُ، لَا يُوْءَدُ، لَنْ يَئِدَ، لَنْ يُوْءَدَ
الامر منه اِدْ، لِتُوْءَدْ، لِيَئِدْ، لِيُوْءَدْ. والنهى عنه لَا تَئِدْ، لَا تُوْءَدْ، لَا يَئِدْ، لَا يُوْءَدْ. الظرف منه مَوْئِدٌ، مَوْئِدَانِ،
مَوَائِدُ و مُوَيْئِدٌ. والآلة منه مِيْئَدٌ، مِيْئَدَانِ، مَوَائِدُ و مُوَيْئِدٌ، مِيْئَدَةٌ، مِيْئَدَتَانِ، مَوَائِدُ، مُوَيْئِدَةٌ، مِيْئَادٌ
مِيْئَادَانِ، مَوَائِيْدُ، مُوَيْئِيْدٌ. وافعل التفضيل المذكر منه اَوْءَدُ، اَوْءَدَانِ، اَوْءَدُوْنَ، اَوَائِدُ الخ

فائدہ۔ یہ باب مثل وعد یعد کے ہے

باب ششم مثال یائی و مہموز العین از باب علم یعلم چوں اَلْيَأْسُ (نا امید ہونا)

يَئِسَ، يَيْئَسُ، يَأْسًا فهو يَائِسٌ. وُيْئِسَ، يُوْئَسُ، يَأْسًا فذالك مَيْئُوْسٌ. لَمْ يَيْئَسْ، لَمْ يُوْئَسْ، لَا يَيْئَسُ، لَا يُوْئَسُ،

لَنْ يَّيْئَسَ، لَنْ يُّؤْئَسَ. الامر منه. اِيْئَسْ، لِتُوْءَسْ، لِيَيْئَسْ، لِيُوْئَسْ. والنهى عنه لَاتَيْئَسْ، لَاتُوْءَسْ، لَايَيْئَسْ، لَا يُوْئَسْ. الظرف منه. مَيْئِسٌ، مَيْئِسَانِ، مَيَائِسُ، وَمُيَيْئِسٌ. والآلة منه مِيْئَسٌ، مِيْئَسَانِ، مَيَائِسُ، وَمُيَيْئِسٌ، مِيْئَسَةٌ، مِيْئَسَتَانِ، مَيَائِسُ، وَمُيَيْئِسَةٌ. وَمِيْأَسٌ، مِيْأَسَانِ، مَيَائِيْسُ، وَمُيَيْئِيْسٌ. وافعل التفضيل المذكر منه. اَيْئَسُ الخ (یہ باب مثل يَبِسَ يَيْبِسُ کے ہے)

باب ہفتم مہموز العین وناقص واوی از باب مَنَعَ يَمْنَعُ چوں اَلدَّأْوُ (فریفتہ ہونا)

دَأَى، يَدْأَى، دَأْوًا، فهو دَاءٍ، وَدُئِيَ، يُدْأَى، دَأْوًا فذاك مَدْءُوٌّ. لَمْ يَدْأَ، لَمْ يُدْأَ، لَايَدْأَى، لَايُدْأَى، لَنْ يَّدْأَى، لَنْ يُّدْأَى، الامر منه دَءْ، لِتُدْأَ، لِيَدْأَ، لِيُدْأَ. والنهى عنه لَا تَدْءَ، لَا تُدْأَ، لَايَدْءَ، لَايُدْأَ. الظرف منه مَدْأًى، مَدْءَيَانِ، مَدَاءٍ، وَمُدَيْءٍ. والآلة منه مِدْأًى، مِدْأَيَانِ، مَدَاءٍ، وَمُدَيْءٍ. افعل التفضيل المذكر منه. اَدْءَى، اَدْأَيَانِ، اَدْءَوْنَ، اَدَاءٍ، اُدَيْءٍ. والمؤنث منه دُءْيَى، دُءْيَيَانِ، دُءْيَيَاتٌ الخ

باب ہشتم مہموز العین وناقص یائی از باب مَنَعَ يَمْنَعُ چوں اَلرَّءْيُ (دیکھنا) وَالرُّؤْيَةُ (خواب دیکھنا)

رَأَى، يَرَى، رَءْيًا، فهو رَاءٍ، وَرُئِيَ، يُرَى، رَءْيًا فذاك مَرْئِيٌّ، لَمْ يَرَ، لَمْ يُرَ، لَايَرَى، لَايُرَى، لَنْ تَرَى، لَنْ يُرَى. الامر منه رَ. الظرف منه مَرْأًى، مَرْأَيَانِ، مَرَاءٍ، وَمُرَيْءٍ. والآلة منه مِرْأًى، مِرْءَيَانِ، مَرَاءٍ وَمُرَيْءٍ، مِرْأَةٌ، مِرْأَتَانِ، مَرَاءٍ وَمُرَيْئِيَةٌ، مِرَاءٌ، مِرَاءَانِ، مَرَاءِيُّ وَمُرَيْئِيٌّ. وافعل التفضيل المذكر منه اَرْأَى، اَرْءَيَانِ، اَرْءَوْنَ، اَرَاءٍ وَاُرَيْءٍ. والمؤنث منه رُؤْيَى، رُؤْيَيَانِ، رُءْيَيَاتٌ الخ

باب نہم اجوف واوی ومہموز اللام از باب نَصَرَ يَنْصُرُ چوں اَلْبَوْءُ (لوٹنا)

بَاءَ، يَبُوْءُ، بَوْءًا، فهو بَاءٍ، وَبِيْءَ، يُبَاءُ، بَوْءًا، فذاك مَبُوْءٌ، لَمْ يَبُؤْ، لَمْ يُبَأْ، لَايَبُوْءُ، لَايُبَاءُ، لَنْ يَّبُوْءَ، لَنْ يُّبَاءَ. الامر منه بُؤْ، لِتُبَأْ، لِيَبُؤْ، لِيُبَأْ. والنهى عنه لَاتَبُؤْ، لَاتُبَأْ، لَايَبُؤْ، لَايُبَأْ. الظرف منه مَبَاءٌ، مَبَاءَانِ، مَبَادِئُ، وَمُبَيِّئٌ. والآلة منه. مِبْوَءٌ، مِبْوَءَانِ، مَبَادِئُ، وَمُبَيِّئٌ، مِبْوَأَةٌ، مِبْوَأَتَانِ، مَبَادِئُ، مُبَيْوِئٌ. وافعل التفضيل المذكر منه. اَبْوَءُ، والمؤنث منه، بُوْأَى الخ

باب دہم مثال واوی ومہموز اللام از باب مَنَعَ يَمْنَعُ چوں اَلْوَبْأُ (اشارہ کرنا)

وَبَأَ، يَبَأُ، وَبْأً، فهو وَابِئٌ، وُوْبِئَ، يُوْبَأُ، وَبْأً فذاك مَوْبُوْءٌ، لَمْ يَبَأْ، لَمْ يُوْبَأْ، لَايَبَأُ، لَايُوْبَأُ، لَنْ يَّبَأَ، لَنْ يُّوْبَأَ. الامر منه

بَأْ، لِتُوْبَأْ، لِيُبَأْ، لِيُوْبَأْ، والنهي عنه لَاتَبَأْ، لَاتُوْبَأْ، لَايَبَأْ، لَايُوْبَأْ. الظرف منه مَوْبِئٌ. والآلة منه مِيْبَأٌ، مِيْبَأَةٌ، مِيْبَآءٌ وافعل التفضيل المذكر منه اَوْبَأُ. والمؤنث منه وُبْئٰى الخ

باب یازدہم اجوف یائی و مہموز اللام بروزن عَلِمَ يَعْلَمُ چوں اَلْمَشِيْئَةُ (چاہنا)

شَاءَ، يَشَاءُ، مَشِيْئَةً فهو شَاءٍ، وشِيْءَ، يُشَاءُ، مَشِيْئَةً فذاك مَشِيْءٌ، لَمْ يَشَأْ، لَمْ يُشَأْ، لَا يَشَاءُ، لَا يُشَاءُ، لَنْ يَشَاءَ لَنْ يُشَاءَ. الامر منه شَأْ. لِتُشَأْ، لِيَشَأْ، لِيُشَأْ. والنهي عنه لَا تَشَأْ، لَا تُشَأْ، لَا يَشَأْ، لَا يُشَأْ. الظرف منه مَشَاءٌ مَشَاآنِ، مَشَاءِيُّ، مُشَيْءٌ. والآلة منه مِشْيَأٌ، مِشْيَأَانِ، مَشَايِئُ، ومُشَيْئٌ. مِشْيَأَةٌ، مِشْيَأَتَانِ، مَشَايِئُ و مُشَيْئِيَةٌ. مِشْيَاءٌ، مِشْيَاءَانِ، مَشَايِيْئُ، ومُشَيْيِيْءٌ. وافعل التفضيل المذكر منه اَشْيَأُ، اَشْيَأَانِ الخ

باب دوازدہم مہموز الفاء و لفیف مقرون از باب ضَرَبَ يَضْرِبُ چوں اَلْاُوِيُّ (جائے پناہ پکڑنا)

اَوٰى، يَأْوِيْ، اُوِيًّا فهو اٰوٍ، واُوِيَ، يُؤْوٰى، اُوِيًّا فذاك مَأْوِيٌّ، لَمْ يَأْوِ، لَمْ يُؤْوَ، لَا يَأْوِيْ. لَا يُؤْوٰى. لَنْ يَأْوِيَ، لَنْ يُؤْوٰى والامر منه اِيْوِ، لِتُؤْوَ، لِيَأْوِ، لِيُؤْوَ. والنهي عنه لَا تَأْوِ، لَا تُؤْوَ، لَا يَأْوِ، لَا يُؤْوَ. الظرف منه مَأْوًى، مَأْوِيَانِ مَآوٍ، مُوَيٌّ. والآلة منه مِيْوًى، مِيْوَيَانِ، مَآوٍ، مُوَيٌّ، مِيْوَاةٌ، مِيْوَاتَانِ، مَآوٍ، ومُوَيِّيَةٌ، مِيْوَاءٌ، مِيْوَاءَانِ، مَآوِيُّ، ومُوَيِّيٌّ الخ

باب سیزدہم مہموز العین و لفیف مفروق از باب ضَرَبَ يَضْرِبُ چوں اَلْوَءْيُ (وعدہ کرنا)

وَأٰى، يَئِيْ، وَأْيًا فهو وَاءٍ، ووُئِيَ، يُوْءٰى، وَأْيًا، فذاك مَوْءِيٌّ، لَمْ يَءِ، لَمْ يُوْءَ، لَا يَئِيْ، لَمْ يُوْءٰى، لَنْ يَئِيَ، لَنْ يُوْءٰى الامر منه اِءْ، لِتُوْءَ، لِيَءِ، لِيُوْءَ. والنهي عنه لَا تَءِ، لَا تُوْءَ، لَا يَءِ، لَا يُوْءَ. الظرف منه مَوْءًى، مَوْءَيَانِ، مَوَاءٍ، و مُوَيْءٍ والآلة منه مِيْءًى، مِيْئَيَانِ، مَوَاءٍ، ومُوَيْءٍ ومِيْئَاةٌ، مِيْئَاتَانِ، مَوَاءٍ ومُوَيْئِيَةٌ، مِيْءَاءٌ، مِيْءَاءَانِ مَوَاءِيُّ، ومُوَيْئِيٌّ. وافعل التفضيل المذكر منه، اَوْءٰى، اَوْءَيَانِ، اَوْءَوْنَ الخ

فائدہ۔ اس باب کو وَقٰى يَقِيْ کے طریقہ پر سمجھ لیں۔

باب چہاردہم مہموز الفاء و مضاعف ثلاثی مجرد از باب نَصَرَ يَنْصُرُ چوں اَلْاَبُّ (آمادہ ہونا)

اَبَّ، يَؤُبُّ، اَبًّا فهو آبٌّ، واُبَّ، يُؤَبُّ، اَبًّا فذاك مَأْبُوْبٌ، لَمْ يَؤُبَّ، لَمْ يَؤُبِّ، لَمْ يَؤُبُّ، لَمْ يَأْبُبْ، لَمْ يُؤَبَّ، لَمْ يُؤَبِّ، لَمْ يُؤَبُّ، لَمْ يُؤْبَبْ، لَا يَؤُبُّ، لَا يُؤَبُّ، لَنْ يَؤُبَّ، لَنْ يُؤَبَّ. الامر منه اُبَّ، اُبِّ، اُبُّ، اُءْبُبْ الخ

فائدہ۔ اسی وزن پر باب اَمَّ یَؤُمُّ الخ بھی آتا ہے۔

فائدہ مہموز میں مہموز کے قوانین اور متجانسین میں مضاعف کے قوانین پر عمل کریں لیکن وقت تعارض مضاعف کے قوانین کو ترجیح ہوگی۔

باب پانزدہم مثال واوی مضاعف ثلاثی از باب علم یعلم چوں اَلْوُدُّ (دوست رکھنا)

وَدَّ، یَوَدُّ، وَدًّا فهو وادٌّ، وُدَّ، یُوَدُّ، وَدًّا، فذاك مَوْدُوْدٌ، لَمْ یَوَدَّ، لَمْ یَوَدِّ، لَمْ یَوْدَدْ، لَمْ یُوَدَّ، لَمْ یُوَدِّ، لَمْ یُوْدَدْ، لَا یَوَدُّ، لَا یُوَدُّ، لَنْ یَّوَدَّ، لَنْ یُّوَدَّ۔ الامر منه وَدَّ، وَدِّ، اِیْدَدْ، لِتَوَدَّ، لِتَوَدِّ، لِتَوْدَدْ، لِیَوَدَّ، لِیَوَدِّ، لِیَوْدَدْ، لِیُوَدَّ، لِیُوَدِّ، لِیُوْدَدْ، والنهی عنه لَا تَوَدَّ، لَا تَوَدِّ، لَا تَوْدَدْ، لَا تُوَدَّ، لَا تُوَدِّ، لَا تُوْدَدْ، لَا یَوَدَّ، لَا یَوَدِّ، لَا یَوْدَدْ، لَا یُوَدَّ، لَا یُوَدِّ، لَا یُوْدَدْ۔ الظرف منه مَوَدٌّ، مَوَدَّانِ، مَوَادُّ، وَمُوَیْدٌ۔ والاٰلة منه مِوَدٌّ، مِوَدَّانِ، مَوَادُّ، وَمُوَیْدٌ، مِوَدَّةٌ، مِوَدَّتَانِ، مَوَادُّ، وَمُوَیْدَةٌ، مِیْدَادٌ، مِیْدَادَانِ، مَوَادِیْدُ، وَمُوَیْدِیْدٌ۔ افعل التفضیل المذکر منه اَوَدُّ، اَوَدَّانِ، اَوَدُّوْنَ، اَوَادُّ، وَاُوَیْدٌ۔ والمؤنث منه وُدّٰی، وُدَّیَانِ، وُدَّیَاتٌ، وُدَدٌ، وَوُدَیْدٰی بر قیاس عَضَّ، یَعَضُّ۔

فائدہ متجانسین میں مضاعف کے قوانین پر عمل اور واو میں معتل کے قوانین پر لیکن بوقت تعارض مضاعف کے قوانین کو ترجیح دی جائے گی۔

باب شانزدہم مثال یائی مضاعف ثلاثی از باب علم یعلم چوں اَلْیَمُّ (دریا میں گرنا)

یَمَّ، یَیَمُّ، یَمًّا فهو یَامٌّ، وُیُمَّ، یُیَمُّ، یَمًّا، فذاك مَیْمُوْمٌ، لَمْ یَیَمَّ، لَمْ یَیَمِّ، لَمْ یَیْمَمْ، لَمْ یُیَمَّ، لَمْ یُیَمِّ، لَمْ یُوْمَمْ، لَا یَیَمُّ، لَا یُیَمُّ، لَنْ یَّیَمَّ، لَنْ یُّیَمَّ، الامر منه یَمَّ، یَمِّ، اِیْمَمْ، لِتَیَمَّ، لِتَیَمِّ، لِتُوْمَمْ، لِیَیَمَّ، لِیَیَمِّ، لِیَیْمَمْ، والنهی عنه لَا تَیَمَّ، لَا تَیَمِّ، لَا تَیْمَمْ، لَا تُیَمَّ، لَا تُیَمِّ، لَا تُوْمَمْ، لَا یَیَمَّ، لَا یَیَمِّ، لَا یَیْمَمْ، لَا یُیَمَّ، لَا یُیَمِّ، لَا یُوْمَمْ۔

الظرف منه مَیَمٌّ، مَیَمَّانِ، مَیَامُّ، وَمُیَیْمٌ۔ والاٰلة منه مِیَمٌّ، مِیَمَّانِ، مَیَامُّ وَمُیَیْمٌ، مِیَمَّةٌ، مِیَمَّتَانِ، مَیَامُّ، وَمُیَیْمَةٌ، مِیْمَامٌ، مِیْمَامَانِ، مَیَامِیْمُ، وَمُیَیْمِیْمٌ۔

وافعل التفضیل المذکر منه اَیَمُّ، اَیَمَّانِ، اَیَمُّوْنَ، اَیَامُّ، وَاُیَیْمٌ، والمؤنث منه یُمّٰی، یُمَّیَانِ، یُمَّیَاتٌ، یُمَمٌ، وَیُمَیْمٰی۔

فائدہ۔ مصنف رحؒ نے مختلطات و مرکبات میں ابواب مجردات کو ذکر کرنے کے بعد ابواب مزیدات کو کثیر الاستعمال ہونے کی وجہ سے ترک کر دیا ہے صرف باب افعال کو ذکر کیا ہے۔ وہ یہ ہے:۔

باب اوّل مہموز العین وناقص از افعال چوں اَلْاِرَاءَةُ (دکھانا)

اَرٰی، یُرِیْ، اِرَاءَةً فھومُرٍ، وأُرِیَ یُرٰی، اِرَاءَةً، فذاك مُرًی، لَمْ یُرِ، لَمْ یُرَ، لَا یُرِیْ، لَا یُرٰی، لَنْ یُّرِیَ، لَنْ یُّرٰی، الامر منه. اَرِ، لِتُرَ، لِیُرِ، لِیُرَ. والنھی عنه. لَاتُرِ، لَاتُرَ، لَایُرِ، لَایُرَ. الظرف منه مُرًی، مُرَیَانِ، مُرَیَاتٌ.

بحمد اللہ بعونہ وبفضلہ وبتوفیقہ بروز اتوار بتاریخ ۱۲ ربیع الثانی ۱۴۱۸ھ/ ۱۷ اگست ۱۹۹۷ء معارف الصرف شرح ارشاد الصرف کی تحریر سے فراغت ہوئی اور دوسرے ایڈیشن کی تکمیل بروز ہفتہ بتاریخ ۴ رجب ۱۴۲۰ھ/ ۱۳ نومبر ۱۹۹۹ء کو ہوئی۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلِاَسَاتِذَتِیْ وَلِمَشَائِخِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِکَاتِبِہٖ وَلِمَنْ سَعٰی فِیْہِ بِاَدْنٰی سَعْیٍ وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ رَبِّ صَرِّفْ قُلُوْبَ الطَّالِبِیْنَ اِلَیْہِ وَاجْعَلْہُ لَھُمْ نَافِعًا وَسَھِّلْ لَھُمْ حِفْظَہٗ وَاجْعَلْہُ لَھُمْ قُرَّةً لِاَعْیُنِھِمْ وَنَرْجُوْ مِمَّنْ کَتَبَ ... بِالدُّعَاءِ لَنَا بِالْخَیْرِ لِدُنْیَانَا وَاٰخِرَتِنَا. وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اَوَّلاً وَّاٰخِرًا وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ.

تمت بالخیر

○

بندہ عبدالقیوم قاسمی
مدیر مدرسہ معارف اسلامیہ
خطیب جامع مسجد غانم بن عبدالرحمٰن آل ثانی نیو سعید آباد بلدیہ ٹاؤن کراچی ۵۱

○



علاماتِ ابواب

① لون وعیب، فرحة وحزن اور حلیہ کے معانی کے لیے اکثر سَمِعَ آئے گا۔

② صفات خلقیہ وطبعیہ حقیقیہ (جیسے حسن) یا خلقیہ یا طبعیہ حکما (جیسے فقاہتہ) یا خلیقہ وطبعیہ کے مشابہ (جیسے جنابہ) سب کَرُمَ سے آئیں گی۔

③ فَعِیْلٌ کے وزن پر صفت کا صیغہ اکثر سَمِعَ اور کَرُمَ سے آئے گا۔

④ باب کَرُمَ ہمیشہ لازم ہوگا۔

⑤ مہموز الفاء اکثر نَصَرَ سے آئے گا جیسے اَکَلَ یَاکُلُ اَکلًا۔

⑥ مہموز العین اکثر فَتَحَ، سَمِعَ اور کَرُمَ سے آئے گا اور نَصَرَ، ضَرَبَ سے اقل۔ جیسے سَئِمَ، یَسْئَمُ سَئَمًا۔ سَئَلَ، یَسْئَلُ سُؤَالًا، لَؤُمَ، یَلْؤُمُ لُؤْمًا۔

⑦ مہموز اللام اکثر فَتَحَ، سَمِعَ اور کَرُمَ سے آئے گا۔ نَصَرَ، ضَرَبَ سے اقل۔ جیسے قَرَأَ، یَقْرَأُ، قِرَاءَۃً۔ بَرِئَ، یَبْرَأُ، بَرَاءَۃً۔ جَرُؤَ، یَجْرُؤُ، جُرْءَۃً۔

⑧ مثال واوی نَصَرَ سے بالکل نہیں آئے گا۔ ضَرَبَ، سَمِعَ، فَتَحَ، کَرُمَ سے اور قدرے حَسِبَ سے آئے گا۔ جیسے وَعَدَ، یَعِدُ، وَجِلَ، یَوْجَلُ، وَجَلًا۔ ذَهَبَ، یَهَبُ، هِبَةً۔ وَسُمَ، یَوْسُمُ، وَسَامَۃً اور وَمِقَ، یَمِقُ، وَمْقًا۔

⑨ مثال یائی نَصَرَ سے بالکل نہیں آئے گا۔ ضَرَبَ، سَمِعَ، فَتَحَ، کَرُمَ سے اور قدرے حَسِبَ سے آئے گا۔ یَسَرَ، یَیْسِرُ یُسْرًا، یَبِسَ، یَیْبَسُ، یُبْسًا۔ یَنَعَ، یَیْنَعُ، یَنْعًا۔

⑩ اجوف صرف تین ابواب اصول سے آئے گا۔ اَمَّا طَالَ، یَطُوْلُ نَمُخْتَلِفٌ فِیْهِ۔

⑪ اجوف واوی اکثر نَصَرَ، سَمِعَ سے آئے گا اور ضَرَبَ سے اقل۔ جیسے قَالَ، یَقُوْلُ، قَوْلًا۔ خَافَ، یَخَافُ، خَوْفًا، طَاحَ، یَطِیْحُ، طَیْحًا۔

⑫ اجوف یائی نَصَرَ سے بالکل نہیں آتا۔ اکثر ضَرَبَ سے آئے گا۔ اور سَمِعَ سے اقل۔ جیسے بَاعَ، یَبِیْعُ، بَیْعًا اور شَاءَ، یَشَاءُ، مَشِیْئَۃً۔

⑬ ناقص واوی ضَرَبَ سے بالکل نہیں آئے گا۔ اکثر نَصَرَ سے اور قدرے سَمِعَ سے آئے گا۔ دیگر ابواب سے اقل جیسے دَعَا، یَدْعُوْ، دَعْوَۃً۔ رَضِیَ، یَرْضٰی، رِضْوَانًا۔

⑭ ناقص یائی۔ نصر، کرم سے نہیں آئے گا، مگر شاذ۔ اور اکثر ضرب، سمع سے آئے گا اور حسب سے اقل۔ جیسے رمٰی، یرمِی، رَمیًا۔ خشِیَ۔ یخشٰی۔ خشیۃً۔

⑮ لفیف مفروق صرف تین ابواب سے آئے گا۔ ۱۔ ضرب، ۲۔ سمع، ۳۔ حسب۔ جیسے وَقٰی، یَقِی، وِقَایۃً۔ وَجِیَ، یَوْجٰی وَجْیًا۔ وَلِیَ، یَلِی، وَلْیًا۔ (از صرف میر)

⑯ لفیف مقرون صرف دو بابوں سے آتا ہے۔ ۱۔ ضرب، ۲۔ سمع۔ جیسے طَوٰی، یَطْوِی، طَیًّا (لپیٹنا) طَوِیَ، یَطْوٰی طَوًی (بھوکا ہونا)

⑰ مہموز الفاء واجوف واوی اکثر نصر سے آتا ہے اور سمع سے اقل۔ جیسے أٰلَ، یَؤُوْلُ، أَوْلًا۔ أَوِدَ، یَأْوَدُ، أَوَدًا۔

⑱ مہموز الفاء اجوف یائی اکثر ضرب سے آئے گا اور سمع سے اقل جیسے أٰدَ، یَئِیْدُ، أَیْدًا۔ أَیِسَ، یَیْأَسُ، أَیَاسًا۔

⑲ مہموز الفاء ناقص واوی اکثر نصر سے آئے گا۔ جیسے أَلَا، یَأْلُوْ، أَلْوًا۔

⑳ مہموز الفاء ناقص یائی۔ اکثر ضرب سے آتا ہے۔ سمع سے اقل اور فتح سے شاذ۔ جیسے أَتٰی یَأْتِیْ، إِتْیَانًا۔ أَسِیَ، یَأْسٰی، أَسًی۔ اور أَبٰی، یَأْبٰی، إِبَاءً۔

㉑ مہموز العین ومثال واوی اکثر ضرب سے آئے گا اور سمع سے اقل۔ جیسے وَأَدَ، یَئِدُ، وَأْدًا اور وَئِبَ، یَوْأَبُ، وَأْبًا۔

㉒ مہموز العین مثال یائی۔ سمع اور حسب سے آئے گا۔ جیسے یَئِسَ، یَیْئَسُ، یَأْسًا۔

㉓ مہموز العین وناقص واوی۔ نصر اور فتح سے آئے گا جیسے سَأَا، یَسْأُوْ، سَأْوًا۔ دَأَا، یَدْأَیٰ، دَأْیًا۔

㉔ مہموز العین وناقص یائی۔ اکثر فتح سے آئے گا اور ضرب سے اقل جیسے رَأٰی، یَرٰی، رُؤْیَۃً۔ صَأَا، یَصْئِیْ، صِئِیًّا۔

㉕ مہموز اللام واجوف واوی۔ نصر اور فتح سے آئے گا دیگر ابواب سے اقل جیسے بَاءَ، یَبُوْءُ، بَوْءًا۔ دَاءَ، یَدَاءُ، دَوْءًا

㉖ مہموز اللام واجوف یائی۔ اکثر ضرب سے آئے گا اور سمع سے اقل جیسے جَاءَ، یَجِیْءُ، مَجِیْئًا۔ شَاءَ، یَشَاءُ، مَشِیْئَۃً

㉗ مضاعف از سہ باب اصول مے آید فقط واما حَبَّ فهو حَبِیْبٌ (کرم) ولَبَّ فهو لَبِیْبٌ (کرم) من الشواذ۔ (نور محمد مدقق)

㉘ مہموز الفاء ومضاعف ثلاثی۔ اکثر نصر سے آئے گا اور ضرب، سمع سے جیسے أَمَّ، یَؤُمُّ، أَمًّا۔ أَنَّ، یَئِنُّ، أَنًّا۔ أَلَّ، یَأَلُّ، أَلًّا۔

㉙ مثال واوی ومضاف ثلاثی سمع سے آتا ہے۔ جیسے وَدَّ، یَوَدُّ، وُدًّا۔

㉚ مثال یائی ومضاعف ثلاثی بھی فقط سمع سے آتا ہے جیسے یَمَّ، یَیَمُّ، یَمًّا۔

(علامات ابواب ختم شد)

مصادر برائے تصریفات

مصادر صحیحہ باب ضرب یضرب

نمبر	مصدر	معنی
۱	الغلب	غلبہ کرنا
۲	الكذب	جھوٹ بولنا
۳	الكسب	کمانا
۴	القصد	ارادہ کرنا
۵	المغفرة	بخشنا
۶	الكسرة	توڑنا
۷	الصبر	صبر کرنا
۸	الحبس	قید کرنا
۹	الرجوع	لوٹنا
۱۰	الصرف	پھیرنا
۱۱	المعرفة	پہچاننا
۱۲	الكشف	کھولنا
۱۳	العصر	نچوڑنا
۱۴	الغزل	کاتنا
۱۵	الحلق	مونڈنا
۱۶	السرقة	چرانا
۱۷	الهلاك	تباہ ہونا،مرجانا
۱۸	الحمل	اٹھانا
۱۹	العدل	انصاف کرنا
۲۰	النزول	اُترنا
۲۱	اللطم	طمانچہ مارنا
۲۲	العبس	تُرش روئی کرنا
۲۳	الغمز	اشارہ کرنا
۲۴	القرض	مچھر کا کاٹنا
۲۵	الجذب	کھینچنا
۲۶	العصمة	حفاظت کرنا
۲۷	السفك	خون بہانا
۲۸	اللمز	عیب نکالنا
۲۹	الكنز	مال جمع کرنا
۳۰	الربط	باندھنا
۳۱	النتف	بال اُکھیڑنا
۳۲	الندف	رُوئی دُھننا
۳۳	القبض	پکڑنا
۳۴	الفلق	پھاڑنا

مصادر صحیحہ باب نصر ینصر

نمبر	مصدر	معنی
۳۵	الخروج	نکلنا
۳۶	الدخول	داخل ہونا
۳۷	القعود	بیٹھنا
۳۸	الهرب	بھاگنا
۳۹	الحرث	کھیتی کرنا
۴۰	الستر	چھپانا
۴۱	المطر	مینہ برسنا
۴۲	السكوت	چُپ رہنا
۴۳	الخلود	ہمیشہ رہنا
۴۴	الخلط	ملانا
۴۵	اللمس	چھونا
۴۶	السقوط	گرنا
۴۷	البلوغ	پہنچنا
۴۸	النسج	بُننا
۴۹	الرقود	سونا
۵۰	الفتل	بٹنا
۵۱	النفخ	پھونکنا
۵۲	الترك	چھوڑنا
۵۳	الغرز	چبھونا
۵۴	النقض	توڑنا
۵۵	المكث	ٹھہرنا
۵۶	النشر	پھیلانا
۵۷	القنوت	فرمانبرداری کرنا
۵۸	الركض	ٹھوکر لگانا
۵۹	النقص	کم کرنا
۶۰	النقل	بدلنا

نمبر	مصدر	معنی
۶۱	الخلق	پیدا کرنا
۶۲	الزجر	جھڑکنا
۶۳	النبت	اُگنا
۶۴	البذل	خرچ کرنا
۶۵	البسط	پھیلانا
۶۶	النفوذ	جاری ہونا
۶۷	العروج	چڑھنا
۶۸	البطلان	بے کار ہونا
۶۹	العطس	چھینکنا
۷۰	الفسق	گناہ کرنا
۷۱	الفجور	بدکار ہونا
۷۲	الشعور	جاننا
۷۳	الرجم	سنگسار کرنا
۷۴	الحشر	جمع کرنا
۷۵	الحصاد	کھیتی کاٹنا
۷۶	الصدور	واپس ہونا

مصادر صحیحہ باب سمع یسمع

نمبر	مصدر	معنی
۷۷	الشرب	پینا
۷۸	اللبث	ٹھہرنا
۷۹	السعادة	نیک بخت ہونا
۸۰	اللعوق	چاٹنا
۸۱	الشهادة	گواہی دینا
۸۲	العطش	پیاسا ہونا
۸۳	اللبس	پہننا
۸۴	الحفظ	نگاہ رکھنا
۸۵	الضحك	ہنسنا
۸۶	الجهل	نہ جاننا
۸۷	الفهم	سمجھنا
۸۸	القدوم	آنا
۸۹	الركوب	سوار ہونا
۹۰	الكراهة	ناپسند ہونا
۹۱	اللزق	چپکنا
۹۲	الشبع	سیر ہونا
۹۳	الجزع	بے صبر ہونا
۹۴	الفزع	گھبرانا، ڈرنا
۹۵	القنوط	ناامید ہونا

مصادر صحیحہ باب فتح یفتح

نمبر	مصدر	معنی
۹۶	الذهاب	جانا
۹۷	الجرح	زخمی کرنا
۹۸	المدح	تعریف کرنا
۹۹	الجحود	انکار کرنا
۱۰۰	النهوض	اُٹھنا
۱۰۱	الرفع	اٹھانا
۱۰۲	الدفع	دور کرنا
۱۰۳	الزرع	کھیتی کرنا
۱۰۴	القطع	کاٹنا
۱۰۵	الجعل	کرنا، بنانا
۱۰۶	الطبخ	پکانا
۱۰۷	المضغ	چبانا
۱۰۸	الطحن	پیسنا
۱۰۹	السحق	گھسنا
۱۱۰	الصرخة	چیخنا، چلانا
۱۱۱	السباحة	تیرنا
۱۱۲	الخلع	نکالنا
۱۱۳	القلع	اُکھیڑنا
۱۱۴	اللمع	چمکنا
۱۱۵	النجع	اثر کرنا
۱۱۶	الجدع	ناک کاٹنا
۱۱۷	القرع	کھٹکھٹانا
۱۱۸	النزع	نکالنا
۱۱۹	الضجع	کروٹ پر لیٹنا
۱۲۰	اللسع	سانپ بچھو کا کاٹنا
۱۲۱	اللدغ	سانپ بچھو کا کاٹنا
۱۲۲	البلع	نگلنا
۱۲۳	السمح	بخشش حاصل کرنا
۱۲۴	النصح	نصیحت کرنا
۱۲۵	السلخ	کھال کھینچنا
۱۲۶	المسخ	صورت بدلنا
۱۲۷	النسخ	لکھنا
۱۲۸	الهجوع	سونا
۱۲۹	الخضوع	عاجزی کرنا
۱۳۰	الخشوع	عاجزی کرنا
۱۳۱	الصهل	گھوڑے کا ہنہنانا

۱۳۲	النحول	دُبلا ہونا
۱۳۳	البعث	اُٹھانا
۱۳۴	الزهق	مٹنا
۱۳۵	الركن	مائل ہونا
۱۳۶	الجهر	ظاہر ہونا
۱۳۷	النهب	لوٹنا

مصادر صحیحہ باب کرم یکرم

۱۳۸	البصارة	بینا ہونا
۱۳۹	الكثرة	زیادہ ہونا
۱۴۰	الصعوبة	مشکل ہونا
۱۴۱	الشرافة	بزرگ ہونا
۱۴۲	العظمة	بزرگ ہونا

مصادر صحیحہ باب حسب یحسب

۱۴۳	النعمة النعومة	خوش عیش ہونا

مصادر صحیحہ باب افتعال

۱۴۴	الاقتراب	نزدیک ہونا
۱۴۵	الاغتسال	نہانا
۱۴۶	الالتهاب	بھڑکنا
۱۴۷	الانتخاب	چھانٹنا
۱۴۸	الاعتماد	بھروسہ کرنا
۱۴۹	الاستتار	چھپنا
۱۵۰	الاحتراز	پرہیز کرنا
۱۵۱	الالتماس	ڈھونڈنا
۱۵۲	الاختلاط	ملنا
۱۵۳	الاستماع	سُننا
۱۵۴	الانتفاع	نفع اٹھانا
۱۵۵	الاحتراق	جلنا
۱۵۶	الاحتمال	اُٹھانا
۱۵۷	الاختطاف	اچک لینا
۱۵۸	الاشتغال	مشغول ہونا
۱۵۹	الاعتدال	سیدھا ہونا
۱۶۰	الانتقال	جگہ بدلنا
۱۶۱	الاختبار	آزمانا
۱۶۲	الارتعاد	کانپنا
۱۶۳	الانتباه	خبردار ہونا
۱۶۴	الاجتهاد	کوشش کرنا
۱۶۵	الانتشار	پھیلنا
۱۶۶	التقام	لقمہ دینا
۱۶۷	الاتباع	پیروی کرنا
۱۶۸	الارتقاب	انتظار کرنا
۱۶۹	الارتكاب	گناہ کرنا
۱۷۰	الاعتصام	مضبوط پکڑنا
۱۷۱	الالتحاد	پناہ لینا
۱۷۲	الاضطجاع	کروٹ سے لیٹنا
۱۷۳	الاستباق	آگے بڑھنا
۱۷۴	الاعتراف	اقرار کرنا
۱۷۵	الاغتراف	چُلو لینا
۱۷۶	الارتداع	چھڑکنا
۱۷۷	الامتحان	آزمانا
۱۷۸	الاغتنام	غنیمت ہونا
۱۷۹	الارتباط	ملنا
۱۸۰	الابتداع	نئی بات نکالنا

مصادر صحیحہ باب استفعال

۱۸۱	الاستخراج	نکالنا
۱۸۲	الاستبشار	خوش ہونا
۱۸۳	الاستخبار	خبر دریافت کرنا
۱۸۴	الاستحقار	حقیر سمجھنا
۱۸۵	الاستفسار	پُوچھنا
۱۸۶	الاستخلاف	خلیفہ ہونا
۱۸۷	الاستبدال	بدلنا
۱۸۸	الاستخدام	خدمت چاہنا
۱۸۹	الاستفهام	پُوچھنا
۱۹۰	الاستبعاد	دور ہونا
۱۹۱	الاستمتاع	نفع اُٹھانا
۱۹۲	الاستنكاف	شرم دلانا
۱۹۳	الاستصحاب	دوستی چاہنا
۱۹۴	الاستحسان	مضبوط پکڑنا
۱۹۵	الاستفتاح	مدد چاہنا
۱۹۶	الاستنساخ	لکھنا
۱۹۷	الاستغراق	پورا گھیر لینا

مصادر صحیحہ باب انفعال

نمبر	مصدر	معنی
۱۹۸	الانشعاب	شاخ درشاخ ہونا
۱۹۹	الانقلاب	لوٹنا
۲۰۰	الانشراح	دل کی رکاوٹ دور ہونا
۲۰۱	الانعکاس	الٹنا
۲۰۲	الانخداع	فریفتہ ہونا
۲۰۳	الانقطاع	کٹنا
۲۰۴	الانکشاف	کھلنا
۲۰۵	الانخراق	پھٹنا
۲۰۶	الانطلاق	چلنا
۲۰۷	الانفصال	جدا ہونا
۲۰۸	الانقسام	بٹنا
۲۰۹	الانھدام	گرنا
۲۱۰	الانحراف	پھر جانا
۲۱۱	الانھشام	چور چور ہونا
۲۱۲	الانھزام	بھاگنا
۲۱۳	الانبساط	خوش ہونا
۲۱۴	الانفطام	بچے کا دودھ چھڑانا
۲۱۵	الانقباض	رکنا
۲۱۶	الانفراد	اکیلا ہونا
۲۱۷	الانخفاض	نیچے اترنا

مصادر صحیحہ باب افعلال

نمبر	مصدر	معنی
۲۱۸	الاصفرار	زرد ہونا
۲۱۹	الاسوداد	سیاہ ہونا
۲۲۰	الابیضاض	سفید ہونا
۲۲۱	الاعوجاج	ٹیڑھا ہونا

مصادر صحیحہ باب افعیلال

نمبر	مصدر	معنی
۲۲۲	الاحمیرار	سرخ ہونا
۲۲۳	الاسمیرار	گندم گوں ہونا
۲۲۴	الاصحیرار	گھاس خشک ہونا

مصادر صحیحہ باب افعیعال

نمبر	مصدر	معنی
۲۲۵	الاخریراق	کپڑا پھٹ جانا

مصادر صحیحہ باب افاعل

نمبر	مصدر	معنی
۲۲۶	الاشابہ	ہم شکل ہونا

مصادر صحیحہ باب افتعل

نمبر	مصدر	معنی
۲۲۷	الاضرع	عاجزی کرنا
۲۲۸	الاجنب	دور ہونا

مصادر صحیحہ باب افعال

نمبر	مصدر	معنی
۲۲۹	الابدال	بدل کرنا
۲۳۰	الاسکات	دوسرے کو چپ کرانا
۲۳۱	الانبات	اگانا
۲۳۲	الانصات	چپ ہونا
۲۳۳	الاخراج	نکالنا
۲۳۴	الابعاد	دور کرنا
۲۳۵	الارشاد	راہ دکھانا
۲۳۶	الابصار	دیکھنا
۲۳۷	الاحضار	حاضر کرنا
۲۳۸	الاخبار	خبر کرنا
۲۳۹	الانزال	اتارنا
۲۴۰	الاجلاس	بٹھانا
۲۴۱	الاسقاط	گرانا
۲۴۲	الانذار	ڈرانا
۲۴۳	الاغلاق	بند کرنا
۲۴۴	الابلاغ	پہنچانا
۲۴۵	الاحراق	جلانا
۲۴۶	الاھلاک	ہلاک کرنا
۲۴۷	الابطال	باطل کرنا
۲۴۸	الاطعام	کھانا کھانا
۲۴۹	الاعراض	منہ پھیرنا
۲۵۰	الابداع	پیدا کرنا
۲۵۱	الارسال	بھیجنا
۲۵۲	الاعلام	آگاہ ہونا
۲۵۳	الانظار	مہلت دینا
۲۵۴	الامساک	روکنا
۲۵۵	الاطراق	سر نیچے جھکانا
۲۵۶	الاغماد	تلوار میان میں کرنا
۲۵۷	الاحصار	روکنا
۲۵۸	الانشاد	شعر پڑھنا
۲۵۹	الادراک	پانا
۲۶۰	الازلاق	پھسلانا

نمبر	مصدر	معنی	نمبر	مصدر	معنی	نمبر	مصدر	معنی
۲۶۱	الالحاق	ملانا	۲۸۴	التحدیث	بیان کرنا	۳۰۹	التصریح	ظاہر کرنا
۲۶۲	الالصاق	ملانا	۲۸۵	التنفیر	نفرت دلانا	۳۱۰	التحقیر	حقیر کرنا
۲۶۳	الاحداث	پیدا کرنا	۲۸۶	التبلیغ	پہنچانا	۳۱۱	التذکیر	یاد دلانا
۲۶۴	الابرام	مضبوط کرنا	۲۸۷	التسبیح	پاکی بیان کرنا	۳۱۲	التشهیر	مشہور کرنا
۲۶۵	الادبار	پشت پھیرنا	۲۸۸	التحمید	حمد بیان کرنا	۳۱۳	التطهیر	پاک کرنا
۲۶۶	الاقبال	سامنے رخ کرنا	۲۸۹	التثبیت	ثابت رکھنا	۳۱۴	التقصیر	کوتاہی کرنا
۲۶۷	الافراغ	ڈالنا	۲۹۰	التلیین	نرم کرنا	۳۱۵	التقدیس	پاک کرنا
۲۶۸	الالهام	دل میں بات ڈالنا	۲۹۱	التعسیر	دشوار کرنا	۳۱۶	التفتیش	تلاش کرنا
۲۶۹	الارضاع	بچے کو دودھ پلانا	۲۹۲	التنزیه	پاک کرنا	۳۱۷	التسلیط	مسلط کرنا
۲۷۰	الافلاح	فلاح پانا	۲۹۳	التنشیط	خوش کرنا	۳۱۸	التعریف	تعریف کرنا
۲۷۱	الافحام	لاجواب کرنا	۲۹۴	التحریف	بدلنا	۳۱۹	التحریك	حرکت دینا
۲۷۲	الاقساط	انصاف کرنا	۲۹۵	التکفیر	کافر کہنا۔ کفارہ دینا	۳۲۰	التملیك	مالک بنانا
۲۷۳	الاکراه	زبردستی کرنا	۲۹۶	التطلیق	طلاق دینا	۳۲۱	التبدیل	بدلنا
۲۷۴	الاعجاز	عاجز کرنا	۲۹۷	التمرین	مشق کرنا	۳۲۲	التعجیل	جلدی کرنا
۲۷۵	الاعتاب	خوش کرنا	۲۹۸	التحکیم	حکم بنانا	۳۲۳	التحریم	حرام کرنا
۲۷۶	الانقاذ	نجات دینا	۲۹۹	التکریه	مکروہ سمجھنا	۳۲۴	التعلیم	سکھانا
۲۷۷	الاغراق	غرق کرنا	۳۰۰	التصلیب	سولی دینا	۳۲۵	التفهیم	سمجھانا
۲۷۸	الانعام	نعمت دینا	۳۰۱	التلبیس	شبہ میں ڈالنا	۳۲۶	التسلیم	سپرد کرنا
مصادر صحیحہ باب تفعیل			۳۰۲	التنعیم	نعمت دینا	۳۲۷	التکمیل	پورا کرنا
			۳۰۳	الترغیب	رغبت دلانا	۳۲۸	التقسیم	بانٹنا
۲۷۹	التکبیر	بزرگی بیان کرنا	۳۰۴	التعذیب	عذاب دینا	۳۲۹	التنبیه	خبردار کرنا
۲۸۰	التبکیر	سویرے کام کرنا	۳۰۵	التقریب	نزدیک کرنا	۳۳۰	التجربة	آزمانا
۲۸۱	التسهیل	آسان کرنا	۳۰۶	التکذیب	جھٹلانا	۳۳۱	التنظیف	صاف کرنا
۲۸۲	التفسیر	مطلب بیان کرنا	۳۰۷	التصدیق	سچا کرنا	۳۳۲	التقبیل	بوسہ لینا
۲۸۳	التبشیر	خوشخبری دینا	۳۰۸	الترجیح	ایک دوسرے پر زیادتی دینا	۳۳۳	التنقید	جانچنا، پرکھنا

مصادر صحیحہ باب تفعل

نمبر	مصدر	معنی
۳۳۴	التجنب	ایک طرف ہونا
۳۳۵	التقرب	نزدیکی ڈھونڈنا
۳۳۶	التلبث	دیری کرنا
۳۳۷	الترشح	ٹپکنا
۳۳۸	التفسخ	پھٹنا
۳۴۰	التلطخ	آلودہ ہونا
۳۴۱	التجرد	برہنا ہونا
۳۴۲	التفرد	یکتا ہونا
۳۴۳	التحسر	حسرت کھانا
۳۴۴	التذکر	نصیحت قبول کرنا
۳۴۵	التطہر	پاک ہونا
۳۴۶	التفکر	سوچنا
۳۴۷	التقدس	پاک ہونا
۳۴۸	التخلص	چھوٹنا
۳۴۹	التقلص	سکڑنا
۳۵۰	التجرع	گھونٹ گھونٹ پینا
۳۵۱	التفرق	جدا جدا کرنا
۳۵۲	التعلم	سیکھنا
۳۵۳	التقدم	آگے ہونا
۳۵۴	التکلم	بات کرنا
۳۵۵	التکلف	بناوٹ کرنا
۳۵۶	التحرک	ہلنا
۳۵۷	التضرع	زاری کرنا
۳۵۸	التخلق	عادت پکڑنا
۳۵۹	التسحر	سحری کھانا
۳۶۰	التزوج	نکاح کرنا
۳۶۱	التقلب	بدلنا
۳۶۲	التکفل	کفیل ہونا
۳۶۳	التبرک	برکت حاصل کرنا
۳۶۴	التخلف	خلاف ہونا
۳۶۵	التربص	انتظار کرنا
۳۶۶	التصلب	سخت ہونا

مصادر صحیحہ باب مفاعلہ

نمبر	مصدر	معنی
۳۶۷	المخاصمة	جھگڑا کرنا
۳۶۸	المسامحة	آسان کرنا
۳۶۹	المکابدة	مصیبت جھیلنا
۳۷۰	المجامعة	جماع کرنا
۳۷۱	المناقشة	باہم جھگڑا کرنا
۳۷۲	المحاصرة	ہر طرف سے گھیرنا
۳۷۳	الملامسة	چھونا، جماع کرنا
۳۷۴	المسابقة	ایکدوسرے سے آگے بڑھنا
۳۷۵	المضاعفه	دو چند یا زیادہ کرنا
۳۷۶	المواخذة	گرفت کرنا
۳۷۷	المجاهدة	جہاد کرنا، کوشش کرنا
۳۷۸	المحاربة	باہم جنگ کرنا
۳۷۹	المطالبة	مانگنا
۳۸۰	المعاقبة	عذاب کرنا
۳۸۱	المباعدة	دور کرنا
۳۸۲	المعاتبة	عتاب کرنا
۳۸۳	المجالسة	پاس بیٹھنا
۳۸۴	المخادعة	فریب دینا
۳۸۵	الممانعة	روکنا
۳۸۶	المنازعة	جھگڑا کرنا
۳۸۷	المخالفة	خلاف کرنا
۳۸۸	المبارکة	برکت دینا
۳۸۹	المشارکة	باہم شریک ہونا
۳۹۰	المجادلة	لڑائی کرنا
۳۹۱	المقابلة	ایکدوسرے کے آمنے سامنے ہونا
۳۹۲	الملازمة	لازم پکڑنا
۳۹۳	المشابهة	ہم شکل ہونا

مصادر صحیحہ باب تفاعل

نمبر	مصدر	معنی
۳۹۴	التقابل	ایکدوسرے کے سامنے ہونا
۳۹۵	التعاقب	" کے پیچھے ہونا
۳۹۶	التعاتب	" پر عتاب کرنا
۳۹۷	التباعد	" سے دور ہونا
۳۹۸	التفاخر	آپس میں فخر کرنا
۳۹۹	التمارض	اپنے کو بیمار بتانا
۴۰۰	التساقط	گر پڑنا
۴۰۱	التکاسل	سست ہونا
۴۰۲	التنافر	باہم نفرت کرنا
۴۰۳	التعارف	باہم شناسائی کرنا

نمبر	مصدر	معنی
۴۰۴	التسامح	سستی کرنا
۴۰۵	التشاجر	باہم جھگڑا کرنا
۴۰۶	التحادث	باہم باتیں کرنا
۴۰۷	التقاطر	ٹپکنا
۴۰۸	التخافت	آہستہ بات کرنا
۴۰۹	التقارب	نزدیک ہونا
۴۱۰	التکاثر	زیادتی پر فخر کرنا
۴۱۱	التناسب	باہم مناسب ہونا
۴۱۲	التناسل	باہم نسل چلنا

مصادر صحیحہ باب فعللہ

نمبر	مصدر	معنی
۴۱۳	الزعفرة	زعفران میں رنگ ڈالنا
۴۱۴	القنطرة	پل باندھنا
۴۱۵	البرقعه	برقع اوڑھنا
۴۱۶	الفرقعة	انگلیاں چٹخانا
۴۱۷	الحملقة	گھورنا

تصریفات برائے مصادر غیر صحیحہ

مصادر مہموز الفاء

نمبر	مصدر	معنی
۱	اَلْاِفْکُ	جھوٹ بولنا
۲	اَلْاِذْنُ	اجازت دینا
۳	اَلْاُلُوْهِيَّةُ	پوجنا
۴	اَلْاَدَبُ	شائستہ ہونا
۵	اَلْاِيْتِمَارُ	فرمانبرداری کرنا
۶	اَلْاِسْتِيْذَانُ	اجازت چاہنا
۷	اَلْاِنْئِطَارُ	ٹیڑھا ہونا
۸	اَلْاِيْمَانُ	ایمان لانا
۹	اَلتَّاْثِيْرُ	نشان چھوڑنا، اثر کرنا
۱۰	اَلْمُؤَاخَذَةُ	پکڑ کر باز پرس کرنا
۱۱	اَلتَّاَخُّرُ	پیچھے ہونا
۱۲	اَلتَّاَلُّفُ	جمع ہونا
۱۳	اَلْاَكْلُ	کھانا

مصادر مہموز العین

نمبر	مصدر	معنی
۱۴	اَلزَّأْرُ	شیر کا دھاڑنا
۱۵	اَلسَّأَمُ	اکتا جانا
۱۶	اَلسُّؤَالُ	سوال کرنا
۱۷	اَلتَّسَائُلُ	باہم سوال کرنا
۱۸	اَلرَّأْفَةُ	مہربان ہونا
۱۹	اَلْاِكْتِئَابُ	غمگین ہونا
۲۰	اَلْاِسْتِرْأَفُ	رحمت طلب کرنا
۲۱	اَلْاِشْأَمُ	ملک شام میں داخل ہونا
۲۲	اَلْمُسَائِلَةُ	باہم سوال کرنا
۲۳	اَلتَّكَأُّدُ	دشوار ہونا، مشقت برداشت کرنا
۲۴	اَلتَّسَائُلُ	باہم سوال کرنا

مصادر مہموز اللام

نمبر	مصدر	معنی
۲۵	اَلْبَرَآءَةُ	بری ہونا
۲۶	اَلْقِرَاءَةُ	پڑھنا
۲۷	اَلْجُرْأَةُ	بہادر ہونا
۲۸	اَلْاِخْتِبَاءُ	چھپنا، چھپانا
۲۹	اَلْاِنْكِفَاءُ	پلٹ جانا
۳۰	اَلْاِسْتِهْزَاءُ	مذاق اڑانا
۳۱	اَلْاِدِّرَاءُ	ایک دوسرے پر جرم لگانا
۳۲	اَلْاِنْبَاءُ	خبر دینا
۳۳	اَلتَّخْطِئَةُ	خطا کی طرف منسوب کرنا
۳۴	اَلْمُفَاجَأَةُ	اچانک واقع ہونا
۳۵	اَلتَّبَرُّؤُ	بیزار ہونا
۳۶	اَلتَّمَالُؤُ	جمع ہو جانا

مصادر مثال واوی

نمبر	مصدر	معنی
۳۷	اَلْوَعْدُ	وعدہ کرنا
۳۸	اَلْوَجَلُ	ڈرنا
۳۹	اَلْوَضْعُ	رکھنا
۴۰	اَلْوَسَامَةُ	حسین ہونا
۴۱	اَلْوَرَمُ	سوجنا

نمبر	مصدر	معنی	نمبر	مصدر	معنی	نمبر	مصدر	معنی
۴۲	اَلْاِتِّقَادُ	روشن ہونا	۶۳	اَلْاِقْتِیَادُ	کھینچنا	۸۴	اَلْاِصْطِفَاءُ	چن لینا
۴۳	اَلْاِسْتِیْعَابُ	گھیر لینا	۶۴	اَلْاِنْقِیَادُ	تابعدار ہونا	۸۵	اَلْاِنْمِحَاءُ	مٹ جانا
۴۴	اَلْاِیْعَادُ	ڈرانا	۶۵	اَلْاِقَامَةُ	قائم کرنا، مقیم ہونا	۸۶	اَلْاِعْطَاءُ	دینا
۴۵	اَلتَّوْحِیْدُ	ایک کا قائل ہونا	۶۶	اَلتَّحْوِیْلُ	پھیرنا	۸۷	اَلتَّسْمِیَةُ	نام رکھنا
۴۶	اَلْمُوَاظَبَةُ	ہمیشگی کرنا	۶۷	اَلْمُدَاوَمَةُ	ہمیشگی کرنا	۸۸	اَلْمُغَالَاةُ	غلو کرنا
۴۷	اَلتَّوَکُّلُ	بھروسہ کرنا	۶۸	اَلتَّحَوُّلُ	پھرنا	۸۹	اَلْاِسْتِیْفَاءُ	پورا وصول کرنا
۴۸	اَلتَّوَافُقُ	باہم موافقت کرنا	۶۹	اَلتَّنَاوُلُ	لینا	۹۰	اَلْاِسْتِرْخَاءُ	خوش عیش ہونا

مثال یائی			اجوف یائی			ناقص یائی		
۴۹	اَلْیُسْرُ	آسان ہونا	۷۰	اَلْبَیْعُ	بیچنا	۹۱	اَلسَّعْیُ	دوڑنا، کوشش کرنا
۵۰	اَلْیُبْسُ	خشک ہونا	۷۱	اَلْمَهِیْبَةُ	ڈرنا	۹۲	اَلنُّهٰی	انتہائی عقلمند ہونا
۵۱	اَلْمُیَاسَرَةُ	باہم آسانی کرنا	۷۲	اَلْاِخْتِیَارُ	پسند کرنا	۹۳	اَلْاِجْتِبَاءُ	قبول کرنا
۵۲	اَلتَّیَسُّرُ	آسان ہونا	۷۳	اَلْاِسْتِخَارَةُ	بھلائی چاہنا	۹۴	اَلْاِسْتِغْنَاءُ	بے پرواہ ہونا
۵۳	اَلْیَنْعُ	پھل کا پکنا	۷۴	اَلْاِنْهِیَارُ	گرنا	۹۵	اَلْاِغْنَاءُ	بے پرواہ ہونا
۵۴	اَلْیُمْنُ	بابرکت ہونا	۷۵	اَلْاِطَارَةُ	اُڑانا	۹۶	اَلتَّلْقِیَةُ	ڈالنا
۵۵	اَلْاِتِّسَارُ	جوا کھیلنا	۷۶	اَلتَّزْیِیْنُ	مزین کرنا	۹۷	اَلْمُرَامَاةُ	باہم تیراندازی کرنا
۵۶	اَلْاِسْتِیْسَارُ	آسان ہونا	۷۷	اَلتَّحَیُّرُ	حیران ہونا	۹۸	اَلتَّمَنِّیْ	آرزو کرنا
۵۷	اَلْاِیْقَانُ	یقین کرنا	۷۸	اَلْمُبَایَعَةُ	بیعت کرنا	۹۹	اَلتَّنَاهِیْ	ایک دوسرے کو روکنا
۵۸	اَلتَّیْسِیْرُ	آسان کرنا	۷۹	اَلتَّصَایُحُ	ایک دوسرے کو آواز دینا	۱۰۰	اَلرَّمْیُ	پھینکنا
						۱۰۱	اَلْخَشْیَةُ	ڈرنا

مصادر اجوف واوی			مصادر معتل اللام (ناقص واوی)			مصادر لفیف مقرون		
۵۹	اَلْاِسْتِقَامَةُ	سیدھا ہونا	۸۰	اَلتَّعَلِّیْ	بڑائی ظاہر کرنا	۱۰۲	اَلتَّسَاوِیْ	برابر ہونا
۶۰	اَلْقَوْلُ	کہنا	۸۱	اَلدُّعَاءُ	بُلانا	۱۰۳	[illegible]	پینا
۶۱	اَلْخَوْفُ	ڈرنا	۸۲	اَلرِّضْوَانُ	راضی ہونا	۱۰۴	اَلرَّیُّ	سیراب ہونا
۶۲	اَلطُّوْلُ	لمبا ہونا	۸۳	اَلرَّخَاءُ	خوش عیش ہونا			

نمبر	مصدر	معنی
۱۰۵	اَلْاِسْتِوَآءُ	برابر ہونا
۱۰۶	اَلْاِسْتِحْیَاءُ	حیا کرنا
۱۰۷	اَلْاِنْزِوَآءُ	ایک گوشے میں بیٹھنا
۱۰۸	اَلْاِرْوَآءُ	سیراب کرنا
۱۰۹	اَلتَّقْوِیَۃُ	قوت دینا
۱۱۰	اَلْمُدَاوَاۃُ	دوا کرنا
۱۱۱	اَلتَّقَوِّیْ	قوی کرنا

مصادر لفیف مفروق

نمبر	مصدر	معنی
۱۱۲	اَلْوِقَایَۃُ	بچانا
۱۱۳	اَلْوَجِیُ	چوپائے کا سُم گھسنا
۱۱۴	اَلْوَلْیُ	نزدیک ہونا

مصادر مضاعف ثلاثی

نمبر	مصدر	معنی
۱۱۵	اَلْفِرَارُ	بھاگنا
۱۱۶	اَلْمَسُّ	چھونا
۱۱۷	اَلْاِضْطِرَارُ	بیقرار ہونا، بہ جبر ایک جانب کھینچنا
۱۱۸	اَلْاِنْسِدَادُ	بند ہونا
۱۱۹	اَلْاِمْدَادُ	مدد کرنا
۱۲۰	اَلتَّجْدِیْدُ	نیا کرنا
۱۲۱	اَلْمُحَاجَّۃُ	باہم حجت پکڑنا
۱۲۲	اَلتَّسَلُّلُ	کھسکنا
۱۲۳	اَلتَّضَادُّ	باہم مخالف ہونا
۱۲۴	اَلذَّبُّ	دور کرنا

مصادر مضاعف رباعی

نمبر	مصدر	معنی
۱۲۵	اَلطَّأْطَأَۃُ	سر نیچے کرنا
۱۲۶	اَلْوَسْوَسَۃُ	وسوسہ ڈالنا
۱۲۷	اَلْقَوْقَاۃُ	مرغی کا انڈا دیتے وقت آواز نکالنا
۱۲۸	اَلْحَیْحَاۃُ	پڑھنا
۱۲۹	اَلتَّسَلْسُلُ	لگاتار ہونا
۱۳۰	اَلْمَضْمَضَۃُ	کلی کرنا

مصادر متفرقہ

نمبر	مصدر	معنی
۱۳۱	اَلْاَوَدُ	ٹیڑھا ہونا
۱۳۲	اَلْاَیْدُ	قوی ہونا
۱۳۳	اَلْاِیَاسُ	نا اُمید ہونا
۱۳۴	اَلْاَلْوُ	کوتاہی کرنا
۱۳۵	اَلْاَرْیُ	کینہ ور ہونا
۱۳۶	اَلْاِتْیَانُ	آنا
۱۳۷	اَلْاِبَآءُ	انکار کرنا
۱۳۸	اَلْاُوِیُّ	جائے پناہ پکڑنا
۱۳۹	اَلْاِمَامَۃُ	امام ہونا
۱۴۰	اَلْاَنِیْنُ	رونا
۱۴۱	اَلثَّکَلُ	دانتوں کا خراب ہونا
۱۴۲	اَلْوَأْدُ	زندہ در گور کرنا
۱۴۳	اَلْوَأْبُ	ناراض ہونا
۱۴۴	اَلْیَأْسُ	نا اُمید ہونا
۱۴۵	اَلسَّأْوُ	ٹھوکر لگانا
۱۴۶	اَلصَّئِیُّ	حیوان کے بچے کا آواز نکالنا
۱۴۷	اَلدَّعْرِیُ	دھوکا دینا
۱۴۸	اَلرُّؤْیَۃُ	دیکھنا
۱۴۹	اَلْاِرَاءَۃُ	دکھانا
۱۵۰	اَلْوَعْیُ	وعدہ کرنا
۱۵۲	اَلْوَثْءُ	ہڈی کا بغیر ٹوٹے درد کرنا
۱۵۳	اَلْوَبْءُ	اشارہ کرنا
۱۵۴	اَلْوَضَاءَۃُ	نظیف و حسین ہونا
۱۵۵	اَلْبَوْءُ	لوٹنا
۱۵۶	اَلذَّرْءُ	بیمار ہونا
۱۵۷	اَلْمَجِیْءُ	آنا
۱۵۸	اَلْمَشِیْئَۃُ	چاہنا
۱۵۹	اَلْوُدُّ	دوست رکھنا
۱۶۰	اَلْیَمُّ	دریا میں ڈالنا

صیغہائے از صحیح

① دَمَنَ۔ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم۔ از باب نصر۔

② دَبَجَ۔ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم۔ از باب نصر

③ نَعْبُدُ۔ صیغہ جمع متکلم فعل مضارع معلوم۔ از باب نصر۔

④ يَشْعُرُوْنَ۔ صیغہ جمع مذکر غائب فعل مضارع معلوم۔ از باب نصر۔

⑤ يَعْدِلُوْنَ۔ صیغہ جمع مذکر غائب فعل مضارع معلوم۔ از باب ضرب۔

⑥ وَلَا تَقْرَبَا۔ صیغہ تثنیہ مذکر مخاطب فعل نہی حاضر معلوم۔ از باب علم۔

⑦ يَفْجُرُكَ۔ صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع معلوم۔ از باب نصر

⑧ نَخْلَعُ۔ صیغہ جمع متکلم فعل مضارع معلوم۔

⑨ اَشْهَدُ۔ صیغہ واحد متکلم فعل مضارع معلوم۔ از باب علم

⑩ رَبِحَتْ۔ صیغہ واحد مؤنث غائب فعل ماضی معلوم۔ از باب علم۔

⑪ كَانِ كَانِ۔ صیغہ تثنیہ مذکر اسم فاعل۔ از باب ضرب

⑫ خَزَنَتُهَا۔ اصل میں خزنۃ تھا صیغہ جمع مذکر اسم فاعل از باب علم: قانون نون تنوین و اضافت جاری شد۔

⑬ فَاغْسِلُوْا۔ اصل میں اِغْسِلُوْا تھا صیغہ جمع مذکر مخاطب فعل امر حاضر معلوم از باب ضرب۔ قانون امر حاضر کی وجہ سے ہمزہ وصلی مکسور لے آئے اور ہمزہ وصلی قطعی کے قانون کی وجہ سے درمیانی کلام میں ہمزہ گر گیا ہے اور لکھنے میں باقی رہتا ہے۔

⑭ كَرِهْتُمُوْهُ۔ اصل میں کَرِہْتُمْ تھا صیغہ جمع مذکر مخاطب فعل ماضی معلوم از باب علم۔

⑮ وَادْخُلُوْا الْبَابَ۔ اصل میں اُدْخُلُوْا تھا۔ صیغہ جمع مذکر مخاطب فعل امر حاضر معلوم از باب نصر۔ قانون (۱) امر حاضر (۲) ہمزہ وصلی قطعی جاری شد۔

⑯ مِنْ قَرِيْبٍ۔ اصل میں قَرِيْبٌ تھا۔ صیغہ واحد مذکر صفت مشبہ۔ از باب شرف: آخر میں تنوین کو حرف علت "یا" سے تبدیل کیا گیا ہے۔

⑰ يَا اَرْضُ ابْلَعِيْ۔ اصل میں اِبْلَعِيْ تھا۔ صیغہ واحد مؤنث مخاطب فعل امر حاضر معلوم۔ از باب علم۔ قانون ہمزہ وصلی قطعی جاری شد۔

⑱ خَالِدِيْنَ۔ اصل میں خَالِدُوْنَ تھا۔ صیغہ جمع مذکر اسم فاعل از باب نصر حالت نصب و جر میں یا ماقبل مکسور ہے۔

(۱۹) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ. اصل میں حَمْدٌ تھا. صیغہ اسم مصدر از باب عَلِمَ. قانون نون تنوین و اضافت جاری شد.

(۲۰) صَدَقَ اللّٰہُ. اصل میں صَدَقَ تھا. صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم از باب نصر.

(۲۱) حَبِطَتْ اَعْمَالُھُمْ. اصل میں حَبِطَتْ تھا. صیغہ واحد مؤنث فعل ماضی معلوم از باب علم.

(۲۲) سَكَتَ. صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم از باب نصر.

(۲۳) مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ. اصل میں مَرَدُوْا تھا. صیغہ جمع مذکر غائب فعل ماضی معلوم از باب نصر.

(۲۴) مَسْفُوْحًا. اصل میں مَسْفُوْحٌ تھا. صیغہ واحد مذکر اسم مفعول. از باب منع.

(۲۵) زُلْفٰى. صیغہ واحد مؤنث اسم تفضیل از باب نصر.

(۲۶) لَنَسْفَعًا. اصل میں لَنَسْفَعَنْ تھا. صیغہ جمع متکلم فعل مستقبل معلوم از باب منع.
اس صیغہ میں نون خفیفہ کو بصورت نون تنوین لکھا گیا ہے. احقر قاسمی عفرلہ)

(۲۷) قَبَائِلُ. صیغہ جمع مکسر صفت مشبہ از باب شرف.

(۲۸) حَامِدَا زَيْدٍ. اصل میں حَامِدَانِ تھا. صیغہ تثنیہ مذکر اسم فاعل از باب علم
قانون نون تنوین اور اضافت کا جاری ہوا ہے اور نون اضافت کی وجہ سے گر گیا ہے.

(۲۹) مِحْرَابٌ. صیغہ واحد اسم آلہ کبریٰ. از باب نصر.

(۳۰) بَعِيْدًا. اصل میں بَعِيْدٌ تھا. صیغہ واحد مذکر صفت مشبہ از باب شرف.
اس صیغہ میں نون تنوین کو الف سے تبدیل کیا گیا ہے.

(۳۱) عَصْفًا. صیغہ اسم مصدر. از باب ضرب.

(۳۲) دَاِعْلَمْ. بغیر امر. اصل میں اَعْلَمُ تھا. واحد متکلم فعل مضارع معلوم. از باب علم
قانون اس صیغہ کے شروع میں ہمزہ مکسور ہے. ابی یابی کے قانون کی وجہ سے اور آخر میں وقف کیا گیا ہے.

(۳۳) فَاذْهَبُوْنَ. اصل میں اِذْهَبُوْنِيْ تھا. صیغہ جمع مذکر مخاطب فعل امر حاضر معلوم از باب علم. شروع میں "فا" کے آنے کی وجہ سے ہمزہ وصلی گر گیا اور آخر میں نون وقایہ کا اور "یا" ضمیر واحد متکلم کی ہے جو وقف کی وجہ سے گر گئی ہے.

(۳۴) سَرْعَانَ. صیغہ اسم فعل بمعنی سَرُعَ ہے.

(۳۵) غُلِبَتِ الرُّوْمُ. اصل میں غُلِبَتْ تھا. صیغہ واحد مؤنث فعل ماضی مجہول از باب ضرب. قانون الساکن اذا حرك حرك بالکسر کی وجہ سے تاء کو کسرہ دیا ہے.

(۳۶) وَالنّٰزِعَاتِ. اصل میں نَازِعَاتٌ تھا. صیغہ جمع مؤنث اسم فاعل از باب ضرب.

(۳۷) غَرْقًا. صیغہ اسم مصدر از باب علم.

(۳۸) اَلنَّاشِطَاتِ. اصل میں نَاشِطَاتٌ تھا صیغہ جمع مؤنث اسم فاعل از باب علم. ضرب. نصر

(۳۹) دَادِخَةٌ. صیغہ واحد مؤنث اسم فاعل از باب علم و نصر.

صیغہائے از ثلاثی مزید فیہ

(۱) فَانْفَجَرَتْ. اصل میں اِنْفَجَرَتْ تھا صیغہ واحد مؤنث غائب فعل ماضی معلوم از باب افعال. قانون ہمزہ قطعی وصلی جاری شد.

(۲) مُدْهَامَّتَانِ. صیغہ تثنیہ مؤنث اسم فاعل. نظیر مُحْمَارَّتَانِ از باب افعال.

(۳) اِثَّاقَلَ. اصل میں تَثَاقَلَ تھا. صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم از باب تفاعل.

عین کلمہ کا قانون جاری ہوا ہے وہ اس طرح کہ ثا، باب تفاعل کے فا کلمہ کے مقابلہ میں تھی "تا" تفاعل کو فا کلمہ کی جنس کیا پھر جنس کو جنس میں ادغام کیا شروع میں ہمزہ وصلی لائے تو اِثَّاقَلَ ہوگیا

(۴) وَلْيَتَلَطَّفْ. اصل میں لِيَتَلَطَّفْ تھا. صیغہ واحد مذکر غائب فعل امر غائب معلوم از باب تفعل، لام درمیان کلام میں آنے کی وجہ سے ساکن ہوگئی کیونکہ واو اور ثم کے بعد لام امر ساکن ہوجاتی ہے۔

(۵) لَا انْفِصَامَ لَهَا. اصل میں اِنْفِصَامٌ تھا. صیغہ اسم مصدر از باب انفعال، شروع میں لا نافیہ ہے۔

(۶) مُسْلِمُوْا مِصْرٍ. اصل میں مُسْلِمُوْنَ تھا صیغہ جمع مذکر سالم اسم فاعل از باب افعال، قانون، نون تنوین اضافت کی وجہ سے مصر کی طرف اضافت ہوئی تو نون گر گیا

(۷) اَلْمُزَّمِّلُ. اصل میں مُتَزَمِّلٌ تھا. صیغہ واحد مذکر اسم فاعل. از باب تفعل. قانون عین کلمہ جاری شد.

(۸) اِطَّهَّرَ. اصل میں تَطَهَّرَ تھا. صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم. از باب تفعل، قانون عین کلمہ جاری شد.

(۹) فَاَصَّدَّقَ. اصل میں اَتَصَدَّقَ تھا. صیغہ واحد متکلم فعل مضارع معلوم. از باب تفعل. قانون عین کلمہ جاری شد. باقی منصوب ان مقدر کی وجہ سے ہے کیونکہ کتب نحو میں تصریح ہے. فاء کے بعد ان مقدر ہوتا ہے جو فعل کو نصب دیتا ہے۔

(۱۰) اَفَلَمْ يَدَّبَّرُوْا. اصل میں يَتَدَبَّرُوْا تھا صیغہ جمع مذکر غائب فعل جحد معلوم. از باب تفعل. قانون عین کلمہ جاری شد

(۱۱) اَتَسْتَبْدِلُوْنَ. اصل میں تَسْتَبْدِلُوْنَ تھا. صیغہ جمع مذکر حاضر فعل مضارع معلوم. از باب استفعال. شروع میں ہمزہ استفہام کا داخل ہوا ہے۔

(۱۲) اَوِ اعْتَمَرَ. اصل میں اِعْتَمَرَ تھا صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم. از باب افتعال.

(۱۳) اِنْصَرِمْ. اصل میں اَنْصَرِمُ تھا صیغہ واحد متکلم فعل مضارع معلوم. از باب انفعال. قانون اس میں "را"، ساکن ہو یائی حلقی العین کی وجہ چونکہ اس میں ایک صورت یہ بھی ہے کہ اگر فعل کی صورت ہو تو اس میں فعل ایک وجہ پڑھنا جائز ہے (۲) اِعْلَمْ تِعْلَمُ، نِعْلَمُ کے قانون کے تحت ہمزہ وصلی کی فتحہ کو کسرہ سے تبدیل کیا تو اِنْصَرِمُ ہوگیا۔

(۱۴) اِنْ کَنَّ. صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم. از باب افعلال، نظیر احمر۔

(۱۵) وَاسْتَنْشَقُوْا. اصل میں اِسْتَنْشَقُوْا تھا صیغہ جمع مذکر غائب فعل ماضی معلوم. از باب استفعال۔

(۱۶) نَعْلَوِّطُ. صیغہ جمع متکلم فعل مضارع معلوم. از باب افعوال۔

(۱۷) اُتَرْجِمُ. صیغہ واحد متکلم فعل مضارع معلوم. از باب فعللۃ۔

(۱۸) اُدْمُدْمِمْنَ. صیغہ جمع مؤنث غائب فعل ماضی مجہول. از باب افعیعال۔

(۱۹) اُخْشُوشِیْنَ. صیغہ جمع مؤنث غائب فعل ماضی مجہول. از باب افعیعال

(۲۰) لَمْ تَنْطَلِقْ. صیغہ واحد مؤنث غائب فعل جحد معلوم. از باب انفعال

(۲۱) اَوَلَا مَسْتُمْ. اصل میں لَامَسْتُمْ تھا صیغہ جمع مذکر حاضر فعل ماضی معلوم. از باب مفاعلہ۔

(۲۲) اَکْرَمَنْ. اصل میں اَکْرَمَنِیْ تھا صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم. از باب افعال، آخر میں نون وقایہ، یا متکلم کی ہے، یا متکلم کی حذف ہوئی تو اکرمن ہوگیا۔

(۲۳) مُزْدَجَرٌ. اصل میں مُزْتَجَرٌ تھا، صیغہ واحد مذکر اسم مفعول از باب افتعال قانون دال. ذال. زا جاری شد۔

صیغہائے از مثال

(۱) سَتَّالَدُوْنَ. اصل میں تَتَوَالَدُوْنَ تھا. صیغہ جمع مذکر حاضر فعل مضارع معلوم از باب تفاعل. قانون. تائے مضارعت سے ایک "تا" کو حذف کر دیا. اتخذ یتخذ کے قانون سے واؤ فا کلمہ کے مقابلہ میں تھی. اس کو "تا" کیا پھر "تا" کو "تا" میں ادغام کیا۔

(۲) اِتَّهَمْتَ. اصل میں اِوْتَهَمْتَ تھا صیغہ واحد مذکر حاضر فعل ماضی معلوم. از باب افتعال. قانون اتخذ یتخذ سے واؤ کو "تا" کیا. پھر "تا" کو "تا" میں ادغام کیا۔

(۳) نَتَّفِقُ. اصل میں نَوْتَفِقُ تھا صیغہ جمع متکلم فعل مضارع معلوم. از باب افتعال. قانون اتخذ یتخذ۔

(۴) اِتَّاكَرَ. اصل میں تَوَاكَرَ تھا. صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم. از باب تفاعل قانون اتخذ یتخذ جاری شد شروع میں مشدد حرف کا پڑھنا مشکل تھا اس لیے ہمزہ وصلی لے آئے۔

(۵) نَتَّقِلُ. اصل میں نَوْتَقِلُ تھا صیغہ جمع متکلم فعل مضارع معلوم. از باب افتعال. قانون اتخذ یتخذ جاری شد۔

(۶) اُتُّمِنْتُنَّ. اصل میں اُوْتُمِنْتُنَّ تھا صیغہ جمع مذکر مخاطب فعل ماضی مجہول از باب افتعال قانون اتخذ یتخذ جاری شد

(۷) لَتَّلَتَّ. اصل میں اِوْتَلَتَّ تھا صیغہ واحد مذکر حاضر فعل ماضی معلوم. از باب افتعال. قانون (۱) اتخذ یتخذ جاری شد. اور درمیان میں ہمزہ وصلی حذف ہوگیا (۲) دو حرف ہم جنس کے آخر میں جمع ہوئے. پہلا ساکن تھا دوسرا متحرک تھا۔

مضاعف (۲) کا قانون جاری شد

(۸) لِدُوا۔ اصل میں اِولِدُوا تھا۔ صیغہ جمع مذکر مخاطب فعل امر حاضر معلوم از باب ضرب۔ قانون۔ یعد سے واؤ فاء کلمہ میں تھی مضارع یَفْعِلُ کے وزن پر تھا واؤ کو حذف کر دیا۔ شروع میں ہمزہ وصلی کی ضرورت نہ رہی۔

(۹) سَعَةٌ۔ اصل میں وُسْعٌ تھا۔ صیغہ واحد اسم مصدر۔ قانون۔ خلاف قانون شاذ طور پر عِدَةٌ کا قانون جاری شد۔

(۱۰) ذَرُوا الْبَيْعَ۔ اصل میں اِوْذَرُوا تھا۔ صیغہ جمع مذکر مخاطب فعل امر حاضر معلوم از باب منع

(۱۱) اُوْسُوْصِلْنَا۔ صیغہ جمع متکلم فعل ماضی مجہول از باب افعیلال۔

(۱۲) نَتَوَطَّنُ۔ صیغہ جمع متکلم فعل مضارع معلوم۔ از باب تفعل۔

(۱۳) مُوَاجِدُوْنَ۔ صیغہ جمع مذکر اسم فاعل از باب مفاعلہ۔

(۱۴) اِیْسَلِلْ۔ صیغہ واحد مذکر مخاطب فعل امر حاضر معلوم۔ از باب افعلال۔

(۱۵) سَنَسِمُهٗ۔ اصل میں نَوْسِمُ تھا۔ صیغہ جمع متکلم فعل مضارع معلوم از باب ضرب قانون۔ یعد جاری شد۔

(۱۶) لَا تَذَرْنِیْ۔ اصل میں لَا تَوْذَرْ تھا۔ صیغہ واحد مذکر مخاطب فعل نہی حاضر معلوم از باب منع۔ قانون۔ مضارع منع یمنع کے وزن پر تھا قانون یعد جاری شد۔

(۱۷) دَعَانِیْ۔ بغیر ناقص اصل میں اِوْدَعَا تھا۔ صیغہ تثنیہ مذکر مخاطب فعل امر حاضر معلوم۔ از باب منع قانون۔ یعد جاری شد کہ مضارع منع یمنع کے وزن پر تھا۔ واؤ حذف ہوگئی اور شروع میں ہمزہ وصلی کی ضرورت نہ رہی۔ باقی آخر میں نون وقایہ اور یا ضمیر متکلم کی ہے۔

(۱۸) صِلْ وَ لَهٗ۔ اصل میں اِوْصِلْ تھا۔ صیغہ واحد مذکر مخاطب۔ فعل امر حاضر معلوم از باب ضرب۔ قانون یعد جاری شد۔

(۱۹) لَمْ یَلِدْ۔ اصل میں لَمْ یَوْلِدْ تھا۔ صیغہ واحد مذکر غائب فعل جحد معلوم۔ از باب ضرب۔ قانون۔ یعد جاری شد۔

(۲۰) اَنْ تَرِثُوا النِّسَاءَ۔ اصل میں تَوْرِثُوْنَ تھا۔ صیغہ جمع مذکر مخاطب مضارع معلوم از باب حسب قانون یعد جاری شد اور آخر میں نون اَنْ ناصبہ کی وجہ سے گر گیا ہے۔

(۲۱) عَلٰی حِدَةٍ۔ اصل میں وَحْدٌ تھا۔ صیغہ اسم مصدر از باب ضرب۔ شروع میں عَلٰی حرف جار ہے قانون عِدَةٌ سے عِدَةٌ اصل میں وَعْدٌ تھا۔ واؤ کی حرکت نقل کر کے ما بعد کو دی۔ اس کے بدلے آخر میں "تا"، متحرک کے ماقبل کو فتحہ کے ساتھ لائے تو جو اس پر اعراب تھا وہ "تا" پر جاری کر دیا۔

(۲۲) اِنَّ اَوْهَنَ۔ اصل میں اَوْهَنُ تھا۔ صیغہ واحد مذکر اسم تفضیل از باب ضرب۔ آخر میں نصب اِنَّ حرف مشبہ بالفعل کی وجہ سے ہے۔

(۲۳) وَ اَوْصَوِّلُ۔ صیغہ واحد متکلم فعل مضارع معلوم از باب افعوال

(۲۴) اُقِّتَتْ. اصل میں وُقِّتَتْ تھا. صیغہ واحد مؤنث فعل ماضی مجہول. از باب تفعیل.

(۲۵) ءَ اَلِدُ. اصل میں اَوْلِدُ تھا صیغہ واحد متکلم فعل مضارع معلوم. از باب ضرب. قانون یعد جاری شد. شروع میں ہمزہ استفہام کا ہے.

(۲۶) اَوْتَرَا. اصل میں اَوْتَرَ تھا. صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم از باب افعال. آخر میں الف اشباعی ہے.

(۲۷) دَيَنْعِهِ. اصل میں يَنْعٌ تھا. صیغہ اسم مصدر، "ہ" ضمیر کی طرف اضافت کی وجہ سے تنوین حذف ہوگئی ہے.

(۲۸) تَقَعُوْا. اصل میں اِوْقَعُوْا تھا. صیغہ جمع مذکر حاضر فعل امر حاضر معلوم از باب منع. قانون (۱) یعد (۲) ہمزہ قطعی وصلی جاری ہوئے ہیں.

(۲۹) اِذِاتَّسَقَ. اصل میں اِوْتَسَقَ تھا. صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم از باب افتعال. قانون اتخذ تخذ جاری شد. ہمزہ وصلی درمیان کلام میں گر گیا ہے.

صیغہائے از اجوف

(۱) اَعُوْذُ بِاللّٰهِ. اصل میں اَعْوُذُ تھا. صیغہ واحد متکلم فعل مضارع معلوم از باب نصر. قانون یقول یبیع جاری شد.

(۲) لُمْتُنَّنِيْ. اصل میں لَوَمْتُنَّ تھا. صیغہ جمع مؤنث حاضر فعل ماضی معلوم. از باب نصر. قانون قال باع سے واؤ کو الف سے تبدیل کیا التقائے ساکنین ہوا. الف اور میم کے درمیان پہلا ساکن مدہ تھا اس کو حذف کیا. قلن طلن کے قانون سے فا کلمہ کو ضمہ دیا. تاکہ واو حذفیت پر دلالت کرے اور آخر میں نون وقایہ یا ضمیر متکلم کی ہے.

(۳) تُبْتُ. اصل میں تَوَبْتُ تھا. صیغہ واحد متکلم فعل ماضی معلوم. از باب نصر. قانون. قال باع سے واؤ کو الف سے بدلی کیا. التقائے ساکنین ہوا پہلا ساکن مدہ تھا. اس کو حذف کیا. پھر بقانون قلن طلن کے فا کلمہ کو حرکت ضمہ کی دی.

(۴) فَلْيَصُمْهُ. اصل میں لِيَصْوُمْ تھا. صیغہ واحد مذکر غائب فعل امر غائب بلام معلوم از باب نصر قانون یقول یبیع سے واؤ عین کلمہ میں تھی، حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی التقائے ساکنین ہوا پہلا ساکن مدہ تھا اس کو حذف کیا. نیز فلیصمہ کی لام امر ہے اور یہ لام امر درمیان کلام میں ساکن ہو جاتی ہے اس وجہ سے یہاں ساکن ہے.

(۵) بِيْعَا. صیغہ تثنیہ مذکر غائب فعل ماضی مجہول از باب نصر. قانون. یقول یبیع سے اصل میں بُوِعَا تھا. واؤ عین کلمہ میں تھی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی میعاد کے قانون سے واؤ کو یا سے بدلی کیا.

۲. تثنیہ مذکر مخاطبین امر حاضر معلوم از باب ضرب. نظیر بیعا.

(۶) يَنْصَرْنَ. اصل میں يَنْقَوِدْنَ تھا. صیغہ جمع مؤنث غائب فعل مضارع معلوم. از باب انفعال. قانون قال باع سے واؤ متحرک ماقبل مفتوح تھا الف سے تبدیل کیا. التقائے ساکنین ہوا پہلا ساکن مدہ تھا اس کو حذف کیا.

⑦ فَلَا تَمُوْتُنَّ۔ اصل میں لَاتَمُوْتُنَّ تھا۔ صیغہ جمع مذکر حاضر فعل نہی معلوم با نون تاکید ثقیلہ۔ از باب نصر۔ قانون یقول یبیع جاری شد۔

⑧ وَلَمْ یَکُنْ لَہٗ۔ اصل میں لَمْ یَکُوْنُ تھا۔ صیغہ واحد مذکر غائب فعل جحد معلوم۔ از باب نصر (۱) قانون یقول یبیع (۲) التقائے ساکنین جاری شد۔

⑨ لَنْ تَنَالُوْا الْبِرَّ۔ اصل میں لَنْ تَنْوَلُوْا تھا۔ صیغہ جمع مذکر حاضر فعل نفی موکد بلن ناصبہ۔ قانون یقال یباع جاری شد۔

⑩ ثُمَّ ازْدَادُوْا۔ اصل میں اِزْتَوَدُوْا تھا۔ صیغہ جمع مذکر غائب فعل ماضی معلوم از باب افتعال قانون (۱) دال۔ ذال۔ (۲) قال باع جاری شدند۔

⑪ اَللَّیْلُ۔ صیغہ اسم مصدر، اس سے فعل باب مفاعلہ سے آتا ہے۔

⑫ نَوْمٌ۔ صیغہ اسم مصدر، اس سے فعل باب نصر اور علم سے آتا ہے۔

⑬ اَنْ یَطَّوَّفَ۔ اصل میں یَتَطَوَّفُ تھا۔ صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع معلوم از باب تفعل۔ قانون صین کلمہ جاری ہوا کہ "طا"، باب تفعل کے فا کلمہ میں تھی۔ تفعل کی "تا" کو فا کلمہ کی جنس کیا پھر جنس کو جنس میں ادغام کیا۔

⑭ لَنْ۔ اصل میں اِلْیَنْ تھا۔ صیغہ واحد مذکر امر حاضر معلوم از باب علم۔ قانون۔ یقال، یباع سے "یا"، کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی۔ التقائے ساکنین ہوا، پہلا ساکن مدہ تھا۔ اس کو حذف کیا، شروع میں ہمزہ وصلی کی ضرورت نہ رہی۔

⑮ اِزَّانَ۔ اصل میں اِزْتَوَنَ تھا۔ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم از باب افتعال قانون دال، ذال، زا کے تحت "تا"، کو فا کلمہ کی جنس کیا پھر جنس کو جنس میں ادغام کیا۔ اس کے بعد قال باع کا قانون جاری ہوا۔

⑯ بُوْلَا۔ اصل میں اُبْوُلَا تھا۔ صیغہ تثنیہ مذکر امر حاضر معلوم از باب نصر قانون۔ یقول یبیع سے واؤ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی۔ شروع میں ہمزہ وصلی کی ضرورت نہ رہی۔

⑰ بِیْ بِیْ۔ اصل میں اِبْیِیْ تھا۔ صیغہ واحد مؤنث فعل امر حاضر معلوم از باب ضرب۔ قانون۔ یقول یبیع سے "یا"، کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی، شروع میں ہمزہ وصلی کی ضرورت نہ رہی۔

⑱ بِیْنَا۔ اصل میں بُوْنَا تھا۔ صیغہ تثنیہ مذکر غائب فعل ماضی مجہول از باب نصر قانون۔ یقول یبیع سے واؤ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی، میعاد کے قانون سے واؤ کو یا سے بدل کیا۔ (۲) تثنیہ امر حاضر معلوم۔

⑲ مِتْنَا۔ اصل میں مَوِتْنَا تھا۔ صیغہ جمع متکلم فعل ماضی معلوم۔ از باب علم چوں خِفْنَا قانون۔ یقول یبیع سے واؤ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی۔ واؤ کو میعاد کے قانون سے "یا"، سے بدل کیا، التقائے ساکنین ہوا سے "یا"، مدہ تھی اس کو حذف کیا۔

⑳ وَلِوَالِدَیَّ۔ اصل میں وَالِدَیْنِ تھا۔ صیغہ تثنیہ مذکر اسم فاعل از باب ضرب حالت نصب و جرہے اور نون اضافت کی وجہ سے حذف ہوا ہے۔

(۲۱) تُوبُوا. اصل میں اُتُوبُوا تھا صیغہ جمع مذکر امر حاضر معلوم. از باب نصر. قانون یقول یبیع جاری شد. شروع میں ہمزہ وصلی کی ضرورت نہ رہی حذف کر دیا۔

(۲۲) فَاسْتَعِذْ بِاللهِ. اصل میں اِسْتَعْوِذْ تھا صیغہ واحد مذکر امر حاضر معلوم از باب استفعال. قانون (۱) یقول یبیع (۲) میعاد (۳) التقائے ساکنین جاری شدند۔

(۲۳) أُجِيبَ. اصل میں اُجْيِبَ تھا. صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مجہول از باب افعال فعل حقیقی وحکمی والا قانون۔

(۲۴) تَدُورُ. اصل میں تَدْوُرُ تھا صیغہ واحد مذکر حاضر فعل مضارع معلوم. از باب نصر. قانون یقول یبیع جاری شد۔

(۲۵) دَارُوهَا. اصل میں دَوَرُوهَا تھا. صیغہ جمع مذکر غائب فعل ماضی معلوم از باب نصر. قانون قال باع جاری شد۔

(۲۶) لَوِ اسْتَطَعْنَا. اصل میں اِسْتَطْوَعْنَا تھا صیغہ جمع متکلم فعل ماضی معلوم. از باب استفعال. قانون (۱) یقال یباع. (۲) التقائے ساکنین جاری شدند. ہمزہ وصلی درمیان کلام میں گر گیا ہے اگرچہ لکھنے میں باقی ہے۔

(۲۷) اَهَانَنِ. اصل میں اَهْوَنَنِي تھا. صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم. از باب افعال "یا" گر گئی اور نون حالت وقف میں ساکن ہو گیا۔ قانون قال باع جاری شد۔

(۲۸) إِذَا تَدَايَنْتُمْ. صیغہ جمع مذکر حاضر فعل ماضی معلوم. از باب تفاعل۔

(۲۹) أَنْ لَا تَرْتَابُوا. اصل میں لَا تَرْتَوِبُوا تھا. صیغہ جمع مذکر حاضر فعل نہی معلوم. از باب افتعال. قانون قال باع جاری شد۔

(۳۰) أَفَضْتُمْ. اصل میں اِفْيَضْتُمْ تھا. صیغہ جمع مذکر مخاطب فعل ماضی معلوم از باب افعال. قانون (۱) یقال یباع (۲) التقائے ساکنین جاری شد۔

(۳۱) قُوِلَ. اصل میں قُوِلَ تھا. صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مجہول از باب نصر. قانون فعل حقیقی وحکمی کا جاری شد. اس میں حذف حرکت کی گئی ہے۔

(۳۲) وَامْتَازُوا الْيَوْمَ. اصل میں اِمْتَيَزُوا تھا. صیغہ جمع مذکر حاضر فعل امر حاضر معلوم. از باب افتعال. قانون قال باع جاری شد. اور ہمزہ وصلی درمیان کلام میں گر گیا۔

(۳۳) لَا يُجِيرُ. اصل میں لَا يُجْيِرُ تھا صیغہ واحد مذکر غائب فعل نفی معلوم از باب افعال. قانون یقول یبیع جاری شد۔

(۳۴) اَغِثْنَا. اصل میں اَغْيِثْنَا تھا. صیغہ واحد مذکر فعل امر حاضر معلوم. از باب افعال. قانون (۱) یقول یبیع (۲) التقائے ساکنین جاری شد. آخر میں نا ضمیر ہے۔

(۳۵) اَنِلْنِيْ. اصل میں اَنْيِلْ تھا. صیغہ واحد مذکر فعل امر حاضر معلوم. از باب نصر. قانون (۱) یقول یبیع (۲) التقائے ساکنین جاری شد. آخر میں "نا" ضمیر ہے۔

(۳۶) فَصُرْهُنَّ. اصل میں اُصْوُرْ تھا. صیغہ واحد مذکر امر حاضر معلوم. از باب نصر. قانون (۱) یقول یبیع (۲) التقائے ساکنین

جاری شد. درمیان کلام میں ہمزہ وصلی کی ضرورت نہ تھی حذف کر دیا۔

(۳۸) مُنَارَةٌ. اصل میں مَنْاَرَۃٌ تھا صیغہ اسم ظرف از باب مفاعلہ حالت وقف میں تاء ہاء بن گئی۔

(۳۹) نَسُوْبُ. صیغہ جمع متکلم فعل مضارع معلوم ۔از باب افعلال.

(۴۰) نَسْتَفِيضُ۔ اصل میں نَسْتَفْيِضُ تھا صیغہ جمع متکلم فعل مضارع معلوم از باب استفعال قانون یقول یبیع جاری شد۔

(۴۱) لَا تُهِيْنَ۔ اصل میں لَا تُهْيِنَنْ تھا۔ صیغہ جمع مذکر فعل امر حاضر معلوم با نون تاکید خفیفہ۔ قانون یقول یبیع جاری شد۔ آخر نون خفیفہ گر گیا ہے۔

(۴۲) يُهْرِيْقُ۔ اصل میں يُرِيْقُ تھا صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع معلوم ۔از باب افعال قانون یقول یبیع جاری شد۔ ہاء شروع میں خلاف قیاس آئی ہے۔

(۴۳) نَدَّانُ. اصل میں نَدْتَوِنُ تھا صیغہ جمع متکلم فعل مضارع معلوم۔ از باب افتعال. قانون (۱) دال۔ ذال۔ راء (۲) قال باع جاری شد۔

(۴۴) اِسْتَاعَ۔ اصل میں اَتْيَعَ تھا صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم ۔از باب افعال۔ قانون۔ یقال یباع جاری شد شروع میں سین زائدہ ہے۔

(۴۵) لَامَ۔ اصل میں لَوَمَ تھا صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم از باب نصر۔ قانون قال باع جاری شد۔ نظیر قال۔

(۴۶) مِيْمَ۔ اصل میں مُوِمَ تھا۔ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مجہول۔ از باب نصر قانون (۱) یقول یبیع (۲) میعاد جاری شد۔ نظیر قیل۔

(۴۷) نُوْنَ. صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مجہول از باب نصر۔ قانون فعل حقیقی حکمی سے نقل حرکت کی گئی ہے۔

(۴۸) فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ۔ اصل میں لِيَسْتَجْوِبُوْا تھا۔ صیغہ جمع مذکر فعل امر غائب معلوم۔ از باب استفعال۔ قانون (۱) یقول یبیع (۲) میعاد جاری شد۔ شروع میں فاء کے داخل ہونے سے لام امر ساکن ہو گئی۔

(۴۹) لَمَدِيْنُوْنَ. اصل میں مَدْيُوْنُوْنَ تھا صیغہ جمع مذکر اسم مفعول از باب نصر قانون یقول یبیع سے "یا" مضموم کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی، "یا" کی مناسبت سے دال کے ضمہ کو کسرہ سے تبدیل کیا۔ التقائے ساکنین ہوا، پہلا ساکن مدہ تھا اس کو حذف کیا، میعاد کے قانون سے واؤ کو یاء سے تبدیل کیا۔

(۵۰) لِيَكُوْنًا۔ اصل میں لِيَكْوُنْنْ تھا صیغہ واحد مذکر غائب فعل امر معلوم ۔از باب نصر۔ قانون۔ یقول یبیع سے واؤ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی۔ اور آخر میں نون خفیفہ کو تنوین سے تبدیل کیا ہے۔ کیونکہ بعض اوقات نون خفیفہ کو تنوین کی شکل میں لکھ دیا جاتا ہے۔

(۵۱) قِسِيٌّ۔ اصل میں قُسُوْوٌ تھا صیغہ جمع مذکر مکسر اسم فاعل از باب نصر اس صیغہ میں قلب مکانی ہوئی ہے وہ اس

طرح کہ عین کلمہ کو لام کی جگہ لے آئے اور لام کلمہ کو عین کلمہ سے مقلوب کیا گیا۔ واؤ زائدہ بدستور درمیان میں باقی رہی عین کلمہ یعنی واؤ پر لام کلمہ والے احکام جاری ہوتے تو دعی کی طرح ہوا نیز قِسِیٌّ جمع قَوسٌ اصل میں قُوُوسٌ تھا۔

(۵۲) مُستَطَابٌ۔ اصل میں مُستَطوِبٌ تھا صیغہ واحد مذکر اسم مفعول۔ از باب استفعال قانون۔ یقال بیاع جاری شد۔

(۵۳) لَا تُضِیرُونَ اصل میں لَا تُضیِرُونَ تھا۔ صیغہ جمع مذکر غائب فعل نفی معلوم۔ از باب افعال۔ قانون یقول بیبع جاری شد

(۵۴) اِلْیَالِلْ۔ صیغہ واحد مذکر مخاطب فعل امر حاضر معلوم از باب افعلال۔ جیسے احمرر۔

صیغہائے از ناقص

(۱) اَلطَّاغُوتُ۔ (یہ اسم مبالغہ ہے) طُغیَانٌ سے مشتق ہے فَعلُوتٌ کے وزن پر ہے اور اس کی اصل طَغیُوتٌ تھا قلب مکانی کے بعد یار کو الف سے تبدیل کیا ہے۔

(۲) اَلتَّنَادُ۔ اصل میں تَنَادُیٌ تھا صیغہ اسم مصدر۔ از باب تفاعل۔ تَدْعُوا بغیر امر۔ اصل میں تَدْعُوُوا تھا۔

(۳) تُفَادُوهُم۔ اصل میں تُفَادِیُونَ تھا۔ صیغہ جمع مذکر حاضر فعل مضارع معلوم از باب مفاعلہ۔ یقول کے قانون سے یار کی حرکت ماقبل کو دی یوسر کے قانون سے یار کو واؤ سے تبدیل کر دیا پھر التقائے ساکنین کے قانون سے پہلے واؤ مدہ کو حذف کر دیا۔

(۴) مِنَ الْقَالِینَ۔ اصل میں قَالِیُونَ تھا صیغہ جمع مذکر اسم فاعل۔ از باب نصر ینصر جری حالت میں یار پر ضمہ ثقیل تھا یقول کے قانون سے یار کی حرکت ماقبل کر دی۔ پھر یوسر کے قانون سے یار کو واؤ سے بدل دیا۔ پھر التقائے ساکنین کے قانون سے پہلے واؤ کو حذف کیا۔

(۵) مَقضِیًّا۔ اصل میں مَقضُوُیٌ تھا صیغہ واحد مذکر اسم مفعول۔ از باب ضرب یضرب۔ قانون واؤ اور یار ایک کلمہ میں اکٹھے ہوگئے۔ واؤ کو یار کیا اور یار کو یار میں ادغام کر دیا مَقضُیٌّ ہوگیا تویل تویلۃ کے قانون سے پھر دِعِیٌّ کے قانون سے یار کے ماقبل کو کسرہ سے تبدیل کر دیا تو مَقضِیًّا ہوگیا۔

(۶) حَفِیًّا۔ اصل میں حَفِیوٌ تھا صیغہ واحد مذکر صفت مشبہ از باب شرف قانون اس صیغہ واؤ اور یار ایک کلمہ میں اکٹھے ہوتے واؤ کو "یا" کیا اور یا کو یا میں تبدیل کر دیا تویل کے قانون سے حَفِیًّا ہوگیا۔

(۷) مُرجُونَ۔ اصل میں مُرجَیُونَ تھا صیغہ جمع مذکر اسم مفعول۔ از باب افعال۔ قانون یار پر ضمہ ثقیل تھا۔ یقول بیبع کے قانون سے ضمہ ماقبل کو دیا پھر یوسر کے قانون سے یار واؤ سے تبدیل ہوگئی پھر التقائے ساکنین ہوگیا۔ پہلی واؤ مدہ تھی اس کو حذف کر دیا۔

(۸) تَدَّعُونَ اصل میں تَدتَعِوُنَ تھا۔ صیغہ جمع مذکر حاضر فعل مضارع معلوم از باب افتعال قانون۔ دال واقع ہوئی باب افتعال کے فار کلمہ کے مقابلہ میں تو دال۔ ذال اور زا کے قانون سے تار افتعال کو دال کیا اور دال کو دال میں ادغام کر دیا تو

یَدْعُوْنَ ہوگیا، پھر یقول کے قانون سے یا کی حرکت ماقبل کو دی، پھر یوسر کے قانون سے یاء کو واؤ سے تبدیل کردیا، پھر التقائے ساکنین دو واؤ کے درمیان ہوگیا پہلی واؤ کو حذف کردیا۔

⑨ مَتٰیٰ تَقْتَفِیْ۔ اصل میں مَتٰی اِنْتَفَیَ، اِنْتَفَیَ تھا، یہ دو صیغے واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم کے ہیں۔ از باب افتعال۔ قانون پہلے صیغہ میں قال باع کا قانون جاری ہوا تو اِنْتَفٰی ہوگیا۔

① رَاعِنَا۔ اصل میں رَاعِیْنَا تھا۔ صیغہ واحد مذکر حاضر فعل امر معلوم از باب مفاعلۃ قانون۔ لم یدع کے قانون سے یاء کو حذف کیا تو رَاعِنَا بن گیا۔

② اَرْجِهْ وَاَخَاهُ۔ اصل میں اَرْجِیْ تھا، صیغہ واحد مذکر فعل امر حاضر معلوم از باب افعال۔ لم یدع کے قانون سے آخر سے یاء حذف ہوگئی تو اَرْجِ بن گیا۔

③ مَنْ یَّعْشُ۔ صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع معلوم از باب نصر ینصر اصل میں یَعْشُوْ تھا یَدْعُوْ کے قانون سے واؤ کا ضمہ حذف ہوگیا اور پھر من شرطیہ کی وجہ سے لم یدع کے قانون سے واؤ حذف ہوگیا تو من یعش ہوگیا۔

④ اِهْدِنَا۔ اصل میں اِہْدِیْ تھا۔ صیغہ واحد مذکر فعل امر حاضر معلوم۔ از باب ضرب قانون۔ لم یدع کا قانون جاری کرکے آخر میں یاء کو حذف کردیا۔

⑤ فَبِهَا۔ اصل میں بَہِیَ تھا، صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم۔ از باب علم۔ بقانون دعا کے "یا" فعل کے آخر میں تھی۔ ماقبل مکسور تھا۔ ماقبل کے کسرہ کو فتحہ سے تبدیل کرکے "یا" کو الف سے تبدیل کردیا اور یاء پر کسرہ ہے۔ بقانون حلقی العین جیسے شہد سے شہد پڑھنا جائز ہے اور شروع میں فاء زائدہ ہے۔

⑥ تَنْبُوْا۔ اصل میں تَنْبُوُوْا تھا صیغہ واحد مذکر حاضر فعل مضارع معلوم از باب نصر بقانون یدعو میں واؤ پر ضمہ ثقیل تھا حذف کردیا۔

⑦ مُلَاقُوْرَبِّهِمْ۔ مُلَاقِیُوْنَ تھا، صیغہ جمع مذکر سالم اسم فاعل، از باب مفاعلہ، قانون یقول یبیع کے تحت یاء حکم عین کلمہ کے مقابلہ میں تھی اس کی حرکت نقل کرکے ماقبل کو دی اور پھر بقانون یوسر کے حکم اول کے تحت یاء کا ماقبل مضموم تھا اس کو واؤ سے تبدیل کیا۔ التقائے ساکنین ہوا پہلا ساکن مدہ تھا اس کو حذف کیا ہے اور آخر میں نون حذف کی وجہ سے گرگیا ہے۔

⑧ تَعَالَیْتَ۔ صیغہ واحد مذکر حاضر فعل ماضی معلوم۔ از باب تفاعل۔

⑨ وَابْتَغَوْا۔ اصل میں اِبْتَغَیُوْا تھا صیغہ جمع مذکر غائب فعل ماضی معلوم۔ از باب افتعال۔ بقانون یقول یبیع حرکت نقل کرکے ماقبل کو دی، بقانون یوسر حکم اول کے یاء کو واؤ سے تبدیل کیا۔ بقانون التقائے ساکنین پہلا ساکن مدہ تھا اس کو حذف کیا۔

نَجَّیْنَا۔ صیغہ جمع متکلم فعل ماضی معلوم۔

⑩ فَاسْعَوْا۔ اصل میں اِسْعَیُوْا تھا، صیغہ جمع مذکر امر حاضر معلوم، از باب علم، بقانون قال کے یاء کو الف سے تبدیل کیا بقانون التقائے ساکنین پہلا مدہ تھا اس کو حذف کیا۔

صیغہائے از لفیف

① اِنَّ لِنَدْیَنَّا۔ اصل میں اِنْ نَوْلِیُ تھا۔ صیغہ جمع متکلم فعل مضارع معلوم۔ از باب فعل یفعل۔ ناقص میں یا حذف ہوجاتی ہے۔ بقانون یعد کے فا کلمہ کو حذف کیا مضارع معلوم میں پھر نون کو نون میں ادغام کیا ہے۔

② اُدُقُوْفُوْا۔ اصل میں اُدُقُوْرُقِیُوْا تھا۔ صیغہ جمع مذکر غائب فعل ماضی مجہول۔ از باب انفیعال۔ بقانون یقول کے "یا" کی حرکت نقل کرکے ماقبل کو دی۔ بقانون یوسر کے "یا" ساکن تھی ماقبل مضموم تھا۔ تو اس "یا" کو واؤ سے تبدیل کیا پھر التقائے ساکنین ہوا۔ پہلا ساکن مدہ تھا اس کو حذف کردیا۔

③ قِیْ۔ اصل میں اِوْقِیِْ تھا۔ صیغہ واحدہ مؤنثہ مخاطبہ فعل امر حاضر معلوم از باب فَعَلَ یَفْعِلُ۔ بقانون یقول کے "یا" کی حرکت نقل کرکے ماقبل کو دی۔ دونوں "یا" کے درمیان التقائے ساکنین ہوا۔ پہلا ساکن مدہ تھا اس کو حذف کردیا۔ بقانون یعد کے فا کلمہ کو حذف کردیا اور شروع میں ہمزہ وصلی کی ضرورت ہی نہ رہی۔

④ لِنَا۔ اصل میں اِوْلِیْ تھا۔ صیغہ واحد مذکر مخاطب فعل امر حاضر معلوم۔ از باب فَعَلَ یَفْعِلُ۔ بقانون لم یدع کے امر حاضر معلوم بناتے ایک وقت حرف علت آخر میں حذف ہوگیا اور شروع میں بقانون یعد کے فا کلمہ کو حذف کردیا۔ پھر ہمزہ وصلی کی ضرورت ہی نہ رہی۔

⑤ تَوَلَّتْ۔ اصل میں تَوَلَّیَتْ تھا۔ صیغہ واحدہ مؤنثہ غائبہ فعل ماضی معلوم۔ از باب تفعل۔ بقانون قال باع کے "یا" متحرک تھی ماقبل مفتوح تھا "یا" کو الف سے تبدیل کیا پھر التقائے ساکنین ہوا پہلا ساکن مدہ تھا اس کو حذف کردیا۔

⑥ یُوْسُفِ۔ اصل میں اُوْقِیْ تھا۔ صیغہ واحد مذکر مخاطب فعل امر حاضر معلوم۔ از باب فَعَلَ یَفْعِلُ۔ بقانون لم یدع کے امر حاضر معلوم بناتے وقت حرف علت آخر میں حذف ہوگیا۔ پھر بقانون یعد فا کلمہ کو حذف کردیا۔

⑦ مُوْصِ۔ اصل میں مُوْصِیٌ تھا۔ صیغہ واحد مذکر اسم فاعل۔ از باب افعال۔ قانون "یا" پر ضمہ ثقیل تھا اس کو حذف کردیا۔ پھر التقائے ساکنین ہوا پہلا ساکن مدہ تھا اس کو حذف کردیا۔

⑧ لَاتَتِنِیَا۔ اصل میں لَاتَوْنِیَا تھا۔ صیغہ تثنیہ مذکر مخاطب فعل نہی حاضر معلوم۔ از باب فَعَلَ یَفْعِلُ۔ بقانون یعد کے فا کلمہ کو حذف کردیا۔

⑨ تُوْرُدْنَ۔ اصل میں تُوْرِیُوْنَ تھا۔ صیغہ جمع مذکر مخاطب فعل مضارع معلوم۔ از باب افعال۔ بقانون یقول کے "یا" کی حرکت نقل کرکے ماقبل کو دی۔ پھر بقانون یوسر کے "یا" ساکن تھی ماقبل مضموم تھا "یا" کو واؤ سے تبدیل کیا پھر التقائے ساکنین ہوا۔ پہلا مدہ ساکن مدہ تھا اس کو حذف کردیا۔

⑩ قُوْا۔ اصل میں اِوْقِیُوْا تھا صیغہ جمع مذکر مخاطب فعل امر حاضر معلوم۔ از باب فَعَلَ یَفْعِلُ۔ بقانون یقول کے "یا" کی

حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی. پھر قانون یوسر "یا"، ساکن تھی ماقبل مضموم تھا تو اس "یا" کو واؤ سے تبدیل کیا. پھر التقائے ساکنین ہوا. پہلا ساکن مدہ تھا اس کو حذف کر دیا. بقانون یعد کے فا کلمہ کو حذف کر دیا. شروع میں ہمزہ وصلی کی ضرورت ہی نہ رہی۔

صیغہائے از مہموز

① دِمْ دِمِ. اصل میں رِمْ وُرِمَ تھا. رِمْ صیغہ واحد مذکر فعل امر حاضر معلوم عِدْ کی طرح ہے. اور وُرِمَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مجہول. از باب علم. بقانون اُعد اشاح کے واو شروع کلمہ میں تھی. واؤ کو ہمزہ سے تبدیل کر دیا. بقانون یسل کے ہمزہ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی پھر ہمزہ کو حذف کر دیا.

② یَرْمِ یَرْمِ. اصل میں یَرْمِیْ اِرْمِ تھا. پہلا صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع معلوم از باب ضرب. دوسرا صیغہ واحد مذکر فعل امر حاضر معلوم از باب ضرب. یسل کا قانون جاری شد. ہمزہ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی اور ہمزہ کو حذف کر دیا اور امر کے صیغہ کی صورت میں لم یدع کا قانون جاری شد.

③ لَمْ کَمْ لِمْ. اصل میں لَمْ اُلُمْ لِمْ تھا. صیغہ واحد متکلم فعل مضارع معلوم. از باب فعلہ. قانون یسل جاری شد. ہمزہ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی اور ہمزہ کو حذف کر دیا.

④ لَمُلَّ. اصل میں لَمْ اُلْمُنْ تھا. صیغہ واحد متکلم فعل جحد مجہول. از باب نصر. بقانون یسل ہمزہ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی. پھر لام اور نون دونوں قریب المخرج تھے دونوں کو ادغام کر دیا اور یسل کے قانون سے ہمزہ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی اور ہمزہ وصلی کو حذف کر دیا.

⑤ اِلْکَمْ. اصل میں اِنْ اَلْمَ تھا. صیغہ واحد متکلم فعل مضارع معلوم. از باب علم تعلیل مذکورہ ہے.

⑥ اَکْسَا. اصل میں اَنْ اَسْتَیَ تھا. صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم. از باب افعال. بقانون قال باع کے یاء کو الف سے تبدیل کیا اور بقانون یسل کے ہمزہ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی ہمزہ کو حذف کر دیا. پھر پہلے ہمزہ کی حرکت اسی قانون سے نون کو دی.

⑦ بَرَ. اصل میں بَرِءَ تھا. صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم از باب علم بقانون حلقی العین فعل میں ایک وجہ پڑھنا جائز ہے اور اس وجہ سے راء کو ساکن کر دیا اور پھر بقانون یسل کے ہمزہ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی اور ہمزہ حذف کر دیا.

⑧ لَمِرِیْ. اصل میں لَمْ اِزْرِیْ تھا. صیغہ واحد متکلم فعل جحد معلوم از باب ضرب. بقانون یسل جاری شد.

⑨ لَمَاکُلْ. اصل میں لَمْ اُءْکُلْ تھا. صیغہ واحد متکلم فعل جحد معلوم از باب نصر. قانون ایمان کا جاری شد.

⑩ لَنْ کَنْ. اصل میں لَنْ اَلْکَنَ تھا. صیغہ واحد متکلم مشترک فعل نفی مؤکد بلن ناصبہ از باب علم. قانون یسل جاری شد.

(۱۱) اَلۡمَمۡنَعۡ ۔ اصل میں اِنْ اَمۡنَعۡ تھا صیغہ واحد متکلم فعل جحد معلوم ۔ از باب منع ۔ قانون یسل جاری شد اور لام ن قریب المخرج ادغام شد۔

(۱۲) فَاَزَرَّهٗ ۔ اصل میں اَزۡرَرَ تھا صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم از باب افعال ۔ قانون ایمان جاری شد۔

(۱۳) سَلُوۡنِیۡ ۔ اصل میں اِسۡئَلُوۡا تھا صیغہ جمع مذکر فعل امر حاضر معلوم از باب منع ۔ قانون یسل جاری شد۔

(۱۴) اَرِنَا ۔ اصل میں اَرۡءِیۡ تھا ۔ صیغہ واحد مذکر فعل امر حاضر معلوم از باب افعال ۔ بقانون لم یدع یا حذف ہوگئی پھر قانون یسل جاری شد۔

(۱۵) یُقۡرِیۡمَنۡ ۔ اصل میں یُقۡرِءۡءُ اِءۡمَنۡ تھا ۔ یہ دو صیغے ہیں :۔

۱۔ صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع معلوم از باب فعللة۔

۲۔ واحد مذکر فعل امر حاضر معلوم ۔ از باب علم ، تعلیل ، یُقۡرِءۡءُ میں دوسرے ہمزہ کو بقانون اوادم کے "یا" سے تبدیل کردیا ضمہ "یا" پر ثقیل تھا بقانون یدعو یرمی حذف کردیا یُقۡرِءۡیۡ ہوگیا ۔ یسل کے قانون سے ہمزہ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی اور ہمزہ کو حذف کردیا ۔ یُقۡرِیۡ اِءۡمَنۡ ہوا ۔ دوسرے ہمزہ کو بقانون ایمان کے "یا" کے تبدیل کیا اور ہمزہ وصلی درمیان کلام میں حذف ہوگیا ۔ یُقۡرِیۡ یُمَنۡ ہوا ۔ پھر التقائے ساکنین ہوا ۔ پہلا ساکن مدہ تھا اس کو حذف کیا تو یُقۡرِیُمَنۡ ہوگیا۔

(۱۶) خَطَایَا ۔ جمع خَطِیۡئَةٌ کی ہے صیغہ صفت مشبہ۔

(۱۷) اَئۡنِسۡ ۔ اصل میں اَنۡ اِءۡنَسِیۡ تھا ۔ صیغہ واحد مذکر فعل امر حاضر معلوم ۔ از باب علم ، لم یدع کے قانون سے "یا" حذف ہوئی ۔ بقانون ایمان ہمزہ کو "یا" سے تبدیل کریں گے اور پہلے ہمزہ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دیں گے بقانون یسل کے اور ہمزہ کو حذف کردیں گے۔

(۱۸) اَنۡسَتُمۡ ۔ اصل میں اَآنَسۡتُمۡ تھا صیغہ جمع مذکر حاضر معلوم ۔ از باب مفاعلہ ۔ قانون اٰحۡسَنُ جاری شد۔

(۱۹) نَبِّیۡ زَیۡدًا ۔ اَنۡبِیۡءۡ تھا ۔ صیغہ واحد مذکر فعل امر حاضر معلوم ۔ از باب تفعیل ، قانون یاخذ جاری شد۔

(۲۰) عِدۡلِیَ ۔ اصل میں عِدۡ وُلِیَ تھا ۔ یہ در اصل دو صیغے ہیں :۔

۱۔ عِدۡ ۔ واحد اور مذکر فعل امر حاضر معلوم از باب ضرب ۔ نظیر عِدۡ اور

۲۔ وُلِیَ ۔ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مجہول ۔ از باب ضرب ۔ قانون اُعِدَ اِشَاحٌ جاری شد اُلِیَ شد پس قانون یسل جاری شد عِدۡلِیَ شد

(۲۱) رِمۡ رَمۡ رِمۡ ۔ یہ دو صیغے ہیں ، اصل میں اِرۡمِ ، اُرۡمِرُمۡ تھے۔

پہلا صیغہ واحد مذکر فعل امر حاضر معلوم نظیر عِدۡ۔

اور دوسرا صیغہ واحد متکلم اُدۡحُرِجُ کی طرح ہے۔

صیغہائے از مضاعف

① قَلْقِلْ. صیغہ واحد مذکر فعل امر حاضر معلوم. از باب فعللة، نظیر دَحْرِجْ.

② سَتَسَلْسَلْنَ. اصل میں تَتَسَلْسَلْنَ تھا صیغہ جمع مؤنث حاضر فعل مضارع معلوم از باب تفعللة.

③ دَسّٰهَا. اصل میں دَسَّسَ تھا. صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم از باب تفعیل. دوسری سین کو "یا" سے تبدیل کیا. پھر قال باع کے قانون سے "یا" کو الف سے تبدیل کیا تو دَسّٰهَا ہوگیا.

④ قَرْنَ. اصل میں اِقْرَرْنَ تھا. صیغہ جمع مؤنث فعل امر حاضر معلوم. از باب علم، را اول کی حرکت ماقبل کو دی اور دوسری را کو خلاف قیاس حذف کردیا تو قَرْنَ ہوگیا.

⑤ اَنَّمُنَّ. اصل میں اَنْ نَمُنُّ تھا. صیغہ جمع متکلم فعل مضارع معلوم. از باب نصر، ان ناصبہ کے ساتھ نون متکلم مدغم ہے.

⑥ اِبْلَخّادِمُ. اصل میں اِبْلُخْ خَادِمُ تھا. صیغہ جات واضح ہیں.

⑦ حَصْحَصَ الْحَقُّ.

⑧ بِمُزَحْزِحِهٖ.

⑨ يُوَسْوِسُ.

⑩ بَغْبَغُوا.

⑪ كُبْكِبُوا.

⑫ لَعَنَّهُمُ. اصل میں لَعَنَهُمْ تھا.

⑬ دُغْدُغُ.

⑭ تَتَهَابُّ.

⑮ تَتَقَرَّرُ.

⑯ اِذَا اشْتَدَّتْ.

⑰ لِمَنْصَبٍّ. اصل میں لِمَ اُنْصِبَ.

⑱ فَظَلْتُمْ. اصل میں فَظَلِلْتُمْ ہے. ایک لام کو حذف کردیا ہے خلاف قیاس.

صیغہائے از مرکبات غیر صحیح

(۱) اِدْ ۔ یہ دراصل دو صیغے ہیں۔ ۱۔ اِدْ ۔ ۲۔ اِدْ ۔ یہ دونوں صیغہ واحد مذکر فعل امر حاضر معلوم اول از باب ضرب، ثانی از باب علم ۔تعلیل ۔اِدْ ۔ اصل میں اُوْءِدْ تھا۔ بقانون یسَل کے ہمزہ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی اور ہمزہ کو حذف کر دیا اور پھر بقانون یعد کے واو فاکلمہ میں تھی اس کو حذف کیا تو اِدْ ہو گیا۔

(۲) اِدْ ۔ اصل میں اِءْ وَدْ تھا۔ بقانون یقال یباع کے واو کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی اور واو کو الف سے تبدیل کیا التقائے ساکنین ہوا پہلا ساکن مدہ تھا اس کو حذف کیا شروع میں دو ہمزے جمع ہوئے پہلا وصلی تھا اس کو حذف کیا دوسرے کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی بقانون یسَل اور ہمزہ کو حذف کیا تو اِدْ ہوا۔

(۲) لَمْ اُوْدَ ۔ اصل میں لَمْ اُءْ دُ تھا صیغہ واحد متکلم فعل جحد مجہول از باب ضرب۔ بقانون یسَل ہمزہ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی اور دونوں ہمزوں کو حذف کر دیا۔

(۳) یَتَّرَیْ ۔ اصل میں اِیْتَوَیٰ تھا صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم۔ از باب افتعال۔ بقانون یسَل ہمزہ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی ہمزہ کو حذف کر دیا۔ شروع میں ہمزہ وصلی کی ضرورت نہ رہی۔

(۴) وَشْلَلِشْلِلْ ۔ اصل میں اِشْلَلْ ۔اِشْلِلْ تھا صیغہ اول از باب علم صیغہ ثانی از باب ضرب واحد مذکر فعل امر حاضر معلوم ۔قانون۔ ہمزہ وصلی درمیان کلام میں گر گیا ہے۔

(۵) لَمْ لَمْلِمْ ۔ اصل میں لَمْ اُمَلْمِ تھا۔ صیغہ واحد متکلم فعل جحد معلوم۔ از باب فعللۃ۔ قانون یسَل جاری شد۔

(۶) یَبِنْکَنْ ۔ اصل میں اِیْبَنْ ، اِکَنْ تھا۔ صیغہ واحد مذکر فعل امر حاضر معلوم از باب علم، دونوں صیغوں پر یسَل کا قانون جاری شد۔

(۷) تَلْقِلْقَلْقَلْ ۔ اصل میں تَلْقِلْ ، اُقَلْقِلْ تھا۔ اول صیغہ واحد مذکر فعل امر حاضر معلوم، ثانی صیغہ واحد متکلم فعل مضارع معلوم از باب فعللۃ۔ قانون یسَل جاری شد۔

(۸) لَمْ اَرَا ۔ اصل میں لَمْ اَرْءَیْ تھا صیغہ واحد متکلم فعل جحد معلوم از باب علم۔ قانون۔ ا۔ یسَل ۔ ۲۔ لم یدع جاری شد۔

(۹) تَتْرَیٰ ۔ اصل میں وَتْرَیٰ تھا صیغہ اسم مصدر، مثال واوی از ضرب یہاں واؤ کو تاء سے خلاف قیاس تبدیل کیا ہے

(۱۰) لَمْ اُوْدَا ۔ اصل میں لَمْ اُءْ دَءْ تھا صیغہ واحد متکلم فعل جحد مجہول۔ از باب منع۔ قانون۔ ۱۔ یأخذ۔ ۲۔ یسَل جاری شدند ہمزہ وصلی گر گیا ہے۔

(۱۱) شَہِیَ بَارَ ۔ اصل میں شَہِیَ ، بَارَرَ تھا۔ اول صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم۔ از باب علم قانون۔ ۱۔ دعا۔ ۲۔ حلقی العین جاری شدند۔ ثانی صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم۔ از باب مفاعلہ۔ قانون مضاعف جاری شد۔

(۱۲) قِيَاعَنِ الْفِ۔ اصل میں اِوْقِيَا۔ اِعْوَنْ، اِلْفِيْ تھا۔ اول صیغہ تثنیہ مذکر حاضر فعل امر حاضر معلوم از باب ضرب، قانون یعد جاری شد۔ ثانی صیغہ واحد مذکر فعل امر حاضر معلوم از باب علم۔ قانون ۔۱۔ یقال یباع۔ ۲۔ التقائے ساکنین جاری شدند شروع میں ہمزہ وصلی کی ضرورت نہ رہی گر گیا۔

ثالث صیغہ واحد مذکر فعل امر حاضر معلوم۔ از باب ضرب۔ قانون۔ ۱۔لم یدع۔ ۲۔ یسئل جاری شدند۔

(۱۳) يَوِ۔ اصل میں اِيْوَيْ تھا صیغہ واحد مذکر فعل امر حاضر معلوم از باب علم، قانون ۔۱۔ یسئل ۔۲۔ لم یدع جاری شدند۔

(۱۴) لَمَصَ۔ اصل میں لَمْ اَصْىِ تھا صیغہ واحد متکلم فعل جحد معلوم از باب ضرب۔ قانون ۔۱۔ یسئل ۔۲۔ لم یدع جاری شدند۔

(۱۵) وُدْبُبَذْ بِبْ۔ اصل میں اُدْبُبْ، اَدْبِبْ تھا۔ دونوں صیغے واحد مذکر فعل امر حاضر معلوم کے ہیں، اول از باب نصر، ثانی از باب افعال قانون اول صیغہ میں واؤ کو ہمزہ سے تبدیل کیا بقانون اُعِدَ اِشَاحٌ کے اور صیغہ ثانی میں یسئل کا قانون جاری ہوا ہے۔

(۱۶) لَمَا۔ اصل میں لَمْ اُوْئِيْ تھا صیغہ واحد متکلم فعل جحد معلوم از باب ضرب۔ بقانون لم یدع "یا" حذف ہوگئی۔ بقانون یسئل ہمزہ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی۔ پھر قال قال کے قانون سے واؤ کو الف سے تبدیل کیا ہمزہ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی۔ بقانون یسئل التقائے ساکنین ہوا، ہمزہ اور الف کے درمیان پہلا ساکن مدہ تھا اس کو حذف کیا۔

(۱۷) اُدُاُدُوْا۔ اصل میں اُدْاُوْءِ عُرُوْا تھا، صیغہ جمع مذکر غائب فعل ماضی معلوم۔ از باب افعیعال، بقانون ادادم دوسرے ہمزہ کو یاء سے تبدیل کیا۔ یاء پر ضمہ ثقیل تھا نقل کر کے ماقبل کو دیا ماقبل کی حرکت حذف کرنے کے بعد یوسر کے قانون سے "یا" کو واؤ سے تبدیل کیا دو ساکن جمع ہوتے پہلا مدہ تھا اس کو حذف کیا تو اُدُاُدُوْا ہوا ہے۔

(۱۸) دَحْصَّ۔ اصل میں اِرْدَحْ، اَدْصِصْ تھا۔ اول صیغہ واحد مذکر فعل امر حاضر معلوم۔ از باب علم۔ قانون ۔۱۔ یقال یباع ۔۲۔ التقائے ساکنین جاری شدند۔ شروع میں ہمزہ وصلی کی ضرورت نہ رہی گر گیا ہے۔

ثانی صیغہ واحد متکلم فعل مضارع معلوم از باب ضرب۔ قانون ۔۱۔ مضاعف ۔۲۔ یعد ۔۳۔ یسئل جاری شدند۔

(۱۹) شِ۔ اصل میں اِوْشِيْنْ تھا صیغہ واحد مؤنث فعل امر حاضر معلوم بانون تاکید خفیفہ۔ قانون یقول یبیع سے "یا" کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی، التقائے ساکنین ہوا۔ پہلا ساکن مدہ تھا اس کو حذف کر دیا اور واؤ کو یعد کے قانون سے حذف کیا اور شروع میں ہمزہ وصل کی ضرورت نہ رہی۔ نظیر قِن

(۲۰) شُ۔ تعلیلہا مثل قِن۔

(۲۱) قِلِرَ۔ اصل میں اِوْقِيْ تھا۔ اِوْلِيْ، اِرْءَيْ تھا۔ یہ تینوں صیغے واحد مذکر فعل امر حاضر معلوم کے ہیں اول ثانی از باب ضرب و ثالث از باب منع پہلے دونوں صیغوں پر وقی یقی کی طرح قانون جاری ہوگا۔ اور تیسرے صیغہ پر لم یدع اور یسئل کا قانون جاری ہوگا۔

(۲۲) فَاتَمُرَّنَّ۔ اِتْتَوْ، مُرَنَّ تھا۔ نظیر مُدَنَّ۔ اول صیغہ واحد مذکر فعل امر حاضر معلوم۔ از باب علم۔ واؤ کو لم یدع کے قانون

سے حذف کیا۔

اور "تا" کو "تا" میں ادغام کیا مضاعف کے قانون سے اور ہمزہ وصلی درمیان کلام حذف ہوگیا۔

(۲۳) شَشْشٌ۔ اصل میں شَشْ خَفْ کی طرح ہے اور دوسرا شُ اصل میں اُشْئُوْ تھا۔ دونوں واحد مذکر فعل امر حاضر کے صیغے ہیں اول باب علم سے اور دوسرا باب نصر سے اول پر قانون یقال یباع اور التقائے ساکنین کا جاری ہوا ہے۔ اور دوسرے پر لم یدع اور لیشل کا قانون جاری ہوا ہے۔

آج بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب ۱۷ شعبان ۱۴۲۰ھ مطابق ۲۶ نومبر ۱۹۹۹ء مشکل صیغہ جات کے حل کی تکمیل ہوئی۔

وللہ الحمد اولاً واخراً ونفعکم اللہ لما یحب ویرضی۔ اللّٰھم اغفرلی والوالدی ولاستاذتی ولمشائخی ولاحبائی ولجمیع المسلمین والمسلمات۔ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد واٰلہ واصحبہ اجمعین۔

بندہ عبدالقیوم قاسمی
خطیب جامع مسجد غانم بن عبدالرحمٰن آل ثانی
مدیر مدرسہ معارف اسلامیہ نیو سعید آباد کراچی ۵۱

کاتب ــــ محمد ابوبکر حفیظ الحق صدیقی (دارالکتابت) رانا مارکیٹ ــــ خانیوال

۱۰ صفر المظفر ۱۴۲۴ھ بروز اتوار